

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

السنائی

کتاب الایمان والکفر، کتاب الدعام، کتاب فضل القرآن، کتاب العشر

ترجمہ اصول کافی جلد پنجم

حضرت ثقل الاسلام ملا محمد فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ایدہ اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم سادۃ العالی نقوی الہمدی

بیانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دوسمہ کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جسٹڈ)
ناظم آباد علی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر: **ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (جسٹڈ)**
ناظم آباد علی کراچی

طبع: ----- قریشی آرٹ پریس

کتابت: ----- سید محمد رضا زیدی

ہدیہ: ----- ۸۰ روپے

اشاعت: ----- جولائی ۲۰۰۳ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
	کتاب لایمان والکفر (۱)						
۱	المرجون لامر اللہ	۳۰۱	۱	۲۱	آدم کی توبہ	۳۲۱	۴۰
۲	اصحاب اعراف	۳۰۲	۲	۲۲	آلو کی گناہ	۳۲۲	۴۲
۳	اصناف اہل خلافت	۳۰۳	۳	۲۳	گناہ کی تین قسمیں	۳۲۳	۴۴
۴	مؤلفہ القلوب	۳۰۴	۴	۲۴	گناہ کی سزائیں تعجیل	۳۲۴	۴۶
۵	ذکر متقین و ضلال اور ایس کی دعوت ۱۰۰۵	۳۰۵	۸	۲۵	گناہیوں کی توفیر	۳۲۵	۵۰
۶	اس آیت کے معنی بعض لوگ عبادت			۲۶	نادر	۳۲۶	۵۱
۷	گناہ سے پر کرتے ہیں۔	۳۰۶	۹	۲۷	خدا عمل کرنے والے کے مدد سے	۳۲۷	۵۲
۸	سبب مومن کا کافر ہو جانا	۳۰۷	۱۱	۲۸	عمل نہ کرنے والے کی بلا زد کرنا ہے	۳۲۸	۵۴
۹	نادر	۳۰۸	۱۳	۲۹	ترک گناہ توبہ سے آسان ہے	۳۲۹	۵۵
۱۰	ثبوت ایمان	۳۰۹	۱۳	۳۰	رفتہ رفتہ عذاب	۳۳۰	۵۵
۱۱	عارضی اور مستقل ایمان کی علامت	۳۱۰	۱۵	۳۱	محاسبہ عمل	۳۳۱	۵۷
۱۲	سہو قلب	۳۱۱	۱۸	۳۲	عیب جوئی	۳۳۲	۶۱
۱۳	ظلمت قلب منافی	۳۱۲	۱۹	۳۳	مسلمان ہونے کے بعد عمل جاہلیت		
۱۴	دل کی حالت یکساں نہ رہنا	۳۱۳	۲۱	۳۴	کامواخذہ نہ ہوگا	۳۳۳	۶۷
۱۵	دوسرے زور حدیث نفس	۳۱۴	۲۲	۳۵	توبہ کے بعد عمل باطل نہ ہوگا	۳۳۴	۶۸
۱۶	گناہوں کا اعتراف	۳۱۵	۲۴	۳۶	بلا سے معافی: پئے ہوئے	۳۳۵	۶۹
۱۷	ستر عیوب	۳۱۶	۲۶	۳۷	جن چیزوں سے امدت رسول کا		
۱۸	قصہ نیکی و بدی	۳۱۷	۲۸	۳۸	مواخذہ نہ ہوگا۔	۳۳۶	۷۰
۱۹	توبہ	۳۱۸	۲۹	۳۹	ایمان کے ہوتے گناہ مفر نہیں۔	۳۳۷	۷۱
۲۰	گناہوں سے استغفار	۳۱۹	۳۱	۴۰	کتاب الدعاء (۲)		
				۴۱	فہرست دعا	۱	۷۵

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۳۹۔	دعا مومن کا ہر اختیار ہے	۲	۷۷	۶۵۔	استغفار	۲۸	۱۲۵
۴۰۔	دعا در بلا و تضارب ہے	۳	۷۹	۶۶۔	تسبیح، تہلیل و تکبیر	۲۹	۱۲۷
۴۱۔	دعا شفاء امراض ہے	۴	۸۱	۶۷۔	ایسے مومن بھائیوں کے لئے غائبانہ دعا	۳۰	۱۲۹
۴۲۔	جس کی دعا قبول ہوئی	۵	۸۱	۶۸۔	کس کی دعا قبول ہوتی ہے	۳۱	۱۳۲
۴۳۔	الہام دعا	۶	۸۲	۶۹۔	کس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔	۳۲	۱۳۴
۴۴۔	دعا میں تقدم	۷	۸۳	۷۰۔	دشمن کے لئے بد دعا	۳۳	۱۳۶
۴۵۔	دعا پر یقین	۸	۸۴	۷۱۔	مساہلہ	۳۴	۱۳۸
۴۶۔	دعا میں رجوع قلب	۹	۸۵	۷۲۔	تجید باری	۳۵	۱۴۱
۴۷۔	دعا میں الحاح و زاری	۱۰	۸۶	۷۳۔	جو لا الہ الا اللہ کہے	۳۶	۱۴۳
۴۸۔	وقت دعا اور ذکر حاجت	۱۱	۸۸	۷۴۔	جس نے لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہا	۳۷	۱۴۴
۴۹۔	دعا کا اخفاء	۱۲	۸۹	۷۵۔	جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ وحدہ		
۵۰۔	اوقات و حالات و قبولیت دعا	۱۳	۸۹		کہا۔	۳۸	۱۴۴
۵۱۔	ریخت خواہش	۱۴	۹۲	۷۶۔	دس بار لا الہ الا اللہ لا شریک لہ کہنا	۳۹	۱۴۵
۵۲۔	بکاو	۱۵	۹۵	۷۷۔	اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا		
۵۳۔	ثناء الہی قبل دعا	۱۶	۹۸		شریک لہ اشھد ان محمد عبدہ و		
۵۴۔	اجتماعی دعا	۱۷	۱۰۲		رسولہ۔	۴۰	۱۴۶
۵۵۔	مومنین کو دعائیں شریک کرنا۔	۱۸	۱۰۳	۷۸۔	ہر روز دس باریہ کلمات پڑھے	۴۱	۱۴۶
۵۶۔	سبب تاخیر اجابت دعا	۱۹	۱۰۳	۷۹۔	یا اللہ دس بار کہنا	۴۲	۱۴۷
۵۷۔	محمد و آل محمد پر درود	۲۰	۱۰۷	۸۰۔	لا الہ الا اللہ حقاً حقاً کہنا	۴۳	۱۴۷
۵۸۔	ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے۔	۲۱	۱۱۳	۸۱۔	یا رب یا رب کہنا	۴۴	۱۴۸
۵۹۔	ذکر خدا کثرت سے کرنا۔	۲۲	۱۱۷	۸۲۔	خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہنا	۴۵	۱۴۸
۶۰۔	بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی	۲۳	۱۲۰	۸۳۔	ماشاء اللہ کہنا	۴۶	۱۴۹
۶۱۔	ذکر: ایمین مشغولیت	۲۴	۱۲۰	۸۴۔	استغفر اللہ کہنا	۴۷	۱۵۰
۶۲۔	ذکر خدا خفیہ کرنا۔	۲۵	۱۲۱	۸۵۔	صبح و شام کی دعا	۴۸	۱۵۰
۶۳۔	اللہ عزوجل کا ذکر غافلین میں	۲۶	۱۲۲	۸۶۔	سوئے اور جاگئے وقت کی دعا	۴۹	۱۵۰
۶۴۔	تجید و تمجید	۲۷	۱۲۳				

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۸۷	گھر سے نکلنے وقت کی دعا	۵۰	۱۷۶	۱۱۰	نفیلت قرآن	۱۳	۲۹۳
۸۸	نماز سے قبل کی دعا	۵۱	۱۸۲	۱۱۱	النوار	۱۴	۳۰۳
۸۹	دعا بعد نماز	۵۲	۱۸۳	کتاب العشرہ (۴)			
۹۰	دعا کے لزق	۵۳	۱۹۲				
۹۱	دعا ادا کے فرض	۵۴	۱۹۷				
۹۲	دعا برائے دفع کرب و غم	۵۵	۱۹۹	۱۱۲	معاشرہ کے لئے واجب	۱	۳۱۶
۹۳	دعا کے امراض	۵۶	۲۱۲	۱۱۳	حسن المعاشرت	۲	۳۱۶
۹۴	حرز و تعویذ	۵۷	۲۱۸	۱۱۴	درستی و مصاحبت	۳	۳۱۸
۹۵	قرآن پڑھتے وقت کی دعا	۵۸	۲۲۵	۱۱۵	جس کی محاسن اور ہر اچھی بات پسندیدہ ہے	۴	۳۲۰
۹۶	دعا کے حفظ قرآن	۵۹	۲۲۸	۱۱۶	لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی	۵	۳۲۴
۹۷	دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے	۶۰	۲۳۱	۱۱۷	اپنے بھائی کی راستی محبت سے آگاہ کرنا	۱	۳۲۶
کتاب فضل القرآن (۳)				۱۱۸	تسلیم	۷	۳۲۷
				۱۱۹	جس کے لئے اہتمام یا اسلام محبوب ہے	۸	۳۳۰
				۱۲۰	جماعت کے لئے ایک سلام کافی ہے		
۹۸	فضل القرآن	۱	۲۶۰	۱۲۱	اور ایک ہی جواب کافی ہے	۹	۳۳۲
۹۹	نفیلت حامل قرآن	۲	۲۷۰	۱۲۲	عورتوں پر سلام	۱۰	۳۳۳
۱۰۰	تعلیم قرآن	۳	۲۷۴	۱۲۳	مسلمانوں کے علاوہ دوسروں پر سلام کرنا	۱۱	۳۳۳
۱۰۱	حفظ قرآن	۴	۲۷۵	۱۲۴	مکاتب اہل ذمہ	۱۲	۳۳۷
۱۰۲	قرأت قرآن	۵	۲۷۸	۱۲۵	چشم پوشی	۱۳	۳۳۸
۱۰۳	وہ گھر میں قرآن پڑھا جائے	۶	۲۷۹	۱۲۶	نادر	۱۴	۳۳۹
۱۰۴	نواب قرأت قرآن	۷	۲۸۰	۱۲۷	چھینکنے والے کے لئے دعا	۱۵	۳۴۰
۱۰۵	قرآن کا پڑھنا مصحف میں	۸	۲۸۳	۱۲۸	سفید یا نور والے مسلمان کی عزت کرنا	۱۶	۳۴۸
۱۰۶	ترتیل قرآن خوش الحان سے	۹	۲۸۵	۱۲۹	مردم کریم کی عزت	۱۷	۳۵۰
۱۰۷	قرآن کی قرأت سن کر سب خوش ہو جائے	۱۰	۲۸۸	۱۳۰	آنے والے کا حق	۱۸	۳۵۱
۱۰۸	قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے	۱۱	۲۸۹	۱۳۱	محاسن میں راز و اداسی	۱۹	۳۵۱
۱۰۹	قرآن کسی زبان میں بلند ہو گا جس میں نازل ہوا	۱۲	۲۹۲	۱۳۲	سیرت و شجر	۲۰	۳۵۲
				۱۳۳	طریقہ نشست	۲۱	۳۵۴

نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	باب	صفحہ نمبر
۱۳۳	تیکہ رنگانا	۲۲	۳۵۵	۱۳۸	باسم خط و کتابت	۲۷	۳۶۸
۱۳۴	مزاج اور منہسی	۲۳	۳۵۶	۱۳۹	النوار	۲۸	۳۶۸
۱۳۵	ہمسایہ کا حق	۲۴	۳۶۱	۱۴۰	بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی تاکید	۲۹	۳۷۱
۱۳۶	حد الجوار	۲۵	۳۶۶	۱۴۱	مکتوب کا غلط جملانے کی نفی	۳۰	۳۷۳
۱۳۷	ایک صاحب اور ہم سفر کا حق	۲۶	۳۶۶				

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تین سو ایک واں باب المرجون لامر الله

((باب)) ۳۰۱

﴿الْمَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ﴾

۱۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَخْسَرُونَ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ»، قَالَ: «قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةٍ وَجَعَفَرٍ وَأَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ إِنَّهُمْ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَتَرَكُوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَعْرِفُوا الْإِيمَانَ يَقْلُوبِهِمْ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، وَلَمْ يَكُونُوا عَلَى جُحُودِهِمْ فَيَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِمَّا يَمُتُ بِهِمْ وَإِمَّا يُؤْتَبُ عَلَيْهِمْ».

ازرارہ سے مروی ہے کہ "ایہ" اور دوسرے لوگ امرِ الہی کے امیدوار ہیں کہ کچھ لوگ مشرک تھے انھوں نے بحالتِ شرک حمزہ و جعفر اور ان جیسے دیگر مؤمنین کو قتل کیا۔ پھر وہ مسلمان ہو گئے اور توحید کو ماننے لگے، شرک چھوڑ دیا۔ لیکن ایمان ان کے قلوب میں نہ تھا۔ جس سے وہ مومن خالص بن جاتے اور جنت ان پر واجب ہو جاتی، اور نہ یہ انکارِ ربوبیت پر باقی رہے کہ دوزخ واجب ہوتی، پس اس حالت میں ان کو عذاب دینا یا ان کی توبہ قبول کرنا خدا کی مرضی پر ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، الْوَاسِطِيِّ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: «الْمَرْجُونَ قَوْمٌ كَانُوا مُشْرِكِينَ فَقَتَلُوا مِثْلَ حَمْزَةٍ وَجَعَفَرٍ وَأَشْبَاهَهُمَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِنَّهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ دَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ فَوَحَّدُوا اللَّهَ وَتَرَكُوا الشِّرْكَ وَلَمْ يَكُونُوا يُؤْمِنُونَ فَيَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَمْ يُزَمِّنُوا فَتَجِبَ لَهُمُ الْجَنَّةُ وَلَمْ يَكْفُرُوا فَتَجِبَ لَهُمُ النَّارُ فَهُمْ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مَرْجُونَ لِأَمْرِ اللَّهِ».

تین سودوواں باب

اصحابِ اعراف

(باب) ۳۰۲

﴿اصْحَابِ الْأَعْرَافِ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ابْنِ قُسَّالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ

عُمَرَ بْنِ عِمْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ جَمِيعًا، عَنْ زَادَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّخَعِيُّ: مَا سَأَلَنِي فِي
أَصْحَابِ الْأَعْرَافِ؟ فَقُلْتُ: مَا هُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ أَوْ الْكَافِرُونَ إِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ وَإِنْ دَخَلُوا
السَّارِ فِيهِمْ كَافِرُونَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ وَلَا كَافِرِينَ وَلَوْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ كَمَا
دَخَلَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَلَوْ كَانُوا كَافِرِينَ لَدَخَلُوا النَّارَ كَمَا دَخَلَهَا الْكَافِرُونَ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ سَوَتْ
حَسَنَاتُهُمْ وَسَيِّئَاتُهُمْ فَفَصَّرَتْ بِهِمُ الْأَعْمَالُ وَإِنَّهُمْ لَكَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «أَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ»
أَوْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ: أَتَرَكْتُمْ حَيْثُ تَرَكْتُمُ اللَّهَ؟ قُلْتُ: أَفَتَرَكْتُمُ؟ قَالَ: لَعَنَ لِرَحْمَتِهِمْ كَمَا
أَرْجَاهُمْ اللَّهُ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ وَإِنْ شَاءَ سَاقَمَهُمْ إِلَى النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ وَلَمْ يُطْعَمُوهُمْ، فَقُلْتُ:
هَلْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ كَافِرٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: هَلْ يَدْخُلُ النَّارَ الْكَافِرُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا إِلَّا أَنْ يَسْتَسَانِيَ
يَا ذُرِّيَّةَ أَنْبِيَائِي أَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنْتَ لَا تَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ، أَمَا إِنَّكَ إِنْ كَبُرَتْ رَجَعْتَ وَتَحَدَّثْتَ إِعْلَاكَ
عَقْدُكَ.

۲۔ زہادہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اصحابِ اعراف کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ
مومن ہوں گے یا کافر، اگر مومن ہوں گے تو جنت میں جائیں گے۔ کافر ہیں تو دوزخ میں۔ فرمایا واللہ نہ مومن ہوں گے
نہ کافر، اگر مومن ہوتے تو ابد مومنوں کی طرح وہ بھی جنت میں جلتے اور اگر کافر ہوتے تو کافروں کی طرح دوزخ
میں جلتے۔ بلکہ وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ان کے اعمال کی کوتاہی سے ایسا ہو گا

میں نے کہا وہ اہل جنت سے ہوں گے یا اہل نارت، فرمایا ان کو چھوڑ دو۔ جیسے اللہ نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ ان کے متعلق بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں جیسا کہ اللہ نے ان کو امیدوار بنالیا ہے۔ اگر چاہے گا تو ان کو جنت میں داخل کرے گا نہ چاہے گا تو دوزخ میں ان کے گناہوں کے سبب، اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ میں نے پوچھا کیا کافر جنت میں جائے گا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تو دوزخ میں صرف کافر ہی جائیں گے۔ فرمایا نہیں بلکہ وہ بھی جن کو اللہ چاہے گا۔ اسے زوارہ میں کہتا ہوں ماشاء اللہ مگر تم نہیں کہتے ماشاء اللہ۔ (جو اللہ چاہے) جب تم بڑے ہو گے تو اس خیال سے پیشو گئے جتنی معلومات بڑھے گی اتنے ہی تمہارے عقدے حل ہوتے جائیں گے۔

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ
رَجُلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : «الَّذِينَ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرَ سَيِّئًا فَأُولَئِكَ قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ
يُحَدِّثُونَ فِي إِيْمَانِهِمْ مِنَ الذُّنُوبِ النَّبِيِّ يَعْصِيهِمْ ، يَكْفُرُونَ ، فَأُولَئِكَ عَسَى أَنْ
يَتُوبَ عَلَيْهِمْ .»

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جن لوگوں نے اپنے اعمال صالحہ کو سیئات سے مخلوط کر لیا ہے وہ ایسے مومن ہیں جنہوں نے ایمان کے ساتھ ایسے گناہوں کا ارتکاب کیا ہے جو مومنوں کے لئے عیب ہیں اور وہ ان کو مردہ جانتے ہیں لیکن ہے خدا ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرے ۔

تین ستونیں وال باب

اصناف اہل خلاف

(باب ۳۰۳)

﴿فِي صُوفِ أَهْلِ الْخِلَافِ وَذِكْرِ الْقَدَرِيَّةِ وَالْخَوَارِجِ وَالْمَرْجِيَّةِ وَأَهْلِ الثُّلَاثِ﴾

١ - عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْقَدَرِيَّةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْخَوَارِجَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُزْحِجَةَ ، لَعَنَ اللَّهُ الْمُرْحِجَةَ ، قَالَ : مَا هِيَ ؟ أَعْلَى هَؤُلَاءِ مَرَّةً مَرَّةً وَلَعَنَتْ هَؤُلَاءِ مَنْ نَبِيٍّ ؟ قَالَ : إِنْ هَؤُلَاءِ يَقُولُونَ : إِنْ قُلْنَا : مُؤْمِنُونَ قَدْ مَاتُوا ، مُنْطَلِحَةٌ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنْ اللَّهُ حَكَمَ عَنْ قَوْمٍ فِي كِتَابِهِ ، وَلَوْ أَنَّ الرُّسُلَ حَقَّتْ بِالنَّاسِ

يَقْرَأُ بِنَا ذَٰلِكَ الشَّارِقُ فَلَمَّا جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِّنْ قِبَلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي قُلْتُمْ فَلَمَّ قَتَلْتُمْ وَهُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۚ قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْفَاتِلِينَ وَالْفَاتِلِينَ خَمْسُمِائَةٍ عَامٍ فَالْزَمَهُمُ اللَّهُ الْقَتْلَ بِرِضَاهُمْ مَا فَعَلُوا .
 اور فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا لعنت کرے تدریہ فرقہ پر، خدا لعنت کرے خارجیوں پر، خدا لعنت کرے مرجئیہ پر، میں نے کہا آپ نے پہلے دو پر صرف ایک بار لعن کی اور مرجئیہ پر دو بار، فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہمارے قاتلوں میں ہیں اور قیامت تک ہمارے خون سے ان کے کپڑے لٹھڑے رہیں گے اور خدا نے اپنی کتاب میں یہودیوں کے متعلق بیان کیا کہ انھیں اپنے کہا۔ ہم رسول پر ایمان نہ لائیں گے جب تک وہ ایسی قربانی نہ دکھلائے جسے آسمان سے آنے والی آگ نے جلا دیا ہو۔ اسے رسول اہم ان سے کہو کہ مجھ سے پہلے رسول معجزات سے کراچکے ہیں اور جو تمہارے کہا۔ وہ معجزہ دکھایا پھر تم نے (یعنی تمہارے اسلاف نے) ان کو قتل کیوں کیا۔ اگر سچے ہو تو جواب دو اور حضرت نے فرمایا کہ ان کے قتل کرنے والے اور کہنے والے یہودیوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا خدا نے ان پر قتل کا الزام اس لئے لگایا کہ وہ ان کے فعل پر راضی تھے۔

قدرتِ یگانہ احفیدہ یہ ہے کہ ہر شے کے نام پر فعل کا فعلی ضروری کی ذات سے ہے، ہر کام
 فعلی میں اسی کی تدبیر ہو، فعل سے اور اس کو اپنے فعل پر مستعد قرار دیتا ہے خدا کے ارادہ مشیت
 اور قضا و قدر کو دخل نہیں۔

خوارج کہتے ہیں امام کا وجود کسی زمانہ میں ضروری نہیں اور یہ کہ اگر کوئی شخص ایک گناہ کبیرہ
 کرے تو وہ کافر ہے۔

مذہب جیسے کہتے ہیں کہ ایمان نام ہے ماجاہ البنی کی تصدیق کا اعمال قلب و دیگر اعضاء کو ایمان
 سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنْ أَبِي أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ تَحْمَدَ بْنِ حَكِيمٍ ، وَحَمَادَ بْنِ عُثْمَانَ
 عَنْ أَبِي سُرُوقٍ قَالَ : سَأَلَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ مَا نَعْمَ ؟ فَقُلْتُ : مَرْجِفَةٌ وَقَدْرِيَّةٌ وَ
 حَزْوَرِيَّةٌ . وَخَالَ : لَعَنَ اللَّهُ تِلْكَ الْمِلَّةَ الْكَافِرَةَ الْمُسْرِ كَمَا أَلَنِي لَا نَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ .

۲۔ ابن سُرُوق سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا۔ بصرہ والوں کا کیا مذہب
 ہے۔ میں نے اسلواہ مرجئیہ، تدریہ اور حروریہ (خارجی) ہیں۔ فرمایا ان کافر اور مشرک ملتوں پر جنہوں نے کسی صورت خدا کی
 عبادت نہیں کی۔ خدا کی لعنت ہو۔

۳۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ . عَنْ مَيْمُونِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ

ابن خالد : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَهْلُ الشَّامِ سُرٌّ مِنْ أَهْلِ الرَّثَمِ ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ شُرٌّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، وَأَهْلُ مَكَّةَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ جَهْرَةً .

سہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام : نہ اہل شام بدترین درمیوں سے اور اہل مدینہ بدترین اہل مکہ سے اور اہل مکہ کفر کرتے ہیں ۔ ظاہر بظاہر (غالباً یہ کلام زمانہ بنی امیہ سے متعلق ہے کہ اس دور میں منافقوں کی کثرت تھی وہ اسلام کو ظاہر کرتے تھے اور باطن دلوں میں کفر پھیلے ہوئے تھے اور منافق کفار سے بدترین اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کی تہ میں ہے یہ لوگ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے اور یہ کفر ہے اللہ سے اور نصاریٰ ایسا نہیں کرتے تھے) ۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کلام مبنی ہو اس امر پر کہ مخالفین غیر مستضعفین مطلقاً بدترین کفار تھے جیسا کہ اکثر احادیث سے ظاہر ہوتا ہے اور ان شہدوں کے باشندوں کے درمیان جو فرق ہے وہ ان کے رسوم کے لحاظ سے ہے مذہب باطلین یا یہ کہ اکثر مخالفین ان زمانوں میں نواصب تھے اہل بیت سے منحوت ، خاص کر مکہ مدینہ اور شام والے جو مختلف تھے ثقافت میں اور ناصبوں میں اور یہ ظاہر ہے کہ ناصبی ہونا کافریہ ہونے سے زیادہ بُرا ہے اور اہل مکہ تو اس زمانہ میں عداوت اہل بیت سے پیش پیش تھے اور ایک گروہ ان میں کا آج تک اہل بیت پر بدمذہب اور بدشعور عید منافق ہے بلکہ یہ ان کی سب سے بڑی عیب ہے

۴۔ عَنْ عَدَّةٍ مِنَ الْمُحَابِبِينَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَالِبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا لِيُخْبَرَهُ قَالَ : إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لَيَكْفُرُونَ بِاللَّهِ جَهْرَةً وَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَبُّ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، أَحَبُّ مِنْهُمْ سِتْعِينَ نَعْمًا .

۴۔ ابو بکر کا بیان ہے کہ کسی سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ کفر کرتے ہیں اللہ سے ظاہر بظاہر اور اہل مدینہ ان سے ستر گنا زیادہ خیر ہیں ۔

۵۔ عَنْ ثَمَّانٍ يَعْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ سَبِّحِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَهْلُ الشَّامِ شُرٌّ أَمْ [أَهْلُ] الرَّثَمِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الرَّثَمَ كَفَرُوا وَلَمْ يُعَادُوا وَإِنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَفَرُوا وَاعَادُوا .

۵۔ ابو بکر حضرمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا شامی بدترین آدمی ہیں یا رومی فرمایا رومی کافر ہیں مگر ہمارے دشمن نہیں اور شامیوں نے کفر اختیار کیا اور ہم سے عداوت کی ۔

۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ الْقُضَيْلِيِّ بْنِ سَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا تُجَالِسُوهُمْ ، يَعْنِي الْمُرَجَّةَ ، لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَعَنَ [اللَّهُ] مِلْلَهُمُ الْمُشْرِكَةَ .

الَّذِينَ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے ان کے (مرجیہ) کے پاس نہ بیٹھو۔ خدا ان پر اور ان کے شرک والے مذہب پر لعنت کرے یہ لوگ کسی صورت میں بھی اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

تین سو چارواں باب مولفۃ القلوب

(باب ۳۴)

« الْمَوْلَفَةُ قُلُوبِهِمْ »

۱۔ محمد بن یحییٰ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَحْيَى ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زُجَلِ جَمِيعًا ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْمَوْلَفَةُ قُلُوبُهُمْ قَوْمٌ وَحَدُّوا اللَّهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ (مَنْ يُعْبَدُ) مَنْ دُونِ اللَّهِ وَلَمْ تَدْخُلِ الْمَعْرِفَةُ قُلُوبَهُمْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَأَلَّمُ وَيَمُوتُ فَمَنْ لَيْكِمَا يَعْرِفُوا وَيَعْلَمَهُمْ .

۱۔ زررہ نے بیان کیا کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مولفۃ القلوب وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کو ایک مانا اور اللہ کے غیر کی عبادت ترک کی لیکن رسول کی معرفت ان کے قلوب میں جا گزیر نہ ہوئی۔ رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے تاکہ وہ معرفت حاصل کریں اور ان کو تعلیم بھی دیتے تھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُدَيْنَةَ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْمَوْلَفَةُ قُلُوبُهُمْ » قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَحَدُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَنْ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَشَهِدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ فِي ذَلِكَ شَكَّاكَ فِي بَعْضِ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَتَأَلَّمَهُمْ بِالْعَمَلِ وَالْعَطَاءِ لِكَيْ يَحْسَنَ إِسْلَامَهُمْ وَيَشْنُوَ عَلَى دِينِهِمُ الَّذِي دَخَلُوا فِيهِ وَأَقْرَبَ وَابِدٍ .

وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خُبَيْبٍ تَأَلَّمَ رُؤَسَاءَ الْعَرَبِ وَمِنْ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ مَضَرَ . مِنْهُمْ أَبُو سَفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُصَيْنٍ الْفَرَارِيُّ وَأَشْبَاهُهُمْ مِنَ النَّاسِ فَعَصَبَتِ الْأُمَمُ وَاجْتَمَعَتْ إِلَى سَعْدِ بْنِ

عِبَادَةَ فَإِنطَاقُ بِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْجَعْرَانَةِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا بَيْنَ لِي فِي السَّكَاةِ فَقَالَ :
نَعَمْ فَقَالَ : إِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ الَّتِي قَسَمْتَ بَيْنَ قَوْمِكَ شَيْئًا أَرَأَيْتَ لَكَ أَنْ كَانَ غَيْرُ
ذَلِكَ لَمْ تَرَسْ ، قَالَ رَأَيْتُ . وَاسْمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَمَا مَعَكُمْ أَلَمْ تَسْمَعُوا
أَسْكَلَكُمْ عَلَى قَوْلِ سَيِّدِكُمْ سَعْدٍ ؟ فَقَالُوا : سَيِّدُ نَا لَكَ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالُوا فِي الدَّائِلَةِ : نَحْنُ عَلَى مِثْلِ
قَوْلِهِ وَرَأَيْنَا . قَالَ رَأَيْتُ . فَاسْمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : فَحَطَّ اللَّهُ تَوْبَهُمْ . وَفَرَسَ اللَّهُ لَكُمْ تَوْبَهُ
فَلَوْ بِهِمْ سَهْمًا فِي الْقُرْآنِ

۲۔ زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مولفۃ القلوب کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی دید کا تواتر کیا بت پرستی کو ترک کیا اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں لیکن آنحضرت جو خدا کی طرف سے لائے تھے ان میں سے بعض باتوں میں انہیں شک ہوا۔ خدا نے رسول کو حکم دیا کہ مال اور عطیات سے ان کی تالیفِ قلب کریں تاکہ ان کا اسلام بختہ ہو اور جس دین میں داخل ہوئے ہیں اس پر ثابت قدم رہیں اور دل سے اقرار کریں رسول اللہ نے یوم حنین روساء عرب، قریش اور قبیلہ مکر کے لوگوں کی تالیفِ قلب جیسے ابوسفیان اور عیینہ بن النخعیہ بن اخصبین فزاری وغیرہ انصار کو یہ برا معلوم ہوا وہ سب سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے وہ ان کو رسول اللہ کے پاس مقام جعرانہ پہنچے اور کہا یا رسول اللہ کیا کلام کی اجازت ہے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے کہا اگر یہ حکم جو آپ نے اپنی قوم کے درمیان تقسیم اموال میں جاری کیا ہے اللہ کا نازل کردہ ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ نہیں۔ زرارہ نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے گروہ انصار کیا تم سب کا وہی قول ہے جو تمہارے سردار کا ہے انہوں نے کہا ہمارا سردار اللہ اور اس کا رسول ہے تکرار کے بعد تیسری بار انہوں نے کہا۔ ہمارا قول اور رائے وہی ہے جو سعد کی ہے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے (رسول پر اعتراف کرنے کی وجہ سے) ان کے چہروں کا نور اڑا دیا اور مولفۃ القلوب کا ایک حصہ قرآن میں مقرر کر دیا۔

۳۔ عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ :
الْمَوْلُفَّةُ قُلُوبُهُمْ لَمْ يَكُونُوا قَطُّ أَكْثَرَ مِنْهُمْ الْيَوْمَ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مولفۃ القلوب ان سے زیادہ اس زمانہ میں ہیں۔

۴۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا إِسْحَاقُ كَمْ تَرَى أَهْلَ هَذِهِ الْآيَةِ : هَإِنِ أُعْطُوا مِمَّا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهَا إِذَا نَعِمَ بِسَخَطُونَ قَالَ : ثُمَّ قَالَ نَعَمْ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِي النَّاسِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق اس آیت کے مصداق کہتے ہیں اگر ان کو دے دو تو راضی ہیں نہ دو تو عقد میں بھرے ہیں۔ پھر فرمایا ایسے لوگ دو تہائی لوگوں سے زیادہ ہیں۔

۵۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَكِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَتْ الْمَوْلُوفَةُ قُلُوبُهُمْ فَطَرَا أَكْثَرَهُمْ إِلَى يَوْمِهِ، وَهِيَ قَوْلُهُ وَحَدَّثُوا أَنَّهُ دَخَلَ حَرَجُوا مِنَ الشَّرَائِعِ وَلَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمْ فَتَحَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلُوبَهُمْ وَاجْتَمَعَ رَدُّ قُلُوبِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَأْلَفَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِكَيْمَا يَعْرِفُوا .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس زمانہ سے زیادہ مولفۃ القلوب کبھی نہیں ہوئے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو موقتہ میں اور شریک سے باہر ہیں لیکن رسول اللہ کی معرفت اور ما جاء به النبی کی معرفت ان کے قلوب میں جاگزین نہیں ہوئی اس لئے رسول خدا نے ان کو مومنین نے ان کی تالیف قلب کی تاکہ ان کو معرفت حاصل ہو۔

تین سو پانچواں باب

ذکر منافقین و ضلال اور ابلیس کی دعوت

(باب ۳۰۵)

«إِنِّي ذَكَرُ الْمُنَافِقِينَ وَالضَّالِّينَ وَالْإِبْلِيسَ فِي الدَّعْوَةِ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمِيلٍ قَالَ: كَانَ الطَّبِيعُ يَقُولُ لِي: «إِبْلِيسُ لَيْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَاقْتِصَابُ الْأَمْرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالشَّجَوْرَ لَا يَرِيحُ» وَأَنَّكَ إِنَّمَا تَرَى «لَا أَلْجُدُ، «مَّا لَا يَبْلِسُ يَعْنِي حِينَ لَمْ يَسْجُدْ وَلَيْسَ هُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ» قَالَ: وَدَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَحْسَنَ وَتَلَا فِي الْمَسْأَلَةِ: «وَقَالَ: خَمَلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا نَدَّبَ اللَّهُ عَنْ وَجَلِ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْلِهِ: «وَأَرْبَابُ الَّذِينَ آمَنُوا أَوْخِلَ فِي ذَلِكَ الْمَنَاقِفُونَ مَعَهُمْ» قَالَ: «نَعَمْ وَالضَّالِّينَ وَكُلَّ مَنْ أَقْبَى بِالْذُّعْمِ الظَّاهِرِ وَكَانَ إِبْلِيسُ مِمَّنْ أَوْخِلَ بِالْذُّعْمِ الظَّاهِرِ مَعَهُمْ» .

ارجمیل نے کہا مجھ سے لیبار نے کہا کہ ابلیس ملائکہ میں سے نہ تھا اور خدا نے سجدہ کا حکم ملائکہ کو دیا تھا۔ ابلیس نے کہا میں سجدہ نہ کروں گا۔ پس اس صورت میں ابلیس گنہگار کیوں ہوا اور آنحالیہ وہ ملائکہ میں سے نہ تھا ہم

اگر نقصان پہنچ گیا تو منہ پھیر بیٹھے یہی دنیا و آخرت کا گھام ہے زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی عبادت کی اور غیر اللہ کی عبادت کو ترک کیا لیکن حضرت رسول خدا اور ماجاہدہ النبی کے متعلق شک میں پڑے رہے انہوں نے اسلام کے بارے میں کلام کیا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور قرآن کا اقرار کیا لیکن محمد صلعم اور جوہ لئے اس کے بارے میں شک کرتے رہے اللہ کے بارے میں شک نہ کیا۔ اللہ ان کے بارے میں فرماتا ہے وہ اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتے ہیں یعنی شک کرتے ہیں محمد و ماجاہدہ النبی میں، اگر کوئی فائدہ کی صورت نظر آئی یعنی اپنے نفس، مال اور اولاد کے لئے کوئی بہتر دیکھی تو باغ بارغ ہو گئے اور اگر سر پر کوئی بلا جسم یا مال پر نازل ہو گئی تو رسول پر ایمان لانے کو فال بد سمجھے اور نبوت کا اقرار برا معلوم ہوا اور نبوت میں شک کر کے اپنے مقام سے ہٹے اور اللہ اور رسول کے دشمن بن گئے اور نبی کی نبوت اور ماجاہدہ النبی سے انکار کر بیٹھے۔

۲۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبِيحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ، قَالَ: هُمْ قَوْمٌ وَحَدَّوْا اللَّهَ وَخَلَعُوا عِبَادَةَ مَن يَعْبُدُ مَن دُونِ اللَّهِ فَخَرَجُوا مِنَ الشِّرْكِ وَلَمْ يَعْرِفُوا أَنَّ نَحْمَدُ اللَّهَ وَرَسُولَ اللَّهِ، فَهَمَّ يَعْبُدُونَ اللَّهَ عَلَى شَكٍّ فِي عَمَلِهِمْ وَمَا جَاءَ بِهِ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا: سَطُرَ فَإِنْ كَثُرَتْ أَمْوَالُنَا وَعُوفِينَا فِي أَنْفُسِنَا وَأَوْلَادِنَا عَلِمْنَا أَنَّهُ صَادِقٌ وَأَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ نَظَرْنَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ، يَعْنِي عَافِيَةً فِي الدُّنْيَا وَإِنْ أَصَابَتْهُ فَتَنَةٌ، يَعْنِي بَلَاءٌ فِي نَفْسِهِ [وَمَالِهِ]» فَانْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ، انْقَلَبَ عَلَى شَكِّهِ إِلَى الشِّرْكِ، وَخَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ يَدْعُو مَن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا نَفْعَ لَهُ، قَالَ: يَنْقَلِبُ مُشْرِكًا، يَدْعُو غَيْرَ اللَّهِ وَيَعْبُدُ غَيْرَهُ، فَمِنْهُمْ مَن يَعْرِفُ وَيَدْخُلُ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ فَيُؤْمِنُ وَيَصْدَقُ وَيَزُولُ عَنْ مَزَلَاتِهِ مِنَ الشَّكِّ إِلَى الْإِيمَانِ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَبِثُ عَلَى شَكِّهِ وَمِنْهُمْ مَن يَنْقَلِبُ إِلَى الشِّرْكِ.

عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زُرَّادَةَ مِثْلَهُ.

۲۔ آیہ۔ ومن الناس الخ کے متعلق زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اقرار تو حید کیا اور غیر خدا کی عبادت ترک کی، شرک سے باہر آ گئے لیکن حضرت رسول خدا کی معرفت حاصل نہ کی پس انہوں نے اس طرح عبادت کی کہ حضرت رسول خدا اور ماجاہدہ النبی کے متعلق وہ شک ہی میں رہے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آ کر کہنے لگے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اگر ہمارے مالوں میں کثرت ہوئی اور ہم اور ہماری اولاد مافیت میں رہی تو ہم جانیں گے آپ صادق ہیں اور اللہ کے رسول ہیں اور اگر اس کے خلاف ہوا تو ہم غور کریں گے اسی کے متعلق

خدا فرماتا ہے کہ دینی عاقبت حاصل ہوگئی اور مسن ہو گئے اور اگر کوئی بلا لگے تو شرک کی طرف پلٹ گئے یہی دنیا و آخرت کا خسارہ ہے وہ اللہ کے سوا ان سے دعا مانگنے لگے جو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ فائدہ، حضرت نے فرمایا وہ مشرک ہیں اللہ کے غیر کو پکارتے ہیں اور اس کے غیر کی عبادت کرتے ہیں ان میں بعض ایسے ہیں کہ معرفت کے بعد ایمان ان کے قلب میں داخل ہوتا ہے اور وہ مومن بن کر تعذیب کرتے ہیں اور شک کو دور کر کے ایمان کی طرف آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ شک پر باقی رہ کر شرک کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

تین سو ساتواں باب

کم سے کم وہ چیز جس سے کوئی مومن کافر یا ضال ہو جاتا ہے

(باب ۳۰۷)

«(أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا أَوْ كَافِرًا أَوْ ضَالًّا)»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْيَمَانِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ - وَأَنَّهُ رَجُلٌ قَالَهُ: مَا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا؟ قَالَهُ: قَدْ سَأَلْتُ فَافْهَمِ الْجَوَابَ -: أَمَّا أَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا أَنْ يُعْرِفَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَفْسَهُ فَيُعْرِفَ لَهُ بِالطَّاعَةِ وَيُعْرِفَ لَهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَيُعْرِفَ لَهُ بِالطَّاعَةِ، وَيُعْرِفَ لَهُ إِمَامَهُ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَشَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ فَيُعْرِفَ لَهُ بِالطَّاعَةِ، قُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ جَهَلَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا مَا وَصَفْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا أَمَرَ اطَّاعَ وَإِذَا نَهَى انْتَهَى.

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ كَافِرًا مَنْ زَعَمَ أَنْ شَيْئَانِهُنَّ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُ وَنَصَبَهُ دِينًا يَتَوَلَّى عَلَيْهِ وَيَزَعُمُ أَنَّهُ يَعْبُدُ اللَّهَ أَمْرُهُ بِهِ وَإِنَّمَا يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ.

وَأَدْنَى مَا يَكُونُ بِهِ الْعَبْدُ ضَالًّا أَنْ لَا يَسْرِفَ حُجَّةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَشَاهِدَهُ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَتِهِ وَفَرَضَ وَلَايَتَهُ؛ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»

قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ أَوْصَحَ لِي فَقَالَ: الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ يَوْمَ قُبَيْضَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: إِنِّي قَدَّرْتُ كُنْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَصِلُوا بَعْدِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ قَدْ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْتَهُمَا لَنْ يَنْفَسِرَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْعَوْمُ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ مَسْتَحْتَبِهِ - وَلَا أَقُولُ كَهَاتَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ الْمُسِيحَةِ وَالْوُطْطَى - فَتَسْقِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى، فَمَسَّكُوا بِهِمَا لَا يَزَلُوا وَلَا تَصِلُوا وَلَا تَقْدُمُوهُمْ فَتَضِلُّوا.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا۔ درآئھا ایک شخص آپ کے پاس آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ میں سے کم وہ کیا چیز ہے جس سے ایک شخص مومن، کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے حضرت نے فرمایا تو نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب سمجھ کہ کم وہ چیز جس سے بندہ مومن ہو تا ہے معرفت باری تعالیٰ ہے اور پھر اس کی اطاعت کا اقرار اور معرفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اقرار کرے اور اپنے امام کی معرفت حاصل کرے جو حجت خدا ہے روئے زمین پر اور اس کا گواہ ہے اس کی مخلوق پر اور اس کی اطاعت کا اقرار کرے، میں نے کہا اے امیر المؤمنین اگر ان باتوں کے علاوہ جو آپ نے بیان کیں اور سب باتوں سے جاہل ہو تو کبھی مومن ہو گا۔ فرمایا اس صورت میں کہ امام جس بات کا حکم دے بجا لائے اور جس سے منع کرے رک جائے اور ادنیٰ وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے یہ ہے کہ جس بات سے اللہ نے منع کیا ہے، وہ سمجھے کہ اس کا اس نے حکم دیا ہے اور اسی کو اپنا دین قرار دے لے اور گمان کرے کہ حکم خدا کے مطابق عبادت کر رہا ہے درحقیقت وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے اور ادنیٰ اور جہر گمراہی کا یہ ہے کہ وہ اس حجت خدا کو نہ پہچانے جو اس کے بندوں پر خدا کا گواہ ہے اور جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے اور جس کی ولایت کو فرض کیا ہے۔ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین میں آپ پر خدا ہوں ذرا اسے واضح کیجئے۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت کو اپنی اور اپنے نبی کی اطاعت کے ساتھ بیان کیا ہے فرمایا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اول الامر ہیں ان کی، میں نے کہا یا امیر المؤمنین ذرا اور وضاحت فرمائیے۔ فرمایا یہ وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا نے اپنے آخری خطبہ میں اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا میں تم میں دو امر چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان سے تمک رکھو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب میری حقرت میرے اہل بیت میں خدا نے لطیف و خبیر نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک حوض کوثر میرے پاس آئیں۔ پھر دونوں انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ اس طرح یہ دونوں ساتھ ساتھ رہیں گے پس تم ان دونوں سے تمک رکھو تاکہ لغزش نہ کرو اور گمراہ نہ ہو اور ان پر سبقت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

تین سو آٹھواں باب

نادر

(باب ۳۰۸)

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُهْمَدٍ ، عَنْ الْمُنْقَرِيِّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ أَمْلَقُوا لِلنَّاسِ تَعْلِيمَ الْإِيمَانِ وَأَمْ يُطْلِقُوا تَعْلِيمَ الشِّرْكِ لَكُمْ إِذَا حَمَلُوهُمْ عَلَيْهِ لَمْ يَعْرِفُوهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ نے اجازت دی لوگوں کو تعلیم ایمان کی جیسے نماز و روزہ وغیرہ اور نہ اجازت تعلیم شرک کی یعنی ان چیزوں کی جو مقتضائے شرک ہیں جیسے پیروی ظن و قیاس و اختلاف تاکہ لوگ مقتضائے شرک کو پہچانیں ہی نہیں اور شرک کو سمجھیں ہی مقتضائے ایمان ہے۔

تین سو نوواں باب

ایمان اللہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ آیا یہ جائز ہے کہ
اللہ ایمان ثابت کو خدا لان کے ساتھ برطرف کرے

(باب ۳۰۹)

﴿ثُبُوتُ الْإِيمَانِ وَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَنْقُلَهُ اللَّهُ﴾

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لِمَ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنًا قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَهُ ثُمَّ يَنْقُلُهُ اللَّهُ بَعْدَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْمَدْلُ إِنَّمَا دَعَا الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ لَا إِلَى الْكُفْرِ وَلَا يَتَّبِعُوا أَحَدًا إِلَى الْكُفْرِ بِهِ ، فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْإِيمَانُ عِنْدَ اللَّهِ لَمْ يَنْقُلْهُ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ (بَعْدَ ذَلِكَ) مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ؛ قُلْتُ لَهُ: فَيَكُونُ الرَّجُلُ كَافِرًا قَدْ ثَبَتَ لَهُ الْكُفْرُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ يَنْقَلِبُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَلَى الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهُمْ عَلَيْهَا لَا يَعْرِفُونَ إِيمَانًا بِشَرِيعَةٍ وَلَا كُفْرًا بِجُحُودٍ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ الرَّسُلَ يَدْعُو الْعِبَادَ إِلَى الْإِيمَانِ بِهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِهِ اللَّهُ.

احسین بن نعیم نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ایسا تو نہیں ہوتا کہ ایک شخص عند اللہ مومن ہو اور اس کا ایمان خدا کے نزدیک ثابت بھی ہو پھر اللہ اس کو ایمان سے کفر کی طرف منتقل کر دے۔ فرمایا خدا عادل ہے اس نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف دعوت دی ہے کہ کفر کی طرف، وہ کفر کی طرف کسی کو دعوت نہیں دیتا۔ پس جو ایمان لے آئے اور اس کا ایمان عند اللہ ثابت ہو تو خدا اس کو ایمان سے کفر کی طرف نہیں لے جاتا میں نے کہا جو شخص کافر ہو اور خدا کے نزدیک اس کا کفر ثابت ہو پھر کسے کفر سے ایمان کی طرف لے جاتا ہے حضرت نے فرمایا: خدا نے سب بندوں کو ایک ہی فطرت پر پیدا کیا ہے نہ وہ اذروئے شریعت ایمان کو جانتے تھے نہ انکار سے کفر کو، پھر اللہ نے اپنے رسول بھیجے، انھوں نے اپنے بندوں کو ایمان کی طرف بلایا ان میں سے بعض نے ہدایت پائی اور بعض بے ہدایت رہے۔

توضیح :- والی ہے پھر خدا نے اپنے انبیاء و مرسلین کو بھیج کر ان سب پر اپنی حجت تمام کی اس کے بعد روز قیامت کی کویش خدا حجت کا موقع نہ ہو گا پس کوئی کفر پر مجبور نہیں ہے نہ بلحاظ خلقت نہ اس لحاظ سے کہ ہدایت میں کوئی کمی یا حجت کے قائم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا گیا لیکن ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہدایت خالصہ کے مستحق ہوئے اور ان کے ایمان کو تائید خدا حاصل ہوئی اور بعض اپنے سوئے اختیار کی وجہ سے اس تائید کے مستحق نہ ہوئے انھوں نے کفر اختیار کیا حالانکہ وہ اس پر مجبور نہ تھے۔

جن لوگوں نے اپنی فطرتِ اصلہ کو بدلا نہیں اور اس پر غور کیا ہے کہ کہاں سے آئے ہیں کہاں جا رہے ہیں اور ان کی غرض خلقت کیا ہے اور ندائے حق کو انھوں نے کان لگا کر سنا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی اور ان پر خدا کا لطف و توفیق و رحمت ہوئی، جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے جن لوگوں نے ہمارے احکام کی بجا آوری میں کوشش کی۔ ہم نے ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کی، یہی مطلب ہے حضرت کے اس قول کا کہ بعض نے ہدایت پائی اور جن لوگوں نے اپنی فطرتِ اصلہ کو باطل کیا خراب کیا اور احکامِ الہی میں غور و فکر نہ کیا اور ندائے حق سننے سے کان بند کر لئے ان سے خدا نے اپنی رحمت و توفیق و لطف کو روک لیا یہ مراد ہے ہدایت نہ پانے سے۔

تین سو دسواں باب

عاریتی ایمان

(بَابُ الْمُعَارِطَةِ) ۳۱۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا ۥ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقًا لِإِيْمَانٍ لَّا ذَوَالَ لَهُ وَخَلَقَ خَلْقًا لِلْكَفْرِ لَّا ذَوَالَ لَهُ ، وَخَلَقَ خَلْقًا بَيْنَ ذَلِكَ وَاسْتَوَدَعَ بَعْضَهُمُ الْإِيْمَانَ ، فَإِنْ يَشَاءُنْ يُنِيعَهُ لَهُمْ أَمَّتَهُ ، وَإِنْ يَشَاءُنْ يَسْلُبُهُمْ إِيْمَانَهُمْ سَلَبَهُمْ وَكَانَ فُلَانٌ مِنْهُمْ مُعَارِطًا .

۱۔ محمد بن مسلم نے امام محمد یا قریباً امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے ، خدا نے ایک مخلوق کو پیدا کیا ایسے کفر کے لئے جس کو ذوال نہیں اور ایک مخلوق کو ان دونوں کے درمیان ، اور بعض کے ایمان کی صورت یہ ہے کہ اگر اس نے یہ چاہا کہ خدا سے پورا کر دے تو اس نے پورا کر لیا اگر اس نے چاہا کہ سلب ایمان کر دے تو اس نے سلب کر لیا اور دنلاں کا ایمان عاریتی ہے۔

توضیح :- ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی علم الہی میں ہوتے ہیں وہ جانتا ہے کہ کون کون ایمان میں راسخ اور کامل ہوں گے پس یہ ایسا ہے گویا خدا نے ان کو کامل اور راسخ الایمان پیدا کیا ہے یہی صورت کفر کی ہے وہ کافروں کے متعلق پہلے سے جانتا ہے کہ یہ پیدا ہو کر کیا کیا کرنے والے ہیں اور ان کو بھی جانتا ہے جو کفر و ایمان کے درمیان متزلزل اور متروک رہنے والے ہیں پس گویا ان کو ایسا ہی پیدا کیا اور گویا ان میں سے بعض کے ایمان پر جہر لگادی اور بعض کے کفر پر، اس حدیث سے غلطی سے مراد ابو الخطاب (محمد بن مقلس الاسدی الکوفی ہے اس کا نام مصلحتاً نہیں لیا کیونکہ یہ بڑے جوگہ والا اور فتنہ پرداز تھا چونکہ یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ لہذا یہ حدیث بھی انہی سے ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قُضَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْجَوَهَرِيِّ ، عَنْ كَلْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۥ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ يُصْبِحُ مُؤْمِنًا

وَيُتَّبَعِي كَافِرًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا أَوْ يُتَّبَعِي مُؤْمِنًا، وَقَوْمٌ يُعَارُونَ الْإِيمَانَ ثُمَّ يُسَلِّبُونَهُ وَيَسْمَوْنَ الْمُعَارِبِينَ،
ثُمَّ قَالَ: فَلَانُ مِنْهُمْ.

۲۔ سرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص صبح کو مومن ہوتا ہے شام کو کافر، شام کو مومن اور کچھ لوگ عاریتی ایمان رکھتے ہیں جن سے ایمان سلب کر لیا جاتا ہے ان کو معارین کہتے ہیں۔ پھر سرمایا۔ فلان شخص ان میں سے ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ جَبْرِ
شَلْقَانَ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا قَمَرَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ بَيْتُهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا عَلَامُ مَا تَرَى مَا يَصْنَعُ
أَبُوكَ؟ يَا مَرْئِي نَايِلِي، ثُمَّ يَتَنَاغَهُ، أَمْرًا أَنْ تَتَوَلَّى أَبَا الْخَطَّابِ ثُمَّ أَمْرًا أَنْ تَمْنَهُ وَتَنْتَبِرَ أَمْنَهُ، فَقَالَ
أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَهُوَ عَلَامُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقًا لِلْإِيمَانِ لِأَزْوَالِهِ وَخَلَقَ خَلْقًا لِلْكَفْرِ لِأَزْوَالِهِ وَ
خَلَقَ خَلْقًا يَنْزِلُ ذَلِكَ أَعَارِمْ الْإِيمَانَ يُسَمَوْنَ الْمُعَارِبِينَ، إِذَا شَاءَ سَلَبَهُمْ وَكَانَ أَبُو الْخَطَّابِ مِمَّنْ أُعِيرَ
الْإِيمَانَ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا قَالَنِي، فَقَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ نَبْعَةٌ نُبُوءَةٌ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں بیٹھا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ادھر سے گزرے۔ آپ کے ساتھ بکری تھی۔ میں نے کہا
اسے لڑکے آپ اپنے باپ کی حالت کو دیکھتے ہیں، کبھی ایک بات کا حکم دیتے ہیں پھر اس سے منع کرتے ہیں۔ پہلے کہا ابو الخطاب
سے دوستی کرو پھر کہا اس پر لعن کرو اور بیزاری کا اظہار کرو۔ آپ اس وقت کم سن تھے۔ فرمایا خدا نے کچھ لوگ لازوال
ایمان والے پیدا کئے ہیں اور کچھ لازوال کفر والے اور کچھ ان کے درمیان عاریتی ایمان دے دیے ہیں جن کو معارین کہتے ہیں
جب خدا نے چاہا ان کے ایمان کو سلب کر لیا۔ ابو الخطاب انہی عاریتی ایمان والوں میں سے ہیں۔ میں نے سن کر امام جعفر
صادق علیہ السلام خدمت میں آیا تو میں نے جو کہا تھا اور جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تھا بیان کیا۔ فرمایا
وہ حشرِ نبوت کی ایک شاخ ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَارٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا،
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ النَّبِيِّينَ عَلَى النَّبُوءَةِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا أَنْبِيَاءَ وَخَلَقَ
الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَكُونُونَ إِلَّا مُؤْمِنِينَ؛ وَأَعَارَقَهُمُ الْإِيمَانَ، فَإِنْ شَاءَ تَمَمَهُ لَهُمْ وَإِنْ شَاءَ
سَلَبَهُمْ إِيْمَانَهُ، قَالَ: وَفِيهِمْ حَرَّتٌ: وَفِيهِمْ سَقَرٌ، وَقَالَ لِي: إِنَّ فَلَانًا كَانَ مُسْتَوْدَعًا إِيْمَانَهُ،
فَلَمَّا كَذَبَ عَلَيْهِ سَلَبَ إِيْمَانَهُ ذَلِكَ.

۴۔ سرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ خدا نے انبیاء کو نبوت پر خلق کیا۔ پس وہ نبی ہو گئے اور لوگوں کو ایمان پر خلق فرمایا۔ پس وہ مؤمن ہی رہیں گے اور ایک قوم کو عاریتی ایمان دیا۔ اگر خدا چاہے گا تو اسے کمال تک پہنچا دے گا اور اگر نہ چاہے گا تو ایمان سلب کرے گا اور امام نے فرمایا یہ طریقہ کاجبجاری ہوا پس بعض میں ایمان کو مستقل بنایا گیا اور بعض میں بطور امانت رکھا گیا پس اور امام نے فرمایا۔ فلان شخص مستودع ہے یعنی ایمان اس میں امانت تھا جب اس نے جھوٹ بولا تو اس کا ایمان سلب کر لیا گیا۔

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب انبیاء و مؤمنین، انبیاء و مؤمنین توضیح :- ہی بنا کر بھیجے گئے ہیں تو ان کی نیکیاں قابل اجر نہ رہیں اس کا جواب یہ ہے کہ خلق کو کسے سے پہلے خلاق عالم کو ان تمام افعال و اعمال کا علم تھا جو وہ دار دنیا میں کرنے والے تھے لہذا اسی اعتبار سے ان کی خلقت کا خمیر کیا گیا اب رہا سلب ایمان ان لوگوں سے جن میں ایمان امانت تھا تو یہ ظلم نہیں ہے کیونکہ ایمان کی بقا و سلب کا انحصار بندوں کے افعال و اعمال پر ہے اگر وہ نیک کام کئے جاتے ایمان باقی رہتا نہ کہ سلب کر لیا جاتا۔

۵۔ محمد بن یحییٰ، عن احمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن سبید، عن القاسم بن حسیب، عن اسحاق بن عمار، عن ابي عبد الله عليه السلام قال: ان الله حبّل النبیین علی نبوتہم، فلا یرتدّون ابداً؛ وجعل الاوصیاء علی وصایاہم فلا یرتدّون ابداً وجعل بعض المؤمنین علی الايمان فلا یرتدّون ابداً ومنہم من اعبیر الايمان غاریة: فاذا هودعا والّح فی الدعا مات علی الايمان.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے نبیوں کو ان کی نبوت پر پیدا کیا اور اوصیاء کو ان کی وصیتوں پر پس وہ مرتد نہیں ہوتے اور بعض مؤمنوں کو ایمان پر پیدا کیا اور وہ مرتد نہ ہوتے بعض کو عارضی ایمان دیا گیا۔ پس جب اس نے دعائیں الحاح و زاری کی تو وہ ایمان پر پیرا۔

اس حدیث سے دعا کی طرف رغبت و دلان گئی ہے تاکہ انجام اچھا ہو اور دل میں کبھی نہ آئے توضیح :- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان اور سلب ایمان سبب ہیں فعل ان پر کیونکہ ایمان کے درجہ سے مستحق توفیق ہوتا ہے اور کفر کے وجہ سے مستحق خذلان، اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کفر و ایمان کبھی تو ثابت ہوتے ہیں اور کبھی مستزائل۔ ہر ایک اپنی ضد کی پیدا ہو جانے سے زائل ہو جاتا ہے کیونکہ قلب میں جب روشنی بڑھ جاتی ہے وہ پوری پوری صفائی آجاتی ہے تو ایمان جگہ بگہ جاتا ہے اور بوجہ بات ہے اس کے اندر آجاتی ہے اور جب ظلمت بڑھ جاتی ہے اور کدورت میں اضافہ

ہو جاتا ہے تو کفر جسکے گرد جاتا ہے اور باطل خیالات آنے لگتے ہیں اور جب ان دونوں کے درمیان دلی صورت ہوتی ہے یعنی ضیاء اور ظلمت دونوں کسی قلب میں پیدا ہو جاتی ہیں تو انسان اقبال و ادبار میں متردد ہو جاتا ہے اور ایمان و کفر میں مذہب، اگر ایمان غالب آگیا تو ایمان غیر مستقل صورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو کفر اسی طرح پیدا ہو جاتا ہے اور بے اوقات غالب مغلوب ہو جاتا ہے اور انسان ایمان سے کفر کی طرف پلٹ جاتا ہے یا کفر سے ایمان کی طرف، پس بندہ کو چاہیے کہ اپنے قلب کو سنبھالے رہے اگر اس کو خدا کی طرف متوجہ پائے تو اس کا شکر ادا کرے اور اس توجہ کو بڑھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے اور حق سے روگردان نہ ہو جائے۔ خدا نے صالحین کی دعا کے ذکر میں فرمایا ہے (وَبِنَا لَاقْزُخْ قُلُوبِنَا بَعْدَ إِذَا هَدَيْنَا) ترجمہ۔ خداوند اسما کر دونوں کو ہدایت کے بعد کج نہ کرنا) اور اگر دیکھے کہ اس کا دل راہ حق سے ہٹا ہوا ہے اور املح و ذاری کے ساتھ خدا سے دعا کرے تاکہ رحمت ربانیا سے ظلمت سے نور کی طرف لے آئے۔

تین سو گیارہواں باب

عارضی اور مستقل ایمان کی علامت

(بَابُ فِي عِلَامَةِ الْإِيمَانِ)

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عُمَارِ بْنِ سَنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الْحَسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ وَالْوَيْلَ كُلَّهُ لِمَنْ لَمْ يَنْتَفِعْ بِمَا أُنْصَرَهُ وَلَمْ يَدْرِمَا الْأَمْرَ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ مُقِيمٌ، انْفَعُ لَهُ أَمْرٌ، قُلْتُ لَهُ: فِيمَ يُعْرَفُ التَّاجِرُ مِنْ هَؤُلَاءِ جُعِلَتْ فِدَاكَ؟ قَالَ مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا أَتَيْتَ لَهَا الشَّبَادَةَ بِالنَّجَاةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا إِنَّمَا ذَلِكَ مُسْتَوْدَعٌ.

اس فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت حسرت و ندامت اور افسوس ہوگا اس کے لئے جو باوجود بتائے جانے کے یہ جانے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے آیا وہ اس کے لئے نفع رسا ہے یا مضر، میں نے کہا یہ کیسے جانا جائے کہ اس میں کون ناجی ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے موافق ہو اس کی نجات کی گواہی ثابت ہے اور جس کا قول اور فعل یکساں نہ ہو وہ عارضی ایمان والا ہے۔

تین سو بار ہواں باب

سہو قلب

(بَابُ سَهْوِ الْقَلْبِ) ۳۱۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ وَعَبْدِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْقَلْبَ لَيَكُونُ السَّاعَةَ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا فِيهِ كُفْرٌ وَلَا إِيْمَانٌ كَالثَّوْبِ الْخَلِيقِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِي : أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ ؟ قَالَ : ثُمَّ تَكُونُ التُّكْنَةُ مِنَ اللَّهِ فِي الْقَلْبِ بِمَا شَاءَ مِنْ كُفْرٍ وَ إِيْمَانٍ .

عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ تَحِيَّةِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ تَحِيَّةِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .
 فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ نہ اس میں کفر ہوتا ہے اور نہ ایمان جیسے پرانا کپڑا۔ پھر نہ مایا کیسا تم اپنے نفس میں یہ حالت نہیں پاتے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے دل پر چاہتا ہے کفر یا ایمان کا نکتہ لگا دیتا ہے یہی روایت محمد بن ابی عمیر نے بھی کہی ہے۔

۲۔ تَحِيَّةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : يَكُونُ الْقَلْبُ مَا فِيهِ إِيْمَانٌ وَلَا كُفْرٌ ، شِبْهُ الْمُضْغَةِ ^(۱) أَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ .

۲۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ ایسا دل بھی ہوتا ہے جس میں مقصود گوشت کی طرح نہ کفر ہو نہ ایمان کیا تم میں سے کوئی اپنے میں یہ حالت نہیں پاتا۔

۳۔ تَحِيَّةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَمَّارِ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مَطْوِيَّةً مُهْمَةً عَلَى الْإِيْمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِثَارَةَ مَا فِيهَا نَصَحَهَا بِالْحِكْمَةِ ، وَزَادَهَا بِالْعِلْمِ ، وَزَادَهَا الْقِيَمَ عَلَيْهِ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۳۔ فرمایا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ نے مومنین کے دل پیچیدہ اور ایمان میں بتر پیدا کئے ہیں جب ان میں

روحی پیدا کرنا چاہتا ہے تو حکمت کے ساتھ اس کی کمالات دور کرتا ہے اور علم کی تخم ریزی کرتا ہے اور رب العالمین اس کا نگہبان رہتا ہے۔

۴۔ عَدَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ الْقَلْبَ لَيَتَرَجَّحُ فِيمَا بَيْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنَجَرَةِ حَتَّى يَقَعَدَ عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا غَيَّدَ عَلَى الْإِيمَانِ قَرَّ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ»

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ قلب صدر و حلق کے درمیان مضطرب رہتا ہے جب تک ایمان سے وابستہ نہیں ہوتا جب ایسا ہو جاتا ہے تو دل قرار پا جاتا ہے خدا فرماتا ہے جو ان پر ایمان لے آتا ہے اس کا دل ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔

۵۔ عَدَدُ بْنُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عُثْمَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ الْقَلْبَ لَيَتَجَلَّجَلُ فِي الْجَوْفِ يَطْلُبُ الْحَقَّ فَإِذَا مَآبُهُ أَطْمَأَنَّ وَقَرَّ، ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذِهِ آيَةٌ: «فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ» - إِلَى قَوْلِهِ - كَأَنَّمَا يَقَعَدُ فِي السَّمَاءِ

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رات اور دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ انسان کے دل میں ایمان ہوتا ہے نہ کفر کیا تمہاری (راوی سے) ایسی حالت نہیں ہوتی اس کے بعد اللہ اپنے بندہ کے دل میں ایک نکتہ لگاتا ہے۔ اگر چاہے تو ایمان کا یا چاہے تو کفر کا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنْ الْقَلْبَ يَكُونُ فِي الشَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَيْسَ بِهِ إِيمَانٌ وَلَا كُفْرٌ. أَمَا تَجِدُ ذَلِكَ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ نَكْتَةً مِنَ اللَّهِ فِي قَلْبِ عَبْدِهِ بِمَا شَاءَ، إِنْ شَاءَ بِإِيمَانٍ وَإِنْ شَاءَ بِكُفْرٍ.

۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے قلب سینہ میں تلاشب حق کے لئے پھر دکتا ہے جب اس کو پالینا ہے مطمئن ہو جاتا ہے اسے اور قرار پالینا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اللہ جس کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اس کا سینہ کھول دیتا ہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے الی قولہ گویا وہ آسمان کی طرٹ مسعود کر رہا ہے۔

۷۔ عَدَدُ بْنُ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبِيَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ اللَّهَ خَلَقَ

قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مُبْتَهَمَةً عَلَى الْإِيمَانِ فَإِذَا أَرَادَ اسْتِنَادَةً مَا فِيهَا فَتَحَهَا بِالْحِكْمَةِ وَزَرَعَهَا بِالْعِلْمِ، وَزَارَعَهَا وَالْقِسْمَ عَلَيْهِارَبُ الْعَالَمِينَ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے قلوبِ مؤمنین کو ایمان میں پٹا ہوا پیدا کیا ہے اور جب اسے روشن کرنا چاہتا ہے تو حکمت سے اسے کھول دیتا ہے اور علم کی اس میں تخم ریزی کرتا ہے۔

تین سو تیرہواں باب

ظلمت قلب منافق اگر چہ زبان دراز ہو اور نور قلبی سے من اگر چہ خاموش ہو

(باب ۳۱۳)

﴿فِي ظُلْمَةِ قَلْبِ الْمُنَافِقِ وَإِنْ أُعْطِيَ اللِّسَانَ ، وَنُورِ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ﴾

﴿وَأَنْ قَصْرَهُ لِسَانَهُ﴾

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : قَالَ لَنَادَاتِ يَوْمَ تَجْدُ الزَّجَلَ لَا يَخْطِي ، بِلَامٍ وَلَا وَاوٍ خَطِيئًا مُصْقَعًا وَلَقَلْبُهُ أَشَدُّ ظُلْمَةً مِنَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، وَتَجْدُ الزَّجَلَ لَا يَسْتَطِيعُ يَغْتَبِرُ عَمَّا فِي قَلْبِهِ بِلِسَانِهِ ، وَقَلْبُهُ يَزْهَرُ كَمَا يَزْهَرُ الْمَصْبَاحُ .

۱۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دن ہم سے فرمایا تم ایک ایسے آدمی کو دیکھو گے جس کا لسان داد درست ہوگا۔ لیکن بیف کلام کرتا ہوگا لیکن اس کے دل میں تاریک رات سے زیادہ گہری سیاہی ہوگی اس کے برفلات ایک شخص کو پاؤ گے جو اپنے مافی الغیر کو بھی نہ ادا کر سکتا ہوگا مگر اس کا دل ایسا نورانی ہوگا جیسے چراغ۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ فِيهِ يَفَاقُ وَإِيمَانٌ ، وَقَلْبٌ مَنكُوسٌ ، وَقَلْبٌ مَطْبُوعٌ ، وَقَلْبٌ أَزْهَرُ أَجْرَدُ . فَقُلْتُ : مَا الْأَزْهَرُ ؟ قَالَ : فِيهِ كَهَيْئَةِ السِّرَاجِ . فَأَمَّا الْمَطْبُوعُ فَقَلْبُ الْمُنَافِقِ وَأَمَّا الْأَزْهَرُ فَقَلْبُ الْمُؤْمِنِ إِنْ أُعْطِيَ شُكْرًا إِنْ أَبْسَلَهُ صَبْرًا وَأَمَّا الْمَنكُوسُ فَقَلْبُ الْمُشْرِكِ ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : «أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ

مُسْتَفِيمٌ فَأَمَّا الْقَلْبُ الَّذِي فِيهِ إِيمَانٌ وَ يَقُوقُ فِيهِ قَوْمٌ كَانُوا بِالطَّاغُوتِ فَإِنْ أَدْرَكَ أَحَدُهُمْ أَجَلُهُ عَلَى يَافُوهِ هَلَكَ وَإِنْ أَدْرَكَ عَلَى إِيمَانِهِ نَجَّى .

۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کے دل چار طرح کے ہیں ایک وہ جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں دوسرا قلب مشکوس، تیسرا مطبوع، چوتھا روشن و اذہر، میں نے پوچھا اذہر کیا ہے فرمایا اس کی صورت چراغ کی سی ہوتی ہے۔ قلب مطبوع دہر کردہ، متناقض کا دل ہے اور اذہر مومن کا دل ہے جب خدا سے پاتا ہے تو شکر کرتا ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو صبر کرتا ہے اور مشکوس مشرک کا دل ہے پھر یہ آیت پڑھی آیا وہ جو منہ کبل گرا ہوا راہ چلتا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر چل رہا ہو اور وہ دل جس میں ایمان و نفاق دونوں ہیں جو باغوائے شیطانی خضہ اندازی کرتے ہیں اگر موت کے وقت تک ان دلوں میں نفاق رہا تو ہلاک ہوئے (راہِ نجات بند) اور اگر ایمان کو پالیا تو نجات کو پا گئے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي مَعْجُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْقَلْبِ ثَلَاثَةٌ : قَلْبٌ مُنْكَوْسٌ لَا يَمِي شَيْئًا مِنْ لَحْظِهِ وَهُوَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نَكَّةٌ سَوِيَّةٌ فَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ فِيهِ يَعْتَلِجَانِ فَأَيُّهُمَا كَانَتْ مِنْهُ غَلَبَ عَلَيْهِ ، وَقَلْبٌ مَفْتُوحٌ فِيهِ مَصَابِيحُ نَوَّارَةٌ ، وَلَا يَطْفَأُ نَوْرُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دل تین طرح کے ہیں ایک قلب مشکوس ہے جو ظنِ مرگوں کی طرح کوئی شے اپنے اندر محفوظ نہیں رکھتا یہ قلب کا فر ہے اور ایک دل وہ ہے جس میں کالا نقطہ ہوتا ہے اور خیر و شر اس میں باہم ندر آسانی کرتے ہیں پس ایک ان میں سے غالب آتا ہے اور تیسرا دل وہ ہے جس کے اندر ایک ایسا روشن چراغ ہوتا ہے جس کا نور قیامت تک نہ بجھے گا اور یہ قلب مومن ہے۔

تین سوچو دہواں باب دل کی حالتیں یکساں نہیں رہیں

(باب) ۳۱۴

۵۔ فِي تَقْوِيلِ أَحْوَالِ الْقَلْبِ (۵)

۱۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَنَحْوِهِ يَحْيَى ،

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، جَمِيعًا . عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ . عَنْ عُثَيْبِ بْنِ الشَّعْمَانِ الْأَحْوَلِ . عَنْ سَالِمِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَمَّا هَمَّ حُمْرَانُ بِالْقِيَامِ
قَالَ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَجْزَلَ . أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَكَ لَنَا وَأَمْتَعْنَا بِكَ . أَتَانَا نَبِيكَ فَمَا نَخْرُجُ مِنْ عِنْدِكَ حَتَّى
تَرَقَّ قُلُوبُنَا وَتَسْلُوَ أَنْفُسُنَا عَنِ الدُّنْيَا وَيُؤَيِّنَ عَلَيْنَا مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ . ثُمَّ أَخْرَجَ
مِنْ عِنْدِكَ فَارَادَ صِرَافَ النَّاسِ وَالتَّجَارَاتِ أَحْبَبْنَا الدُّنْيَا ؟ قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا هِيَ الْقُلُوبُ
مَنْ أَتَصَعَّبَ وَمَنْ تَسَهَّلَ .

ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : أَمَا إِنَّ أَصْحَابَ نَجَبٍ عليهم السلام قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ نَخَافُ عَلَيْنَا الْيَقَاقَ
قَالَ : فَقَالَ : وَلِمَ تَخَافُونَ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ فَذَكَرْنَا وَرَعَبْنَا وَجَلْنَا وَنَسِينَا الدُّنْيَا وَ
رَهْدْنَا حَتَّى كَانَا نَمَازِينَ الْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَنَحْنُ عِنْدَكَ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ وَدَخَلْنَا هَاهُنَا
الْبُيُوتَ وَشَمَمْنَا الْأَوْلَادَ وَرَأَيْنَا الْعِيَالِ وَالْأَهْلَ يَكْذِبُونَ نَحْوَلْ عَنِ الْحَالِ الَّتِي كُنَّا عَلَيْهَا عِنْدَكَ وَحَتَّى
كَانَا نَأْتِيكَ عَلَى شَيْءٍ . أَفَنَخَافُ عَلَيْنَا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ يَقَاقًا ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَلَّا إِنَّ
هَذِهِ خُطُوبَاتُ الشَّيْطَانِ فَبَرِّعْ بَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَاللَّهُ لَوَ تَدْعُوهُمْ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي وَصَفْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِهَا
لَمَّا فَحَنَكُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَشَبْتُمْ عَلَى الْمَاءِ وَلَوْلَا أَنْتُمْ تَذُنُّونَ فَتَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا حَتَّى
يُذْنِبُوا . ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَيَغْفِرُ [اللَّهُ] لَهُمْ . إِنَّ الْمُؤْمِنَ مُفْتَنٌ تَوَاتِبَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :
«إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُطَهِّرِينَ» وَقَالَ : «اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ»

اردی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ حمران بن اعین آئے اور چند مسئلے
دریافت کئے جب اسٹھنے لگے تو میں نے کہا خدا آپ کو طول عمر دے اور ہمیں آپ سے فیض حاصل کرنے کا موقع دے یہ کیا
بات ہے کہ جب ہم آپ کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور امور دنیا سے اور جو مال لوگوں کے پاس
ہے اس سے تسلی پلتے ہیں اور اموال دنیا حقیر ہو جاتے ہیں لیکن جب لوگوں اور تاجروں سے ملتے ہیں تو دنیا کی محبت پھر
ہمیں گھیر لیتی ہے حضرت نے فرمایا قلوب کبھی نرم ہوتے ہیں کبھی سخت، پھر فرمایا اصحاب رسولؐ نے ایک بار حضرت سے کہا کہ
ہمیں اپنے متعلق نفاق کا خوف ہے فرمایا کیسے۔ انھوں نے کہا جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمیں عذاب سے ڈراتے ہیں اور
تو اب آخرت کی طرف رغبت دلاتے ہیں ہم خائف ہو کر دنیا کو سہول جاتے ہیں اور گویا آخرت و جنت و نار کو اپنی آنکھوں سے
دیکھنے لگتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے جلتے ہیں اور اپنے گھروں میں داخل ہوتے ہیں اور اولاد اور اہل و عیال سے
ملتے ہیں تو ہماری وہ حالت نہیں رہتی اور ایسے ہو جاتے ہیں گویا کچھ تھا ہی نہیں تو کیا آپ کو اس کا خوف ہے کہ صورت نفاق

کی ہو جائے گی۔ حضرت نے فرمایا یہ اغوائے شیطان ہے وہ تم کو دنیا کی طرف رغبت دلاتا ہے واللہ اگر تم اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرتے اور تم پانی پر چل سکتے اور اگر تم گناہ نہ کرو اور اللہ سے استغفار کرتے رہو تو وہ تمہاری اولاد میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدا سے استغفار کریں اور اللہ ان کے گناہ بخش دے، مومن آزمائش میں پڑتا ہے اور توبہ کرتا ہے کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا کہ۔ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک دل لوگوں کو دوست رکھتا ہے پس اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔

تین سو پندرہواں باب وسوسہ اور حدیث نفس

((بَابُ)) ۳۱۵

((الْوَسْوَسَةُ وَحَدِيثُ النَّفْسِ))

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَجْبٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَجْبٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْوَسْوَسَةِ وَإِنْ كَثُرَتْ، فَقَالَ: لَا شَيْءَ فِيهَا، تَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۔ محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شیطان وسوسوں کے متعلق جو کثرت سے دل میں آیا کرتے ہیں یہ سوال کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے فرمایا یہ کچھ نہیں تم لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمْ يَنْقَعْ فِي قَلْبِي أَمْرٌ عَظِيمٌ، فَقَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ جَمِيلٌ: فَكَلَّمَا وَقَعَ فِي قَلْبِي شَيْءٌ، قُلْتُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَذْهَبُ عَنِّي.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میرے دل میں وسوسہ عظیم پیدا ہوتا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔ راوی کہتا ہے ایسا کرنے سے وہ کیفیت دور ہو گئی۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَلَكَتْ، فَقَالَ لَهُ ﷺ: أَنَا لَكَ الْخَبِيثُ فَقَالَ لَكَ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ، فَقَالَ لَكَ: اللَّهُ مَنْ خَلَقَهُ؟ فَقَالَ: إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَكَ كَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَاكَ

وَاللّٰهُ مَحْضُ الْاِيْمَانِ .

قَالَ ابْنُ اَبِي عَمِيْرٍ : فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ فَقَالَ : حَدَّثَنِي اَبِي ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ رَّسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَتَمَّ عَنْهُ بِقَوْلِهِ هَذَا وَاللّٰهُ مَحْضُ الْاِيْمَانِ ، خَوْفُهُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ هَلَكَ حَيْثُ عَرَضَ لَهُ ذَلِكَ فِي قَلْبِهِ .

۳ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا حضرت نے فرمایا تیرے پاس شیطان آیا اور اس نے تجھ سے کہا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا (یہ تھے وہ دوسرے جو اس کے دلیں پیدا ہوئے تھے) اس نے کہا خدا کی قسم یہی بات ہے فرمایا یہ النص ایمان ہے ابن ابی عمیر نے بیان کیا یہ بات میر نے عبد الرحمن سے بیان کی۔ اس نے کہا میرے باپ نے امام جعفر صادق سے بیان کی حضرت کی مراد اس قول سے کہ یہ محض ایمان ہے یہ تھی کہ آپ اس خوف و ہلاکت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتے تھے۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَتَحْمِيذِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعْبَةَ ، جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّادٍ قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو إِلَيْهِ لَمَّا يَخْطُرُ عَلَى بَالِهِ ، فَأَجَابَهُ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ تَبَنَّاكَ فَلَا يَجْعَلُ لِيَلْبِسَ عَلَيْكَ طَرِيقًا ، قَدْ شَكَى قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا يَعْرِضُ لَهُمْ لَأَنْ تَهْوِيَ بِهِمُ الرِّيحُ أَوْ يَقَطَّعُوا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَتَجِدُونَ ذَلِكَ ؟ فَالَوْ اَنَعَمْ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ ذَلِكَ لَمَرْيُخُ الْاِيْمَانِ ، فَاَدَاوْجَدْتُمُوهُ فَقُولُوا : آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

۴۔ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے شکایت کی کہ فکر باطل کا میرے دل میں خطور ہوتا رہتا ہے آپ نے اسے جواب دیا کہ خدا نے اگر چاہا تو وہ تمہیں ثابت قدم بنا دے گا پس تم ابلیس کو اپنے میں راہ نہ دو (خدا کو یاد کرتے رہو) حضرت رسول خدا سے کچھ لوگوں نے اسی طرح دس دس شیطان یا شکر باطل کی شکایت کی اور کہا ان باتوں کے بیان کرنے سے بہتر ان کے لئے یہ ہے کہ ان کو ہوا اڑا کر کہیں لے جائے یا ان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حضرت نے فرمایا کیا یہ صورت ہے انھوں نے ہاں فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ کھلا ایمان ہے جب تم ایسے خبیثات کو اپنے اندر پاؤ گے تو کہہ کر دو ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد و قوت درکار نہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ حَنَاجٍ ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْيَسَّعِ دَاوُدَ الْأَبْرَازِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ رَجُلًا اتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَافَقْتُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا نَافَقْتُ وَلَوْ نَافَقْتُ مَا أَتَيْتَنِي تَعْلَمُنِي ، مَا الَّذِي رَأَيْتَ ؟ أَظُنُّ الْعَدُوَّ الْحَاضِرَ أَتَاكَ فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَكَ ، فَقُلْتَ : اللَّهُ خَلَقَنِي فَقَالَ لَكَ : مَنْ خَلَقَ اللَّهَ ؟ قَالَ : إِي وَالَّذِي بَيْنَكَ بِالْحَقِّ لَكُنْ كَذَّابًا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ أَنَا كُمْ مِنْ قَبْلِ الْأَعْمَالِ فَلَمْ يَقُوعْ عَلَيْكُمْ فَأَنَا كُمْ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَكُمْ يَسْتَرْ لَكُمْ ، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلْيَذْكُرْ أَحَدُكُمْ اللَّهَ وَحْدَهُ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے کہا۔ میں منافق ہو گیا۔ فرمایا تو منافق نہیں۔ اگر منافق ہوتا تو میرے پاس نہ آتا۔ بتا تیری کیا رائے ہے میں گمان کرتا ہوں کہ تیرا حاضر دشمن (شیطان) تیرے پاس آیا اور اس نے تجھ سے پوچھا تیرا خالق کون ہے تو نے کہا اللہ۔ اس نے کہا۔ اللہ کا خالق کون ہے یہی دوسو ہے نا اس نے کہا بے شک یہی ہے فرمایا شیطان تمہارے پاس اعمال سے پہلے آتا ہے اور جب دسترس نہیں پاتا تو اس طریقہ سے تمہیں بہکا لے اور جب آیا ہو تو تم خدائے واحد کو یاد کرو۔

تین سو سو لہواں باب

گناہوں کا اعتراف اور ندامت

(بَابُ) ۳۱۶

﴿الْأَعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ وَالنَّدَمُ عَلَيْهَا﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَاللَّهِ مَا يَنْجُو مِنَ الذَّنْبِ إِلَّا مَنْ أَقَرَّ بِهِ .
قَالَ : وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كَفَى بِالنَّدَمِ تَوْبَةً .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا گناہوں سے نجات دہی پاتا ہے جو اقرار جرم کر لے اور یہ بھی فرمایا کہ ندامت کے لئے توبہ کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّاسِ الْإِحْصَانَيْنِ : أَنْ يَقَرُّوْا بِالْإِثْمِ قَبْلَ أَنْ يَنْتَابُوا ، وَيُغْفِرَ لَهُمْ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں سے دو خصلتوں کو چاہا ہے اول نعمتوں کا استمرار تاکہ وہ ان کے لئے اور زیادہ کرے دوسرے گناہوں کا اقرار تاکہ وہ ان کو بخش دے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ [و] ابْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : يَدْخُلُهُ اللَّهُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّةَ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَيُذْنِبُ فَلَا يَزَالُ مِنْهُ خَائِفًا مَا قَاتَلَ نَفْسَهُ قَبْرَ حُمَةِ اللَّهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص گناہ کرتا ہے اور خدا اس کو داخل جنت کرتا ہے میں نے کہا گناہ کرنے پر داخل جنت کرتا ہے فرمایا ہاں اس وجہ سے کہ وہ گناہ کرنے کے بعد خوفزدہ رہتا ہے اور اپنے نفس کو دشمن سمجھتا ہے خدا اس پر رحم کھا کر داخل جنت کرتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ بِإِسْرَارٍ وَمَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا بِإِقْرَارٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندہ گناہ سے خارج نہیں ہوتا اگر اس پر مصر رہے اور اگر اقرار گناہ کرے تو اس سے خارج ہو جاتا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّبْعِيِّ [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَلِيدٍ] عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ اللَّهَ مُطْلِعٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ عَذِّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ ، غَفَرَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ .

۵۔ راوی کہتا ہے جس نے یہ جان کر گناہ کیا کہ اللہ اس سے یا جبرے چلے گا عذاب کرے گا چاہے گا بخش دے گا اگرچہ وہ استغفار نہ کرے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَنَسَةَ الْمَأْيِدِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ الْعَبْدَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهِ فِي

الحمد لله رب العالمین

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس کی

تائید کرے وہ اپنے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس کی

تائید کرے وہ اپنے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس کی

تائید کرے وہ اپنے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس کی

تائید کرے وہ اپنے گناہوں سے بخشا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اس کی

وَإِنْ هُوَ عَمَلٌ كَتَبْتُ لَهُ عَشْرَ حَسَابٍ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَسْتَعْمِلُ أَنْ يَعْمَلَ بِأَفْعَالِهِمْ فَلَا تَكُتِبُ عَلَيْهِ

۱۰۲۔ ابو بصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مومن نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو بھی اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر اس نے عمل کیا تو اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یقیناً اگر مومن نے بُرائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کر سکا تو اس کے حساب میں کچھ نہیں لکھا جاتا۔

۳۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَقَّانِ الْعَسَوِيِّ ، عَنْ غُفَيْرِ بْنِ الشَّايِحِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الْمَلَكَيْنِ هَلْ يَعْلَمَانِ بِالذَّنْبِ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوِ الْحَسَنَةَ ؟ فَقَالَ : رِيحُ الْكَثِيفِ وَرِيحُ الطَّيِّبِ سَوَاءٌ ؟ قُلْتُ : لَا قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفْسُهُ طَائِبَ الرِّيحِ فَقَالَ : صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ : قُمْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ فَإِذَا فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمُهُ وَرِيقُهُ مِدَادُهُ فَأَثْبَتَهَا لَهُ وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفْسُهُ مُنْتِنَ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ : قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا كَانَ لِسَانُهُ قَلَمُهُ وَرِيقُهُ مِدَادُهُ وَ أَثْبَتَهَا عَلَيْهِ .

۳۔ عبد اللہ بن موسیٰ بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میرد نماں سے دو فرشتوں (کراماتین) کے متعلق پوچھا جب بندہ بدی یا نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا ان کو علم ہو جاتا ہے فرمایا کیا پانچ سو کچھ اور شک کی خوشبو برابر ہے میں نے کہا نہیں فرمایا جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک خوشبو نکلتی ہے دائیں طرف والا بائیں طرف والے سے کہتا ہے تو اٹھ جا اس نے نیکی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زبان قلم اور اس کا تھوک سیاہی بن جاتا ہے اور فرشتہ اس نیکی کو ثبت کر دیتا ہے اور جب بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر سے ایک بدبو نکلتی ہے اس وقت بائیں والا داہنے والے سے کہتا ہے ٹھہر جا اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ اسے گزرتا ہے تو اس کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا تھوک سیاہی اور وہ فرشتہ اس کو لکھ دیتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ عُمَرَ ، الْمَرَادِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَرْبَعُ مَنْ كُنْ فِيهِ لَمْ يَهْلِكْ عَلَى اللَّهِ بَعْدَهُنَّ إِلَّا هَالِكٌ يَهُمُّ الْعَبْدُ بِالْحَسَنَةِ فَيَعْمَلُهَا فَإِنْ هُوَ لَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً بِحَسَنِ نِيَّتِهِ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرًا ، وَيَهُمُّ بِالسَّيِّئَةِ أَنْ يَعْمَلَهَا فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يَكُتِبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ هُوَ عَمِلَهَا أُجِّلَ سَبْعَ سَاعَاتٍ وَقَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ وَهُوَ صَاحِبُ الشِّمَالِ :

لَا تَعْلَمُ عَسَى أَنْ يَتَّبِعَهَا بِحَسَنَةٍ تَمْحُوهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْخِلُ فِي السَّيِّئَاتِ»
أَوْ الْأَسْتِغْفَارِ فَإِنَّهُ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ،
الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ، ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ » لَمْ يَكُتُبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَإِنْ مَضَتْ سَبْعُ سَاعَاتٍ
وَلَمْ يَتَّبِعَهَا بِحَسَنَةٍ وَ اسْتَغْفَرَ قَالَ صَاحِبُ الْحَسَنَاتِ لِصَاحِبِ السَّيِّئَاتِ : اكْتُبْ عَلَى الشَّقِي الْمَحْرُومِ .

احقرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے چار باتیں جس میں ہوں گی وہ ان کے بعد
اللہ کو ناراض کر کے ہلاک نہ ہوگا۔ سوائے بد سخت و بد نصیب کے، جو بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے پس اگر وہ اس کو عمل
میں نہ لائے تو اس کی نیکی نیت کی بنا پر اللہ تعالیٰ اس کے نام پر لکھ دیتا ہے اور اگر عمل میں لے آئے تو اس کو دس لکھتا ہے۔
اور اگر کوئی بندہ بدی کا ارادہ کرے۔ پس اگر عمل میں نہ لائے تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر عمل میں لے آئے
تو سات گھنٹے کی جہالت دی جاتی ہے نیکی والا فرشتہ بدی دے دے سے کہتا ہے۔ جلدی نہ کر شاید اس کے بعد ایسی نیکی
کرے کہ یہ گناہ محو ہو جائے۔ خدا فرماتا ہے نیکیاں بدیوں کو لے جاتی ہیں یا یہ خدا سے استغفار کرے اور وہ یہ ہے
میں طالب مغفرت ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب اور حضور کا جاننے والا ہے عزت والا ،
کرم والا ، بخت والا اور رحم کرنے والا ہے صاحب جلالت و بزرگی والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں، پھر اس کے نام
پر کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر ساتوں گھنٹے گزر جاتے ہیں اور وہ نہ کوئی نیکی کرتا ہے اور نہ استغفار تو نیکی والا بدی دے
والے سے کہتا ہے اس شقی محروم کے نام لکھ دے۔

تین سو انیسواں باب توبہ

«(بَابُ التَّوْبَةِ)» ۳۱۹

۱- عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعْبَةَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ
قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا نَابَ الْعَبْدُ تَوْبَةً نَصُوحًا أَحَبَّ اللَّهُ فَسَرَّ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فَقُلْتُ : وَ كَيْفَ يَسَرُّ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يَنْشِي مَلَكُهُ مَا كَتَبَ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوبِ وَ يُوجِي إِلَى جَوَارِحِهِ :
اَكْتُمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ وَ يُوجِي إِلَى بَقَاعِ الْأَرْضِ اَكْتُمِي مَا كَانَ يَعْمَلُ عَلَيْكَ مِنَ الذُّنُوبِ ، فَيَلْقَى اللَّهَ
حِينَ يَلْقَاهُ وَ لَيْسَ شَيْءٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوبِ .

یہاں بچے تو اس پر تیری رحمت ہوگی اور یہی ان کے لئے بہت بڑی کامیابی ہے اور تیری مگر فرماتا ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے اور کسی کو جس کا قتل کرنا حرام ہے ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کرے گا اپنے گناہوں کی سزا پائے گا اور روز قیامت اس کے لئے دو گنا عذاب ہوگا اور نہایت ذلت سے دوزخ میں ہمیشہ کے لئے داخل ہوگا۔ ہاں جو توبہ کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو خدا ان کے گناہوں کو نیکوں سے بدل دے گا۔ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۶۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ذُنُوبُ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ مِنْهَا مَغْفُورَةٌ لَهُ فَلْيَعْمَلِ الْمُؤْمِنُ لِمَا يَسْتَأْنِفُ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ ، أَمْوَالَهُ إِنَّهَا لَبَسَتْ إِلَّا لِأَهْلِ الْإِيمَانِ قُلْتُ : فَإِنْ عَادَ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ نَوْبٌ وَعَادَ فِي التَّوْبَةِ ؟ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَرَى الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ يَنْدُمُ عَلَى ذَنْبِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ ثُمَّ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَوْبَتَهُ قُلْتُ فَإِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ مَرَارًا ، يُذْنِبُ ثُمَّ يَتُوبُ وَيَسْتَغْفِرُ [اللَّهُ] ، فَقَالَ : أَكَلِمَا عَادَ الْمُؤْمِنُ بِالِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ عَادَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، يَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ . وَإِنَّكَ أَنْ تَقْنِطَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ .

۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد بن مسلم مومن کا گناہ توبہ کر کے بعد بخش دیا جاتا ہے پس مومن کو چاہیے کہ بعد توبہ و مغفرت عمل نیک کرے۔ خدا کی قسم یہ رعایت صرف اہل ایمان کے لئے ہے میں نے کہا اگر وہ توبہ اور گناہوں سے استغفار کے بعد پھر گناہ کرے توبہ کرے تو فرمایا۔ اے محمد بن مسلم کیا تو ایک بندہ مومن کے متعلق تنبیہ کرنا ہے کہ وہ گناہ پر نادم ہو کر اس سے استغفار کرے اور توبہ کرے پھر بھی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی میں نے کہا اگر وہ بار بار گناہ کرے اور توبہ کرے اور استغفار کرے تو، فرمایا بندہ مومن جتنی بار بھی استغفار کرے گا اور توبہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے گا اللہ غفور و رحیم ہے وہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے پس اپنے کو رحمت خدا سے مایوس ہونے سے بچنا و

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَإِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْجِرُونَ قَالَ هُوَ الْعَبْدُ يَتَذَكَّرُ فَيَمُوتُ قَوْلُهُ : وَتَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْجِرُونَ

۹۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ جب شیطان کا کوئی گروہ

ان سے ملتے تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور ان کی آنکھیں کھلتی ہیں فرمایا اس سے مراد وہ بندہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرتا ہے پھر سے خدا یاد آتا ہے تو اس سے رک جاتا ہے (اور توبہ کر لیتا ہے)

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَضَلَّ رَأْسَهُ وَزَادَهُ فِي لَيْلَةٍ ظُلْمًا فَوَجَدَهَا فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ بِرَأْسِهِ حِينَ وَجَدَهَا .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس نے تاریک رات میں اپنی سواری اور توشہ سفر گم کر دیا ہو اور اس کے بعد وہ اس کو پا لے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُغْتَنِبَ التَّوَّابَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ وَمَنْ كَانَ أَفْضَلَ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہ کے تکرار کے بعد توبہ بھی کرتا رہے جن لوگوں سے مدد و رگناہ نہ ہو (معموم و متقی) وہ اس سے افضل ہوں گے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ بَشَّاعِ الْأَرَزِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الذَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَأَذْنَبَ لَهُ وَالْمُعِيقُ عَلَى الذَّنْبِ وَهُوَ مُسْتَعْفِرُ مِنْهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مثل ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور گناہ پر قائم رہنے والا اور اس کے ساتھ استغفار بھی کرنے والا تسخر کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ أَتَيْتَ عَبْدِي دَانِيَالَ فَقُلْ لَهُ : إِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَقَعَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَقَعَرْتُ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَقَعَرْتُ لَكَ . فَإِنْ أَنْتَ عَصَيْتَنِي الرَّابِعَةَ لَمْ أَغْفِرْ لَكَ ، فَأَتَاهُ دَاوُدُ عليه السلام فَقَالَ : يَا دَانِيَالَ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ وَهُوَ

يَقُولُ لَكَ - اِنَّكَ عَصَيْتَنِي فَعَصَيْتَ لَكَ وَعَصَيْتَنِي فَعَصَيْتَ لَكَ وَاقُلْ اِنَّكَ عَصَيْتَنِي
الْبَاقِعَةَ لَمْ اَعَصْ لَكَ . وَاَقَالَ لَهُ دَانِيَالُ . قَدْ اَبْلَغْتَ يَا نَبِيَّ اِنَّهُ . فَاَمَّا اَكُنْ فِي السَّجَرَةِ فَاَمَّا دَانِيَالُ فَاَخَذَ
رَبَّهُ فَقَالَ : يَا اَبَ اِنْ دَاوُدَ نَبِيَّتِكَ اَخْبَرَ بِي عَنْكَ اَسْتَبِي قَدْ عَصَيْتَكَ فَعَصَيْتَ لِي وَعَصَيْتَكَ فَعَصَيْتَ لِي
وَعَصَيْتَكَ فَعَصَيْتَ لِي وَاقُلْ بِي عَنْكَ اَسْتَبِي اِنْ عَصَيْتَكَ الْبَاقِعَةَ لَمْ اَعَصْ لِي قَوْلُكَ بَلْ لَكَ لَمْ تَعَصِمْ بِي
لَا عَصَيْتَكَ لَمْ لَا عَصَيْتَكَ لَمْ لَا عَصَيْتَكَ .

۱۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ تم میرے بند سے دانیال کے پاس جاؤ
اور کہو تم نے ایک بار گناہ کیا میں نے معاف کیا۔ پھر کیا میں نے معاف کیا، پھر کیا میں نے معاف کیا۔ اگرچہ تھی یا رایا کیا تو
معاف نہ کروں گا۔ داؤد ان کے پاس آئے اور کہا۔ اے دانیال میں خدا کا رسول بن کر تمہارے پاس آیا ہوں فرمائیے تو نے
کناہ کیا میں نے بخش دیا، پھر کیا بخش دیا، پھر کیا بخش دیا اب اگرچہ تھی یا تم نے ایسا کیا تو نہ بخشوں گا۔ دانیال نے کہا
نبی خدا آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ صبح کو دانیال نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی۔ اے میرے رب تیرے نبی داؤد نے مجھے
خبر دی کہ میں نے تین بار گناہ کیا تو نے ہر بار بخش دیا اور یہ بھی بتایا کہ اگرچہ تھی یا رایا اگر دن کا تو تو مجھے نہ بخشے گا قسم ہے
تیری عزت کی اگر تو نے مجھے نہ بخشا یا تو میں گناہ کروں گا پھر کروں گا اور پھر کروں گا۔

توضیح :- دانیال علیہ السلام انبیاء میں سے ہیں جناب داؤد علیہ السلام کے تحت مکہ تھے کیونکہ وہ امام
زمانہ خود تھے اور وحی موسیٰ تھے انبیاء و اوصیاء معصوم ہیں کوئی گناہ صغیرہ یا کبیرہ ان سے
صادر نہیں ہوتا۔ لیکن سہو و نسیان غیر حکم شرعی میں صادر ہوتا ہے جسے ترک ادنیٰ کہتے ہیں چونکہ حنات
الابرار سیئات المقصرین کے تحت پروردگار عالم کو یہ بھی ناپسند ہے لہذا دنیا میں اس کے متعلق ان سے
مواخذہ ہوتا ہے ایسی باتیں انبیاء سے قابل مواخذہ نہیں ہوتیں اسی قبیل سے ہے رفیق موسیٰ کا قول سورہ
کہف میں مَا النَّاسُ بِهٖ اِلَّا الشَّيْطٰنُ (العنای شرح کافی)

۱۲۔ عِدَّةٌ مِّنْ اَمَّا حَاجِبَانَا . عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ . عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ . عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ
زَاوِدٍ . عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : اِذَا تَابَ الْعَمْدُ تَوْبَةً نَّصُوحًا اَحْبَبَهُ اللَّهُ
وَسَتَّرَ عَلَيْهِ . فَقُلْتُ : كَيْفَ يَسْتُرُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يُسْبِي مَلَكُهُ مَا كَانَ يَكْتُمَانِ عَلَيْهِ وَيُوجِي (اللَّهُ) اِلَى
جَوَارِحِهِ وَ اِلَى بَقَاعِ الْاَرْضِ اِنْ اَكْتُمِي عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ فَيُلْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جِبَّ يُلْقَاهُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَخْبُدُ
عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِّنَ الذُّنُوبِ .

۱۲۔ راوی کہتے ہیں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب بندہ خالص توبہ کرے تو خدا اس کو دوست

ر کھتا ہے اور عیب پوشی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس کے دونوں فرشتے جو لکھا ہوتا ہے اور اللہ اس کے اعضاء کو اور زمین کے خطوں کو وحی کرتا ہے کہ اس کے گناہ چھپالیں۔ پس وہ خدا سے ایسی صورتیں ملاقات کرتا ہے کہ کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ إِذَا تَابَ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِضَالَتِهِ إِذَا وَجَدَهَا .

۱۴۔ قرابا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ مومن توبہ کرتا ہے تو خدا اس سے ایسا ہی خوش ہوتا ہے جیسے کسی کو کھوئی چیز مل جائے۔

تین سو بیسواں باب

گناہوں سے استغفار

(باب) ۳۲۰

❦ (الِاسْتِغْفَارُ مِنَ الذَّنْبِ) ❦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا أُجِّلَ مِنْ عَذَابِهِ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۲۔ امیر مایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ مومن گناہ کرتا ہے تو اس کو جہنم دی جاتی ہے صبح سے رات تک پس اگر وہ اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہے تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۳۔ عَمَّةٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، وَابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ ذُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ الْعَبْدَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا أُجِّلَ مِنْ عَذَابِهِ إِلَى اللَّيْلِ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے اسے دن کے سات گھنٹے کی مہلت دی جاتی ہے اگر اس نے تین بار ان الفاظ میں استغفار کیا۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الہی القیوم تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَغَدَّيْنُ يَحْيَى ، جَمِيعًا ، عَنْ الْحُسَيْنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا أَجَلَهُ اللَّهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَهُ تَكُنَّ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِنْ مَضَتِ السَّاعَاتُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ سِتَّةٌ وَإِنْ الْمُؤْمِنُ لَيْدٌ كَرُدَّ بِهِ بَعْدَ عِشْرِينَ سَنَةً حَتَّى يَسْتَغْفِرَ رَبَّهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِنْ الْكَافِرُ لَيَسْأَهُ مِنْ سَاعَتِهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ بندہ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اللہ اس کو سات گھنٹے کی مہلت دیتا ہے اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر یہ گھنٹے گزر جائیں اور وہ استغفار نہ کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے اور اگر مومن اپنے گناہ کو بیس دن بعد یاد کر کے استغفار کر لیتا ہے تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے اور کافر گناہ کر کے بھول جاتا ہے۔

۵۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُجْبٍ ، عَنْ عَمْرِو وَاجِدٍ ، عَنْ أَبِيانَ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحْنَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ، فَقُلْتُ : أَمَا كَانَ يَقُولُ : اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : لِأَوَّلِكِنْ كَانَ يَقُولُ : آتُوبُ إِلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتُوبُ وَلَا يَعُودُ وَنَحْنُ نَتُوبُ وَنَعُودُ ، فَقَالَ : اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صبر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔ راوی نے پوچھا کیا استغفر اللہ و اتوب الیہ کہتے تھے۔ فرمایا نہیں بلکہ صرف اتوب الیہ کہتے تھے۔ راوی نے کہا جب رسول توبہ کرتے تھے اور گناہ کرتے تھے نہیں تو توبہ بیکار رہی۔ فرمایا خدا کی ذات سے مدد مانگتا ہے ہے چاہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے۔

۷۔ غَدَّيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بَشِيرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ عَمِلَ سَبْعَةَ أَجَلٍ فِي سَبْعِ سَاعَاتٍ مِنَ الشَّهَادِ ، فَإِنْ قَالَ : « اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَآتُوبُ إِلَيْهِ » - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ایک گناہ کو بیس برس بعد یاد کرنا ہے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے

تو اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے وہ یاد کرتا ہے اس نیت سے کہ اس کا گناہ بخشا جائے اور کافر جو گناہ کرتا ہے تو اسے اسی وقت بھول جاتا ہے۔

۶۔ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ ، عَنْ أَبِي فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي الْأَكْسَبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْمُؤْمِنُ لِيُدْرِبُ الذَّنْبَ فَيَذْكُرْ بَعْدَ عَشْرِينَ سَنَةً فَيَسْتَغْفِرَ اللَّهَ مِنْهُ فَيَغْفِرَ لَهُ وَإِسْمَائِيلُ كَثَرَهُ لِيَغْفِرَ لَهُ وَإِنْ الْكَافِرُ لِيُدْرِبَ الذَّنْبَ فَيَنْسَاهُ مِنْ سَاعَتِهِ

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی گناہ کرتا ہے اس کو دن کے سات گھنٹہ کی مہلت دی جاتی ہے اور اگر اس نے استغفار تین بار ان لفظوں میں کر لیا تو اس کا وہ گناہ نہیں لکھا جاتا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ ، عَنْ هُذَيْفَةَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ ذِكْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُقَارِفُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَيَقُولُ : هُوَنَائِمُ : هُوَ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُمِلَّ عَلَيَّ عَلَى نَجَّارٍ وَآلِ نَجَّارٍ وَأَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ هُوَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فَوَاحِشٌ فِيهِمْ يُقَارِفُونَ فِي يَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً .

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے اگر کوئی مومن چالیس گناہ کبیرہ رات اور دن میں کر کے نام ہو اور اس طرح استغفار کرے جس طرح حدیث میں مذکور ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دے گا اور چالیس دن سے زیادہ کرنے والے کے لئے بہتری نہیں۔
علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ چالیس گناہ کرنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک گناہ چالیس بار کرے
توضیح: در بعض گناہ تو ایسے ہیں جن کے لئے بخشش نہیں جیسے کسی مومن کا ناحق قتل عمد۔

۸۔ عَنْهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، رَفَعُوهُ قَالُوا : قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ دَوَاءٌ وَدَوَاءُ الدُّنْيَا الْإِسْتِغْفَارُ .

۸۔ بعض ہمارے اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہر درد کی ایک دوا ہے اور گناہوں کی دوا استغفار ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، وَنَجَّارٌ يَحْبِي جَمِيعًا ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حَنْصَلٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُدْرِبُ ذَنْبًا إِلَّا أَجَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنْ

الشَّاهِدُ ، فَإِنْ هُوَ نَافِلٌ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَيُّءٌ ، وَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ كُنْهَ [الْعَمَلِ] عَلَيْهِ سَيِّئُهُ ، وَفِيهِ مَثَلٌ لِّلشَّاهِدِ
وَقَالَ لَهُ : مَاذَا أَتَيْتَ فَلَمْ تَمَجِّعْ عَبْدِيذَنْبَ ؟ وَبَيَّنَّا إِلَّا أَخَاهُ أَتَيْتَهُ وَحْدَكَ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنْ النَّسَبِ
وَوَلَّيْتُ لَيْسَ هَكَذَا قَوْلُكَ وَالْكَسْبِيُّ فَلَمْ تَمَجِّعْ مُؤْمِنٌ ، وَكَذَلِكَ كُنْتُ قَوْلِي

۹۔ حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کوئی مومن جب گناہ کرتا ہے تو اللہ کی طرف سے اسے سات گھنٹے کی ہمت دی جاتی ہے
دن میں ، پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔ عباد بھری آپ سے
کہنے لگا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے تو خدا اسے دن کے سات گھنٹے کی ہمت دیتا ہے فرمایا میں نے
ایسا نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ جو بندہ مومن ایسا کرے ۔

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ : قَالَ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَالَ : «أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ» مِائَةً مَرَّةً فِي [كُلِّ] يَوْمٍ غُفِرَ لَهُ عَمَلُهُ وَحُلَّتْ لَهُ سَبْعُونَ
ذَنْبًا وَلَا خَيْرَ فِي عَبْدِيذَنْبَ فِي [كُلِّ] يَوْمٍ سَبْعِينَ ذَنْبًا .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ہر روز سو مرتبہ استغفر اللہ کہے خدا اس کے سات سو گناہ معاف
کر دیتا ہے اور نہیں ہے بہتری اس بندہ کے لئے جو ہر روز سات سو گناہ کرے اور پھر بھی استغفار نہ کرے ۔

تین سو اکیسواں باب

خدا تعالیٰ نے اولاد آدم کو توبہ کا موقع دیا ہے

(باب ۳۲۱)

﴿فِيمَا آتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتَ النَّوْبَةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ الشَّيْطَانَ وَأَخْرِجْنِي
مِنْ دَارِ الدَّمِ فَاجْعَلْ لِي شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا آدَمُ جَعَلْتُ لَكَ أَنْ مَنْ هَمَّ مِنْ دُورَيْكَ بِسَيِّئَةٍ لَمْ
تُكْتَبْ عَلَيْهِ ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَمَنْ هَمَّ مِنْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ
هُوَ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا ، قَالَ : يَا رَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَكَ أَنْ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ سَيِّئَةً لَمْ

اسْتَعْمَرَ غَفَرْتُ لَهُ ، قَالَ : يَارَبِّ زِدْنِي ، قَالَ : جَعَلْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ - أَوْ قَالَ : سَطَّطْتُ لَهُمُ التَّوْبَةَ - حَتَّى تَبْلُغَ النَّفْسُ هَذِهِ ، قَالَ : يَارَبِّ حَسْبِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام باحقرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب آدم نے خدا سے کہا۔ اے میرے پروردگار تو نے شیطان کو مجھ پر مسلط کیا ہے اور اس کو خون کی طرح رنگوں میں دوڑا دیا ہے پس اس سے بچنے کے لئے بھی تو مجھے کچھ دے۔ فرمایا۔ اے آدم میں نے تیرے لئے یہ تیرا دیا کہ تیری اولاد سے جو گناہ کا ارادہ کرے گا تو اس کو لکھا نہ جائے گا اور اگر کر گزے گا تو ایک ہی گناہ لکھا جائے گا اور اگر نیکی کا ارادہ کرے گا تو اگر نہ بھی کرے تو بھی ایک نیکی اس کے نام لکھ دی جائے گی اور اگر کرے گا تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی آدم نے کہا خدا کچھ اور زیادہ کرنا فرمایا۔ میں مرتے دم تک ان کی توبہ قبول کروں گا عرض کی یا رب بس یہ میرے لئے کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي فَصَّالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ السَّنَةُ لَكَثِيرَةٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ الشَّهْرُ لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِجُمُعَةٍ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ الْجُمُعَةُ لَكَثِيرَةٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ يَوْمَ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ يَوْمًا لَكَثِيرٌ ، مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ قَبِلَ اللَّهُ تَوْبَتَهُ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کر لی تو اس کو قبول کر لیتا ہے پھر فرمایا ایک سال بہت ہے جس نے ایک ماہ پہلے توبہ کی وہ بھی قبول ہوتی ہے پھر فرمایا ایک دن بہت ہے اگر ایک جمعہ پہلے کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا جمعہ بھی زیادہ ہے اگر مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کرے گا تو بھی قبول ہوگی پھر فرمایا ایک دن بھی بہت ہے اگر موت کو دیکھنے کے بعد بھی توبہ کرے گا تو مقبول ہوگی۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هَذِهِ - وَ أَهْوَى بِسَيْدِهِ إِلَى خَلْقِهِ - لَمْ يَكُنْ لِلْعَامِلِ تَوْبَةٌ وَ كَانَتْ لِلْجَاهِلِ تَوْبَةٌ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب سانس یہاں تک آجائے اشارہ کیا اپنے مقلق کی طرف، تو اس وقت عالم کی توبہ تو قبول نہ ہوگی البتہ جاہل کی ہوگی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :

خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَمَعَاشِيخُ مَنَازِلِهِ مُتَعَبِدٌ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرَ يَتِمُّ الصَّلَاةَ فِي الطَّرِيقِ وَمَعَهُ ابْنُ آجَ لَهُ مُسْلِمٌ . فَمَرَضَ الشَّيْخُ فَقُلْتُ لِابْنِ أَخِيهِ : لَوْ عَرَفْتَ هَذَا الْأَمْرَ عَلَى عَمَلِكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُحْلِسَهُ ، فَقَالَ كُلَّهُمْ : دَعُوا الشَّيْخَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى حَالِهِ فَإِنَّهُ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَلَمْ يَصْبِرْ ابْنُ أَخِيهِ حَتَّى قَالَ لَهُ : يَا عَمُّ إِنَّ النَّاسَ ارْتَدُّوا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْإِنْفَرَاءَ سَبْرًا وَكَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنَ الطَّاعَةِ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ الْحَقُّ وَالطَّاعَةُ لَهُ ؛ قَالَ : فَتَنَفَّسَ الشَّيْخُ وَشَقَّ وَقَالَ : أَنَا عَلَى هَذَا وَخَرَجْتُ نَفْسِي . فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَمَرَضَ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : هُوَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ السَّرِيِّ إِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ شَيْئًا مِنْ هَذَا غَيْرَ سَاعَتِهِ بَلَّكَ ؛ قَالَ : فَتَرِيدُونَ مِنْهُ مَاذَا ؟ ؛ قَدْ دَخَلَ وَاللَّهِ الْجَنَّةَ .

ہم معادین دہب نے بیان کیا کہ ہم مکہ کی طرف چلے تو ہمارا ساتھ ایک بوڑھا فدا پرست عابد تھا جو یہ امر نہیں جانتا تھا، یعنی امامت کی معرفت اس کو نہ تھی وہ راستہ میں نمازیں پڑھتا جا رہا تھا اس کا بھتیجا امامت کا ماننا والا تھا شیخ بیمار ہو گیا۔ میں نے اس کے بھتیجے سے کہا۔ تم اپنے چچا پر امامت کو پیش کرو شاید اللہ اس کی گلو خلاصی کر دے اور لوگوں نے کہا۔ چھوڑو بھی جس حال میں ہے مرنے دو اس کی ابھی غامی حالت ہے مگر بھتیجے سے صبر نہ ہوا اس نے کہا اسے چچا رسول کے مرنے کے بعد چند آدمیوں کے سوا سب مرتد ہو گئے اور علی کی اطاعت اسی طرح ان پر فرض تھی جیسے رسول کی اور رسول کے بعد خلافت ان کا حق تھا۔ یہ سن کر شیخ نے گہرا سانس لیا اور چیخا اور کہا کہ میں اسی عقیدہ پر ہوں یہ کہہ کر اس کا دم نکل گیا۔ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آئے۔ بن ساری نے یہ واقعہ بیان کیا۔ فرمایا یہ شخص اہل جنت سے ہے علی بن ساری نے کہا وہ تو اس سے ایک ساعت پہلے بھی معرفت امامت نہ رکھتا تھا کیا تم اس سے کچھ اور چاہتے ہو واللہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

تین سو بائیسواں باب

آلودگی گناہ (صغیرہ)

* (بَابُ اللَّئِمِّ) ۳۲۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّئِمَةَ» قَالَ : هُوَ الَّذِي يُلْمُ بِهِ الرَّجُلُ قَبِيحَتٌ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُلْمُ بِهِ بَعْدُ .

۱۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا۔ وہ لوگ گناہانِ کبیرہ سے اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں سوائے گناہانِ صغیرہ کے۔ فرمایا ائمہ سے مراد وہ گناہ ہے جس میں انسان ایک بار آلودہ ہوتا ہے پھر اللہ جانتا ہے تو رک جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ گناہ کر کر رہتا ہے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْمَعِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّعْمَ» قَالَ : «الْهِنَةُ بَعْدَ الْهِنَةِ أَيُّ الذَّنْبِ بَعْدَ الذَّنْبِ يُلِمُّ بِهِ الْعَبْدُ»

۲۔ محمد بن مسلم راوی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ گناہ ہے بعد گناہ۔ جس میں کوئی بندہ آلودہ ہوتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «مَنْ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّاوَلَهُ ذَنْبٌ يَهْجُرُهُ زَمَانًا ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِلَّا اللَّعْمَ» وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّعْمَ» قَالَ : «الْفَوَاحِشُ الرَّبِّيُّ وَالسَّرِقَةُ وَاللَّعْمُ : الرَّجُلُ يُلِمُّ بِالذَّنْبِ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ»

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر مومن کے لئے ایک گناہ ایسا ہوتا ہے جسے وہ ایک زمانہ تک چھوڑے رہتا ہے پھر اسے بجالاتا ہے یہی مراد ہے (اللعمہ) سے میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا وہ لوگ سوائے گناہانِ صغیرہ کے گناہانِ کبیرہ اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں فرمایا فواحش سے مراد ہے زنا و سرقت، اور لعمہ سے مراد ہے کہ انسان ایک گناہ میں آلودہ ہوتا ہے پھر خدا سے اس کے لئے استغفار کرتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «مَنْ جَاءَنَا يَلْتَمِسُ الْبَقْعَ وَالْقُرْآنَ وَ تَعْبِيرُهُ فَدَعَا وَهِيَ جَانَا يُبْدِي عَوْرَةَ قَدَسَتْهَا اللَّهُ فَتَحَوُّهُ» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللَّهِ إِنِّي لَمَقِيمٌ عَلَى ذَنْبٍ مُنْذُ هَبْرٍ أُرِيدُ أَنْ أَتَحَوَّلَ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : «إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّكَ وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَمْلَكَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ إِلَّا لَكَ تَخَافُهُ»

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو ہمارے پاس علم فقہ و شرع حاصل کرنے آئے تو اسے

آنے دو اور جو ایسا عیب کس کا ظاہر کرنے آئے جسے اللہ نے چھپا یا ہے تو اسے ددر رکھو ایک شخص نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں ایک عرصہ سے ایک گناہ کئے چلا جا رہا ہوں چاہتا ہوں کہ اسے چھوڑ کر اس کی ضد یعنی توبہ کی طرف رجوع کر دوں لیکن اس پر قابو نہیں پاتا۔ فرمایا اگر تو اپنے قول میں صادق ہے تو بے شک اللہ تجھے دوست رکھتا ہے اور اس نے اپنی مصلحت سے تجھے اس طرف نہیں آنے دیا ہو گا کہ مبادا تجھ میں خود پسندی آجائے جو بدترین گناہ ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى [عَنْ حَرْبِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ] قَالَ : مَا مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَقَدْ طُبِعَ عَلَيْهِ عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بِهِجْرُهُ الرَّحْمَانُ ثُمَّ يُلِمُّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : هَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ ، قَالَ : اللَّغَمُ الْعَبْدُ الَّذِي يُلِمُّ الذَّنْبَ بَعْدَ الذَّنْبِ لَيْسَ مِنْ سَلِيقَتِهِ ، أَيُّ مِنْ طَبِيعَتِهِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ موافق طبیعت مومن ہو ایک زمانہ تک اسے چھوڑ کر پھر اس سے آلودہ ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائی سے بچتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے لہٰذا وہ ہے جو گناہ کے بعد گناہ کرتا ہے لیکن وہ اس کی فطرت و طبیعت کے خلاف ہوتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَكُونُ سَجِيئَةَ الْكَذِبِ وَالْبُخْلِ وَالْفُجُورِ وَرُبَّمَا أَلَمَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يَدُومُ عَلَيْهِ ، قِيلَ : فَيَزْنِي ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَكِنْ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ مِنْ تِلْكَ النُّطْفَةِ .

۶۔ ابن رثابہ کہتے ہیں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مومن کی عادت نہ بھڑھوت ہوتی ہے نہ بخل نہ بدکاری اور اگر ایسا کر گزرے تو اس پر قائم نہیں رہتا پوچھا کیا مومن زنا کر لے فرمایا ہاں لیکن اس لطف سے اولاد نہیں ہوتی۔

تین سو تیسواں باب

گناہ تین ہیں

(ناٹ) ۳۲۳

۵ (فِي أَنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ :

صَدَّ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَالْكُوفَةَ الْمُنِيرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الذُّنُوبَ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ حَبِيبُ الْعَرَبِيِّ: يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتَ: الذُّنُوبُ ثَلَاثَةٌ ثُمَّ أَمْسَكَ؟ فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُمَا إِلَّا أَنَا رُبْدَانُ فُسِّرَ هَاؤُلَاكِنْ عَرَضَ لِي بِهِ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْكَلَامِ نَعَمْ **الْأُولَى** ذُنُوبُ ثَلَاثَةٌ: فَذَنْبٌ مَغْفُورٌ وَذَنْبٌ غَيْرُ مَغْفُورٍ وَذَنْبٌ نَرَجُو لِصَاحِبِهِ وَنَخَافُ عَلَيْهِ: قَالَ: يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَبِيَّتُهُ لَنَا.

قَالَ نَعَمْ أَمَّا الذَّنْبُ الْمَغْفُورُ فَعَبْدٌ عَاقَبَهُ اللَّهُ عَلَى ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَحْلَمُ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ عَبْدَهُ مَرَّتَيْنِ، وَأَمَّا الذَّنْبُ الَّذِي لَا يُغْفَرُ فَمَطْلَمُ الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا بَرَزَ لِخَلْقِهِ أَقْسَمَ قَسَمًا عَلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ: وَعِزِّي وَجَلَالِي لَا يَجُوزُ بِي ظَلَمٌ ظَالِمٌ وَلَوْ كُنْتُ بِكَتَبٍ وَلَوْ مَسْحَةٌ بِكَتَبٍ وَلَوْ نَظْحَةٌ مَا بَيْنَ الْقُرْبَانِ إِلَى الْجَمَاءِ وَفَقَنَسُ الْعِبَادِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَتَّى لَا تَبْقَى لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ مَظْلَمَةٌ ثُمَّ يَبْعَثُهُمُ لِلْحِسَابِ، وَأَمَّا الذَّنْبُ الثَّلَاثُ فَذَنْبٌ سَرَّهُ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ وَرَزَقَهُ الثَّرْبَةَ مِنْهُ، فَاصْبَحَ خَائِفًا مِنْ ذَنْبِهِ رَاجِيًا إِلَى رَبِّهِ، فَتَحَنَّنَ لَهُ كَمَا هُوَ لِتَفْسِيهِ: نَرَجُو لَهُ الرَّحْمَةَ وَنَخَافُ عَلَيْهِ الْعَذَابَ.

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کے بعض اہل عار نے بیان کیا کہ ایک روز امیر المؤمنین نے بعد محمد وراثت فرمایا۔ لوگوں نے اسے تین قسم کے ہیں یہ کہہ کر آپ خاموش ہو گئے۔ جب عمر نے کہا۔ اے امیر المؤمنین آپ یہ نہ کہ فراموش ہو گئے کہ گناہ تین قسم کے ہیں فرمایا ہاں میں ان کو بیان کرنا چاہتا تھا کہ سانس کا انقطاع میرے اور کلام کے درمیان حائل ہو گیا۔ ہاں گناہ تین قسم کے ہیں ایک وہ گناہ ہے جو بخشا جائے گا اور دوسرا وہ ہے جو بخشا نہ جائے گا اور تیسرا وہ ہے جس کے بخشنے کی اس کے صاحب کے لئے امید ہے اور اس کے نہ بخشنے جانے کا خون رہتا ہے اس نے کہا اے امیر المؤمنین اس کو بیان فرمائیے ارشاد فرمایا جو گناہ بخشا جائے گا وہ ہے جس کی سزا دنیا میں لگنا ہوگا کہ وہ دے دی گئی۔ خدائے عظیم و کبیر کے لئے زیبا نہیں کہ وہ ایک گناہ کی سزا دو بار دے اور جو گناہ بخشا نہ جائے گا وہ بندوں کا ظلم بندوں پر ہے جب روز قیامت ظاہر ہوگا مخلوق پر اس نے قسم کھائی ہے اپنے عورت و جلال کی کہ کسی ظالم کے ظلم سے درگزر نہ کرے گا اگر ساتھ مار کر کسی کو گرایا ہو یا ساتھ سے کسی کو از سبب دی ہو یا۔ سینگ والے جانور نے بے سینگ والے جانور کو مارا ہو۔ پس وہ ایک کا بدلہ دوسرے سے لے گا یہاں کہ کسی کا منظر کسی پر باقی نہ رہے گا۔ پھر لوگوں کو حساب کے لئے بھیجے گا تیسرا وہ گناہ ہے جس کو اللہ نے اپنی مخلوق سے چھپایا ہے اور گناہگار کو تو فتن تو بہ دی ہے وہ اپنے گناہ سے خائف اور رحمت رب کا امیدوار ہے پس ہم بھی اس کی طرح خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم اس کی رحمت کے اس کے لئے امید دار ہیں اس پر نزل عذاب سے ڈرتے ہیں

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ أَقْبَمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الرَّجْمِ أَيْعَاقُ [عَلَيْهِ] فِي الْآخِرَةِ؟

قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَكْرَمَ مِنْ ذَلِكَ

۲۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا جس پر سنگساری کی حد قائم کی جائے کیا آخرت میں بھی اس پر مذاب ہوگا۔ فرمایا بے شک خدا کریم ہے اس سے بچنے وہ پھر مذاب نہ کرے گا

تین سو چوبیسواں باب گناہ کی سزا میں تعجیل

(باب) ۳۲۴

(تعجیل عقوبۃ الذنب)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن عبد الله بن سنان، عن حمزة بن حمران، عن أبيه، عن أبي جعفر علیہ السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ أَنْ يَكْرِمَ عَبْدًا وَلَهُ ذَنْبٌ ابْتَلَاهُ بِالسَّعْيِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ لَهُ ابْتَلَاهُ بِالْحَاجَةِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ شَدَّدَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيَكْفِيَهُ بِذَلِكَ الذَّنْبِ قَالَ: وَإِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ أَنْ يَهَيِّئَ عَبْدًا وَلَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ مَحْجُودَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ بِهِ ذَلِكَ وَشَغَّ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ، فَإِنْ هُوَ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ بِهِ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْمَوْتَ لِيَكْفِيَهُ بِنِكَ الْحَسَنَةِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کہ روز قیامت کسی ایسے بندہ کو جس پر کسی گناہ کا بار ہو صاحب عزت بنائے تو وہ دنیا میں اس کو بیمار کرتا ہے اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کو کسی حاجت میں مبتلا کرتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس پر موت کو سخت کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ کی تلافی ہو جائے اور جب وہ آخرت میں کسی ایسے بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جس نے کوئی نیکی کی ہو تو اس کے بدن کو صحت عطا کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو اس کے رزق میں توسیع کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو موت کی سختی اس پر آسان کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَمْ يَتَّكِنْ عِنْدَهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَكْفِرُهَا ابْتَلَاهُ بِالْحَزَنِ لِيَكْفِرُهَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور کوئی عمل خیر اس کی تلافی نہیں کرتا تو خدا اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَرْحَمَهُ حَتَّى أَسْتَوْفِيَ مِنْهُ كُلَّ حَقِّيَّةٍ عَمِلَهَا ، إِمَّا يَسْتَقِمُ فِي جَسَدِهِ وَإِمَّا يَضَيِّقُ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا يَخُوفُ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ شَدَدَتْ عَلَيْهِ عَذَابُ الْمَوْتِ ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَعَذِّبَهُ حَتَّى أَوْفِيَهِ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا إِمَّا بِسَمَةِ فِي رِزْقِهِ وَإِمَّا بِصَحْبَةٍ فِي جَسَدِهِ وَإِمَّا بِأَمْنٍ فِي دُنْيَاهُ فَإِنْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ بَقِيَّةٌ هَوَّنَتْ عَلَيْهِ بِهَا الْمَوْتَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قسم ہے اپنے عورت و جلال کی میں اپنے بندے کو دنیا سے جلنے نہ دوں گا درحالیکہ میں اس پر رحم کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک اس کے گناہ کی تلافی نہ کر لیں گا خواہ اس کے جسم کو سیریا کر کے ، خواہ لذت کی تسکین سے ، خواہ دینی خوف سے ، اگر پھر بھی باقی رہے تو موت اس پر سخت کر دیتا ہوں قسم ہے اپنے عورت و جلال کی جب میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی بندہ کو عذاب دوں تو اس کے دنیا سے جانے سے پہلے جو نیکی اس نے کی ہے اس کا بدلہ کر دیتا ہوں یا تو وسعتِ رزق سے یا صحتِ بدن سے یا امنِ دنیا سے ، اگر اس سے پورا نہ ہو تو موت کی سختی اس پر آسان کرتا ہوں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَانٍ تَعْلَبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَهْوُلُ عَلَيْهِ فِي نَوْمِهِ فَيَقْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنَّهُ لَيَنْتَهِنُ فِي بَدَنِهِ فَيَقْفَرُ لَهُ ذُنُوبُهُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن پر خوف طاری ہوتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اور جب وہ اپنے بدن کو تعب میں ڈالتا ہے تو اللہ اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا أَمَسَكَ عَلَيْهِ ذُنُوبَهُ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ آخرت میں کسی کے لئے بہتری چاہتا ہے تو دنیا میں اس کو سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب اس کی سزا کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کو اس پر باقی رکھتا ہے یعنی دنیا میں اس کو کوئی سزا نہیں دیتا مگر روز قیامت وہ گناہ سے بھر پور ہو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمْتُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ» : لَيْسَ مِنَ الْتَوَادِّ عِرْقٍ ، وَلَا نَكْبَةِ حَجَرٍ ، وَلَا عَرَّةٍ قَدَمٍ ، وَلَا خَدِشٍ عُوْدٍ إِلَّا يَذْنِبُ وَلَمَّا يَعْفُو اللَّهُ أَكْثَرُ ، فَمَنْ عَجَّلَ اللَّهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَلٌ وَأَكْرَمُ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي عُقُوبَتِهِ فِي الْآخِرَةِ .

۶۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے اور خدا بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے کہ کسی رنگ کا پتھر کتنا کسی پتھر سے چوٹ یا کسی لکڑی سے خراش نہیں ہوتا مگر کسی گناہ کے سبب، اور خدا اکثر گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور جس کے گناہ کی سزا دنیا میں دے دیتا ہے تو اس کی ذات اس سے اہل و اکرم کہ پھر اس کو اس کے گناہ کی سزا آخرت میں بھی دے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ النَّبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْوُزَّاقِ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا يَزَالُ اللَّهُمَّ وَاللَّهُمَّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدْعُ لَهُ ذَنْبًا .

۷۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جب تک گناہ پیچھا نہیں چھوڑتا مومن رنج و غم سے آزاد نہیں ہوتا۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَرَامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَيَهْتَمُ فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا وَلَا ذَنْبَ عَلَيْهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تک مومن گناہ سے باہر نہیں ہوتا وہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ اللَّهُمَّ وَاللَّهُمَّ بِالْمُؤْمِنِ حَتَّى مَا يَدْعُ لَهُ مِنْ ذَنْبٍ .

۹۔ ترجمہ ادب پر گزر چکا۔

۱۰۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ إِلَّا ابْتَلَيْتُهُ فِي حَسَبِهِ ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَفَّارَةً لِدُنُوبِهِ وَإِلْإِشْدَادُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا ذَنْبَ لَهُ ، ثُمَّ أُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ . وَمَا مِنْ عَبْدٍ أُرِيدُ أَنْ أُدْخِلَهُ النَّارَ إِلَّا صَحَّحْتُ لَهُ جِسْمَهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لِطَلَبَتِي وَعِنْدِي إِلَّا آمَنْتُ خَوْفَهُ مِنْ سُلْطَانِي فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لِطَلَبَتِي وَعِنْدِي وَالْإِدْسَةُ عَلَيْهِ فِي رِقْدِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ تَمَامًا لِطَلَبَتِي وَعِنْدِي وَالْإِهْوَاءُ نَتُ عَلَيْهِ مَوْتَهُ حَتَّى يَأْتِيَنِي وَلَا حَسَنَةَ لَهُ عِنْدِي ثُمَّ أُدْخِلُهُ النَّارَ .

۱۱۔ فرمایا صادق آل محمدؑ نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے جب میرا ارادہ کسی بندہ کو جنت میں داخل کرنے کا ہوتا ہے تو میں اسے کسی جسمانی بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اگر یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ورنہ وقت مرگ اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔ پھر میں اسے داخل جنت کر دوں گا اور جس کو دوزخ میں ڈالتا چاہتا ہوں تو اس کو تندرستی عطا کرتا ہوں اگر میرے نزدیک اس کا حق پورا ہوا جاتا ہے تو فیروزہ اس کو اس کے حاکم کے خوف سے بے پردہ کر دیتا ہوں اگر میرے نزدیک حق پورا ہو گیا تو فیروزہ موت کی سختی آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ میرے پاس اس حال میں آتا ہے کہ کوئی نیکی نہیں ہوتی پس میں اسے داخل دوزخ کر دیتا ہوں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُورَمَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ دُرِّسْتِ بْنِ أَبِي مَنصُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُسْكَانٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَرَّ نَبِيُّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِرَجُلٍ بَعْضُهُ تَحْتَ خَائِطٍ وَبَعْضُهُ خَارِجٌ مِنْهُ قَدْ شَعْنَتْهُ الطَّيْرُ وَمَرَّ قَتْلُ الْكِلَابِ ثُمَّ مَضَى فَرَفَعَتْ لَهُ مَدِينَةٌ قَدْ دَخَلَهَا إِذَا هُوَ بِمَنْطَلِيمٍ مِنْ عِظَمِهَا مَيِّبٌ عَلَى سَرِيرٍ مُسَجًّا بِالذَّبَابِ حَوْلَهُ الْمَجْمَرُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَشْهَدُ أَنَّكَ حَكَمٌ ، عَدْلٌ ، لَا تَجُورُ ، هَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُشْرَكَ بِكَ طَرَفَةٌ عَنِ أَمْنِهِ بِئِكَ الْوَيْتَةُ وَهَذَا عَبْدُكَ لَمْ يُؤْمَرْ بِكَ طَرَفَةٌ عَنِ أَمْنِهِ بِهِذِهِ الْوَيْتَةُ ؟ فَقَالَ : عَبْدِي أَنَا كَمَا قُلْتَ حَكَمٌ عَدْلٌ لَا أَجُورُ ، ذَلِكَ عَبْدِي كَانَتْ لَهُ عِنْدِي سَيِّئَةٌ أَوْ ذَنْبٌ أَمْنُهُ بِئِكَ الْوَيْتَةُ لِكَيْ يُلْقَانِي وَلَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَهَذَا عَبْدِي كَانَتْ لَهُ [عِنْدِي] حَسَنَةٌ فَأَمْنُهُ بِهِذِهِ الْوَيْتَةُ لِكَيْ يُلْقَانِي وَلَيْسَ لَهُ عِنْدِي حَسَنَةٌ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بنی اسرائیل کا ایک نبی ایک ایسی میت کی طرے سے گزرا جس کا آدھا دھڑ لوٹا کے نیچے تھا اور آدھا باہر جسے پزندے اور کتے لُوح رہے تھے پھر وہ ایک شہر میں داخل ہوئے وہاں ایک رئیس کی لاش ایک تخت

پر تھی جو ریشمی کپڑوں سے آراستہ تھا اور اس پاس بہت سے لوگ جمع تھے۔ نبی نے کہا اے میرے رب میں گواہی دیتا ہوں کہ تو حاکم و عادل ہے ظلم نہیں کرتا۔ یہ تیرا بعد ایسا تھا جس نے طرفۃ العین کے لئے شرک نہیں کیا تو نے اسے بری طرح مارا اور یہ امیر آن و احد کے لئے بھی تجھ پر ایمان نہیں لایا تو نے اسے ایسی اچھی موت دی۔ خدا نے کہا میرے بندے جیسا تو نے کہا میں ضرور حاکم عادل ہوں میں کسی بندہ پر ظلم نہیں کرتا پہلے بندہ کا ایک گناہ تھا اس کے کفارہ کے لئے میں نے ایسی موت دی تاکہ وہ اس طرح مجھے ملے کہ کوئی گناہ اس کے ذمہ نہ ہو اور دوسرے کی ایک نیکی تھی میں نے اس کا بدلہ دینے کے لئے ایسی موت دی تاکہ اس کی نیکی باقی نہ رہے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي الصَّخَّاجِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ شَيْخٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْكُو إِلَيْكَ وَأَدْبِي وَعُقُوبَتِهِمْ وَ إِخْوَانِي وَجَفَاهُمْ عِنْدَ كِبَرِ سِنِي، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا هَذَا إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً وَلِلْبَاطِلِ دَوْلَةً وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي دَوْلَةٍ صَاحِبِهِ ذَلِيلٌ وَإِنَّ أَدْنَى مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ الْعُقُوبَةُ مِنْ وَلَدِهِ وَ الْجَفَاءُ مِنْ إِخْوَانِهِ وَ عَمَلٌ مِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ شَيْءٌ مِنَ الزَّهْمَةِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا أَتَانِي قَبْلَ مَوْتِهِ إِمَامٌ فِي وَلَدِهِ وَ إِمَامٌ فِي مَالِهِ حَتَّى يَخْلَصَهُ اللَّهُ مِمَّا اكْتَسَبَ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَيُوقِرَ لَهُ حَظَّهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ فَاصْبِرْ وَابْتَئِرْ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک بوڑھا حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ میں اپنی اولاد کی نافرمانی کی اور اپنے بھائیوں کی اس بڑھاپے میں ایذا رسانی کی شکایت کرنے آیا ہوں فرمایا۔ اے شخص ایک حکومت حق کی ہے ایک باطل کی۔ اور ہر ایک حکومت والے دوسرے گروہ کی حکومت میں ذلیل ہوتے ہیں مومن کی حکومت باطل کے دور میں کم ہے کہ جو مصیبت پیش آتی ہے وہ اولاد کی نافرمانی اور بھائیوں کا ظلم ہے اور دولت باطل میں کوئی فائدہ اس سے زیادہ پہنچتا کہ وہ موت سے پہلے مبتلا ہو جائے یا تو اولاد کے معاملہ میں یا مال میں یہاں تک کہ دولت باطل میں جو حکما یا ہو جائے اس سے غلامی مل جاتی ہے اور دولت حق میں اس کا حصہ قائم ہو جاتا ہے پس صبر کرو اور خوش رہو۔

تین سو پچیسواں باب

گناہوں کی توضیح

۱۳۲۵ (باب)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نَجَّيْ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نَجَّيْ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيْ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ جَاهِدٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الدُّنُوتُ الَّذِي تَعْبُدُ بِهِمُ النَّفْسُ وَالْذُّنُوتُ الَّتِي تُوِيْتُ السَّدَمَ
الْفَنَلُ وَالَّذِي تَسْتَلِيقُ الظُّلْمَ وَالَّذِي تَسْتَرْشِدُ فِيهِ الْحُمُورُ وَالَّتِي تَحْبَسُ فِي رِقِّ الرِّجْلِ
وَالَّتِي تَجْعَلُ الْفَنَاءَ قَطِيعَةً لِلرَّحِمِ وَالَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ وَتُظْلِمُ الْبُيُوتَ عَنُوقُ الْوَالِدَيْنِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگوں پر زیادتی کرنا نعمتوں میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اور قتل باعثِ ندامت ہوتا ہے اور ظلم بلاؤں کو نازل کرتا ہے اور شراب پینا عیبوں کی پردہ دری کرتا ہے اور زنا رزق کو دور کرتا ہے اور قطع رحم موت کو جلد بلاتا ہے اور والدین کی نافرمانی دعا کو لوٹا دیتی ہے اور برکت کو اٹھا دیتی ہے۔

٢- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ أَبِي عليه السلام يَقُولُ : نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الدُّنُوبِ الَّتِي تَنْجِلُ الْقُلُوبَ مِنَ الْآجَالِ وَتُجْلِي الدِّيَارَ وَهِيَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ وَالْعُقُوقُ وَتَرْدُ الْمِرَّةِ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کریمؐ کے والد نے فرمایا میں پناہ مانگتا ہوں ایسے گناہوں سے جو موت کو جلد بلانے والے اور گھروں کو پر باد کرنے والے ہوں اور وہ قطع رحم اور حقوق والدین اور احسان کا ترک کرنا ہے۔

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ - أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَيُّوبَ - عَنْ سَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا فُشَا أَرْبَعَةٌ ظَهَرَتْ أَرْبَعَةٌ : إِذَا فُشَا الرَّئِىُّ ظَهَرَتِ الرَّئِىَّةُ وَإِذَا فُشَا الْجَوْرُ فِي الْحُكْمِ أَظْهَرَ الْفُطْرَ وَإِذَا خَفِرَتِ الذِّمَّةُ أَدْبَلَ لِأَهْلِ الشَّرِكِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِذَا مُنِعَتِ الرَّكَاةُ ظَهَرَتِ الْحَاجَةُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب چاچیزیں ظاہر ہوں گی تو چار ان کے ساتھ اور ہوں گی زنا کاری ہوں گی تو زنازلہ
 آئے گا ظلم ہوگا تو بارش رکے گی جب مشرکوں سے مسلمان عہد شکنی کریں گے تو ان پر اہل مشرک کا غدیر ہوگا اور جب زکوٰۃ رکھے گی تو برکت اٹھ جائیگی

تین سو چھ سو ال باب

فادر

(بَابُ نَادِيٍّ) ۳۲۶

١ - تَحَدَّثَ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
الْعَبْدِيِّ ؛ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّ الْعَبْدَ مِنْ

عَبْدِي الْمُؤْمِنِينَ لِيَذْنِبَ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ مِمَّا يَسْتَوْجِبُ بِهِ عُقُوبَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَنْظَرُ لَهُ فِيهِ صَلَاحَهُ فِي آخِرَتِهِ فَأَعْجَلُ لَهُ الْعُقُوبَةَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا لِأَخَارَتِهِ بِذَلِكَ الذَّنْبِ وَأَقْدَرُ عُقُوبَةَ ذَلِكَ الذَّنْبِ وَأَقْصِيهِ وَأَثَرُكُمْ عَلَيْهِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مُمْسِي وَلِي فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةِ وَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي بِهِ فَأَتَرَدَّدُ فِي ذَلِكَ مِرَارًا عَلَى إِمْضَائِهِ ثُمَّ أُمْسِكُ عَنْهُ فَلَا أُمْضِيهِ كَرَاهَةً لِمَسَاءَتِهِ وَجِدَادًا عَنْ إِدْخَالِ الْمَكْرُوهِ عَلَيْهِ فَأَتَطَوَّلُ عَلَيْهِ بِالْعُقُوبَةِ وَالصَّفْحِ ، مَحَبَّةً لِمُكَافَاتِهِ لِكَثِيرِ نَوَافِلِهِ الَّتِي يَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَيَّ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ فَأَصْرِفُ ذَلِكَ الْبَلَاءَ عَنْهُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ وَقَضَيْتُهُ وَتَرَكْتُهُ مَوْقُوفًا وَلِي فِي إِمْضَائِهِ الْمَشِيئَةِ ، ثُمَّ أَكْتُبُ لَهُ عَظِيمَ أَجْرِ نَزْوِلِ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَأَذْخِرُهُ وَأَوْفِرُ لَهُ أَجْرَهُ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ أَذَاهُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ .

اور فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے خدا نے کہا ہے کہ میرا مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے جو میرے عذاب دینے کا سبب ہو دنیا و آخرت میں ، تو میں اس بارہ میں نرمی کرتا ہوں کہ آخرت کی بہتری کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے لہذا میں دنیا میں اس کے سزا دینے میں جلدی کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے ۔ میں اس سزا کو بخین کرتا ہوں اور اس کو جاری کرتا ہوں اور بخیر جاری کئے روکے رہتا ہوں اور اس کے جاری کرنے میں میری مشیت ہوتی ہے جس کو میرا بندہ نہیں جانتا میں اس کو جاری کرنے میں کئی بار تامل کرتا ہوں پھر اس کو روک لیتا ہوں تاکہ اسے آذر دگی نہ ہو اس تکلیف کے داخل ہونے سے میں اس سے درگزر کرتا ہوں اور اس کا گناہ معاف کر دیتا ہوں یہ سب اس کے نوافل کے بجالانے کے جو رات اور دن میں وہ بجالایا ہے میرا اقرب حاصل کرنے کے لئے لہذا میں اس مشیت کو اس سے ہٹا دیتا ہوں ، میں نے ہی اس کو مقدم کیا ۔ میں نے ہی اس کو جاری کیا ۔ میں نے ہی اپنی مشیت سے اس کا اجر روک دیا اور اس مصیبت کے نزول میں اس کے لئے اجر عظیم لکھتا ہوں حالانکہ اسے نہ اس کی خبر ہوتی ہے نہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے میں خدا نے کریم و مہربان و رحیم ہوں ۔

تین سو ستائیسواں باب

نادر

(باب نادر ایضاً) ۳۲۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ قَضَائِلَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ» فَقَالَ هُوَ : «وَيَعْقُوبُ عَنْ كَثِيرٍ» قَالَ : قُلْتُ : لَيْسَ هَذَا أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيًّا وَأَشْبَاهَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْوِي إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ .

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق جو مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آتی ہے حضرت نے فرمایا یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ بہت سے گناہ بخش دیتا ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہلبیت پر جو مصلب نازل ہوئے ہیں کیا وہ ان کے لئے ہوئے تھے فرمایا رسول اللہؐ بغیر کوئی گناہ کئے ہر روز ستر بار توبہ کرتے تھے۔

توضیح چونکہ سائل نے آیت کا جزو آخر چھوڑ دیا تھا لہذا حضرت نے اسے پورا کر دیا نیز یہ کہ سائل کا خیال یہ تھا کہ ہر گناہ کے لئے کسی بلا کا آنا ضروری ہے لہذا حضرت نے اس آیت کا آخر کا حصہ پڑھ کر بتایا کہ خدا بہت سے گناہ معاف بھی کر دیتا ہے رہا دوسرا اثر تو اس کا جواب حضرت نے یوں دیا کہ ۱۔ تنغافری صلعم صد در گناہ کی وجہ سے نہ تھا بلکہ بلند درجہ کی وجہ سے تھا اسی طرح اہل بیت علیہم السلام کی ابتلا کفارہ ذنوب نہیں ہے بلکہ کثرت ثواب اور بلند درجہ کی وجہ سے ہے پس اس بہت میں جو خطاب ہے وہ غیر معصومین سے ہے جن سے صد در گناہ ہوتا ہے۔

۲۔ حَقَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ » أَرَأَيْتَ مَا أَصَابَ عَلِيًّا وَ أَهْلَ بَيْتِهِ عليہم السلام مِنْ بَعْدِهِمْ مَوْ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَ هُمْ أَهْلُ بَيْتِ طَهَارَةٍ مَعْصُومُونَ ؟ فَقَالَ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ مِائَةً مَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ ، إِنْ اللَّهُ يَخْصُ أَوْلِيَائَهُ بِالْمَصَائِبِ لِيَأْ جُرْهُمْ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ .

۲۔ علی بن رثاب کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ جو مصیبت تم پر آتی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں سے ہے اور کہا کہ آپ نے اس پر بھی غور کیا کہ حضرت علیؑ اور ان کے اہل بیت پر ان کے بعد جو مصیبت آئی کیا یہ ان کے ہاتھوں سے آئی۔ در آنحالیکہ وہ اہلبیت طہارت اور معصوم ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ہر دن اور رات میں سو بار بغیر گناہ استغفار کرتے تھے اللہ نے اپنے اولیاء کو مصائب سے مخصوص کیا ہے تاکہ ان کے اجر کو زیادہ کرے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا حَمَلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا إِلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَأَوْقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللَّهُ : « وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ » فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليہم السلام : لَيْسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَبِنَا إِنَّ فَبِنَا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ »

۳۔ راوی نے برستہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام بیان کیا کہ جب امام زین العابدین علیہ السلام کو یزید کے سامنے لا کھڑا کیا تو اس نے یہ آیت پڑھی کہ تم پر جو مصیبت آئی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں سے آئی ہے فرمایا یہ آیت ہم سے متعلق نہیں ہمارے بارے میں سورہ حدید کی یہ آیت ہے جو مصیبت زمین پر آیا تمہارے نفسوں پر آئی ہے ہم نے اس کو خلق سے پہلے اپنی کتاب میں (لوح محفوظ) میں لکھ دیا ہے اور یہ اللہ پر آسان ہے یعنی یہ مصیبت ہمارے ازاد و مراتب کے لئے پہلے سے لکھی ہوئی ہے نہ کہ کسی گنہ کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

تین سواٹھائیسواں باب

خدا عمل کرنے والوں کے قصہ میں عمل کرنے والوں کی بلار کرتا ہے

(باب ۳۲۸)

«إِنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ بِالْعَامِلِ عَنْ عَمْرِ الْعَامِلِ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهَ [لَا] يَدْفَعُ بِمَنْ يَصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يَصَلِّي مِنْ شِيعَتِنَا وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يُزَكِّي مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُزَكِّي وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الزَّكَاةِ لَهَلَكُوا ؛ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَدْفَعُ بِمَنْ يَحُجُّ مِنْ شِيعَتِنَا عَمَّنْ لَا يَحُجُّ وَلَوْ أَجْمَعُوا عَلَى تَرْكِ الْحَجِّ لَهَلَكُوا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ» فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَتْ إِلَّا فَيْكُكُمْ وَلَا عَنَى بِهَا غَيْرُكُمْ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے شیعوں میں جو نماز پڑھتے ہیں اللہ ان کے قصہ میں جو نماز نہیں پڑھتے ان کی بلار کر رہا ہے اور جو زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی وجہ سے نہ دینے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے اور جو حج کرتے ہیں ان کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں سے آفت کو دفع کرتا ہے اور اگر سب ہی نماز نہ پڑھیں اور زکوٰۃ نہ دیں اور حج نہ کریں تو سب ہلاک ہو جائیں جیسا کہ خدا فرماتا کہ بعض کی وجہ سے بعض کی مصیبت دور نہ کرنا تو زمین کے معاملات بگڑ جاتے مگر اللہ تمام عالموں پر فضل کرنے والا ہے واللہ یہ آیت تم ہی لوگوں کے بارے میں ہے تمہارے غیر کے لئے نہیں۔

تین سو اُتیسواں باب گناہ کا ترک طلب توبہ سے آسان ہے

(باب) ۳۲۹

«(أَنْ تَرَكَ الْخَطِيئَةَ أَيْسَرُ مِنْ [طَلَبِ] التَّوْبَةِ)»

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْبَقْبَاقِيِّ [قَالَ:] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام : تَرَكَ الْخَطِيئَةَ أَيْسَرُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ وَكَمْ مِنْ شَهْوَةٍ سَاعَةً أَوْرَثَتْ حَزْناً طَوِيلاً وَالْمَوْتُ فَضَحَ الدُّنْيَا، فَلَمْ يَنْسُرْكَ لِذِي لَبٍّ قَرَحاً.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خطا توبہ کرنے سے آسان ہے اگر گھڑی بھر کی خواہش طولانی حزن کا باعث بن جاتی ہے اور موت باعث رسوائی ہوتی ہے عقلمند ایسی لذت سے خوش نہیں ہوتا۔

تین سو تیسواں باب استدراج (یعنی رفتہ رفتہ عذاب) (باب الاستِدْرَاج) ۳۳۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ سَفْيَانَ بْنِ السَّمُطِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : إِنْ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْراً فَأَذَنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ وَيَذْكُرُ الْإِسْتِغْفَارَ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرّاً فَأَذَنَبَ ذَنْباً أَتْبَعَهُ بِنِعْمَةٍ لِيَنْسِيَهُ الْإِسْتِغْفَارَ، وَتَضَادَى بِهَا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «نَسْنَدُ رُجُومَهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ»، بِالْغَمِّ عِنْدَ الْمَعَاصِي.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا کسی بندہ سے نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ بندہ نیکی کوئی گناہ کرتا

ہے تو اس کے پیچھے ہی کوئی مصیبت اس پر آتی ہے خدا اس کو استغفار یاد دلاتا ہے اور جب خدا کی بندہ پر عذاب ڈالنا چاہتا ہے تو جب وہ گناہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی خدا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے جس سے وہ استغفار بھول جاتا ہے اور اسی گناہ پر باقی رہتا ہے خدا فرماتا ہے ہم عنقریب ان کو رفتہ رفتہ جہنم میں پھانسی لیں گے اور انھیں پتہ بھی نہ چلے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ گناہوں کے ساتھ ہم اس کو نعمتیں دیں گے۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَجْهَبٍ ، عَنْ ابْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْإِسْتِغْفَارِ ، فَقَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَمْلِكُ لَهُ وَيَجِدُ لَهُ عِنْدَهَا التَّعْمَةَ فَلَمْ يَمْضِ عَنِ الْإِسْتِغْفَارِ مِنَ الذَّنْبِ فَهُوَ مُسْتَدْرَجٌ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے استدرج کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ لکھ لیا جاتا ہے پھر اس پر نعمتوں کی بھرا کر باقی ہے جس سے وہ استغفار کو بھول جاتا ہے پس وہ لاعلم رہ کر گناہوں میں پھنس جاتا ہے۔

۳۔ تَحْمِيذُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ يَمَانَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « سَتَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ » قَالَ : هُوَ الْعَبْدُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتَجِدُ لَهُ التَّعْمَةَ مَعَهُ فَلَمْ يَمْضِ تِلْكَ التَّعْمَةَ عَنِ الْإِسْتِغْفَارِ مِنْ ذَلِكَ الذَّنْبِ .

۳۔ ترجمہ ادھر گزرا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ [الْمُتَقَرِّي] ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَمْ مِنْ مَغْرُورٍ بِمَا قَدَّاهُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ ، وَ كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ بِسَيِّئِ الرَّعْلِيِّ ، وَ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ بِنَآءِ النَّاسِ عَلَيْهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابوبکر اللہ علیہ السلام نے بہت سے لوگ خدا کی نعمتوں پر مغرور رہیں اور بہت سے اپنے گناہوں سے بے خبر ہیں جو زینہ بہرہ بخور رہیں اور اللہ ان کو چھپا رہا ہے اور بہت سے ان تعریفوں پر جو لوگ کر رہے ہیں مفتون ہیں۔

تین سو اکتیسواں باب

محاسبۃ العمل

((باب)) ۳۳

(مُحَاسَبَةُ الْعَمَلِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا الدَّهْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ أَنْتَ فِيمَا بَيْنَهُمَا : مَضَى أَمْسٌ بِمَا فِيهِ فَلَا يَرْجِعُ أَبَدًا فَإِنْ كُنْتَ عَمِلْتَ فِيهِ خَيْرًا لَمْ تَحْزَنْ لِدَهَائِهِ وَفَرِحْتَ بِمَا اسْتَقْبَلَتْهُ مِنْهُ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ فَوَّطْتَ فِيهِ فَحَسْرَتُكَ شَدِيدَةٌ لِدَهَائِهِ وَتَقْرِيضُكَ فِيهِ وَأَنْتَ فِي يَوْمِكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ مِنْ غَدٍ فِي غَزْوَةٍ وَلَا تَنْدَرِي لَعَلَّكَ لَا تَبْلُغَهُ وَإِنْ بَلَغَتْهُ لَعَلَّ حَظَّكَ فِيهِ فِي التَّقْرِيطِ مِثْلُ حَظِّكَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي عَنْكَ .

فِيَوْمٍ مِنَ الثَّلَاثَةِ قَدْ مَضَى أَنْتَ فِيهِ مَعَرَّةٌ طُ ، وَيَوْمٌ تَنْظُرُهُ لَسْتَ أَنْتَ مِنْهُ عَلَى يَقِينٍ مِنْ تَرِكَ التَّقْرِيطِ وَإِنَّمَا هُوَ يَوْمُكَ الَّذِي أَصْبَحْتَ فِيهِ وَقَدْ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ عَقَلْتَ وَفَكَّرْتَ فِيمَا فَوَّطْتَ فِي الْأَمْسِ الْمَاضِي وَمِمَّا فَاتَكَ فِيهِ مِنْ حَسَنَاتِ الْأَنْكُورِ اكْتَسَبَتْهَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ الْأَنْكُورِ أَوْصَرَتْ عَنْهَا وَأَنْتَ مَعَ هَذَا مَعَ اسْتِقْبَالِ غَدٍ عَلَى غَيْرِ يَقِينَةٍ مِنْ أَنْ تَبْلُغَهُ وَعَلَى غَيْرِ يَقِينٍ عَنِ اكْتِسَابِ حَسَنَةٍ أَوْ مَرَدِّعٍ عَنْ سَيِّئَةٍ مُحِيطَةٍ ، فَأَنْتَ مِنْ يَوْمِكَ الَّذِي تَسْتَقْبِلُ عَلَى مِثْلِ يَوْمِكَ الَّذِي اسْتَدْبَرْتَ ، فَأَعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ لَيْسَ بِأَعْمَلٍ مِنَ الْأَيَّامِ الْيَوْمَهُ الَّذِي أَصْبَحَ فِيهِ وَلَيْلَتُهُ ، فَأَعْمَلْ أَوْدَعِ وَاللَّهُ الْمُعِينُ عَلَى ذَلِكَ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا تیسری زندگی کے تین دن ہیں ایک وہ دن جو گزر گیا اور وہ لوٹ کر نہ آئے گا اگر تو نے اس میں عمل خیر کیا تو اس کے جانے پر رنج نہ کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے کہ جو آگے اس کا صلہ ملنے والا ہے اور اگر تو نے اس میں کوتاہی کی تو اس دن کے گزرنے پر تیسری حسرت بہت زیادہ ہونی چاہیے اس کوتاہی پر جو اس میں واقع ہوئی اور تو جس کا انتظار کر رہا ہے تو کیا جلنے کے تو اس تک پہنچے گا یا نہیں اور اگر پہنچ بھی گیا تو ممکن ہے اس میں بھی تجھ سے ایسی ہی کوتاہی ہو جیسی گزشتہ میں کی ہوئی۔ پس تین دن میں سے ایک دن تو کوتاہی میں ختم ہوا رہا وہ دن جس کا تو انتظار کر رہا ہے تو اس کے متعلق تجھے کیسے یقین ہوا کہ کوتاہی نہ کرے گا اب وہ دن رہا جس میں تو نے صبح کی توبہ

تجھے غور و فکر کرنا چاہیے کہ تو نے روزِ گزشتہ حسنة سے کیا کھویا۔ کیا تجھے حاصل کرنا نہیں تھا اور گناہوں سے بچنا نہیں تھا۔ اب تو آنے والی کل کا منتظر ہے حالانکہ اس پر وثوق نہیں کہ تو اس تک پہنچے گا اور نہ اس پر یقین ہے کہ نیکِ مایل ہر ہی جملے کی یا اس کا باطل کرنے والا ہوگا اس گناہ سے جو تجھے گھیرے ہوئے ہے پس آنے والا دن بھی گزرنے والے دن کی طرح بن جائے گا پس اس شخص کا سا عمل کرو جو ایام میں ہر دن اسی دن سے لو لگاتا ہے جس میں اس نے دن اور رات کو بسر کیا۔ پس عمل کرو یا جھوڑو اللہ اس میں مددگار ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْبَلَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاجِہِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَبَسَ مِثْلًا مِّنْ لِّمَ يَحَابِبُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ عَمِلَ حَسَنًا اسْتَرَادَّ اللَّهَ وَإِنْ عَمِلَ سَيِّئًا اسْتَقْفَرَ اللَّهَ مِنْهُ وَتَابَ إِلَيْهِ .

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہر روز اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اگر نیک عمل کیا ہے تو اللہ سے زیادتی چاہے اور اگر گناہ کیلئے تو اللہ سے استغفار کرے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَا أَبَا النُّعْمَانِ لَا يَغْفِرُ ذَنْكَ النَّاسُ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الْأَمْرَ بِعِلِّكَ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلَا تَقْطَعْ نَهَارَكَ بِكَذَابٍ وَكَذَافَانِ مَعَكَ مَنْ يَحْفِظُ عَلَيْكَ عَمَلَكَ وَأَحْسِنَ فَإِنَّهُ لَمْ يَرِ شَيْئًا أَحْسَنَ دَرَكًا وَلَا أَسْرَعَ طَلَبًا مِنْ حَسَنَةِ مُّحَمَّدٍ لِّذَنْبٍ وَدِيمٍ .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ مِثْلَهُ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو نعمان علی لوگ تیرے نفس کو مغرور نہ بنادیں کیونکہ تیرے عمل کا نعلق تجھ سے ہے نہ ان سے، اپنا دن اور رات دھر کے لغو باتوں میں نہ گزار کیونکہ تیرے ساتھ وہ فرشتے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے ہیں اور نیک کر کیوں کہ بلحاظِ درک و طلب کوئی چیز زیادہ عجلت والی اس نیک سے نہیں جو گناہ کہہ کر برطرن کرنے والی ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : اصْبِرْ وَأَعْلَى الدُّنْيَا فَإِنَّهَا هِيَ سَاعَةٌ قَمَامَتِي مِنْهُ فَلَا تَجِدْ لَهُ أَلَا وَلَا سُرُورًا ، وَمَا لَمْ يَجِئْ فَلَا تَدْرِي مَا هُوَ ؟ وَإِنَّهَا هِيَ سَاعَتُكَ الْبَتَى أَنْتَ فِيهَا قَاصِرٌ فِيهَا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاصْبِرْ فِيهَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میری دنیا کے غم پر کہ وہ ایک ایسی ساعت کی مانند ہے کہ جس کے گزرنے والے پر نہ الم رہے گا نہ سرور اور جو گھڑی ابھی نہیں آئی ہے تم کیا جانو کہ وہ کیسا ہے تمہاری تو گھڑی وہی ہے جس پر تم ہو پس اس میں میری طاعت اللہ پر اور میری معصیت اللہ پر۔

۵۔ عَنْهُ ۱۰ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحْمِلْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ يَحْمِلْكَ غَيْرُكَ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے نفس کے لئے جو کچھ کرنا ہے خود کر دے تمہارے مرنے پر غیر تمہارے لئے کچھ نہ کرے گا۔

۶۔ عَنْهُ ۱۱ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِرَجُلٍ : إِنَّكَ قَدْ جُعِلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَبُيِّنَ لَكَ الدَّاءُ ، وَغَيْرِ قَتِ آيَةُ الصِّحَّةِ ؛ وَذَلِكَ عَلَى الدَّوَاءِ ، فَانْظُرْ كَيْفَ قِيَامُكَ عَلَى نَفْسِكَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ تو اپنے نفس کے طبیب کی طرف پہنچا گیا اور اس نے تجھ سے تیرے اور (معصیت) ظاہر کیا اور صحت کی علامات اور دوا ابھی (گناہوں سے اجتناب) بتا دی پس اب غور کر تجھ اپنے نفس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔

۷۔ عَنْهُ ۱۲ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيبًا بِرَأْسِ أَوْدَلَدٍ وَاصِلًا وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهُ وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تُجَاهِدُهَا وَاجْعَلْ مَالَكَ غَارِبَةً تَرُدُّهَا .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ اپنے دل کو احسان کرنے والے بھائی اور مہربان بیٹے کی طرح بناؤ اور اپنے عمل کو باپ جیسا بناؤ جس کی پیروی کرتے ہو اور اپنے نفس کو اپنا دشمن جانو، جس سے جہاد کرو اور اپنے مال کو عاریتی جانو، جس کو رد کیا جائے گا۔

۸۔ [و] عَنْهُ ۱۳ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اقْصُرْ نَفْسَكَ عَمَّا يَضُرُّهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تُفَارِقَكَ وَاسِعَ فِي فِكَارِهَا كَمَا تَسْعَى فِي مَلَبِ مَعْشَيْتِكَ ، فَإِنَّ نَفْسَكَ رَهْبَتُهُ بِمَلِكٍ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے نقصان رساں عمل سے اپنے نفس کو بچاؤ اس سے پہلے کہ تم سے جدا ہو اور اس کی آزادی کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی روزی کے لئے کرتے ہو تمہارا نفس تمہارے عمل کا مہین ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَمْ مِنْ طَالِبٍ لِلدُّنْيَا لَمْ يَدْرِكْهَا وَمَدْرِكُهَا لَهَا قَدْ فَارَقَهَا ، فَلَا يَسْأَلُكَ طَلِبُهَا عَنْ عَمَلِكَ وَالتَّوَسُّعِ مِنْ مُعْطِيهَا وَمَا لَيْكَ بِكَ مِنْ حَرِيصٍ عَلَى الدُّنْيَا قَدْ صَرَعَتْهُ وَاشْتَغَلَ بِمَا أَدْرَكَ مِنْهَا عَنْ طَلِبِ آخِرَتِهِ حَتَّى قُبِيَ عُمُرُهُ وَأُزِرَّ كَدُّ أَجَلِهِ .
وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْمَسْجُونُ مَنْ سَجَنَتْهُ دُنْيَاهُ عَنْ آخِرَتِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا کو طلب کیا اس نے اس کو نہ پایا اور اس کو پانے کے مقام سے جدا ہو گیا۔ پس اس کی طلب تم کو عمل خیر سے بے پروا کر دے اور دنیا کو مانگو اس کے عطا کرنے والے اور مالک سے بہت سے دنیا کے حریص ایسے ہیں کہ اس نے ان کو پھپھاڑ دیا ہے اور طلب آخرت سے بے پروا کر دیا ہے یہاں تک کہ ان کی غرض ختم ہو گئی اور موت نے ان کو پایا ہے فرمایا حضرت نے نسیدی در حقیقت وہ ہے جسے دنیا نے آخرت سے جدا کر کے قید کر لیا ہو۔

۱۰۔ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا أَتَتْ عَلَى الرَّجُلِ أَرْبَعُونَ سَنَةً قِيلَ لَهُ : خُذْ حِذْرَكَ فَإِنَّكَ غَيْرُ مَعْدُورٍ وَلَيْسَ ابْنُ الْأَرْبَعِينَ بِأَحَقَّ بِالْحِذْرِ مِنْ ابْنِ الْعِشْرِينَ فَإِنَّ الذَّبِي يَطْلُبُهَا وَاحِدٌ وَلَيْسَ بِرَاقِدٍ ، فَأَعْمَلْ لِمَا أَمَّاكَ مِنَ الْهَوَى وَدَعْ عَنْكَ فَضُولَ الْقَوْلِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب انسان چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے احتیاط سے کام کرو تو معذور نہیں اور یہ بات نہیں کہ بیس سال والے سے چالیس سال والا زیادہ احتیاط کرے کیونکہ موت جو ان دونوں کے گھات میں ہے وہ دونوں کے لئے یکساں ہے پس عمل کر دینا خیال کرتے ہوئے کہ موت کا خون سامنے ہے اور فضول باتوں کو چھوڑ دو۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَسَّانٍ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : خُذْ لِنَفْسِكَ مِنْ نَفْسِكَ ، خُذْ مِنْهَا فِي الصَّحَةِ قَبْلَ السَّقَمِ ، وَفِي الْقُوَّةِ قَبْلَ الضَّعْفِ ، وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے لئے اپنے نفس سے کچھ فائدہ حاصل کرو بیماری سے پہلے صحت میں ضعیف ہونے سے پہلے قوت میں اور موت سے پہلے زندگی میں۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الشَّهَارَ إِذَا جَاءَ قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ أَعْمَلْ فِي يَوْمِكَ هَذَا خَيْرًا أَشْهَدُ لَكَ بِهِ عِنْدَ رَبِّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَإِنِّي لَمْ أَتِكَ فِيهِ مَعْصِي وَلَا آتِيكَ فِيهِ مَعْصِي وَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ قَالَ وَمِثْلُ ذَلِكَ .

۱۲۔ افرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دن جب آتھ ہے تو وہ کہتا ہے اے ابن آدم آج عمل خیر کا اس لئے کہ میں گواہی دوں گا تیرے رب کے سامنے روز قیامت میں جو دن گزر گیا اس کے لئے تیرے پاس نہیں آیا اور نہ جو آنے والا ہے اس کے لئے یعنی جو عمل خیر کر لے ہے وہ آج ہی گزشتہ اور آئندہ کا خیال چھوڑ رات جب آتی ہے تو وہ بھی اسی طرح کہتی ہے۔

١٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفِيضَنِي بِوَجْهِ مِنْ وَجْهِكَ أَنْتَجُ بِهِ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّهَا السَّائِلُ اسْتَوْعِثْ اسْتَفْهِمْ ثُمَّ اسْتَفْهِمْ ثُمَّ اسْتَعْمِلْ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّاسَ ثَلَاثَةٌ : رَاهِدٌ وَمُضَاهٍ وَرَاجِبٌ فَأَمَّا الرَّاهِدُ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِحْرَامِ وَالْأَفْرَاحِ مِنْ قَلْبِهِ فَلَا يَمُحُّ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا يَأْسَى عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَإِنَّهُ قَبِلَ مَسْتَرْبِحٌ وَأَمَّا التَّابِرُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّاها بِقَلْبِهِ فَإِذَا نَالَ مِنْهَا أَجَمَ نَفْسَهُ عَنْهَا السُّوءَ عَاقِبَتُهَا وَشَتَاءُهَا ، لَوْ اطَّلَعَتْ عَلَى قَلْبِهِ عَجِبَتْ مِنْ غَفْلَتِهِ وَتَوَاضَعَتْ وَحَزَمِهِ وَأَمَّا الرَّاجِبُ فَلَا يَأْتِي مِنْ أَيْنَ جَاءَتِ الدُّنْيَا مِنْ جِلْبَاءٍ [مِنْ] حَرَامِهَا وَلَا يُبْصِرُ إِلَى مَا دَسَّ فِيهَا عَرَضَهُ وَأَهْلَكَ نَفْسَهُ وَأَذْهَبَ مَرْوَتَهُ ، فَبِهِمْ فِي عَمْرَةٍ يَضْطَرُّونَ

۱۳۔ ایک شخص امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین مجھ کوئی ایسی نصیحت کیجئے تاکہ وہ میرے لئے باعث نجات ہو حضرت نے فرمایا: اے سائل کان لگا کر سن، سمجھ پھر یقین کر پھر عمل کر اور جان لے کر لوگ تین قسم کے ہیں زاہد، صابر، راغب، زاہد کے دل سے غم و خوشی نکل جاتی ہے وہ دنیا کی کسی چیز سے خوش ہوتا ہے اور نہ اس کے نہ ہلنے سے مایوس اور رنجیدہ، آرام سے رہتا ہے اور صابر وہ ہے جو دل سے کسی شے کی تمنا کرتا ہے اور جب اسے پالیتا ہے تو اپنے نفس کو اس سے روکتا ہے تاکہ عاقبت برباد نہ ہو اور رے عیب نہ لگے اگر؟ اس کی دلی حالت پر اطلاع پالو تو تم کو اس کی پاک دامنی، تواضع اور دانائی پر تعجب ہوگا اور راغب وہ ہے جو ملامت و حرام کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کا کچھ خیال نہیں کرتا کہ اس کی آبرو جاتی رہے گی اور نفس ہلاکت میں پڑ جائے گا اور مروت برباد ہو جائے گی اور وہ ضلالت کی تاریکی میں مضطرب ہوگا۔

١٤ - تَدْبِثُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَبِشٍ ، عَنْ تَهْذِيبِ سِنَانٍ ، عَنْ تَهْذِيبِ حَكِيمٍ ، عَنْ حَدَّثٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : لَا يَصْعَقُ مَا يَصْعَقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَصْغُرُ مَا يَصْغُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَكُونُوا فِيمَا أَحْبَرَ كُمْ اللَّهُ عَنْ وَجَلٍ كَمَنْ عَائِنَ .

۱۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز روز قیامت نفع دے اسے

حقیر نہ سمجھو اور جو روز قیامت نقصان دے اسے بھی حقیر نہ سمجھو، جو خبریں تمہیں اللہ نے دی ہیں تم ان کو ابسا سمجھو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ نُجَيْمٍ السَّاسِي ، جَمِيعًا ، عَنِ النَّسَمِ بْنِ خَبَرٍ ، عَنْ سَلَمَانَ الْمَقْرِي ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : إِنْ قَدَرْتَ أَنْ لَا تُعْرِفَ قَافِعًا وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ عَلَيْكَ النَّاسُ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مَذْمُومًا عِنْدَ النَّاسِ إِذَا كُنْتَ مَحْمُودًا عِنْدَ اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ : قَالَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام :

لَا خَيْرَ فِي الْعَيْشِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ رَجُلٍ يَزِدُّهُ كُلُّ يَوْمٍ خَيْرًا وَرَجُلٍ يَنْدَارُكَ مَيْسَرَتُهُ بِالنَّوْبَةِ . أَسَى لَهُ بِالنَّوْبَةِ وَاللَّهُ لَوْ سَجَدَ حَتَّى يَنْقُطَ عَنْقُهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ إِلَّا بِوَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ الْأَوْمَنْ عَرَفَ حَقَّنَا وَرَجَالَ الثَّوَابِ فِينَا [وَأَرْضِي بِقَوِيهِ يَصِفُ مَدَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَمَا سَرَّ عَوْنَهُ وَمَا كُنَّ رَأْسُهُ وَهُمْ وَاللَّهُ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ وَجُلُونَ وَدَّ أَنْتَ حَظَّهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ وَصَفِيَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ» ثُمَّ قَالَ : مَا الَّذِي آتَوْا آتَوْا وَاللَّهُ مَعَ الطَّاعَةِ الْمَحَبَّةِ وَالْوَلَايَةِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ خَائِفُونَ ، لَيْسَ خَوْفُهُمْ خَوْفُ شَيْءٍ وَلَكِنَّهُمْ خَافُوا أَنْ يَكُونُوا مُقْصِرِينَ فِي مَحَبَّتِنَا وَطَاعَتِنَا .

۱۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے اگر تو لوگوں میں نہ پہچانا جائے تو عمل نیک کئے جا بغیر اس کی پرواہ کئے ہوئے کہ لوگ تیری تعریف نہیں کرتے اور اس کی بھی پرواہ نہ کہہ کہ لوگ تیری مذمت کرتے ہیں جب کہ خدا کے نزدیک تو تعریف کیا ہوا ہو۔ اور میرے جد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں سے بہتری عیش میں مگر دو آدمیوں کے لئے۔ ایک وہ جو ہر روز اپنی نیکی کو بڑھاتا ہے اور دوسرے وہ جو اپنی موت سے پہلے توبہ کرتا ہے اور کہاں ہے اس کے لئے توبہ واللہ سجدہ کرتے کرتے بھی مر جائے تو خدا اس کی توبہ قبول نہ کرے گا جب تک ہم اہل بیت کی ولایت کا اصرار نہ کرے جس نے ہمارا حق پہچانا اور رافضی ہوا بقدر نصف مد غذا پر اور بقدر رستر عورت لباس اور سر پر سایہ کے بقدر اور یہ وہ لوگ ہیں جو خائف و ترساں ہیں اور اس کو دوست رکھتے ہیں کہ خدا سے بس ان کا یہی حصہ ہو۔ خدا نے ترسان میں ان کا وصف بیان کیا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو دے دیتے ہیں جو انھوں نے خدا اور رسول سے پایا۔ ان کے دلوں میں خوف خدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی طرف بازگشت کرنے والے ہیں۔ پھر بتایا انھوں نے دیا اور تم جانتے ہو انھوں نے کیا دیا۔ ہم اہل بیت کی اطاعت و محبت و ولایت دی اور وہ خوفزدہ رہے لیکن ان کا یہ خوف، خوفِ شاک نہ تھا۔ بلکہ اس سے خائف رہے کہ ہماری محبت و ولایت میں کوتاہی نہ ہو۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : دَخَلَ قَوْمٌ قَوْعَهُمْ ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ غَابَ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا ، وَعَايَنَ النَّارَ وَمَا فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَصَدِّقُونَ بِالْكِتَابِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ایک قوم امام علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے ان کو وعظ کیا۔ پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک ایسا ہونا چاہیے کہ وہ جنت کو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو اور دوزخ کو جو کچھ اس میں ہے اس کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے اگر تم کتاب خدا کی تصدیق کرتے ہو تو ایسے بنو۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَسْتَكْبِرُوا كَثِيرَ الْخَيْرِ وَلَا تَسْتَقِلُّوا قَبِيلَ الذُّنُوبِ فَإِنَّ قَبِيلَ الذُّنُوبِ يَجْتَمِعُ حَتَّى يَصِيرَ كَثِيراً وَخَافُوا اللَّهَ فِي الْبَرِّ حَتَّى تُعْطُوا مِنْ أَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ وَسَارِعُوا إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَاصْدُقُوا الْحَدِيثَ وَادُّوا الْأَمَانَةَ فَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ وَلَا تَدْخُلُوا فِيهَا لِأَيِّحُلَ لَكُمْ ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَيْكُمْ .

۱۷۔ فرمایا حضرت موسیٰ لاظم علیہ السلام نے زیادہ نیکی کو بھی زیادہ نہ سمجھو اور کم گناہوں کو کم نہ جانو، کیونکہ تھوڑے تھوڑے ناہ جمع ہو کر بہت سے ہو جاتے ہیں اور اللہ سے خفیہ طور پر ڈرو تاکہ تمہارے نفسوں کے ساتھ انصاف کرے اور طاعت خدا کی طرف جلدی کرو اور ہماری حدیث کو سچا جانو۔ مانتوں کو ادا کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے اور جو امر تمہارے لئے حلال نہیں اسے نہ کرو کہ اس میں تمہارا نقصان ہے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا أَحْسَنَ الْحَسَنَاتِ بَعْدَ السِّبْغَاتِ وَمَا أَقْبَحَ السِّبْغَاتِ بَعْدَ الْحَسَنَاتِ .

۱۸۔ محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا بُرائیوں کے بعد نیکیاں کس قدر

بہتر ہیں اور نیکیوں کے بعد برائیاں کس قدر قبیح ہیں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّكُمْ فِي أَجَالٍ مَقْبُوضَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِي بَغْتَةً ، مَنْ يَزِرْ خَبِيراً يَحْصِدْ غِبْطَةً وَمَنْ يَزِرْ شَرّاً يَحْصِدْ نَدَامَةً وَلِكُلِّ زَارِعٍ مَا زَرَعَ وَلَا يَسْبِقُ الْبَاطِلُ مِنْكُمْ حَظَّهُ وَلَا يُدْرِكُ حَرْبُ مَنْ مَالَهُ يُقَدِّرُهُ ، مَنْ أُعْطِيَ خَيْرَ أَفَالَةٍ أُعْطِيَ وَمَنْ دُفِيَ شَرّاً فَالَهُ وَقَاهُ .

۱۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تمہاری عمریں بعض میں آچکی ہیں اور تمہاری زندگی کے دن شمار ہو چکے۔ موت اچانک آتی ہے جس نے نیکی برائی ہے وہ غبطہ کاٹے گا اور جس نے بدی کا بیج بویا وہ ندامت کاٹے گا ہر لوٹنے والا جو بولتا ہے وہی کا کتاب ہے سست رفتار آدمی اپنے حصہ میں سبقت نہیں لے جاتا جس کو دولت ملی ہے وہ اسے اللہ نے دی ہے اور جو شرمسہ بچاؤ اللہ نے اسے بچا لیا ہے۔

۲۰۔ عَدْنُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي دَرٍّ فَقَالَ: يَا أَبَا دَرٍّ مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ فَقَالَ: لَا نَكْرَهُ عَمْرُتُمْ الدُّنْيَا وَآخِرَتُمْ الْآخِرَةَ فَتَكْرَهُونَ أَنْ تُثَقِّلُوا مِنْ عُمْرَانَ إِلَى خَرَابٍ. فَقَالَ لَهُ: فَكَيْفَ تَرَى قُدُّمَنَا عَلَى اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَمَّا الْمُحْسِنُ مِنْكُمْ فَكَأَلِغَائِبٍ يُقَدِّمُ عَلَى أَهْلِهِ وَأَمَّا الْمُسِيءُ مِنْكُمْ فَكَأَلِابِقٍ يُرَدُّ عَلَى مَوْلَاهُ، قَالَ: فَكَيْفَ تَرَى خَالَئَنَا عِنْدَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: اعْرِضُوا أَعْمَالَكُمْ عَلَى الْكِتَابِ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: وَإِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ، قَائِلًا رَحْمَةً لِلَّهِ؟ قَالَ: رَحْمَةً لِلَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَكَتَبَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي دَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَا أَبَا دَرٍّ أَطْرَفَنِي بِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ الْعِلْمَ كَثِيرٌ وَلَكِنْ إِنْ قَدَّرْتَ أَنْ لَا تُسْبِيءَ إِلَى مَنْ تُحِبُّهُ فَأَفْعَلْ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: وَهَلْ آيَتْ أَحَدًا يُسْبِيءُ إِلَى مَنْ يُحِبُّهُ؟ فَقَالَ لَهُ: نَعَمْ نَفْسُكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَإِذَا أَنْتَ عَصَيْتَ اللَّهَ فَقَدْ آسَأْتَ إِلَيْهَا.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص بنوذر کے پاس آیا اور کہنے لگا ایسا کیا ہے کہ تم موت کو برا سمجھتے ہیں فرمایا تم نے دنیا کو آباد سمجھا ہے اور آخرت کو خراب پس تم آباد سے خراب کی طرف جانا برا جانتے ہو۔ اس نے کہا تم خدا کے سامنے ہمارا آنا کیسا سمجھتے ہو فرمایا جو تم میں نیک ہیں وہ ایسے آئیں گے جیسے مسافر اپنے گھر کی طرف، اور جو گنہگار ہیں وہ اس طرح آئیں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے آت کے سامنے آتا ہے اس نے کہا یہ فرمائیے کہ خدا کے سامنے ہمارا حال کیسا ہو گا۔ فرمایا اپنے اعمال کتاب خدا پر پیش کر دو۔ یہ فرماتا ہے نیک لوگ جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں، اس نے کہا رحمت خدا کہاں ہے فرمایا احسان کرنے والوں کے قریب ہے فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت بنوذر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ مجھے کچھ علم دیجئے۔ فرمایا علم تو بہت کچھ ہے اگر تو اس پر قادر ہے کہ جسے تو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے اس کے ساتھ برائی نہ کرے تو ایسا کر، اس نے کہا کوئی ایسا ہے جو اپنے دوست سے برائی کرے۔ نہ مایا ہاں تیرا نفس

تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے جب تو نے خدا کی نافرمانی کی تو تو نے اپنے نفس سے برائی کی۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اصْبِرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَتَصَبَّرُوا عَنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ ، فَإِنَّمَا الدُّنْيَا سَاعَةٌ فَمَا مَضَى فَلَيْسَ تَجِدُ لَهُ سُرُورًا وَلَا حُزْنَ ، وَمَا لَمْ يَأْتِ فَلَيْسَ تَعْرِفُهُ ، فَاصْبِرْ عَلَى تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا ، فَكَأَنَّكَ قَدِ اغْتَبَطْتَ .

۲۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے طاعت خدا میں مشقت برداشت کرو اور ترک معصیت میں اس سے زیادہ تکلیف اٹھاؤ کیونکہ اطاعت سے زیادہ ترک معصیت میں تکلیف ہوتی ہے دنیا ایک ساعت کے برابر ہے جو گزر چکا اس کی خوشی اور غم ختم اور جو آنے والا ہے اس کے متعلق تمہیں خبر نہیں۔ پس جس حال میں ہو اس پر قناعت کرو گویا تم قاتل بن غمبٹ ہو۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ الْخَضِرُ لِمُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى إِنَّ أَصْلَحَ يَوْمِكَ الَّذِي هُوَ أَمَامَكَ فَانْظُرْ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ أَعَدَّ لَهُ الْجَوَابَ ، فَإِنَّكَ مَوْقُوفٌ وَمَسْؤُولٌ وَخُتْمُ عَيْنِكَ مِنَ الدَّهْرِ فَإِنَّ الدَّهْرَ طَوِيلٌ قَصِيرٌ ، فَأَعْمَلْ كَأَنَّكَ تَرَى ثَوَابَ عَمَلِكَ لِيَكُونَ أَطْمَعُ لَكَ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ مَا هُوَ آتٍ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا هُوَ قَدْ وَلَتْ مِنْهَا .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خضر نے موسیٰ سے کہا۔ تمہارے دو ایام میں بہتر وہ ہے جو تمہارے سامنے ہے پس غور کرو وہ کون سا دن ہے اس کے جواب کے لئے تیار ہو جاؤ کیوں کہ ایک دن تم پیش خدا کھڑے ہو گے اور تم سے سوال کیا جائے گا۔ دنیا سے نصیحت حاصل کرو، زمانہ طویل بھی ہے اور کوتاہ بھی، عمل کرو یہ سمجھ کر کہ گویا تم اپنے عمل کا ثواب دیکھ رہے ہو تاکہ آخرت کی تحصیل طمع ہو دنیا میں جو وقت آنے والا ہے وہ ایسا ہے جیسے اس سے روگردانی کرنے والا۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَعْنٍ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَبْلَ لَا مَبِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عِظْنَا وَأَوْحِنَا ، الدُّنْيَا حَالِلُهَا حِسَابٌ وَحَرَامُهَا عِقَابٌ وَأَنْتَ لَكُمْ بِالرَّوْحِ وَ لَمَّا تَأَسَّوْا سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ تَطْلُبُونَ مَا يَطْفِئُكُمْ وَلَا تَرْضَوْنَ مَا يَكْفِيكُمْ .

۲۳۔ کسی نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا: ہمیں نصیحت کیجئے مگر مختصر، فرمایا دنیا کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب، اور تمہارے لئے دنیا میں راحت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ تم نے سنت نبی کی تاسی نہیں کی۔ تم وہ طلب کرتے ہو جس سے تم سرکش بنو اور تم راضی نہیں ہوتے اس چیز پر جو تمہیں کفایت کرے۔

تین سو تیسواں باب

عیب جوئی

(باب ۳۳۲)

(مَنْ يَعْيبُ النَّاسَ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ أَسْرَعَ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرَّ، وَإِنَّ أَسْرَعَ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغْيِ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يُصِرَّ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَنْهُ مِنْ نَفْسِهِ أَوْ يَعْتَرِ النَّاسَ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكُهُ أَوْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْهَدُ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو تکلیف سب سے زیادہ جلد ثواب لانے والی ہے وہ احسان ہے اور وہ بدی جو سب سے جلد عذاب لانے والی ہے وہ سرکش ہے اور ان کا سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ وہ جس عیب کو دوسروں میں دیکھتا ہے اپنے اس عیب کو نہیں دیکھتا اور لوگوں کو عیب لگاتا ہے اس چیز کا جس کے ترک کرنے پر خود قدرت نہیں رکھتا اور اپنے ہم نشین کو بغیر کسی فائدہ کے ستا رہا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يُصِرَّ مِنَ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَنْ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْهَدُ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کے لئے سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ لوگوں کے ان عیبوں کو تو ظاہر کرے اور اپنے وہی عیب نظر انداز کرے یا لوگوں کو اس امر کا عیب لگائے جس کے ترک کی طاقت نہیں رکھتا اور بغیر کسی فائدہ کے اپنے ساتھیوں کو ستاتا ہے۔

۳۔ تَحَدِّثُ يَحْيَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزَرِإَرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُجْتَنَاهٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يَتَعَرَّفَ مِنْ عِيُوبِ النَّاسِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ نَفْسِهِ أَوْ يَعْجَبَ عَلَى النَّاسِ أَمْرًا هُوَ فِيهِ لَا يَسْتَطِيعُ التَّحَوُّلُ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ ، أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَنْبَغِيهِ .

۳۔ ترجمہ ادھر گزرا

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تَحَدِّثِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَمَنِ الْأَعْرَجِ وَعُمَرَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَا : إِنْ أَسْرَعَ الْخَيْرُ ثَوَابًا أَلَسَّ ، وَأَسْرَعَ الشَّرُّ عُقُوبَةً أَلْبَسَ ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يَنْظُرَ فِي عِيُوبِ غَيْرِهِ مَا يَعْمَى عَلَيْهِ مِنْ عَيْبِ نَفْسِهِ أَوْ يُؤْذِيَ جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَنْبَغِيهِ أَوْ يَنْهَى النَّاسَ عَمَّا لَا يَسْتَطِيعُ تَرْكُهُ .

۴۔ ترجمہ ادھر گزرا۔

تین سو تیسواں باب

مسلمان ہونے کے بعد کُسل جاہلیت کا مواخزہ نہ ہوگا

۳۳۳ (باب)۔

۰ (أَنَّهُ لَا يُؤْخَذُ الْمُسْلِمُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ) ۰

۱۔ تَحَدِّثُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي مَحْجُوبٍ ، عَنْ حَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ نَاسًا اتَّوَأ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ مَا أَسْلَمُوا وَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُؤْخَذُ لِرَجُلٍ مِمَّا كَانَ عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ حَسَنَ إِسْلَامُهُ وَصَحَّ يَقِينُ إِيْمَانِهِ لَمْ يُؤْخَذْهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَمَنْ سَخَفَ إِسْلَامُهُ وَلَمْ يَصَحَّ يَقِينُ إِيْمَانِهِ أَخَذَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کچھ لوگ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ کے پاس آئے اور کہیا یا رسول اللہ کیا زمانہ جاہلیت میں جو گناہ ہم سے ہوئے ہیں ان کا مواخذہ بھی ہم سے ہوگا۔ فرمایا جس کا اسلام درست ہے اور ایمان پر یقین صحیح ہے اللہ تعالیٰ اس سے زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ نہ کرے گا ہاں جس کا اسلام کمزور ہے اور یقین کم ایمان صحیح نہیں۔ اس سے اول و آخر دونوں کا مواخذہ ہوگا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمِّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ أَمِّمَةَ رِيٍّ ، عَنْ قُضَيْلِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الرَّجُلِ جُلِيَ يُحْسِنُ فِي الْإِسْلَامِ أَيُّوَ أَخَذَ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤْخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أَخَذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .

۳۔ فقیل کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے متعلق جس نے اسلام کو بہترین شکایت میں پیش کیا ہو کیا اس سے جاہلیت کے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسلام لا کر نیکی کی اس سے زمانہ جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے بدی کی اس کے اول و آخر دونوں تباہ ہوئے۔

تین سو چونتیسواں باب

توبہ کے بعد عمل باطل نہیں ہوتا

(باب) ۳۳۴

«إِنَّ الْكُفْرَ مَعَ التَّوْبَةِ لَا يُبْطِلُ الْعَمَلَ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَعَمِلَ خَيْرًا فِي إِيْمَانِهِ ثُمَّ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ فَكُفِرَ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ كُتِبَ لَهُ وَحُوسِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ كَانَ عَمِلَهُ فِي إِيْمَانِهِ وَلَا يُبْطِلُهُ الْكُفْرُ إِذَا تَابَ بَعْدَ كُفْرِهِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی مومن ہو اور اپنے زمانہ ایمان میں عمل نیک کرے پھر کسی فتنہ کے باعث کافر ہو جائے پھر کفر کے بعد توبہ کر لے تو اس کا پر عمل جو حالت ایمان میں کیا تھا۔ درج ہوگا اور حساب میں آئے گا۔ کفر

سے توبہ کر لینے کے بعد پہلا عمل باطل نہ قرار پائے گا۔

تین سو پتیسواں باب بلا سے معافی دیتے ہوئے

(بَابُ) ۳۳۵

﴿[الْمُعَافِينَ مِنَ الْبَلَاءِ]﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ [وَعِزُّهُ] عَنْ أَبِي حَمْرَةَ (۱) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (۲) قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَائِنٌ يَغْنُ بِهِمْ عَنِ الْبَلَاءِ فَيُحِبِّبُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَرْزُقُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُمَيِّتُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيَبْعَثُهُمْ فِي عَافِيَةٍ وَيُكْنِهُمْ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے۔ خدا کے کچھ خاص بند سے ہیں جن کو وہ مصیبت سے بچاتا ہے ان کو عافیت کے ساتھ زندہ رکھتا ہے عافیت کے ساتھ رزق دیتا ہے عافیت کے ساتھ مارتا ہے اور عافیت کے ساتھ مبعوث کرتا ہے اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھتا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (۳) قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقًا ضَنَّ بِهِمْ عَنِ الْبَلَاءِ خَلَقَهُمْ فِي عَافِيَةٍ، وَأَحْيَاهُمْ فِي عَافِيَةٍ، وَأَمَاتَهُمْ فِي عَافِيَةٍ، وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ فِي عَافِيَةٍ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا کی ہے جن کو بلا سے محفوظ رکھا ہے ان کو عافیت میں پیدا کیا، عافیت میں مارا اور عافیت کے ساتھ جنت میں رکھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (۴) قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ يَغْنُوهُمْ بِنِعْمَتِهِ، وَيَحْبُوهُمْ بِعَافِيَتِهِ، وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، تَمُرُّ بِهِمُ الْبَلَايَا وَالْفِتَنُ لَا تَضُرُّهُمْ شَيْئًا.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جن کو اپنی نعمت کا رزق دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ ان سے محبت کرتا ہے اور اپنی رحمت سے ان کو داخل جنت کر لے۔ بڑی ایں اور نعمتیں ان کو ضرر نہیں پہنچاتے۔
توضیح :- ان لوگوں سے مراد انصار حضرت حجت اور زاهد لوگ ہیں۔

تین سو چھتیسواں باب

جن چیزوں سے امتِ رسولؐ کا مواخذہ نہ ہوگا

(باب ۳۳۶)

۵ (مَارْفَعٌ عَنِ الْأَمَةِ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ السُّنَرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : رُفِعَ عَنْ أُمَّتِي أَرْبَعُ خِصَالٍ : خَطَاؤُهَا وَنِسْيَانُهَا وَمَا أَكْرَهُوا عَلَيْهِ وَمَا لَمْ يُطِيعُوا ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِي نَسْيَانٍ أَوْ أَخْطَاؤِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ، وَقَوْلُهُ : «إِلَّا مَنْ أَكْرَهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ»

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں کو میری امت سے اٹھالیا گیا ہے اول خطائے امت، دوسرے نسیانِ امت، تیسرے جن امر پر مجبور کیا جائے جو تم سے جو امر طاعت سے بالاتر ہو جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے۔ اے ہمارے رب اگر ہم سہول جائیں یا خطا کریں تو ہم سے مواخذہ نہ کر اور ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا اور نہ ایسا بار جس کی برداشت کی ہم میں طاقت نہ ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے مگر وہ شخص قابل مواخذہ نہیں، جو کفر کا کلمہ کہنے پر مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ التَّمِيمِيِّ، رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي سَبْعَ خِصَالٍ : الْخَطَا، وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ وَمَا لَا يُطِيعُونَ وَمَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ وَالطَّبِيرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّكْذِبِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَا لَمْ يَطْهَرْ بِلِسَانٍ أَوْ بَدَنٍ۔

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت میں نو چیزوں میں مواخذہ نہ ہوگا اول غلطی سے کام کرنا، دوسرے سہول چوک

تیسرے شریعت کے حکم کی لاعلمی، چوتھے طاقت سے زیادہ، مضطرب ہو کر کرنا جیسے بھوک میں مردار کھانا، ظلم ظالم سے مجبور ہو کر کرنا، ساتویں فال، آٹھویں خلق میں دوسرے شیطانی کخلقت میں خدا کے سوا شیطان تو شریک نہیں نہیں وہ حد جس کا اظہار زبان اور ہاتھ سے نہ ہو۔

تین سو سینتیسواں باب

ایمان کے ہوتے گناہ مفسر نہیں اور کفر کے ساتھ نیکی نافع نہیں

(باب) ۳۳۷

﴿ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَا يَضُرُّ مَعَ سَيِّئَةٍ وَالْكَفْرَ لَا يَنْفَعُ مَعَ حَسَنَةٍ ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لَآ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ لَاحِدٌ عَلَى مَا عَمِلَ ثَوَابٌ عَلَى اللَّهِ مُوجِبٌ اِلَّا اِلَهُ وَمُؤْمِنٍ ؟ قَالَ : لَا .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جبکہ یعقوب بن نے پوچھا کہ مؤمنین کے علاوہ ہر شخص کے عمل کا ثواب دیتا اللہ پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِهِ ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ مُوسَى لِلْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَدْ تَحَرَّيْتُ بِصُحْبَتِكَ فَاقْضِنِي ، قَالَ [لَهُ] : اَلَزِمْ مَا لَا يَضُرُّكَ مَعَ شَيْءٍ كَمَا لَا يَنْفَعُكَ مَعَ غَيْرِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ موسیٰ نے خضر سے کہا میں آپ کی صحبت میں خود دار ہو گیا رہا بجا سوال سے رکنے والا، لہذا اب آپ مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنے لئے اس شے کو لازم قرار دو جو تمہیں اسی طرح نقصان نہیں پہنچاتی، جس طرح اس کی ضد نفع نہیں پہنچاتی۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ يُونُسَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا يَضُرُّ مَعَ الْاِيْمَانِ عَمَلٌ وَلَا يَنْفَعُ مَعَ الْكَفْرِ عَمَلٌ ، اَلَا تَرَى اَنَّهُ قَالَ : وَ مَا مِنْهُمْ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ اِلَّا اَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ مَا تَوَاوَهُمْ كَافِرُونَ ،

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں دیتا (توبہ کے بعد بخشنا جاتا ہے) اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ تم نے غور نہیں کیا کہ خدا فرماتا ہے کوئی چیز ان کے نقصانات کے قبول کرنے سے نہیں روکتی مگر جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا انکار کریں اور کفر کی حالت میں رہ جائیں۔

۴۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يُونُسَ بْنِ نَابِثِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام [قَالَ] : قَالَ : الْإِيمَانُ لَا يَضُرُّ مَعَهُ عَمَلٌ وَكَذَلِكَ الْكُفْرُ لَا يَنْتَفِعُ مَعَهُ عَمَلٌ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایمان کے ہوتے کوئی عمل نقصان نہیں پہنچاتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عُبيدِ بْنِ رُوَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَادٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَدِيثُ رُؤْيٍ لَنَا أَنْتَ قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ ؟ فَقَالَ : قَدْ قُلْتَ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتَ : وَإِنْ رَنَوْنَا أَوْ سَرَقْنَا أَوْ شَرَبْنَا الْخَمْرَ فَقَالَ لِي : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، وَاللَّهِ مَا أَنْصَفُونَا أَنْ نَكُونَ أُخْدُنًا بِالْعَمَلِ وَدُضِعَ عَنْهُمْ ؛ إِنَّمَا قُلْتَ : إِذَا عَرَفْتَ فَاعْمَلْ مَا شِئْتَ مِنْ قَلِيلِ الْخَيْرِ وَكَثِيرِهِ فَإِنَّهُ يَقْبَلُ مِنْكَ .

۵۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا ہے کہ معرفت کے بعد جو عمل چاہو کرو، فرمایا کہا تو بے میں نے، کہا چاہے زنا کرو چاہے چوری کرو چاہے شراب پیو۔ فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واللہ تم نے ہمارے معاملے میں انصاف نہیں کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جن اعمال پر ہم سے موافقہ کیا جائیگا۔ اس کا مواخذہ ان لوگوں سے نہ ہوگا میں نے تو یہ کہا۔ بلکہ معرفت کے بعد عمل خیر جو چاہو کرو، کم ہو یا زیادہ قبول کیا جائے گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ ، رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : كَانَ أَكْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَثِيرًا مَا يَقُولُ فِي حُطْبَتِهِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ دِينُكُمْ دِينُكُمْ فَإِنَّ السَّيِّئَةَ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنَةِ فِي غَيْرِهِ وَالسَّيِّئَةُ فِيهِ تُغْفَرُ وَالْحَسَنَةُ فِي غَيْرِهِ لَا تُقْبَلُ .

ہذا آخِرُ كِتَابِ الْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ وَالطَّاعَاتِ وَالْمَعَاصِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے اکثر خطبوں میں فرمایا ہے لوگو دین اسلام کے اندر
 رہو اس میں گناہ کرنا بہتر ہے بہ نسبت اس نیکی کے جو دوسرے دین میں کی جائے اسلام والوں کا گناہ بخش دیا جائے گا اور غیر مسلم
 کی نیکی قبول نہ کی جائے گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كتاب الدعاء

باب ایک

فصیلت دعا اور ترغیب و ہمار (باب ۱)

﴿فَضْلُ الدُّعَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرَبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ» قَالَ : هُوَ الدُّعَاءُ وَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ ، قُلْتُ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوْدَاهُ حَلِيمٌ» قَالَ : «لَأَوْدَاهُ هَ الدُّعَاءُ»

۱۔ فرمایا امام محمد باقرؑ نے ارشاد ربانی ہے کہ جو لوگ میری عبادت میں تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلت سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرمایا اس عبادت سے مراد دعا ہے اور دعا سب عبادتوں سے افضل ہے میں نے کہا ابراہیم آواہ و حلیم تھے اس سے کیا مراد ہے فرمایا وہ بہت زیادہ دعا کرنے والے تھے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَابْنِ مَحْبُوبٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ وَ يُطْلَبَ مِنْ عِنْدِهِ ، وَمَا أَحَدٌ أَبْغَضَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَيْءٍ يَسْتَكْبِرُ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يُسْأَلُ مَا عِنْدَهُ .

۲۔ راوی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کون سی عبادت افضل ہے فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانہ میں ہے اسے نہیں مانگتا۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مَيْسِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا مَيْسِرُ ادْعُ وَلَا تَقُلْ : إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُورَغَ مِنْهُ ، إِنَّ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَزِيلَةَ لَأَتْنَالُ إِلَّا بِمَسْأَلَةٍ ، وَلَوْ أَنَّ عَبْدًا سَأَلَ فَأَوْ لَمْ يَسْأَلْ لَمْ يَعْطَ شَيْئًا ، فَسَلْ تَعْطَى ، يَا مَيْسِرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ بَابٍ يُقْرَعُ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسے میسر دعا کر اور شئیث باری کے متعلق یہ کہو جو امرایجاد سے متعلق تھا وہ ہو چکا۔ خدا کے نزدیک منزلت ہے جس کو بندہ بغیر سوال کے نہیں پاتا۔ اگر کوئی اپنا منہ بند کرے اور سوال نہ کرے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ پس اللہ سے سوال کرو ضرور دے گا اے میسر خود روزہ کھٹکھٹایا جائے گا قریب ہے کہ وہ اس پر کھل جائے۔

۴۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَشَابِيِّ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ [فَقَدْ] افْتَقَرَ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو اللہ سے اس کے فضل کا سوال نہیں کرتا وہ محتاج رہے گا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ادْعُ وَلَا تَقُلْ: قَدْ فُتِحَ مِنَ الْأَمْرِ، فَإِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْإِبَادَةُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ، وَقَالَ: «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ».

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا دعا کرو اور قضاہ قدرت کے بارے میں یہ نہ کہو۔ جو مونا تھا ہر چکا، دعا عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب ذلیل ہو کر داخل جہنم ہوں گے اور خدا نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ سَبِّحِ التَّمَارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ فَإِنَّكُمْ لَا تَقْرَأُونَ بِمِثْلِهِ وَلَا تَسْتَرْكُوا صَغِيرَةً لِصَغِيرِهَا أَنْ تَدْعُوا بِهَا، إِنَّ صَاحِبَ الصَّغَارِ هُوَ صَاحِبُ الْكِبَارِ. دعا کرو بغیر دعا تقرب الہی ناممکن ہے کسی بات کے معمول ہونے پر دنیا تک نہ کرو کہہ سبھی چیزوں تعارض بڑی بن جاتی ہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ ذَرَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الدُّعَاءُ هُوَ الْإِبَادَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي..» الْآيَةَ ادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَقُلْ: إِنَّ الْأَمْرَ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ. قَالَ ذَرَارَةُ: إِسْمًا يَعْنِي لَا يَمْنَعُكَ إِيمَانُكَ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ أَنْ

تُبَالِغَ بِالْدُّعَاءِ وَتَجْهَدَ فِيهِ. أَوْ كَمَا قَالَا

۷۔ فرمایا صادق آل محمد نے دعا عبادت ہے خدا نے فرمایا جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت میں الخ اللہ سے دعا کرو اور

یہ نہ کہ جو ہونا تھا ہو چکا۔ زیادہ نے کہا حضرت کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان قضا و قدر کے معاملہ میں تکرار، دعا اور اس میں کوشش کرنے سے نہ روکویا اس سے ملتا جلتا حضرت نے کہا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ الذُّعَاءُ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ ، قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَلَّادَ عَنَاءَ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک احسن اعمال دنیا میں دعا ہے اور افضل عبادت پاک دامن ہے اور امیر المومنین سب سے زیادہ دعا کرتے والے تھے۔

دوواں باب

دعائوں کا ہتھیار ہے

(باب ۲)

﴿إِنَّ الدُّعَاءَ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَعَمُودُ الدِّينِ وَنُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ .

۱۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعائیں کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور۔

۲۔ وَبِهِمَا الْإِسْنَادُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الدُّعَاءُ مِفْتَاحُ النَّجَاحِ وَمَقَالِيدُ الْفَلَاحِ وَخَيْرُ الدُّعَاءِ مَا صَدَرَ عَنْ سَدْرِ نَقِيِّ وَقَلْبِ نَفِيِّ ، وَفِي الْمُنَاجَاةِ سَبَبُ النَّجَاةِ وَبِالْإِخْلَاصِ يَكُونُ الْخَلَاصُ فَإِذَا اشْتَدَّ الْفَرْعُ قَالِيَ اللَّهُ الْمَفْرَعُ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دعا نجات کی اور فلاح کی کئی ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو پاک سینہ اور پرہیزگار دل سے صادر ہو اور نجات میں فرمایا ہے کہ سبب نجات ہے اور اخلاص سے دعا کرنے میں خلاصی ہے اور جب خوف

زیادہ ہو تو پناہ اللہ کی طرف ہے

۳۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى سِلَاحٍ يُنَجِّبُكُمْ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَيُدِّرُ أَرْزَاقَكُمْ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : تَدْعُونَ رَبَّكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَإِنَّ سِلَاحَ الْمُؤْمِنِ الدُّعَاءُ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ نے میں بتاؤں وہ ہتھیار جو تمہارے دشمنوں سے تم کو نجات دے اور تمہارے رزق تمہارے گرد چکر لگائیں۔ پھر فرمایا اپنے رب کو دن اور رات پکارو کیوں کہ مومن کا ہتھیار دعا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خُبَّالٍ الشَّعْرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الدُّعَاءُ تَرْسُ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ تَكَثَّرَ قُرْعُ الْبَابِ يُفْتَحَ لَكَ .

۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے دعا مومن کی بہت ہے جب بار بار دق الباب کر دے تو کھلے گی۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ : عَلَيْكُمْ بِسَلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَقِيلَ : وَمَا سَلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ : الدُّعَاءُ .

۵۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے اصحاب سے اپنے لئے لازم کرو۔ انبیاء کے ہتھیار کو پوچھا وہ کیا ہے فرمایا۔ دعا اور فرمایا دعا سنان سے زیادہ تیر ہے اور فرمایا دعا وہ ہے کہ بھال سے زیادہ تیر ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَيْرِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْجَلِّيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الدُّعَاءَ أَمَقَّ مِنَ السَّيِّئِ .

۶۔ دعا سنان سے زیادہ تیر ہے۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الدُّعَاءُ أَمَقُّ مِنَ السَّيِّئِ الْحَدِيدِ .

۷۔ دعا سنان سے زیادہ تیر ہے۔

تین وال باب

دَعَا رَدِّ بَلَاءٍ وَقَضَاءِ

ۛ ((بَابُ)) ۛ

ۛ (اَنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَالْقَضَاءُ) ۛ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ :
إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ ، يَنْقُضُ كَمَا يَنْقُضُ السِّلْكُ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاهِمًا .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا نازل ہونے والی بلا کو اس طرح توڑ دیتی ہے جیسے دھا کا توڑ دیا جاتا ہے اگرچہ وہ کسی قدر مستحکم بھی ہو۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرِيدٍ قَالَ : سَمِعْتُ
أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ مَا قَدْ قَدَّرَ وَمَا لَمْ يَقْدَرْ ، قُلْتُ وَمَا وَدَّ قَدْ عَرَفْتَهُ فَمَا لَمْ يَقْدَرْ
قَالَ : حَتَّى لَا يَكُونَا

۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دعا رد کرتی ہے اس مصیبت کو جو مقدر ہو چکی اور اس کو جو مقدر نہیں ہوئی
رادے نے کہا۔ جو مقدر ہو چکی وہ تو میں سمجھا۔ لیکن جو مقدر نہیں ہوئی وہ کیا ہے۔ فرمایا جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ يَسْطَافِ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاهِمًا .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا و قضا کو رد کرتی ہے اگرچہ آسمان سے نازل ہو چکی ہو اگرچہ حکم بھی ہو چکی ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الدُّعَاءَ وَالْبَلَاءَ لَيَتَرَاقِدَانِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، إِنَّ الدُّعَاءَ
لَيَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ أُبْرِمَ إِبْرَاهِمًا .

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے روز قیامت تک دعا اور بلا ساتھ ساتھ ساتھ ہے دعا بلا کو رد
کرتی ہے اگرچہ بلا کیسی ہی سخت ہو۔

۵۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : اللَّهُ غَاءٌ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ النَّازِلَ وَمَا لَمْ يَنْزِلْ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے دعا ہر بلا کو رد کرتی ہے خواہ وہ نازل ہوئے والی ہو یا نہ نازل ہوئے والی ہو

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي : الْأَدْلَكُ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَسْتَنْ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : اللَّهُ غَاءٌ يَرُدُّ الْقَضَاءَ وَقَدْ أَرَمَ إِبْرَاهِمًا - وَصَمَّ أَمْسَابِعُهُ .

۶۔ زرادرہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس سے رسول بھی مستثنیٰ نہیں ہیں نے کہا ضرور فرمایا دعا قضا کو رد کرتی ہے، چلے ایسی سخت ہو۔ آپ نے انگلیاں بند کیں اور مٹھی باندھ کر بتایا۔

۷۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : اللَّهُ غَاءٌ يَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا أَرَمَ إِبْرَاهِمًا ، فَأَكْثَرُ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ يُفْتَحُ كُلُّ رَحْمَةٍ وَنَجَاحُ كُلِّ حَاجَةٍ وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِاللَّغَاءِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بَابٌ يُكْتَرَفُ عَنْهُ إِلَّا يُؤْتِيكَ أَنْ يَفْتَحَ لِصَاحِبِهِ .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دعا قضا و قدر کو رد کرتی ہے چلے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اگر دعا کیا کرو، وہ ہر رحمت و ہر حاجت سے نجات کی گنتی ہے۔ خزانہ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا۔ بغیر دعا کے جو بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا ہے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَلَادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِاللَّغَاءِ فَإِنَّ الدُّعَاءَ وَالطَّلَبَ إِلَى اللَّهِ يَرُدُّ الْبَلَاءَ وَقَدْ قَدَّرَ وَفُضِيَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا امْتِثَاؤُهُ ، فَإِذَا دُعِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ صَرَفَ الْبَلَاءَ صَرْفَةً .

۸۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور اللہ سے طلب کرو کہ یہ طلب بلا کو رد کر دے گی اگرچہ وہ مقدر ہو چکی ہو اور صرف جاری ہونا باقی ہو جب اللہ سے دعا کی جائے گی اور سوال کیا جائے گا تو ضرور ہٹا دی جائے گی۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمٍ، رَفَعَهُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ أَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَدْفَعُ يَدَ الدُّعَاءِ الْأَمْرَ الَّذِي عَلِمَهُ أَنْ يُدْعَى لَهُ فَيَسْتَجِيبَ وَلَوْ أَمَّا وَقِيقَ الْعَبْدِ مِنْ ذَلِكَ الدُّعَاءِ لَا صَابَهُ مِنْهُ مَا يَجْنُهُ مِنْ جَبْدِ الْأَرْضِ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ دعا سے دفع کرتا ہے اس امر کو جس کے متعلق اسے علم ہوتا ہے کہ اس کے لئے دعا کی جائے گی لہذا وہ قبول کرتا ہے اور اگر بندہ کو دعا کی توفیق نہیں ہوتی تو اس کا سامنا ہوتا ہے اس مصیبت کا جو زمین پر پیدا ہوتی ہے جیسے قتل و غارت اور سرگرد وغیرہ۔

ہو تھا باب

دعا شفاۓ ہر مرض ہے

(باب ۴)

﴿إِنَّ الدُّعَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: عَلَيْكَ بِالْدُّعَاءِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرتے رہا کرو کہ وہ ہر درد کی دعا ہے۔

پانچواں باب

جس نے دعا کی قبول ہوئی

(باب ۵)

﴿إِنَّ مَنْ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ: الدُّعَاءُ كَهْفُ الْإِجَابَةِ كَمَا أَنَّ السَّخَابَ كَهْفُ الْمَطَرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا جائے اجابت اسی طرح ہے جیسے بارش کی جگہ ابر ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ،

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَبْرَزَ عَبْدُ يَدِهِ إِلَى اللَّهِ الْمَرْبِزَ الْجَبَّارَ إِلَّا اسْتَحْيَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّهَا صِفْرًا حَتَّى يَجْعَلَ فِيهَا مِنْ فَضْلِ رَحْمَتِهِ مَا يَشَاءُ ، فَإِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَرُدُّ يَدَهُ حَتَّى يَمْسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْيِهِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب بندہ خدائے عز و جبار کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو خدا کو اس کا سوال رد کرتے حیا آتی ہے اور وہ دینی رحمت سے جو چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے پس جب تمہیں سے کوئی دعا کرتا ہے اور اپنے چہرے اور سر پر بعد دعا ہاتھ پھیرتا ہے تو خدا اس کی دعا کو رد نہیں کرتا۔

چھٹا باب

إِهْشَامُ الدُّعَاءِ

(بَابُ إِهْشَامِ الدُّعَاءِ) ۶

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُونَ طَوْلَ الْبَلَاءِ مِنْ قَصِيرٍ ؟ قُلْنَا : لَا ، قَالَ : إِذَا أَلَيْمَ أَحَدُكُمْ [كُمُ] الدُّعَاءَ ، عِنْدَ الْبَلَاءِ فَاعْلَمُوا أَنَّ الْبَلَاءَ قَصِيرٌ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیا تم جانتے ہو کہ ایسی مصیبت کیسے کوتاہ ہو جاتی ہے فرمایا جب خدا کی طرف سے کسی کو دعا کا ایہام ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بلا کوتاہ ہو گئی۔

۲۔ عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي ذَلَّاجٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : مَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قَلِيلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الدُّعَاءَ إِلَّا كَانَتْ كَشْفُ ذَلِكَ الْبَلَاءِ وَشَيْكَا وَمَا مِنْ بَلَاءٍ يَنْزِلُ عَلَى عَبْدٍ مُؤْمِنٍ قَلِيلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الدُّعَاءَ إِلَّا كَانَتْ ذَلِكَ الْبَلَاءُ طَوِيلًا فَإِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ فَعَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ وَالتَّصَرُّعِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب کوئی بلا بندہ مؤمن پر نازل ہوتی ہے تو خدا اس کے دل میں دعا کرنا ڈالتا ہے گریسی صورت میں جب کہ اس بلا کا دفع کرنا قریب ہو اور جب بندہ مؤمن پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور وہ دعا سے رک جاتا ہے تو سمجھو کہ وہ مصیبت طولانی ہے۔ جب تم پر مصیبت نازل ہو تو دعا کو اپنے لئے لازم قرار دو اور خدا کے سامنے الحاح و زاری کرو۔

ساتواں باب

دعائیں تقدیم

(باب ۷)

﴿التَّقَدُّمُ فِي الدَّعَاءِ﴾

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ فِي الدَّعَاءِ اسْتَجِبَ لَهُ إِذَا تَرَلَّ بِالدُّعَاءِ ، وَفَاقَ الْمَلَائِكَةَ صَوْتُ مَعْرُوفٍ ، وَلَمْ يُحْجَبْ عَنِ السَّمَاءِ وَمَنْ لَمْ يَتَقَدَّمْ فِي الدَّعَاءِ لَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ إِذَا تَرَلَّ بِالدُّعَاءِ ، وَفَاقَ الْمَلَائِكَةَ : إِنَّ دَا الصَّوْتِ لَا تَعْرِفُهُ

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں سبقت کرتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور جب بلا کے نازل ہو رہے ہوں وہ دعا کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز پہچانی ہوئی ہے اور مقام اجابت تک پہنچنے سے وہ دعا رکتی نہیں اور جو دعائیں تقدیم نہیں کرتا تو کوزل بلا کے وقت اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتی اور ملائکہ کہتے ہیں یہ آواز ہم نہیں پہچانتے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَنَسَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ تَخَوَّفَ [مِنْ] بَلَاءٍ يُصِيبُهُ فَتَقَدَّمَ فِيهِ بِالدَّعَاءِ لَمْ يَرِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الْبَلَاءَ أَبَدًا .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو نزولِ بلا کا خوف ہو اس کو پہلے سے دعا کرتی چاہیے اس صورت میں کبھی اللہ اسے اس بلا کی صورت نہ دکھائے گا

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِزَانَ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الدَّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ يَسْتَحْسِرُ الْعَوَائِجَ فِي الْبَلَاءِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقتِ فراخی دعا کرنے سے مصیبت کے وقت چھٹکارا مل جاتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجَابَ لَهُ فِي الشَّدَّةِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص خوش رہنا چاہتا ہو سختی کے وقت اسے چاہیے کہ وقت راحت زیادہ دعا کرے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّامِ الطَّائِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ جَدِّي يَقُولُ : تَقَدَّمُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ دَعَاءً قُتِلَ بِهِ الْبَلَاءُ قَدْ عَا ، قِيلَ : صَوْتُ مَعْرُوفٍ ، وَإِذَا لَمْ يَكُنْ دَعَاءً قُتِلَ بِهِ بَلَاءٌ قَدْ عَا ، قِيلَ : أَيْنَ كُنْتَ قَبْلَ الْيَوْمِ .

۵۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے میرے جد نے فرمایا۔ دعا پہلے سے کرتے رہو۔ جب کوئی زیادہ دعا کرنے والا ہوتا ہے تو اس پر کوئی بلا نازل ہوتی ہے اور دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ تو جانی ہوئی آواز ہے اور جب زیادہ دعا کرنے والا نہیں ہوتا ہے اور نزل ہلاک کے وقت دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں آج سے پہلے تم کہاں تھے۔

۶۔ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نُجَيْدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَمْرٍو حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليہ السلام يَقُولُ : الدُّعَاءُ بَعْدَ مَا يَنْزِلُ الْبَلَاءُ لَا يَنْتَفِعُ [بِهِ] .

۶۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا نزل ہلاک کے بعد دعا فائدہ نہیں دیتی۔

آٹھواں باب

دعا پر یقین

((بَاب)) ۸

(۱) (الْيَقِينُ فِي الدُّعَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْفَرَّاءِ ، عَمْرٍو حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَظُنَّ أَنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دعا کرو تو اس کا یقین رکھو کہ وہ باب اجابت تک پہنچ گئی۔

نواں باب دعائیں رجوع قلب (باب ۹)

(الْأَقْبَالِ عَلَى الدُّعَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ يَظْهَرُ قَلْبُ سَائِرِ فَاذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ ثُمَّ اسْتَبِقْ بِالْإِجَابَةِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ اور پری دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ جبکہ باطن میں غفلت ہو، جب دعا کرو تو رجوع قلب سے توبہ کرو اور قبول ہونے کا یقین رکھو۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ قَلْبٍ لَوْ ، وَكَانَ عَائِي عليه السلام يَقُولُ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ لِلْمَوْتِ فَلَا يَدْعُو لَهُ وَقَلْبُهُ لَوْ عَنْهُ ، وَلَكِنْ لِيَجْتَهِدَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ .

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا اس کی دعا قبول نہ ہوگی جو دعا کرے بے پروا دل سے۔ اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مردہ کے لئے دعا کرے تو ایسے دل سے نہ کرے جو مردہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ کوشش کرے۔ مردہ کے لئے دعائیں اس کا وجود سامنے ہو۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْقَرَاءِ ، عَنْ ذَكْوَرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا دَعَوْتَ فَأَقْبِلْ بِقَلْبِكَ وَظَنَّ حَاجَتَكَ بِالْبَابِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب دعا کرو تو رجوع قلب سے کہ دو اور یہ یقین رکھو کہ تمہاری دعا باب

اجابت پر پہنچ گئی

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ يَطْهَرُ قَلْبُ قَائِلِهِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی سخت دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَنَسَقَى النَّاسُ حَتَّى قَالُوا : إِنَّهُ الْغَرَقَى - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدِي وَرَدَّهَا . اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ : فَفَقَرَقَ السَّحَابُ - فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَلَمْ نَسْقَ ثُمَّ اسْتَسْقَيْتَ لَنَا فَسَقَيْنَا ؟ قَالَ : ابْنِي دَعَوْتُ وَلَيْسَ لِي فِي ذَلِكَ نِيَّةٌ ثُمَّ دَعَوْتُ وَلِي فِي ذَلِكَ نِيَّةٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے باران کی طلب میں دعا کی اور لوگوں نے خیال کیا کہ زیادتی باران سے سیلاب آجائے گا اور ہم ڈوب جائیں گے حضرت نے اپنے ہاتھ سے اوپر ادا ہر بادل کو جسے کا اشارہ کر کے فرمایا، خدا یا ہمارے آس پاس برسا، ہمارے اوپر نہیں چنانچہ بادل ہٹ گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے دعا باران کی لیکن ہم سیراب نہ ہوئے آپ نے دوبارہ دعا کی تو ہم سیراب ہوئے۔ فرمایا پہلی بار میں نے دعا کی لیکن اس کے لئے نیت نہ تھی پھر دعا کی تو نیت کے ساتھ

دس وال باب

دعائیں المحاسن و زاری اور درنگ کرنا

(باب ۱۰)

• (الْإِلْحَاجُ فِي الدُّعَاءِ وَالْتِمَاسُ) •

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّوِيلِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا دَعَاكَ إِلَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي حَاجَتِهِ مَا لَمْ يَسْتَعِجِلْ ، ثُمَّ بَنَ يَعْنِي : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب بندہ دعا کرتا ہے تو خدا اس کی حاجت بر لانے میں اس لئے تاخیر کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ دیر دعا کرتا رہے۔

عبد العزیز طویل نے بھی یہی روایت حضرت سے روایت کی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعاً، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرُهُمَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عَجَلَ فَقَامَ لِحَاجَتِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَمَا يَعْلَمُ عَبْدِي أَنِّي أَنَا اللَّهُ الَّذِي أَقْضِي الْحَوَائِجَ؟

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بندہ جب حاجت بر لاری میں جلدی کرتا ہے تو خدا کہتا ہے میں وہ ہوں جو تمام حاجتوں کو پورا کرتا ہوں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ الْهَجَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا يُلْجِعُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ إِلَّا أَقْضَاهَا لَهُ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کی قسم جب کوئی بندہ مومن بارگاہ باری میں الحاح و زاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ حَسَّانٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ الْحَاحَ النَّاسَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ أَحَبَّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَيُطْلَبَ مَا عِنْدَهُ.

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے خدا اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے آپس میں ایک دوسرے سے الحاح و زاری کریں بلکہ وہ اس کو اپنی ذات ہی سے مخصوص رکھنا پسند کرتا ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ ہر شے کو اسی سے طلب کیا جائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا يُلْجِعُ عَبْدٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب بندہ خدا سے الحاح و زاری کرتا ہے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا طَلَبَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَأَلْحَقَ فِي الدُّعَاوِ اسْتَجِيبَ لَهُ أَوَّلَهُ يُسَجِّبُ [لَهُ] وَ تَأْذِيهِ الْآيَةُ: «وَادْعُوا رَبِّي عَلَى الْإِسْكَونِ بِدُعَاوِ رَبِّي شَقِيئًا»

۷۔ مندرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جو خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اور دعائیں الحاح و زاری کرے خواہ خدا قبول کرے یا نہ کرے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اے میرے رب میری دعا ہے کہ میں سختی اٹھانے والا نہ ہوں۔

گیارہواں باب وقت دعا اپنی حاجت کا ذکر

(باب ۱۱)

۵ (تَسْمِيَةُ الْحَاجَةِ فِي الدُّعَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْقَرْنِابِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَعْلَمُ مَا يُرِيدُ الْعَبْدُ إِذَا دَعَاهُ وَلَكِنَّهُ يُجِبُّ أَنْ تَبْتَ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ فَإِذَا دَعَا فَسَمِّ حَاجَتَكَ. وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ حَاجَتَكَ وَمَا تُرِيدُ وَلَكِنْ يُجِبُّ أَنْ تَسْأَلَ إِلَيْهِ الْحَوَائِجُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ کیا چاہتا ہے وقت دعا لیکن وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اپنی ضرورت کا زبان سے ذکر کرے۔ پس جب دعا کرو تو اپنی ضرورت کا نام لو اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری حاجت کو جانتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ تو اپنی حاجتوں کو زبان سے بیان کرے۔

بارہواں باب

دعاء کا اخفاء

(بَابُ إِخْفَاءِ الدَّعَاءِ) ۱۲

۱۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : دَعْوَةُ الْعَبْدِ يَرَى أَدْعُوَةً وَاحِدَةً تَعْدِلُ سَبْعِينَ دَعْوَةً عَلَانِيَةً . وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : دَعْوَةُ تُخْفِيهَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعِينَ دَعْوَةً تُظْهِرُهَا .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے چپ چاپ دعا کرنا برابر ہے علانیہ ستر دعاؤں کی اور دوسری روایت میں ہے کہ خفیہ دعا کرنا افضل ہے اور اے نزدیک الہی ستر دعاؤں سے چوبیادار کی جائیں۔

تیرہواں باب

وہ اوقات و حالات جن میں قبولیت دعا کی امید کی جساتی ہے

((بَابُ)) ۱۳

﴿الْأَوْقَاتِ وَالْحَالَاتِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا الْإِجَابَةُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اَطْلُبُوا الدُّعَاءَ فِي أَرْبَعِ سَاعَاتٍ : عِنْدَ هُبُوبِ الرِّيحِ وَزَوَالِ الْأَفْيَاءِ وَنَزُولِ الْقَطْرِ وَأَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِ الْقَتِيلِ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا چار وقتوں میں کرو ہواؤں کے چلتے وقت ، سایلوں کے ڈھلتے وقت بارش کے ہوتے وقت اور جب کسی مومن مقتول کے خون کا پہلا قطرہ گرسے کہ ان اوقات میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ فَضْلِ الْبَقْبَاقِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ : فِي الْوَتْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں قبول ہوتی ہے نماز وتر کے وقت بعد فجر، بعد ظہر، بعد مغرب۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اغْتَنِمُوا الدُّعَاءَ عِنْدَ أَرْبَعٍ : عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَعِنْدَ الْأَذَانِ، وَعِنْدَ نَزُولِ الْغَيْثِ، وَعِنْدَ الْبَقَاوِ الصَّغِيرِ لِلشَّهَادَةِ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا چار وقتوں میں کرو، وقت قرائت قرآن، وقت اذان، وقت نزول باران اور وقت دو شکر دے کے ملنے کے، کسی مؤمن کی شہادت پر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ طَلَبَهَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ، يَعْنِي رَوَالَ الشَّمْسِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار کو جب خدا سے دعا کی ضرورت ہوتی تھی تو نزول شمس کے وقت دعا کرتے تھے۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْمُحْتَارِ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ قَلْبَهُ دَعَا، فَإِنَّ الْقَلْبَ لَا يَرِيقُ حَتَّى يَحْلُصَ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تمہارے دل میں نرمی پیدا ہو تو خدا سے دعا کرو کیونکہ قلب میں جب تک خلوص نہیں ہوتا۔ اس میں نرمی نہیں آتی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي وَرَّةٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ وَقْتٍ دَعَوْتُمْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ الْأَسْحَارُ، وَتِلَاوَةُ آيَةِ فِي قَوْلِ يَعْقُوبَ عليه السلام : «سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي»، [و] قَالَ : آخِرُهُمْ إِلَى السَّحَرِ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہاری دعاؤں کے لئے بہترین وقت صبح کا ہے اور یہ آیت پڑھی جو قول یعقوب علیہ السلام ہے عتقرب میں تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا امام نے فرمایا کہ آپ نے دعا میں تاخیر کا وقت سہرا لے کر۔

۷۔ الْحَسَنُ بْنُ نَجِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ معاوية بن عمار، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبِي إِذَا طَلَبَ الْحَاجَّةَ طَلَبَهَا عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَإِذَا أَرَادَ دَلَالَ وَشَمَّ سَبَّحًا فَتَصَدَّقَ بِدُشَمٍّ شَيْئًا مِنْ طَيِّبٍ وَرَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَدَعَا فِي حَاجَتِهِ بِمَا شَاءَ اللَّهُ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار زوالِ شمس کے وقت حاجت طلب کرتے تھے جب دعا کا ارادہ کرتے تو از قسم خوشبو کچھ صدقہ دیتے اور پھر مسجد کی طرف جلتے اور جو چاہتے خدا سے دعا کرتے۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا اقْتَضَى حِلْمُكَ وَدَمَعَتْ عَيْنَاكَ، فَذُوقْ دُونَكَ، فَقَدْ قَصَدَ قَصْدَكَ.

۸۔ فرمایا امام علیہ السلام نے جب خوب خدا سے تیرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور تیری آنکھوں سے آنسو آجائیں پس مقصد تیرے قریب ہے اور تیرا ارادہ پورا ہوگا۔

۹۔ عَمْرُو، عَنْ الْجَامُورِ أَبِي، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ صَدْلٍ، عَنْ أَبِي السَّيَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُجِيبُ مَنْ عَنِدَهُ الْمُؤْمِنِينَ كُلَّ [عَمْدٍ] دَعَاءٍ فَعَلَيْكُمْ بِالْدُّعَاءِ فِي السَّجَرِ إِلَى مَلَوَغِ الشَّمْسِ فَإِنَّ سَاعَةَ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَتَقْسَمُ فِيهَا الْأَرْوَاحُ، وَتُنْفَسُ فِيهَا الْحَوَائِجُ الْعَظِيمَةُ.

۹۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا اپنے مومن بندوں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ وہ زیادہ دعا کرنے والا ہو پس دعا کرتے رہو جس کا وقت صبح سے دوپہر تک ہے اس وقت میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور بڑی سے بڑی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُرَيْسَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً مَا يُمْرَأُ بِهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يَصَلِّيُ وَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا لَا اسْتِجَابَ لَهَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ. قُلْتُ: أَمْلَحَاتِ لَهْ وَأَنِّي سَاعَةٌ هِيَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَ: إِذَا هَضَمْتَ نِعْمَتَ اللَّيْلِ فِي السَّجَرِ الْأَوَّلِ مِنْ أَوَّلِ التَّجَنُّبِ.

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے لئے بندہ

مسلم یعنی بیدار ہو کر نماز پڑھے اور اس میں اللہ سے دعا کرے تو ہر رات میں اس کی دعا قبول ہوگی راوی کہتا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کون سی ساعت ہے فرمایا جب نصف رات گزر جائے تو وہ اول نصف کا چھٹا حصہ ہے۔

چودہواں باب

رغبت فی عمل نافع خواہش ترک منہر گرید زاری تو جہاں اللہ دعا خالص پناہ طلبی اور سوال
(باب ۱۴)

الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ وَالنَّضْرُوعُ وَالنَّشَلُ وَالْإِنْهَالُ :-
(وَالِاسْتِعَاذَةُ وَالْمَسْأَلَةُ) ۵

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيِّبِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «لَا تُدْعُوا أَرْضَ سَقَبَةَ بِطَهْنٍ كَفَيْتُكَ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ حَتَّى تَحْمَلَ طَهْنُكَ كَفَيْتُكَ إِلَى السَّمَاءِ»
۲۔ وَهَلْ هُوَ مَسْأَلُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «لَا تُدْعُوا بِالسَّجِّ وَاحِدَةٍ تَسِيرُ بِهَا ، وَالنَّضْرُوعُ تَسِيرُ بِأَصْبَعِكَ وَتُحْبِطُ كَفَيْتُكَ ، وَالْإِنْهَالُ مَقْعُ الْمَسِيرِ وَمَا هُمَا وَمَا لَكَ مَعَهُ ، ثُمَّ ادْعُ»

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف اٹھاؤ (یعنی جو آسمان سے نازل ہو گیا اسے لینے والے ہو) اور رعبت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کرے۔ (گویا جو زمین پر بہت آسمان سے نازل ہونے والی ہوا سے دونوں سے دفع کر رہے) اور تنیل یہ ہے ایک انگلی (انگشت شہادت) اٹھا کر اشارہ کرنا (یعنی غیر خدا سے قطع تعلق کی گواہی اور تفرع کی صورت یہ ہے کہ اشارہ کرنا دو انگلیوں سے اور ان کو ادھر ادھر حرکت دینا اور اہمال کے معنی ہیں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور ان کو آسنبہائی ہوئی آنکھوں کے پاس لانا اور پھر دعا کرنا

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَا اسْتَكَاؤُ الرِّبِّيِّهِمْ وَمَا يَنْصُرُ عُونُ» فَقَالَ : الْإِسْتِكَاءُ هُوَ الْخُضُوعُ وَالنَّضْرُوعُ هُوَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالنَّشَلُ رَفْعُهُمَا

۲۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اس قول خدا کے متعلق انھوں نے اپنے رب سے استکانت اور تضرع کی کہ استکانت سے مراد ہے انکساری اور سرور تخی اور تضرع سے مراد ہے دونوں ہاتھ اٹھا کر الحاح و زاری کرنا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ إِسْحَاقَ اللَّؤْلُؤِيِّ، عَنْ زَكْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذَكَرَ الرَّغْبَةَ، وَأَبْرَزَ بَاطِنَ رَاحَتِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَهَكَذَا الرَّغْبَةَ، وَجَعَلَ ظَهْرَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَهَكَذَا النَّضْرُ عَ: وَحَرَكَ أَصَابِعَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَهَكَذَا التَّبَتُّلُ: وَبَرَفَعَ أَصَابِعَهُ مَرَّةً وَبَضَعَهَا مَرَّةً، وَهَكَذَا الْإِبْتِهَالُ: وَمَدَّ يَدَهُ بِلَفْظٍ، وَجَّهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَلَا يَتَبَهَّلُ حَتَّى تَجْرِيَ الدَّمْعَةُ

۳۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رغبت کا ذکر فرماتے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف نمایاں کیا اور فرمایا ایسے ہی رہیے اور حضرت نے دونوں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کی پھر فرمایا تضرع کی صورت یہ ہے کہ اپنی انگلیوں کو دائیں بائیں طرف حرکت دی اور بتسل کی صورت یہ بتائی کہ اپنی انگلیوں کو ایک بار اٹھایا ایک بار گرایا اور ابھال کی صورت بتائی کہ روبرو قبلہ اپنے ہاتھ اپنے چہرہ کے سامنے لائے اور روئے آسوجاری ہو گئے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَرَّ بِي رَجُلٌ وَأَنَا دَعُو فِي صَلَاتِي بِسَارِي فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ يَمِينُكَ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقًّا عَلَى هَذِهِ كَحَقِّهِ عَلَى هَذِهِ. وَقَالَ: الرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ بَاطِنَهُمَا، وَالرَّغْبَةُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَتُظْهِرُ ظَاهِرَهُمَا، وَالنَّضْرُ عَ تَحْرِكُ السَّبَابَةَ الْيُمْنَى يَمِينًا وَشِمَالًا، وَالتَّبَتُّلُ تَحْرِكُ السَّبَابَةَ الْبُسْرَى تَرَفَعُهَا فِي السَّمَاءِ رِسْلًا وَتَضَعُهَا، الْإِبْتِهَالُ تَبْسُطُ يَدَيْكَ وَذِرَاعُكَ إِلَى السَّمَاءِ: وَالْإِبْتِهَالُ حِينَ تَرَى أَسْبَابَ الْبَلَاءِ.

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر و ادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص میری طرف سے جبکہ میں تعقیب نمازیں بایاں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کر رہا تھا گزرا اور کہنے لگا: اے بندہ خدا داہنے ہاتھ سے دعا کر، میں نے کہا اللہ کا حق جس طرح داہنے پر ہے بائیں پر بھی ہے اور حضرت نے فرمایا طریقہ رغبت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پھیلانے اور باطنی حصہ کو ظاہر کرے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلانے اور پشت دست کو آسمان کی طرف کرے، اور تضرع کی حالت میں

دارہی انگشت شہادت کو داہنے بائیں حرکت دے اور قبل میں بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھائے پھر ملے سے نیچے لائے اور اٹھال یہ ہے کہ ہاتھ اور کلامیوں کو آسمان کی طرف اٹھائے اور اٹھال اسی وقت اچھلائے کہ اسباب بکا اپنے اندر پائے۔

۵۔ عَنْ أَبِي أَوْغَيْرٍ ، عَنْ هَارُونَ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الدُّعَاءِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فَقَالَ : عَلَى أَرْبَعَةِ أَوْجِدٍ : أَمَّا التَّمَوُّدُ فَتَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِبِاطْنِ كَفِّكَ وَأَمَّا الدُّعَاءُ فِي الرَّقِيِّ فَتَبْسُطُ كَفَّيْكَ وَتُقْضِي بِبِاطْنَيْهِمَا إِلَى السَّمَاءِ وَأَمَّا التَّنْبُلُ فَأَيْمَاءُ بِأَصْبَعِكَ السَّبَّابَةِ وَأَمَّا الْإِبْتِهَالُ فَرَفْعُ يَدَيْكَ تَجَاوِزَ رُؤُوسِ مَارِاسِكَ وَدُعَاءُ التَّنَضُّعِ أَنْ تَحَرِّكَ أَصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ مِثْلَ يَلِي وَجْهِكَ وَهُوَ دُعَاءُ الْخَيْفَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دعا اور رفع الیدین کے متعلق پوچھا فرمایا اس کی چار صورتیں ہیں پناہ مانگنے کے لئے رو بقبلہ ہو کر اپنی ہتھیلی منہ کے سامنے رکھے اور رزق کے دعا کے وقت دونوں ہاتھ پھیلانے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کرے اور قبل کے لئے اشارہ کرے انگشت شہادت سے اپنے ہاتھ کیسر کے مقابل لائے اور تضرع میں چہرہ کے مقابل لاکر انگشت شہادت کو حرکت دے یہ صورت ترس و اضطراب کے وقت ہے۔

۶۔ تَحْمِيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ نَعْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا اسْتَكَاوُا إِلَى رِيسِهِمْ وَمَا يَنْتَضِرُونَ» قَالَ : الْإِسْتِكَانَةُ هِيَ الْخُضُوعُ وَالتَّنَضُّعُ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّنَضُّعُ يَوْمًا .

۶۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا استکانت سے مراد خضوع و خشوع ہے اور تضرع سے مراد ہاتھوں کا اٹھانا اور الحاح و زاری کرنا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرَبِ بْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزَادَهُ قَالَا : قُلْنَا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ الْمَسْأَلَةُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى؟ قَالَ : تَبْسُطُ كَفَّيْكَ قُلْنَا كَيْفَ الْإِسْتِعَادَةُ؟ قَالَ : تُقْضِي بِكَفِّكَ وَالتَّنْبُلُ الْإِيمَاءُ بِالْأَصْبَعِ ، وَالتَّنَضُّعُ : تَحَرِّكُ الْأَصْبَعِ ؛ وَالْإِبْتِهَالُ أَنْ تَمْدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا .

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رادیوں نے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیسے کیا جائے فرمایا

اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر چہرہ کے مقابل لاؤ، ہم نے کہا استعاذہ میں کیا صورت ہو۔ فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کی پشت قبیلہ کی طرف ہو اور مبتل میں انگلی سے اشارہ کرو اور تفرع میں انگلی کو حرکت دو اور اہتسال میں اپنے دونوں ہاتھ دراز کرو ہر طرف۔

پندرہواں باب

بکار

(بابُ الْبُكَاءِ) ۱۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مَمْنُونِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ نَجْبِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا لَدُنْ مَوْعٍ فَإِنَّ الْفَطْرَةَ تَطْفِيءُ بِجَارِ مِنْ نَارٍ فَوَدَّ الشَّرُّ قُبُورَ الْعَيْنِ وَمَا بَالَهُمْ يَرَهُنَّ وَجْهًا قَرِيرًا وَلَا دَلِيلَةَ فَإِذَا فَاغَمَّتْ حِدَّةً مَدَانَهُ عَلَى النَّارِ وَلَوْ أَنَّ بَاكِيًا بَكَى فِي أُمَّتِهِ لَرُحِمُوا.

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی چیز سوائے آنسوؤں کے ایسی نہیں جس کے لئے ناپ اور وزن نہ ہو۔ خوف خدا میں آنسوؤں کا ایک قطرہ آگ کے دیاؤں کو بجھا دیتا ہے جو آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبائے گی روز قیامت اس شخص کے لئے نہیر کی حساب ہوگی نہ ذلت، جب آنسو بہہ نکلیں گے تو اللہ آتش جہنم کو حرام کر دیگا اور اگر کوئی رونا والا پوری قوم کے لئے روئے گا تو خدا ان سب پر رحم کرے گا۔

۲۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ فضال، عَنْ أَبِي حَبِيلَةَ وَمَمْنُونِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ نَجْبِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ عَيْنٍ إِلَّا وَهِيَ بِأَكْبَرِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنًا بَكَتْ مِنْ خَوْفِ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ وَرَفَعَتْ عَيْنٌ بِمَا بَالَهُمْ خَشْيَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَزَنًا مَعْرُوفًا وَجَلَّ سَائِرُ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ وَلَا فَاحِشَتَ عَلَى حِدَّةٍ فَرَهُقَ ذَلِكَ الْوَجْهَ قَتَرًا وَلَا دَلِيلَةَ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَلَهُ كَيْلٌ وَوَزْنٌ إِلَّا لَدُنْ مَوْعَةٍ، فَوَدَّ الشَّرُّ رُحْلَ عَيْنٍ يَطْفِيءُ بِأَكْبَرِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ، فَلَوْ أَنَّ عَبْدًا بَكَى فِي أُمَّتِهِ لَرُحِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَكْبَرِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِكَاءِ ذَلِكَ الْعَمَلِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو خوف خدا میں روتی ہو جب کسی کی آنکھ خوف خدا میں آنسو بھر لاتی ہے تو خدا اس کے تمام بدن پر آتش روزخ کو حرام

کردینا ہے اور جس کے رخسار پر آنسو بہہ کر آجائے میں تو روز قیامت نہ اس پر تیرگی ہوگی اور نہ ذلت، ہر شخص کے لئے ناپ اور وزن ہے سوائے آنسوؤں کے، اللہ تعالیٰ اس سے آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اور اگر کوئی بندہ پوری قوم کے لئے دُعا کرے تو اللہ اس سب پر رحم کرتا ہے۔

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَنَعَ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَنْ مَنَعَ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ ، لَوْ أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، مِنْ فُتُورِ نَفْسِهِ فِي سَوَاءِ اللَّيْلِ مَخَافَةَ مَنْ أَنَّهُ لَا يَرَاهُ ، عَزَّ وَجَلَّ ،

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک کوئی قطرہ ان آنسوؤں سے زیادہ پیارا نہیں جو تارکی کی شب میں خوفِ خدا میں نکلے جائیں۔

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَنَعَ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَنْ مَنَعَ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ ، لَوْ أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، مِنْ فُتُورِ نَفْسِهِ فِي سَوَاءِ اللَّيْلِ مَخَافَةَ مَنْ أَنَّهُ لَا يَرَاهُ ، عَزَّ وَجَلَّ ،

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر آنکھ روز قیامت روئے کی سوائے تین آنکھوں کے ایک وہ جو امرِ حرام دیکھنے سے بند رہی۔ دوسرے وہ جو طاعتِ خدا میں رہا، کہ جاگی، تیسرے وہ جو نصف شب میں خوفِ خدا میں رہا۔

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَنَعَ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَنْ مَنَعَ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ ، لَوْ أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، مِنْ فُتُورِ نَفْسِهِ فِي سَوَاءِ اللَّيْلِ مَخَافَةَ مَنْ أَنَّهُ لَا يَرَاهُ ، عَزَّ وَجَلَّ ،

۵۔ ترجمہ حدیثِ اول میں گذرا۔

۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَنَعَ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَنْ مَنَعَ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ ، لَوْ أَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، مِنْ فُتُورِ نَفْسِهِ فِي سَوَاءِ اللَّيْلِ مَخَافَةَ مَنْ أَنَّهُ لَا يَرَاهُ ، عَزَّ وَجَلَّ ،

يَا رَبِّ فَمَا لِمَ مَنَعَ زَادَ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِ فَجَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَىٰ أَمَّا الرَّاجِدُونَ فِي الدُّنْيَا فَمِنَ الْجَنَّةِ وَ
أَمَّا الْكَافِرُونَ مِنْ حَشِيَّتِي فَمِنَ الرَّفِيعِ الْأَعْلَى لَا يَشَارِكُهُمْ أَحَدٌ وَأَمَّا الْوَارِعُونَ عَنِ مَعَاصِي فَمِنَ
الْفَيْشِ النَّاسِ وَلَا أَفْتَشُهُمْ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ نے وحی کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف تین خصالتیں مجھے سب سے
زیادہ محبوب ہیں ان سے زیادہ میرے بندوں کے لئے ذریعہ قربت اور کچھ نہیں موسیٰ نے کہا وہ کیا ہیں خدا نے فرمایا
وہ ہیں زہد فی الدنیا، گناہوں سے پرہیز، میرے خدائے ربنا، موسیٰ نے پوچھا۔ ان کا اجر کیلئے۔ فرمایا زاہدوں کے
لئے جنت، رونے والوں کے لئے وہ بلند مرتبہ جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہو گا اگر گناہوں سے بچنے والوں کو بے حساب
کتاب داخل جنت کر دے گا۔

۷۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِمْرَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَكُونُ أَسْوَأَ قَائِمِي الْيُسْكَاءِ وَلَا يَجِيبُنِي دَارُ مَا كَرِهْتُ بَعْضُ مَنْ مَاتَ مِنْ
أَهْلِي قَائِمٌ وَ آخَرُ قَبْلَ يَجُوزُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ قَدْ تَرَوْهُمْ قَبْلًا فَقُلْتُ قَائِمٌ وَ آخَرُ رَبِّكَ
تَبَارَكَ وَ تَعَالَى .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں دعا کے وقت رونے کی خواہش
رکھتا ہوں لیکن رونا آتا نہیں اکثر میں کسی مرے ہوئے عزیز کو یاد کرتا ہوں تو دل نرم ہو جاتا ہے اور رونے لگتا ہوں
آیا یہ درست ہے فرمایا۔ ہاں یاد کر اور جب قلب نرم ہو جائے تو رونا اور اس وقت اپنے رب سے دعا کر۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِمْرَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ
قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنْ لَمْ تَكُنْ بِكَ بُكَاءٌ قَبْلَ أَنْ

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تجھ کو رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنا۔

۹۔ عَنْ أَبِي قَعْقَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ الشَّارِبِيِّ قَالَ
قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنِّي أَسْأَلُ فِي الدُّعَاءِ وَ لَيْسَ لِي بُكَاءٌ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ لَوْ قُتِلَ نَاسٌ الدُّعَاءُ

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں تکلف دعا میں رونا ہوں وہ بکا نہیں
ہوتی فرمایا تھکنا ہے اگر کھلی کے سر کے برابر بھی آنسو نکل آئے۔

۱۰۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ جُعِلَ لَكُمْ أَوْ يَكُونُ أَوْ جَاحِدٌ مِنْ دَعَاؤِهِ ، يُدْأَى بِهِ وَهُوَ مُجَرَّدٌ ، أَنْ يَبْقِيَ عَلَيْهِ كَمَا مَوَاهِلُهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَسَلَّ جَاحِثَكَ وَتَبَاكَ وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ الدُّبَابِ ، إِنْ أَبِي يَبْقَى كَانَ يَقُولُ : إِنْ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ بَاكَ .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا اگر کسی بات کا خوف ہو یا کوئی حاجت ہو تو اللہ کی طرف رجوع کر اور اس کی شان کے لائق اس کی حمد و ثناء کر اور نبی پر درود بھیج اور رو کر اپنی حاجت طلب اگرچہ بقدر گھس آئو نیلے میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ خدا سے سب سے زیادہ قریب ہونے والا وہ بندہ ہے جو سجدہ میں رونے والا ہو۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْجَلِيلِ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ لَمْ يَجْعَلْ الْبُكَاءُ قَتْبًا ، فَإِنَّ خَرَجَ مِنْكَ مِثْلُ رَأْسِ الدُّبَابِ فَبَقِيَ بَقِيَّةٌ .

۱۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر رونے نہ آئے تو بہ تکلف درود اگر بقدر سرگھس آئو نیل گیا تو مبارک

ہو مبارک ہو۔

سولہواں باب

ثناء الہی قبل دعا

(باب ۱۶)

(النَّاءُ قَبْلَ الدَّعَاءِ)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا كُمْ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْأَلَ مِنْ رَبِّهِ شَيْئًا مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَتَّى يَبْدَأَ بِالنَّاءِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَدْحَ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ حَوَائِجَهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تم خدا سے کچھ مانگنا چاہو دنیا یا دین کے معاملہ میں تو پہلے خدا کی حمد و ثناء کر و اور رسول اللہ پر درود بھیجو پھر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ فِي كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : إِنْ الْمَدْحَةُ قَبْلَ

الْمَسْأَلَةِ فَإِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَمَجِيدُهُ . قُلْتُ : كَيْفَ أُمَجِّدُهُ ؟ قَالَ : تَقُولُ : يَا مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ، يَا فَعَّالًا لِمَا يُرِيدُ ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يَا مَنْ هُوَ الْمُنْظَرُ الْأَعْلَى . يَا مَنْ هُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کتاب امیر المؤمنین علیہ السلام میں ہے کہ خدا کی حمد سوال سے پہلے کرنی چاہیے۔ جب دعا کرو تو خدا کی تعجید کرو اور کہو اے وہ پاک ذات جو رکھنے سے زیادہ مجھ سے قریب ہے اے ہر ارادہ کے پورا کرنے والے، اے وہ جو ہر تسلیے انسان اور اس کے قلب کے درمیان، اے وہ ذات جس کی قدرت بلند سے بلند مقام پر نظر آتی ہے۔ اے وہ ذات جس کی شن کوئی شے نہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ . عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا مَهِئَ الْمِدْحَةَ . ثُمَّ النَّشَاءُ . ثُمَّ الْإِقْرَارُ بِالذَّنْبِ . ثُمَّ الْمَسْأَلَةُ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا خَرَجَ عَبْدٌ مِنْ رَبِّهِ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اول مدرج وثنائے الہی کی جلسے پھر اپنے گناہ کا استہرا پھر اس سے سوال ہو واللہ استہرا کے بعد انسان گناہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْهُ الْإِثْمُ قَالَ : ثُمَّ النَّشَاءُ ، ثُمَّ الْإِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ .

۴۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا اول ثنائے خدا پھر گناہ کا اقرار۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا رَدَّتْ أَنْ تَدْعُوَ فَمَجِّدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاحْمَدُهُ وَتَبِعْهُ وَهَيِّلْهُ وَأَتْنِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ ، ثُمَّ سَلْ تَعَطَّ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تعجید و تحمید و تسبیح و تہلیل کرو اس کی ثناء کرو، محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر سوال کرو تم کو مل جائے گا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمْ الْحَاجَةَ فَلْيُشْنِ عَلَى رَبِّهِ وَلْيَمْدَحْهُ فَإِنَّ السَّرَّ جُلَّ إِذَا طَلَبَ .

الْحَاجَّةُ مِنَ الشُّطْرَانِ هَيَّأْ لَهُ مِنَ الْكَلَامِ أَحْسَنَ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَإِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَّةَ فَمَجِّدُوا اللَّهَ الْغَزِيرَ الْجَبَّارَ وَامْدَحُوهُ وَأَثْنُوا عَلَيْهِ تَقُولُ : «يَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ ، يَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجَمَ ، يَا أَحَدُ يَا مَعْدُ ، يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، يَا مَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ وَيَقْضِي مَا أَحَبَّ ، يَا مَنْ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ ، يَا مَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى ، يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ، يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ ، وَأَكْثِرُ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَسْمَاءَ اللَّهِ كَثِيرَةٌ وَصَلَّى عَلَى نَحْوِ وَآلِهِ وَقُلْ : «اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَائِلَ مَا أَكْتُفِي بِهِ وَجْهِي وَأُوذِّي بِهِ عَنْ أَمَانَتِي وَأَصِلْ بِهِ رَحْمِي وَيَكُونُ عَوْنًا لِي فِي الْحِجِّ وَالْمَعْرَةِ وَقَالَ : إِنْ رَجَلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَجَّلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، وَجَاءَ آخِرُ فَصْلِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ [وَأَلِهِ] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَلْ تُعْطَ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں کوئی حاجت طلب کرے تو چاہیے کہ پہلے خدا کی حمد و ثناء کرے کہ نہ تکبر جو بادشاہ سے کوئی حاجت رکھتا ہے وہ اپنی طاقت سے پہلے اس کی مدد کرتا ہے لہذا جب حاجت طلب کرو تو عزیز جبار خدا کی طرح و ثنا کرو اور کہو اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ کریم اے وہ جو ان سب سے بہتر ہے جن سے ال کیا جاتا ہے اور اسے رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر اے اے وہ جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا جس کے نہ باپ ہے نہ اولاد ، جو چاہتا ہے کرتا ہے اور دیکھنا چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو پسند کرنا چاہے پورا کرتا ہے اے وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان ہے اے وہ جو منظر اعلیٰ پر ہے اس کی مثل کوئی نہیں اے سمیع و بصیر وغیرہ اسمائے الہی ذکر کرے ، محمد و آل محمد پر دوسرے بھیجے اور کہہ یا اللہ میرے رزق مال میں زیادتی کرنا کہ میں اس سے اپنی آبر و بچاؤں اور امانت کو ادا کروں اور صلہ رحم کروں اور میری مدد کرکے عمرہ میں اور لذت فرمایا ایک آدمی مسجد میں آیا۔ دو رکعت نماز پڑھی پھر اللہ سے سوال کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے اپنے رب سے مانگنے میں جلدی کی ، دوسرا آیا نماز پڑھی اور خدا کی حمد و ثناء کی اور نبی پر درود بھیجا رسول اللہ نے فرمایا سوال کر تجھے ملے گا۔

۷۔ «تُحَدِّثُ بِنَحْوِ عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَأَبْدَأَ قَبْلَ الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَاجِلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ ، ثُمَّ دَخَلَ آخِرُ فَصْلِي ، أَتَنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَلْ تُعْطَ . ثُمَّ قَالَ : إِنْ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الشَّاءَ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ قَبْلَ الْمَسْأَلَةِ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَبَّائِي الرَّجُلِ يَطْلُبُ الْحَاجَّةَ فَيُحِبُّ أَنْ يَقُولَ لَهُ خَيْرًا قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَهُ حَاجَتَهُ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص مسجد میں آیا اس نے حمد و ثنا را اور درود سے پہلے ہی دعا شروع کر دی۔ رسول اللہ نے فرمایا اس نے دعا میں جلدی کی، پھر دوسرا آیا اس نے حمد و ثنا کی اور رسول اللہ پر درود بھیجا، حضرت نے فرمایا اب سوال کر تجھے ملے گا۔ پھر کتاب علیہ السلام میں ہے اللہ کی تعالیٰ درود وال محمد پر درود سوال کرنے سے پہلے ہونا چاہیے جب تم کسی کے پاس حاجت لے کر جلتے ہو تو حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے متعلق کچھ کلمات خیر کہتے ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ: آيَاتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَهُمَا فَلَا أَحْبَهُمَا قَالَ: وَمَا هُمَا؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَادْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» فَدَعَاؤُهُ وَلَا تَرَى إِجَابَةً، قَالَ: أَفَتَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعَدَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَوَيْلٌ لَكَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَيْكُنِي أَحْبَبْتُكَ، مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ ثُمَّ دَعَا مِنْ جِهَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: وَمَا جِهَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: تَبْدَأُ فَتَقْعَمُ دُلَّاهُ وَتَذْكُرُ نِعْمَةَ عَبْدِكَ ثُمَّ تَسْكُرُهُ ثُمَّ تَعُودِي عَلَى الشَّيْءِ الَّذِي تَذْكُرُ دُلَّاهُ فَتَقْرَأُ بِهَا ثُمَّ تَسْتَعِيذُ بِهَا فَبِهَذَا جِهَةُ الدُّعَاءِ، ثُمَّ قَالَ: وَمَا آيَةُ الْآخَرَى؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَلْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَبِهِ يَخْلَعُ» وَهُوَ خَيْرُ الزَّائِقِينَ، يَا أَبَتِي أَنْفِقُوا وَلَا تَلْفُوا خَلْعًا، قَالَ: أَفَتَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْلَفَ وَعَدَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَوَيْلٌ لَكَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَكْتَسَبَ الْمَالَ مِنْ حِلٍّ وَانْفَقَهُ فِي حِلٍّ لَمْ يَنْفِقْ وَرَهْمًا إِلَّا أُخْلِفَ عَلَيْهِ.

۸۔ مروی ہے ابو عبد اللہ سے راوی نے کہا دو آیتیں کتاب خدا میں ایسی ہیں کہ میں ان، مطلب تلاش کرتا ہوں اور نہیں پاتا۔ فرمایا وہ کیا ہیں۔ راوی نے کہا۔ ایک آیت تو یہ ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ ہم دعا کرتے ہیں اور قبول نہیں ہوتے۔ حضرت نے فرمایا تمہارا خیال یہ ہے کہ خدا وعدہ خلافی کرتا ہے۔ راوی نے کہا نہیں، فرمایا پھر ایسا کیوں ہے اس نے کہا معلوم نہیں۔ فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جس نے حکم خدا کی اطاعت کی اور طریقہ سے دعا مانگی تو ضرور قبول ہوگی راوی نے پوچھا وہ طریقہ دعا کیا ہے۔ فرمایا ابتدا حمد خدا سے اور اس کا نعمتوں کا جو تیرے پاس ہیں ذکر اور اس کا شکر ادا کرو اور درود بھیج نبی پر، پھر اپنے گناہ یاد کرو ان کا اقرار کرو، پھر خدا سے دعا مانگو، یہ ہے طریقہ دعا مانگنے کا۔ پھر سر رہا دوسری آیت کیا ہے۔ اس نے کہا۔ جو تم راہ خدا میں حسیح کرتے ہو وہ لوٹ کر آتا ہے اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ میں خرچ کرتا ہوں مگر واپس نہیں آتا۔ فرمایا تو کیا خدا وعدہ خلافی کرتا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر ایسا کیوں ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا جو کوئی تم میں سے حلال طریقہ سے کما کر راہ خدا میں خرچ کرے گا۔ پھر ایک درہم بھی

نہیں کرے گا تو اللہ اس پر انعام کرے گا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ مَعْنٍ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ سَرَّ أَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتُهُ فَلْيُطِيبْ مَكْتَبَتَهُ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو چاہتا ہے اس کی دعا قبول ہو اس کو چاہیے کہ پاک کماٹی کرے۔

ستر ہواں باب لوگوں کو مل کر دعا کرنا (باب ۱۷)

❦ (الاجتماع فی الدعاء) ❦

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَابِطِيِّ ، عَنْ دُرِّسَ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ رَهْطٍ أَرْبَعِينَ رَجُلًا اجْتَمَعُوا يَدْعُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعِينَ فَارْبَعَةٌ يَدْعُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا أَرْبَعَةَ فَوَاحِدٌ يَدْعُو اللَّهَ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَيَسْتَجِيبُ اللَّهُ الْعَرِيزَ الْجَبَّارُ لَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاں چالیس آدمی جمع ہو کر خدا سے دعا کریں گے تو خدا اس کو قبول کرے گا اور اگر چالیس نہ ہوں اور صرف چار ہوں تو دس مرتبہ اللہ سے دعا کریں اور چار نہ ہوں صرف ایک آدمی چالیس یا دعا کرے۔ خدا سے عزیز و جبار اس کی دعا قبول کرے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ أَرْبَعَةٌ رَهْطٌ قَطُّ عَلَى أَمْرٍ وَاحِدٍ فَدَعَا [اللَّهُ] إِلَّا تَقَرَّرَ قَوْلُهُمْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب چار آدمی کسی امر پر اتفاق کر کے خدا سے دعا کرتے ہیں تو ان کے متفق ہونے سے پہلے خدا دعا قبول کرتا ہے۔

۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَنِّي بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كُنْ لِي عَيْدًا إِذَا خَرَجْتُ مِنْ أَرْضِ جَمْعِ النَّاسِ ، وَالتَّهَنُّاتِ ثُمَّ دَعَاؤُهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ جب مخزون ہوتے ہیں کسی معاملہ میں۔ تو عورتوں اور لڑکوں کو جمع کر کے دعا کرتے ہیں اور وہ سب آمین کہتے ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكَّوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : الدَّاعِي وَالْمُؤْمِنُ فِي الْأَجْرِ شَرِيكٌ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا اجر میں دونوں شریک ہیں۔

اٹھارہواں باب مومنین کو اپنی دعا میں شریک کرنا

۱۸ (بَابُ)

۱۸ (بَابُ) (الْعُمُومُ فِي الدَّعَاءِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَبِّ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْمَمْ ، فَإِنَّهُ أَوْجِبُ لِلدُّعَا .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو عام مومنین کو اس میں شریک کرے کہ یہ دعا کے لئے حجاب کو قطع کرنے والی ہے۔

انیسواں باب سبب تاخیر اجابت دعا

۱۹ (بَابُ)

۱۹ (بَابُ) (مَنْ أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْإِجَابَةُ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ تَهْمَانِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي

الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ حَاجَةً مُنْذُ كَذَا وَكَذَلِكَ وَقَدْ دَخَلَ قَلْبِي مِنْ إِيْطَائِهَا شَيْءٌ ، فَقَالَ : يَا أَحْمَدُ إِنَّا إِنْ وَالشَّيْطَانُ أَنْ يَكُونَ لَكَ عَلَيْكَ سَبِيلٌ حَتَّى تَقْبِلَ ذَلِكَ ، إِنْ أَرَادَ جَعْفَرٌ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ : إِنْ الْمُؤْمِنُ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةً فَبُورَ حَاجَتِهِ لَمْ يَجِبْ إِجَابَتُهَا إِصْوَتُهُ وَاسْتِمَاعُ تَحِيَّيِهِ ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ مَا أَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ دُعَائِهِمْ مِنْ دُنْيَا خَيْرَ لَهُمْ وَمَعَاجِلَ لَهُمْ فِيهَا وَأَيُّ شَيْءٍ الدُّنْيَا ، إِنْ أَرَادَ جَعْفَرٌ أَنْ يَكُونَ لَكَ سَبِيلٌ لِلْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَكُونَ دُعَاؤُهُ فِي الرَّحَاءِ دَعْوًا مِنْ دُعَائِهِ فِي الشَّيْءِ ، لَيْسَ إِذَا أُعْطِيَ فَقَدْ ، فَاسْأَلِ الدُّعَاءَ قَوْلَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِتَكَارُرٍ وَعَازِلِكِ بِالْقَبْرِ وَطَلِبِ الْحَلَالَ وَصَلِّهِ الرَّجَمُ وَإِنْ لَمْ يُمْكِنَ لَكَ ذَلِكَ فَاسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلَ الْبَيْتِ نَوَاصِي وَتَلَمَّحًا وَنَحْسًا إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، فَمَرَى وَاللَّهِ فِي ذَلِكَ الْعَرِيقَةِ الْجَسَدُ بِأَنَّ حَاجَتِ النِّعْمَةِ فِي الدُّنْيَا إِذَا سَأَلَ فَأُعْطِيَ طَلِبَ غَيْرِ الَّذِي سَأَلَ وَصَوْرَتِ النِّعْمَةِ فِي عَالَمِهِ فَلَا تَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ إِذَا كَثُرَتِ النِّعَمُ كَانَتْ الْمُسْلِمُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى حَظَرٍ لِلْحَقُوقِ الَّتِي تُحِبُّ عَلَيْهِ وَمَا يُعْطَى مِنَ النِّعَمِ فِيهَا : أَخْبِرْنِي عَنْكَ لَمْ أَتِي قُلْتُ أَتْ قَوْلًا أَكُنْتُ تَتَّقِي بِهِ مِثْبَتِي : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ يَقُولُ لَكَ قِيمَتُ أَتَى وَأَنْتَ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ : قَالَ : فَكُنْ بِأَلَمِهِ أَوْتَقِ فَإِنَّهُ عَلَى مَوْعِدٍ مِنْكُمْ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : هُوَ إِذَا سَأَلَكَ بِأَيْدِي عِبْدِي وَإِنِّي فِيكَ أُحِبُّ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَا : وَقَالَ لَا تَقْطَعُوا مِنَ رَحْمَةِ اللَّهِ : وَقَالَ : هُوَ اللَّهُ يُعَذِّبُكُمْ مَقْعَرَةً مِنْهُ فَصَلُّوا فَكُنْ بِأَلَمِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْتَقِ فَإِنَّهُ يُعَذِّبُكُمْ وَلَا تَجْعَلُوا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا خَيْرًا فَإِنَّهُ مُعَذِّبُكُمْ .

۱۔ ابوالنضر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں نے اللہ سے فلاں فلاں سال یہ یہ دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی اس تاخیر سے میرے دل میں شیطان و وسوسہ پیدا ہوا حضرت نے فرمایا اے احمد اپنے کو شیطان کی دھمکی (مکاری) سے بچو اور اس کو اپنے میں راہ نہ دو کہ وہ تمہیں رحمت خدا سے مایوس بنادے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب مومن اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ اجابت میں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ وہ اس کی آواز اور گویہ وزاری کو دوست رکھتا ہے پھر فرمادیا اور اللہ اس امر میں جو مومنین امور دنیا کے متعلق طلب کرتے ہیں اس لئے تاخیر کرتا ہے کہ آخرت میں ان کے لئے بہتری ہو اور دنیا کیا اور اس کی مایہ کیا اور حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کو چاہیے جس طرح وہ اللہ سے بیعت میں اللہ کو پکارتا ہے اسی طرح راضیت کے وقت بھی پکارتے۔ مومن کو چاہیے کہ تاخیر اجابت سے ملول نہ ہو نہ خدا احب بہ حالہ کام کرتا ہے تم کو صبر کرنا چاہیے۔ حلال روزی طلب کرو، صلہ رحم کرو لوگوں کی عداوت سے بچو ہم اہلبیت صلہ رحم کرتے ہیں اس سے جو قطع رحم کرے اور احسان کرے اس پر جو ہم سے برائی کرے ہم اس میں اپنے لئے

اچھا انجام دیکھتے ہیں مالدردنیاجب کچھ مانگتا ہے اور اسے دیا جاتا ہے تو پھر اور مانگنے لگتا اور نعمتِ خدا اس کی نظر میں حقیر ہو جاتی ہے کہ وہ کسی شے سے سیر نہیں ہوتا اور جب اس کے پاس زیادہ نعمتیں ہو جاتی ہیں تو پھر وہ واجب الادا حقوق کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پیدا ہونے قسٹوں سے نہیں ڈرتا، اچھا مجھے بتاؤ اگر تم سے میں کوئی بات کہوں کہ تم اس پر اعتماد کرو گے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں بھلا آپ کی بات پر اعتماد نہ کروں گا تو اور کس کی بات پر کروں گا جبکہ آپ خلقِ اللہ پر حجتِ خدا ہیں فرمایا سب سے زیادہ تمہارا اعتماد خدا پر ہونا چاہیے کیوں کہ اس نے تم سے وعدہ کیا ہے کیا وہ یہ نہیں فرماتا۔ اے رسول جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں، آتم ان سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہی ہوں دعا کرنے والے جب مجھے پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور یہ بھی فرماتا ہے تم رحمتِ خدا سے بالیس نہ ہو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ نے تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کر لیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سب سے زیادہ بھروسہ کرو اور اپنے دلوں میں خیر کے سوا اور کسی بات کو جگہ نہ دو، وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

٢ - عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَعْمُورِ بْنِ الْقَيْمِ قَالَ : قَالَ لَأُمِّي عَبْدُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) : رُبَّمَا رَعَاكَ خُلَى بِالْأَعْيُنِ فَاسْتَحْبِبْ لَهُ الدُّعَاءَ حَتَّى يَأْتِيَكَ بِالْإِجَابِ ، قَالَ فَصَلَّ عَمَّ ، قُلْتُ : وَلِمَ ذَلِكَ ، لِيَزِيدَ مِنَ الدُّعَاءِ ، قَالَ : نَعَمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص دغا کرتا ہے وہ قبول ہوتا ہے مگر اس میں ایک وقت تک تاخیر ہو جاتی ہے فرمایا ہاں، میں نے کہا ایسا کیوں ہوتا ہے کیا اس لئے کہ دغا زیادہ کرے۔ فرمایا ہاں۔

٣ - عَلَيَّ مِنْ إِثْرِهِمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الْمَدَانِيَّ عَنِ
خَدِيدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنْ الْعَبْدُ لِيَدْعُو فَيَقُولَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ قَدْ اسْتَجَبْتُ لَهُ
وَلَكِنْ أَحْسَنُوهُ بِحَاجَتِهِ فَيُرِيهِمْ أَجْرَهُ أَنْ يَسْمَعَ صَوْتَهُ وَرَأَى الْعَبْدَ لِيَدْعُو فَيَقُولَ اللَّهُ تبارك وتعالى
عَجِلُوا لَهُ حَاجَتَهُ فَيُرِيهِمْ أَوْفَى صَوْنَهُ

۳۔ سنا یا مصادق آل محمد نے کہ ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا دو فرشتوں سے کہتا ہے میں نے اس کی دعا کو قبول کیا لیکن ابھی اس کی حاجت بر لائے میں تاخیر کرو، میں اس کی آواز کو۔ سنا پر بند کرتا ہوں ایک بندہ دعا کرتا ہے تو خدا سنا ماتا ہے جلد اس کی حاجت بر لاؤ کیونکہ مجھے اس کی آواز بُری معلوم ہوتی ہے۔

٢٠ - إِنَّ أَبِي غَمَّ بِكَ عَلَى سُلُوكِ مَا جَاءَ الشَّارِقِيَّ، عَلَى إِيْصَافِ بَيْنِ غَمٍّ وَبَيْنَ قُلْ لَأَبِي

عَدَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَسْتَجِبُ لِلَّذِي جَلَّ الدَّعَاءُ ثُمَّ يُؤَخِّرُ قَوْلًا : تَعَمُّ عَشْرِينَ سَلَةً .

۴۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے اور پھر رک جاتی ہے نہ فرمایا ہاں نہیں سال تک۔

۵۔ - رَأَيْنَا أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَّ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمْ . وَبَيْنَ أَحَدٍ فِرْعَوْنَ الرَّبْعِينَ عَامًا .

۵۔ اس آیت کے متعلق (اے موسیٰ و ہارون) تم دونوں کی دعائیں قبول ہو گئیں اس کے اور سرخون پر عذاب آنے کے درمیان چالیس سال تھے۔

۶۔ - رَأَيْنَا أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ . عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو فَيُؤَخَّرُ إِيَّاهُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کو دعا کرنی چاہیے روز جمعہ تک قبول ہونے میں تاخیر ہوگی۔

۷۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ . عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْعَبْدَ الْوَلِيَّ لِلَّهِ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يُنَوِّهُ فَيَقُولُ لِلْمَلِكِ الْمُؤَكَّلِ بِهِ : أَفْنِي لِعَبْدِي حَاجَتَهُ وَلَا تَعْجِلْهَا فَإِنِّي أَشْهِي أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَمَوْتَهُ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْمَدْعُوَّ لِلَّهِ لَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَمْرِ يُنَوِّهُ فَيَقُولُ لِلْمَلِكِ الْمُؤَكَّلِ بِهِ : أَفْنِي [لِعَبْدِي] حَاجَتَهُ وَتَعْجِلْهَا فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْمَعَ نِدَاءَهُ وَمَوْتَهُ .

قَالَ : فَيَقُولُ النَّاسُ : مَا أُعْطِيَ هَذَا إِلَّا لِكِرَامَتِهِ وَلَا مُنْعَ هَذَا إِلَّا لَهُ وَانْزِعَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ کا دوست بندہ جب کسی مصیبت کے نازل ہونے پر خدا سے دعا کرتا ہے تو خدا اس فرشتہ سے جو اس پر مومل ہے فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کریں جلدی نہیں کیوں کہ میں اس کی آواز اور پکار کو سننا چاہتا ہوں اور جب خدا کا دشمن دعا کرتا ہے تو خدا فرشتہ سے کہتا ہے اس کی حاجت جلد پوری کرے کیونکہ میں اس کی آواز اور فریاد کو سننا پسند نہیں کرتا۔ جاہل لوگ غلطی سے کہتے ہیں اس کی عزت کی وجہ سے قبول ہوئی اور اس کی ذلت کی وجہ سے رد ہو گئی (حالانکہ بات دوسری ہے)

۸۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ : عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبِي بَكْرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَرَى الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ وَرَحَاءٍ ، رَحْمَةً مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَمْ يَسْتَعِجِلْ ، فَيَقْطَعْ بِشَرِّكَ الدُّعَاءَ . قَالَ لَهُ : كَيْفَ يَسْتَعِجِلُ ؟ قَالَ : يَقُولُ : تَدْعُونِي مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا وَمَا أُنِى الْإِحَابَةَ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیکی اور امید اجابت اور رحمت خدا پر نظر رکھے اور جلدی نہ کرے جس کی وجہ سے یا بس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے راوی نے پوچھا جلدی کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا یہ کہنا کہ میں اتنے عرصہ سے بار بار دعا کر رہا ہوں مگر قبول نہیں ہوتی (بار بار دعا کرنا بھی اجر رکھتا ہے)۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ . عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ . عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ لَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحْسِرُوا إِجَابَتَهُ . شَوْقًا إِلَى صَرِيحِ دُعَائِهِ : فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْبَيِّنَاتِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدِي . دَعَوْتِي فَأَحْسِرْتُ إِجَابَتَكَ وَتَوَابَكَ كَذَا وَ كَذَا وَدَعَوْتِي فِي كَذَا وَ كَذَا فَأَحْسِرْتُ إِجَابَتَكَ وَ تَوَابَكَ كَذَا وَ كَذَا : قَالَ : فَيَمْنَسِّي الْمُؤْمِنُ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَجِبْ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا مَتَابَرِي مِنْ حُسْنِ الثَّوَابِ .

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے مومن دعا کرتا ہے اپنی حاجت براری کے لئے تو خدا فرماتا ہے اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کر دیں اس کی دعا اور آواز کا مشناق ہوں روز قیامت خدا اس سے فرمائے گا میرے پاس تیری دعا ہے میں نے اس کی اجابت میں تاخیر کی تیرا ثواب اتنا اتنا ہے اس وقت مومن وہ ثواب دیکھ کر کچھ گا اچھا ہوا کہ دنیا میں میری دعا قبول نہ ہوئی۔

بیسواں باب محمد وآل محمد پر درود

(باب) ۲۰

«الصلوة على النبي محمد وأهل بيته عليهم السلام»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَرَى الدُّعَاءُ مَحْجُوبًا حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دعا قبولیت سے رکی رہے گی جب تک محمد وآل محمد پر درود نہ ہو۔

٢ - عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ . عَنْ التَّوْقِيِّ . عَنْ التَّوْقِيِّ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ دَعَا لَمْ يَذْكُرِ
الَّذِي دَعَا ، دَعَا عَلَى اسْمِهِ فَإِذَا ذَكَرَ الشَّيْءَ مِنْهُ رَفَعَ الدُّعَاءَ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ السلام نے جس نے بغیر نبی پر درود بھیجے دعا کی اس کی دعا اس کے سر پر منڈ لاتی رہتی ہے جب درود پڑھتا ہے تب بلند ہوتی ہے۔

٣ - أنوعا بن الأسمري : عن أبي عبد الله عليه السلام : عن صفوان ، عن أبي أسامة ريد السخام : عن حماد بن مسلم ، عن أبي عبد الله عليه السلام : أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وآله فقال : يا رسول الله إني أجعل لك ثلث دلوأتي ، لا ، بل أجعل لك يمام صلوأتي ، لا ، بل أجعلها كالألاء ، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله : إذا تكفي مؤونة الدنيا والآخرة .

۳- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر کہنے لگا میری دعا میں ایک تہائی آپ پر صلوٰۃ ہوتی ہے بلکہ نصف بلکہ کل کی کل دعا آپ پر صلوٰات ہی ہوتی ہے فرمایا یہ دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے کافی ہے۔

٤ - فَقَامَ بَعْضُهُمْ عَلَى أَعْدَائِهِمْ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَمِيرَ اللَّهِ (ع) « مَا عَلَى أَحَدٍ سَلَوَانِي كُلَّهَا لَكَ » ، فَقَالَ : يُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيَّ كُلِّ حَاجَةٍ ، فَلَا سَأَالَ لَكَ ، مَا لَكَ بَيْنِي ، فَعَدَاكَ النَّاسُ ، فَمَسَلَنِي عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ حَوَائِجَهُ .

۴۰۔ ابو یوسف نے عداۃ آل محمد سے پوچھا اس کہ کیا معنی ہیں کہ کل صلوات آپ کے لئے۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت سے مقدم صلوات کو رکھتا ہے جب وہ اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی ابتدا ربی پر ورد سے کرتا ہے پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلوات الله عليه : لَأَنْجِمَنَا نَبِيٌّ كَقَدَاحِ الزَّائِبِ فَإِنَّ الزَّائِبَ يَمْلَأُ قَدْحَهُ قِشْرَبُهُ إِذَا شَاءَ ، ^(١) اَحْمَلُونِي فِي أَوَّلِ الدَّعَاءِ وَفِي آخِرِهِ وَفِي وَسْطِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھے سوار کے لئے پیالہ قرار نہ دو (جس کو لمپنے کی بجائے ساری میں ایک طرف ڈال دیتا ہے) کہ وہ اسے بھر کر جب چاہتا ہے پانی پی لیتا ہے۔ بلکہ مجھے اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں یاد کرو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : إِذَا ذُكِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، بِلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفَ صَلَاةٍ فِي أَلْفِ صَبٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَأَمَّ يَتَّقُ شَيْءٌ ، وَمَا خَلَقَهُ اللَّهُ إِلَّا صَلَّى عَلَى الْعَبْدِ لِمَا لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ صَلَاةٌ مَلَائِكَتِهِ ، فَمَنْ لَمْ يَرَعَبْ فِي هَذَا فَمِنْ أَهْلٍ مَعْرُورٌ ، قَدْ بَرِيَ اللَّهُ مِنْهُ وَرَسُولُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب نبی کا ذکر ہو تو ان پر بہت زیادہ درود بھیجو جس نے آنحضرت پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر ملائکہ کی ہزار صفوں میں ہزار بار درود بھیجتا ہے پھر مخلوق میں کوئی باقی نہیں رہتا جو اللہ کی اور ملائکہ کی صلوات کے بعد اس بندہ مومن پر درود نہ بھیجتا ہو جو شخص اس طرف راغب نہیں ہوتا وہ جاہل اور مغرور ہے اللہ اور اس کا رسول کے اہل بیت اس سے آزاد اور بیزار ہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْثُرْ .

۷۔ رسول اللہ نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اور ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں پس جس کا جی چاہے کہ بھیجے جس کا دل چاہے زیادہ

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي تَذْهَبُ بِالسِّفَاقِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود بھیجنا نفاق کو دور کرتا ہے۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ - فَضِيتَ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ تَلَاوُونَ لِلدُّنْيَا (وَالْبَاقِي لِلْآخِرَةِ) .

۹- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ یہ رب صل علی محمد و آل محمد سب بارند اس کی سوجا جنوں کو پورا کرنا ہے تیس دنیا میں باقی آخرت میں۔

۱۰- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، وَنَسِيطِ بْنِ حَمْنٍ عَنْ أَبِي نَجْرَانَ ؛ جَمِيعاً ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُلُّ دُعَاءٍ يُدْعَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مَحْجُوبٌ عَنِ السَّمَاءِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۱۰- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر دعا جب تک محمد و آل محمد پر درود نہ ہو اس کی سہم ہے۔

۱۱- عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضَرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : أَجْعَلْ نِصْفَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَجْعَلْ صَلَوَاتِي كُلَّهَا لَكَ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَمَّا مَضَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : كَفَيْهِمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ .

۱۱- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا میری آدھی دعا آپ پر صلوة ہوتی ہے حضرت نے فرمایا ٹھیک ہے پھر اس نے کہا بلکہ کل دعا یہی ہے فرمایا اچھا۔ جب وہ چلا تو فرمایا دنیا و آخرت کا غم دور کرنے کے لئے کافی ہے۔

۱۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَعَلْتُ ثُلُثَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ خَيْرًا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جَعَلْتُ نِصْفَ صَلَوَاتِي لَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ : ذَاكَ أَفْضَلُ ، فَقَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ كُلَّ صَلَوَاتِي لَكَ فَقَالَ : إِذَا يَكْمُوكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرٍ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ يَجْعَلُ صَلَاتَهُ لَهُ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا بَدَأَ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۱۲- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک تہائی دعا آپ صلوة

ہوتی ہے فرمایا یہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ نصف دعا صلوات ہوتی ہے۔ فرمایا تیرے لئے بہتر ہے اس نے کہا بلکہ کل ہی دعا صلوات ہوتی ہے فرمایا تب تو خدا تیری دنیا و آخرت کی ہر مصیبت کو دور کر دے گا اور ادی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کی صلوات کی کیا صورت تھی فرمایا جب دعا کا آغاز کرے تو محمد وآل محمد پر صلوات سے ابتدا کرے۔

۱۳۔ ابن ابی عمیر، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعَهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ بِاللِّفَاقِ .

۱۳۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ درود بلند آواز سے بھیجو کہ اس سے لفاق دور ہوتا ہے۔

۱۴۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْسَى، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ قُرُوحٍ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ بْنُ قُرُوحٍ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ مِائَةَ مَرَّةٍ أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ أَلْفًا، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : دَسُّوا الَّذِي يَصَلِّي سَابِقَكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے اسحاق جو کوئی محمد وآل محمد پر دس بار درود بھیجے اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ سو بار درود بھیجتے ہیں اور جو سو بار بھیجے اس پر ہزار بار بھیجتے ہیں۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول نہیں سنا (سورۃ احزاب) اللہ وہ ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے ملائکہ بھی تاکہ تم تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لے جائے اور وہ مومنین پر مہربان اور رحیم ہے۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي شُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : مَا فِي الْمِيزَانِ شَيْءٌ أَثْقَلُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَنَوْضِعُ أَعْمَالَهُ فِي الْمِيزَانِ فَيَمِيلُ بِهِ فَيُخْرِجُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ فَيَضَعُهَا فِي مِيزَانِهِ فَيُرَجَّحُ [بِهِ]

۱۵۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میزان اعمال میں محمد وآل محمد پر صلوات سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی یہ شخص کے اعمال میزان میں رکھے جائیں گے تو یہ جگہ سب سے گہری ہوگی اور ان کے کعبے کے تودہ زیادہ رہے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ جُمُورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِجَالِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، ثُمَّ يَسْأَلْ حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَقْبَلَ الطَّرْفَيْنِ وَيَدْعَ الْوَسْطَ إِذَا كَانَ الْقَلَاءُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ لَا تُحْجَبُ عَنْهُ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی حد سے حاجت ہو اسے چاہیے کہ وہ اس کی ابتدا محمد و آل محمد پر درود بھیجنے سے کرے پھر اپنی حاجت بیان کرے آخر میں درود بھیجے اللہ کی شان کریم سے یہ بعید ہے کہ وہ اول و آخر حصہ کو تو نہیں بل کہ لے اور بیچ والے کو چھوڑ دے محمد و آل محمد پر درود کو خدا تک پہنچنے سے کوئی شے نہیں روکتی۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَسْمَائِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُجَسِّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِيانِ الْأَحْمَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَلَمْ يَحْضُرْ بِي شَيْءٌ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ : أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا خَرَجْتُ بِهِ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں خانہ کعبہ میں داخل ہوا تو سوائے محمد و آل محمد پر درود کے اور کوئی بات از قسم دعا میری زبان پر نہ تھی حضرت نے فرمایا: تمہارے بہتر شے نہیں، اور کوئی کہ بہت برا عمل نہیں ہوا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الزَّيَّاتِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُفَّانٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام الْمَا عليه السلام فَقَالَ لِي : مَا مَعْنَى قَوْلِهِ : «وَدَّ كَرَأْسَهُ رَبِّهِ فَصَلِّ» قُلْتُ : كُلَّمَا ذَكَرْتُ اسْمَ رَبِّهِ قَامَ فَصَلَّى ، فَقَالَ لِي : لَقَدْ كَلَّفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا ضَلْطًا فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَكَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ : كُلَّمَا ذَكَرْتُ اسْمَ رَبِّهِ صَلَّيْتُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا کیا معنی ہیں اس آیت کے جب بھی ذکر کیا گیا اس کے رب کا نام فقہائی میں سے کہا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ کا نام ذکر کیا گیا تو وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی۔ فرمایا یہ خدا نے بندوں پر زیادتی کی کہ تکلیف مالا یطاق دی۔ میں نے کہا میں آپ پر ہوں، اہوں بھرا کیا معنی ہیں فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جب ذکر خدا کیا گیا تو اس نے محمد و آل محمد پر درود بھیجا۔

۱۹۔ عَنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ صَالِحِ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ (وَأَلَّهُ عليه السلام) بِحُضْرَتِهِ بِي صَلَاتِهِ يُسَلِّكُ بِصَلَاتِهِ غَيْرَ سَبِيلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْهُ فَلَمْ يَصَلِّ عَلَيَّ دَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَ اللَّهُ ، وَقَالَ ﷺ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْهُ فَتَسِيَّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِيئَةٌ بِهِ طَرِيقُ الْجَنَّةِ .

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے اور اپنی نماز میں کچھ وال محمد پر درود بھیجے تو اس نے جنت کے خلاف راستہ اختیار کیا اور رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور اس نے مجھ پر درود کو بھلا دیا تو وہ جنت کے راستہ سے الگ ہو گیا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ قَنَسِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ خَطَأَ اللَّهِ بِهِ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آیا اور وہ مجھ پر درود بھیجتا بھول گیا تو اللہ نے اس کو راہ جنت سے الگ کر دیا۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ الْقَعْدِاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعَ أَبِي رَجُلًا مُتَعَلِّقًا بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَبْتَرِهَا لَا تَطْلِمُنَا حَقًّا قُلِ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ .

۲۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو فائدہ کعبہ کا پردہ پکڑے یہ کہتے ہوئے سنایا اللہ محمد پر درود بھیجے میرے والد نے اس سے فرمایا۔ اے بندہ خدا قطعہ صلوات نہ کہ اور ہمارے حق پر ظلم نہ کریں کہو اللہم صل علی محمد و اہل بیتہ۔

اکیسواں باب

ہر مجلس میں ذکر خدا واجب ہے

((باب)) ۲۱

((مَا يَجِبُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَالِفِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ رِيفِيِّ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَارُودِ الْهَذَلِيِّ ، عَنِ الْقَضَائِيِّ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ مَجْلِسٍ يَجْتَمِعُ فِيهِ أَتْرَارٌ وَفُجَّارٌ ، يَقُومُونَ عَلَى غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ !

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس مجلس میں نیک و با جمیع ہوں اور وہ بے ذکر خدا کھڑے ہیں تو روز قیامت ان پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی۔

۲۔ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ نَحْوٍ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَعْضٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسٍ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَذْكُرُونَا إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ قَالَ : [وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنْ ذُكِرْنَا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ ذُكِرَ عَدُوُّنَا مِنْ ذِكْرِ الشَّيْطَانِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس جگہ لوگ جمع ہوں اور نہ اللہ کا ذکر کریں نہ ہمارا تو روز قیامت ان کے لئے حسرت ہوگی راوی کہتا ہے پھر حضرت امام محمد باقر نے فرمایا ہمارا ذکر اللہ کے ذکر سے ہے اور ہمارے دشمن کا ذکر شیطان کے ذکر سے ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَكْبَدَ مَكَانًا بِالسُّبْحِ الْأَذْفَرِ قَدِيسًا إِذَا كَانَ فِي يَوْمٍ مِنْ يَوْمِيهِ السُّبْحُ أَتَى الْهَيْئَةَ قَدِيسًا وَمَكَانًا عَلَى الْقَرَارِ لَيْسَ فِيهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو چاہتا ہے کہ نیکی کا پورا پورا پیمانہ سمجھو اس کو چاہیے کہ جب کسی مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو کہے سبحان رب العز و عما یصفون فسلام علی المرسلین ۔

۶۔ تَمِيمٌ بَحْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي النُّوَاذِ الْبَنِي كَمْ نَعِيسُ أَنْ مُوسَى عليه السلام سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ : يَا رَبِّ أَقْرَبُ أَنْتَ وَبَنِي فَأُجَابِكَ أَمْ بَعِيدُ فَأُتَابِكَ . فَأَوْجِبِي أَنْتَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْنَا يَا مُوسَى أَنَا جَلِيسٌ مَنْ ذَكَرْتَنِي ، فَقَالَ مُوسَى : وَمَنْ فِي سِرِّكَ يَوْمَ لَا يَسُرُّكَ إِلَّا يَسُرُّكَ ، فَقَالَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَنِي فَأَذْكُرُهُمْ وَيَسْجُدُونَ فَيُحِبُّهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَدْبَتِ أَرْضُ أَحِبَّ أَهْلَ الْأَرْضِ سُبُوهُ ذَكَرْتَنِي فَقَدِّعَتْ عَنْهُمْ يَوْمَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر محنت تو ریت میں ہے کہ موسیٰ نے رب سے سوال کیا آیا تو مجھ سے قریب ہے کہ مناجات کروں یا دور ہے کہ تجھ کو پکاروں خدا نے وحی کی۔ میں اس سیمہ پاس ہوں جو میرا ذکر کرے موسیٰ نے کہا کہ وہ

کون ہے جو تیری پردہ پوشی میں ہوگا اس روز جس دن سوائے تیرے کوئی پردہ پوش نہ ہوگا فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرا ذکر کرتے ہیں پس میں ان کو یاد کروں گا اور وہ میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میں اپنی زمین پر ان کے برسرہ ذکر کی وجہ سے کوئی بلا (طاعون یا قحط) نازل کرنا چاہتا ہوں تو ان کی وجہ سے ان کو ہٹا دیتا ہوں۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مُؤْمِنٌ قَوْمٌ اجْتَمَعُوا فِي مَجْلِسٍ فَلَمْ يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآمَّ يَصْلُحُوا عَلَى نَيْبِهِمْ إِلَّا كَانَ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً وَوَبَالًا عَلَيْهِمْ».

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں کچھ لوگ جمع ہوں اور اللہ کے نام کا ذکر کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو ان پر حسرت و وبال کا آنا ضروری ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ الْحَاشِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللَّهِ وَأَدَّتْ تَبُولُ فَإِنَّ ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنٌ عَلَى كُلِّ خَالٍ فَلَا تَسَامُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقت بول (ہیشاب) بھی ذکر خدا کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ کا ذکر ہر حال میں اچھا ہے پس اللہ کے ذکر میں کمی نہ کرو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام يَا مُوسَى لَا تَفْرَحْ بِكَثْرَةِ الْمَالِ وَلَا تَدْعُ ذِكْرِي عَلَى كُلِّ خَالٍ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْمَالِ تُنْسِي الذَّنْبَ وَإِنْ تَرَكْتَ ذِكْرِي يُقْسِي الْقُلُوبَ.

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو وحی کی کہ کثرت مال پر خوش نہ رہا اور میرا ذکر کسی حال میں نہ چھوڑو، مال کی کثرت گناہوں کو بھلا دیتی ہے اور میرا ذکر ترک کرنے سے قلوب سخت ہو جاتے ہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِي حُمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ أَنِ النَّبِيَّ لَمْ يَقْبَلْ أَنْ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ:

اَبِي اَبِي اَبِي عَلِيٍّ مَجَالِسُ اَعْرَافِكَ وَاَحْلَافِكَ اَنْ اُذْكُرَكَ فِيهَا ، فَقَالَ : يَا مُوسَى اِنْ ذَكَرْتَنِي حَسْبُ عَلَيَّ كُلِّ حَالٍ .

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ غیر خوف تو ریت میں ہے کہ موسیٰ نے اپنے رب سے کہا میں ایسے مقامات پر ہوں (جیسے بیت الخلا) کہ عزت و جلال کا ذکر وہاں مناسب نہیں ہوتا، اسے موسیٰ میرا ذکر ہر حال میں اچھا ہے

۹۔ عَنْ عَبْدِ مَنِ الصَّخَرِ . عَنْ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى : اُكْثِرْ ذِكْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكُنْ عِنْدَ ذِكْرِي حَاشِمًا وَعِنْدَ بِلَانِي صَاحِرًا وَاَعْظَمُنِي عِنْدَ ذِكْرِي وَاَعْبُدْنِي وَلَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا ، اِلَّا اَلْعَبْرَةِ . يَا مُوسَى اجْعَلْنِي ذِكْرَكَ وَضَعْ عِنْدِي ذِكْرَكَ وَنِ الْبَرَوَاتِ الصَّالِحَاتِ .

۹ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ خدا نے موسیٰ سے کہا کہ دن اور رات میں اکثر میرا ذکر کیا کرو اور میرا ذکر خشوع و خضوع سے کرو اور میرے استحقاق پر صبر کرو اور میرے ذکر پر غفلت نہ ہو میری عبادت کرو اور میرا شریک کسی کو نہ بناؤ اور سب کی بارش میری ہی طرف ہے اے موسیٰ اپنا ذخیرہ مجھے جانو اور اپنے باقیات الصالحات کو میرا پس جمع کر اور

۱۰۔ وَابْتَغِ الْوَسِيلَةَ ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوسَى : اجْعَلْ لِي سَلَكًا وَرَاءَ قَلْبِكَ اَسْلَمًا وَاُكْثِرْ ذِكْرِي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَلَا تَتَّبِعِ الْخَطِيئَةَ فِي مَعْرِبِهَا فَقَدْ دَخَلَتْ الْخَطِيئَةُ مَوْعِدُ اَهْلِ النَّارِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تم اپنی زبان کو اپنے دل کا تابع بناؤ صحیح سلامت رہو گے اور رات اور دن میں میرا ذکر زیادہ کیا کرو اور گناہوں کے مقامات کی طرف نہ جاؤ ورنہ نادم ہو گے کیونکہ گناہ دروغیوں کی وعدہ گاہ ہے۔

۱۱۔ وَرَبِّهِمْ قَوْلٌ : فِيمَا رَجَى اللَّهُ يَوْمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَا مُوسَى لَا تَسْبِي عَلَيَّ كُلِّ حَالٍ قَوْلًا يَسْبِي بِمِثْلِ الْقَلْبِ .

۱۱۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کہا مجھے کسی حالت میں فراموش نہ کریں کہ مجھے بھلا دینا توبہ کو لار دیتا ہے۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ الدَّهَّانِ ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

استغفر الله العظيم

[illegible][illegible]

31. 10. 1941

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥
 ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

تیسواں باب

بجلی ذکر خدا کرنے والے پر نہیں گرتی

(باب ۲۳)

﴿اِنَّ الصَّاعِقَةَ لَا تُصِيبُ ذَا سَمَرٍ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِثْقَلِ مِثْقَلَةٍ إِلَّا الصَّاعِقَةَ ، لَا تَأْخُذُهُ وَهُوَ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن ہر طرح کی موت مرتلے سے سوائے بجلی گرنے کے دے انما لیکوہ ذکر خدا کرتا ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَدِيَةَ ، عَنْ بَرْزَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَجَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ السَّوَاعِقُ لَا تُصِيبُ ذَا كِرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الذَّاكِرُ؟ قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ آيَةٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے ذکر پر بجلی نہیں گرتی، راوی نے کہا ذکر کون فرمایا جو قرآن کی سورتیں پڑھے۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَقِصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ مِثْقَلِ الْمُؤْمِنِ ، قَالَ : يَمُوتُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ مِثْقَلٍ : يَمُوتُ عَرَفًا وَيَمُوتُ بِالْهَدَمِ وَيَبْتَلِي بِالسَّبْعِ وَيَمُوتُ بِالصَّاعِقَةِ وَلَا تُصِيبُ ذَا كِرٍّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۳۔ ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے موت کے متعلق پوچھا۔ فرمایا مومن ہر قسم کی موت مرتلے سے غرق ہونے سے، عمارت گرنے سے، دزدہ کے چھار ڈکائی سے، اور بجلی گرنے سے، لیکن بجلی سے نہیں مرنے والا ذکر خدا کرنے والا۔

چوبیسواں باب

ذکر خدا میں مشغولیت

((باب ۲۴))

﴿اَلَا تَعْلَمُ يَذْكُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام .

۱- هر چه را که

کے جنت میں لے کر آئے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ وہ اللہ کے لئے لڑیں اور اللہ کے لئے لڑنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں لے کر آئے گا۔

۲- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۵- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۶- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۷- ہر روز پڑھو۔

۸- ہر روز پڑھو اور اللہ تعالیٰ فرمائیے کہ وہ اللہ کے لئے لڑیں اور اللہ کے لئے لڑنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں لے کر آئے گا۔

۹- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۱۰- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۱۱- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۱۲- ہر روز پڑھو اور اللہ تعالیٰ فرمائیے کہ وہ اللہ کے لئے لڑیں اور اللہ کے لئے لڑنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں لے کر آئے گا۔

۱۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۱۴- ہر روز پڑھو۔

۱۵- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۱۶- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۱۷- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَجَلِّ وَجْهَهُ فِیْ جَنَّتِهِ۔

۱۸- ہر روز پڑھو اور اللہ تعالیٰ فرمائیے کہ وہ اللہ کے لئے لڑیں اور اللہ کے لئے لڑنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں لے کر آئے گا۔

قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مَنْ دَعَلَ يَدَ كُرْبِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ مَنْ سَأَلَنِي .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے جو کوئی میرے ذکر کی وجہ سے مجھ سے سوال نہیں کرے یا تو میں اس کو ہر سوال کرنے والے سے زیادہ دیتا ہوں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَعْمُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْدًا بِالنَّشَاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ حَتَّى يَنْسَى حَاجَتَهُ فَيَقْضِيهَا اللَّهُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْأَلَ إِيَّاهَا .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی کوئی حاجت خدا سے ہو اور وہ اللہ کی حمد اور محمد و آل محمد پر درود کے ساتھ ابتدا کرے اور اپنی حاجت بھول جائے تو خدا بغیر سوال کئے اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے۔

پچیسواں باب ذکر خدا خفیہ کرنا (باب ۲۵)

﴿ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ عَنْ ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ ذَكَرَنِي سِرًّا أَذْكُرُّهُ عَلَانِيَةً .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا ہے جو کوئی میرا ذکر خفیہ طور سے کرے گا۔ میں اس کا ذکر علانیہ طور سے کروں گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمَعْنَى الْحَمَّصِ ، رَفَعُهُ ، قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ فَقَدْ ذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ، إِنَّ الْمُنَافِقِينَ كَانُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَلَانِيَةً وَلَا يَذْكُرُونَهُ فِي السِّرِّ ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : هَؤُلَاءِ السَّاسُ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا .

۲۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جس نے خفیہ طور سے اللہ کا ذکر کیا اس نے اللہ کا بہت ذکر کیا۔ منافقین ظاہر میں

۱۰- جاء به من بعدی و بنام حق تعالی است که در کتاب او و الا و لا جزا بر هر کس از شماست که از این امر بگذرد.

၁ - နှစ်ပတ်လည်၊ နှစ်ပတ်လည်၊ နှစ်ပတ်လည်၊ နှစ်ပတ်လည်၊ နှစ်ပတ်လည်၊
 (၆၀)

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

خزائن مستوفی

[illegible][illegible]

سخن: یہ سہولت کے لئے ہے۔

[illegible][illegible]

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِي الْقُرْبَىٰ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمَ يَافَثَ ۚ

[illegible]

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ذَا كُرِّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْغَائِلِينَ كَأَلْفِ قَائِلٍ عَنِ الْغَائِلِينَ وَالْمُقَاتِلِينَ عَنِ الْغَائِلِينَ لَهُ الْجَنَّةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا غائلوں میں ذکر خدا کرنے والا ایسا ہے جیسے اسلام سے بھاگنے والوں سے جنگ کرنے والا اور قرار کرنے والوں سے جنگ کرنے والوں کی جزا جنت ہے ۔

مثنوی سوال باب

تحمید و تمجید

۲۷ (باب)

۵ (التَّحْمِيدُ وَالتَّمْجِيدُ)

۱۔ عَنْ بَنِي يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَيْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَاطِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَّمَنِي دُعَاءَ جَامِعاً ، فَقَالَ لِي : أَحْمَدُ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَفْنَى أَحَدٌ يَسْأَلِي إِلَّا دَعَاكَ ، يَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

۱۔ مفصل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو شریعتاً اجابت کی جامع ہو۔ اللہ کی حمد کر، کیونکہ کوئی نماز گزار ایسا نہیں جو تجھ سے دعائیں نہ کہتا ہو اللہ اپنے حمد کرنے والے کی حمد کو سنتا ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ : أَنْ تَحْمَدَهُ .

۲۔ راوی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کون سا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا یہ کہ تو اس کی حمد کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ النَّبَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْمَدُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَبِئْسَ مَرَّةً ، عَدَدَ عُرُوقِ الْجَسَدِ ، يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ كَثِيرًا عَلَى كُلِّ حَالٍ .

ہا تمحید و تحبہ کیونکر کی جائے۔ فرمایا کہ تو ادر ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی شے نہیں، تو باطن ہے تیرے نیچے کوئی شے نہیں اور تو عزیز و حکیم ہے۔

۷۔ وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَا أَدْنَى مَا يُجْرِي مِنَ التَّحْمِيدِ ؟ قَالَ : تَقُولُ : وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا قَهْرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ قُدْرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَّنَ فَخْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَيْمَنَ الْأَحْيَاءَ وَ[يَحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ سَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ] .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے سوال کیا کہ کم سے کم تحمید کیلئے فرمایا کہ جو حمد ہے اس اللہ کی جس کا مرتبہ سب سے بلند ہے اور سب پر غالب ہے حمد ہے اس خدا کی جو مالک و قادر ہے حمد ہے اس خدا کی جو زندوں کو مارتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اکھائیسواں باب استغفار

(بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ) ۲۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ الدُّعَاءِ الْإِسْتِغْفَارُ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بہترین دعا استغفار ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَيِّبٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رُزَاةٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا كَثُرَ الْعَبْدُ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ رُفِعَتْ مَجِيفَتُهُ وَهِيَ بِنَالِهَا .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفہ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور روشنی دیتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ يَاسِرٍ ؛ عَنِ الرَّيِّحَانِيِّ قَالَ : مَثَلُ الْإِسْتِغْفَارِ مَثَلُ وَرَقٍ عَلَى شَجَرَةٍ تُحْرَقُ فَيَتَنَازَرُ ، وَالْمُسْتَغْفِرُ مِمَّنْ دَسَّ وَيَفْعَلُهُ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهِ .

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم هدى للناس كافة
والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

والله اعلم بالصواب
والله اعلم بالصواب

انتیہال باب

تسبیح، تہلیل و تکبیر

(باب) ۲۹

مَد (التَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالَمٍ وَأَبِي أَشْرَبٍ الْخَمَّاسِيِّ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: جَاءَ الْفَقْرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَشَوَّعُونَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ لَهُمْ مَا يَغْنَمُونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يَحْجُونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يَنْصَدُّونَ وَلَيْسَ لَنَا، وَلَهُمْ مَا يَجَاهِدُونَ وَلَيْسَ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَبَّرَ اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَكَانَ أَفْضَلَ مِنْ مَنْ يَنْقُضُ مِائَةَ رَقِيعَةٍ وَمَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَكَانَ أَفْضَلَ مِنْ سِبَاكٍ مِائَةَ دَنَقٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَكَانَ أَفْضَلَ مِنْ حُلَّةٍ لَانِ مِائَةَ قَرِيرٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمُرْجِحِهَا وَلِجُمُوعِهَا وَكَفَّهَا وَهَمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ يَكُنْ أَفْضَلَ مِنَ الثَّلَاثِ عَمَلًا ذَلِكَ الْيَوْمَ، إِنْ آمَنَ زَادَ، قَالَ: قَبْلَ ذَلِكَ الْأَغْنِيَاءَ فَسَمِعُوهُ، قَالَ: فَقَادُوا الْفُقَرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغَ الْأَغْنِيَاءَ مَا فَكَّرَ فَسَمِعُوهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ذَلِكَ فَضَّلَ اللَّهُ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کچھ فقراء رسول اللہ سے پاس آئے اور کہا کہ ماں دار لوگ غلام آزاد کرتے ہیں ہم محروم ہیں وہ حج کرتے ہیں اور ہمارے لئے نہیں وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہمارے لئے نہیں نہیں، وہ جہاد کرتے ہیں ہمارے لئے نہیں رسول اللہ نے فرمایا جس نے سو مرتبہ اللہ واکبر کہا تو یہ بہتر ہوگا سو غلام آزاد کرے سے اور جس نے سبحان اللہ کہا سو بار تیری بہتر ہے سو قربانی کے اور جس نے ہاتھ سے اور جس نے الحمد للہ سو بار کہا تو یہ بہتر ہے سو گنہگار سے اسے راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے فراہم کرنا جس پر زمین کسی بوجہ کام ہو رکھا میں ہوں اور جس نے لا الہ الا اللہ سو بار کہا تو وہ شخص اس سے اعلیٰ افضل الناس ہوگا سو سے اس کے جو سے زیادہ کہے جب اغنیاء کو یہ خبر ملی تو انھیں نے ایسا ہی کیا فقرائے یہ خبر رسول اللہ سے بیان کی حضرت نے فرمایا یہ حد کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِثْمِ بْنِ عَن نُّضَيْلٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليہ السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَكْثَرُ وَأَمِنُ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے عبد اللہ بن جندب کو عرفات میں دیکھا۔ میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہ پایا وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے اور اس قدر آنسو رخساروں پر بہہ رہے تھے کہ زمین تر ہو گئی جب لوگ ہنٹ گئے تو میں نے کہا اے ابو جندب میں نے کسی کا مقام تیسرے مقام سے بہتر نہیں پایا۔ اس نے کہا واللہ میں نے سوائے اپنے بھائیوں کے اور کوئی دعا نہیں کی۔ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا کہ جس نے خفیہ طور پر اپنے بھائی کے لئے دعا کی تو اس کے لئے عرش۔ نہ ندا آتی ہے کہ تیرے لئے ایک لاکھ اجر ہے پس میں نے یہ پسند کر لیا کہ ایک لاکھ اپنی اس دعا کے لئے چھڑ دوں جس کے متعلق معلوم نہیں کہ قبول ہوگی یا نہیں۔

۷۔ بِدَعْوِیْنِ اَمَّا حَیَاتِنَا فَفِیْ سَبَبِیْنِ یَا اَبَا عَلَیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفِیْ سَبَبِیْنِ اَمَّا مَوْتُنَا فَفِیْ سَبَبِیْنِ یَا اَبَا عَلَیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ اَبِی شَیْبَةَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَعْقُوبَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلَیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ یَقُولُ : اِنَّ الْمَلَائِکَةَ اِذَا سَمِعُوا الْمُؤْمِنَ یَدْعُوْنَ اَخْبَدَ الْمُؤْمِنِ بِطَبِیْعِ الْعِیْسَى اَوْ یَدْعُوْنَ بِخَبْرِ دَاوُدَ اَوْ یَدْعُوْنَ بِیَعْقُوبَ وَیَدْعُوْنَ بِالْاَیْمَنِ اَنْتَ لَا حَیْکَ نَدْعُوْهُ رَا الْخَلْقَ وَهُوَ عَاشَ عَنْکَ وَتَدْعُوْهُ بِخَبْرِ قَدَاطُکَ اِنَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ حَلَّ مَلَائِیْ مَا سَأَلَتْ لَہٗ وَاسْتَجَبَ عَلَیْکَ مَا اَسْتَيْتَ عَلَیْہِ وَلَکَ الْفَتْحُ عَلَیْہِوَ اِذَا سَمِعُوْهُ یَدْعُوْ اَخَاهُ یُسُووْ وَیَدْعُوْ عَلَیْہِوَ قَالَوْا لَہٗ : یَسَّ الْاُخْرَ اَنْتَ لَا حَیْکَ کُفَّ اَیْمَہَا الْمَسْتُرُ عَلٰی ذُنُوْبِہٖ وَوَعْدَتِہٖ وَارْبَعَ عَلٰی نَفْسِکَ وَاَحْمَدِ اللّٰہَ الَّذِی سَتَرَ عَلَیْکَ وَاعْلَمَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَعْلَمَ بِعَبْدِہٖ مِنْکَ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا کہ ملائکہ جب بھی کسی مومن کو اپنے برادر مومن کے لئے خفیہ طور سے دعا کرتے سنتے ہیں یا اس کا ذکر کرتے سنتے ہیں تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا اچھا بھائی ہے تو دعا بھانے اس کے لئے دعا خیر کرنا ہے اور اس کا ذکر نیکی کے۔ اتھو کرتا ہے اللہ نے مجھے اس سے دو نادر دیا جتنا تو نے اس کے لئے مانگا تھا اور تیری تعریف اس سے دونی کرتا ہے جتنی تو نے اس کی کی ہے اور جب ملائکہ کسی کو اپنے برادر مومن کی برائی کرتے سنتے ہیں یا وہ بد دعا کرتا ہے تو کہتے ہیں تو اپنے بھائی کا کیسا برا بھائی ہے اے اپنے گناہ اور عیب چھپانے والے اس عمل سے باز رہو اور اپنے نفس کا محاسبہ کرو اور حمد کو اس خدا کی جس نے تیرے عیب کو چھپایا ہے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تجھ سے زیادہ اپنے بندے کا حال جاننے والا ہے

۱- اگر کسی کو کچھ دینا ہو تو اس کو دینا چاہیے کہ اس کو
 دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو

۲- اگر کسی کو کچھ دینا ہو تو اس کو دینا چاہیے کہ اس کو
 دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو

۳- اگر کسی کو کچھ دینا ہو تو اس کو دینا چاہیے کہ اس کو
 دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو

۴- اگر کسی کو کچھ دینا ہو تو اس کو دینا چاہیے کہ اس کو
 دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو

۵- اگر کسی کو کچھ دینا ہو تو اس کو دینا چاہیے کہ اس کو
 دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو دینا چاہیے کہ اس کو

(میں نے یہ لکھا ہے)

(۱۲)

کسی کو دینا چاہیے کہ اس کو

نبی کریم ﷺ

۳۔ رسول اللہ نے مشرک یا مظلوم کی بدعات سے بکودہ بادل سے اونچی جاتی ہے اور خدا کے سامنے ہوتی ہے اور خدا فرماتا ہے اس کو بلند درجہ پر رکھو جب تک قبول ہو اور حضرت نے فرمایا اپنے کو باپ کی بدعات سے بچاؤ کیونکہ وہ تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَجْبَدِ الْحَسَنِ ، عَنْ رُزْعَةَ ، عَنْ سَمْعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ كَانَ أَبِي يَقُولُ : اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں چالیس مومنوں کو مقام رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَامَ رَجْعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ دَعَا سَجِيئَةً

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو دعائیں چالیس مومنوں کو مقام رکھے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۶۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ السُّمَّانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتَّى تَفْتَحَ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتَصِيرَ إِلَى الْعَرْشِ : الْوَائِدُ لَوْلَيْهِ ، وَالْمَظْلُومُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ ، وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَرْجِعَ ، وَالضَّائِمُ حَتَّى يَقْطُرَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار شخصوں کی دعائیں رد نہیں ہوں گی اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک پہنچتی ہیں اول باپ کی دعا بیٹہ کے حق میں، دوسرے مظلوم کی بددعا ظالم کے لئے، تیسرے عمرہ کرنے والے کی دایہ تک چوتھے روزہ دار کی روزہ افطار کرنے تک۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَيْسَ شَيْءٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِعَائِبٍ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہیں ہوتی جو مرد غائب کے حق میں کی جائے۔

حالانکہ اسے طلاق دینے کا حق ہے اور تیسرے وہ ہے جو اپنے پر وسی کے لئے بد دعا کرے حالانکہ اللہ نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ اس کی ہر سیلگی چھوڑ دے اور اپنا مکان پرچ ڈالے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَرْبَعَةٌ لَا تُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ : رَجُلٌ خَالِسٌ فِي بَيْتِهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي ، فَيُقَالُ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالطَّلَبِ ؟ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَدَعَا عَلَيْهَا فَيُقَالُ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا إِلَيْكَ ؟ وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَفْسَدَهُ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي ، فَيُقَالُ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالْإِقْتِصَامِ ؟ أَلَمْ أَمُرْكَ بِالْإِصْلَاحِ ؟ ثُمَّ قَالَ : وَمَا الَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ مَالٌ فَأَذَانُهُ يَتَغَيَّرُ بَيْنَهُ فَيُقَالُ لَهُ : أَلَمْ أَمُرْكَ بِالشَّهَادَةِ ؟

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار کی دعا قبول نہیں ہوتی ۱۔ وہ جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کہے فیرا نہ دے مجھ رزق دے اس سے کہا جاؤ گا کیا میں نے تجھے تلاش روزی کا حکم نہیں دیا اور ۲۔ جو اپنی عورت کے لئے بد دعا کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے طلاق کی اجازت نہیں دی اور ۳۔ وہ جس نے اپنا مال غلط طریقہ پر خرچ کیا ہو اور پھر خدا سے رزق مانگے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے میانہ روی کا حکم نہیں دیا اصلاح حال کا حکم نہیں دیا تھا اور ۴۔ وہ شخص ہے جو بغیر گواہ کے قرض دے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

عمر بن حاتم سے ایسی ہیں حدیث اور ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلِّسِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ وَبَيْعٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ دَعْوَتُهُمْ : رَجُلٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا فَأَنفَقَهُ فِي تَبْسِيرِ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ ارْزُقْنِي ، فَيُقَالُ لَهُ : أَلَمْ أَرِزْكَ ؟ وَرَجُلٌ دَعَا عَلَى امْرَأَتِهِ وَهُوَ لَهَا مَالٌ فَيُقَالُ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا إِلَيْكَ ؟ وَرَجُلٌ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ يَا رَبِّ ارْزُقْنِي فَيُقَالُ لَهُ : أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ السَّيْلَ إِلَى طَلَبِ الرِّزْقِ ؟

۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ تین آدمیوں کی دعا ٹھیک رہی جاتی ہیں ۱۔ جس کو اللہ نے رزق دیا ہو اور وہ اسے غلط طریقہ سے خرچ کر کے پھر روزی طلب کرے اس سے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے رزق

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ

۱- هر که از خدا بترسد خداوند او را مخرجی قرار دهد که او حساب نکند و او را از هر جایی که خواهد روزی کند.

۲- هر که از خدا بترسد خداوند او را مخرجی قرار دهد که او حساب نکند و او را از هر جایی که خواهد روزی کند.

۳- هر که از خدا بترسد خداوند او را مخرجی قرار دهد که او حساب نکند و او را از هر جایی که خواهد روزی کند.

۴- هر که از خدا بترسد خداوند او را مخرجی قرار دهد که او حساب نکند و او را از هر جایی که خواهد روزی کند.

۵- هر که از خدا بترسد خداوند او را مخرجی قرار دهد که او حساب نکند و او را از هر جایی که خواهد روزی کند.

۵ (الف) (ب)

سوره بقره

۱- هر که از خدا بترسد خداوند او را مخرجی قرار دهد که او حساب نکند و او را از هر جایی که خواهد روزی کند.

وَشَهَرَنِي، كُلَّمَا مَرَرْتُ بِهِ قَالَ: لَعْنَةُ الرَّافِضِيِّ يَحْمِلُ الْأَمْوَالَ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَقَالَ لِي: فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ فِي السَّجْدَةِ الْخَبِيرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَجِيدَهُ وَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ قَدْ شَهَرَنِي وَتَوَّعَبَنِي وَعَظَمَنِي وَلَمَّكَارِهِ، اللَّهُمَّ اضْرِبْهُ بِسَهْمٍ عَاجِلٍ تَشْغَلُهُ بِهِ عَنِّي اللَّهُمَّ وَقَرِّبْ أَجَلَهُ وَأَقْطَعْ أَثَرَهُ وَعَجِّلْ ذَلِكَ يَارَبِّ السَّاعَةِ السَّاعَةِ، قَالَ: فَلَمَّا وَدِعْنَا الْكُوفَةَ وَدِعْنَا لِيْلَافَسَاتُ أَهْلَانَا قُلْتُ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَقَالُوا: هُوَ مَرِيضٌ، فَمَا اتَّقِنِي آخِرُ كَلَامِي حَتَّى سَمِعْتُ الصَّبَاحَ مِنْ مَنْزِلِهِ وَقَالُوا: قَدَمَاتُ.

۳۔ یونس بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے موسم حج میں کہا کہ میرا ایک ہمسایہ جو قریش کے آل حمزہ سے ہے مجھے بدنام کرنا اور طہار آمیز باتیں کر رہا ہے جب میں اس کی طرف سے گزارشوں کہتا ہے یہ رافضی ہے اپنے احوال کو جعفر بن محمد تک پہنچا تا کہ یہ فرمایا اس کے لئے بد دعا کر دو جب تم نماز شب کے سجدہ آخر میں پہلی دو رکعتوں کے ہو تو خدا کی حمد و ثناء کے بعد کہو۔

یا اللہ فلاں بن فلاں نے مجھے بدنام کیا ہے اور اذیت دی ہے مجھے عظیم لایا ہے اور مجھے مسیبتوں میں پھنسانا چاہا ہے خداوند اے خداوند اے اپنے عذاب کا ایسا تیرا مار کہ یہ میری طرف سے ہے پر واد ہو جائے خداوند اے اسے موت سے قریب کر اور اس کے اثر کو قطع کر اور اسے رب اس میں جلدی کر۔

جب ہم رات کے وقت کو نہ پہنچے تو میں نے اپنے گھر والوں سے اس کا مان پوچھا انھوں نے کہا۔ وہ مریض ہے ابھی میری بات ختم نہ ہوئی تھی کہ اس کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آئی اور کسی نے کہا وہ مر گیا۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ كَامِلٍ: إِنَّ فُلَانًا يَقْعَلُ بِي وَيَقْعَلُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: هَذَا ضَعْفُكَ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فَاجْعَلْنِي أَمْرَ فُلَانٍ يَمُوتُ وَكَيْفَ يَمُوتُ وَ [مِنْ] حَيْثُ يَمُوتُ وَأَنْتَ شَهِيدٌ.

۴۔ یعقوب بن سالم سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا علواء کا دل نہ اُکھرتا تھا سے کہا کہ فلاں میرے ساتھ بار بار ایسا عمل کرتا ہے آپ خدا سے اس بارہ میں دعا فرمائیں۔ فرمایا یہ تیری کمزوری ہے (معدن خدا میں کہ خود نہیں کہتا)۔

کہو یا اللہ تو ہر معاملہ میں کفایت کرنے والا ہے تیرے ہوتے دوسرے کی ضرورت نہیں، پس فلاں کے معاملہ میں میری مدد کر جسے تو چاہے جس جہت سے چاہے اور جہاں چاہے۔

۱۲۸

وَأَمَّا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ فَعَسَاوُهُ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ فَيَقُولُونَ : نَزَلَتْ فِي الْمُؤْمِنِينَ ، وَنَحْنُ عَلَيْهِمْ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَجَلَّ : فَقُلْ لَا أَشْكُرُكُمْ عَلَيْهِ أَحَرًّا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ فَيَقُولُونَ : نَزَلَتْ فِي قُرْبَى
الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَلَمْ أَدْعُ شَيْئًا مِمَّا مَقَرَّ بِي فِي كَرَامٍ مِنْ هَذِهِ ذُرِّيَّتِهِ إِلَّا كَرَّمْتُهُ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا كَلَانَ
ذَلِكَ فَادْعُهُمْ إِلَى الْمَنَاءِ لَعَلَّكَ وَكَيِّفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ : أَصْلِحْ نَفْسَكَ فَلَا تَأْطِئْهُ قَالَ : وَهُمْ وَ
أَعْدَاؤُكُمْ وَأَبْرَأُكُمْ وَهَوَىٰ إِلَى الْجَبَانِ فَتَشَبَّهَ أَصَابِعُكَ مِنْ يَدِكَ الْبُغْيَىٰ فِي أَسْبَابِهِ ، ثُمَّ أَنْصَقَهُ وَابْدَأُ
بِنَفْسِكَ وَقُلِي : هَالِكُكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ ، غَالِمُ الْعَبِيدِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ ، إِنْ كَانَ أَبُو مُسْرُورٍ جَدَّ حَقًّا وَادْعَىٰ بِإِطْلَاقٍ أَنَزَلَ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ أَوْ عَذَابًا
الْبِمَاءِ ثُمَّ رَدَّ الدَّعْوَةَ عَلَيْهِ فَقُلْ : وَإِنْ كَانَ غُلَانٌ جَدَّ حَقًّا وَادْعَىٰ بِإِطْلَاقٍ فَأَنَزَلَ عَلَيْهِ حُسْبَانًا مِنَ
السَّمَاءِ أَوْ عَذَابًا أَلِيمًا ، ثُمَّ قَالَ لِي : وَإِنَّكَ لَا تَلْبِثُ أَنْ تَسْأَلَ ذَلِكَ فِيهِ ، قَوْلَ اللَّهِ مَا وَجَعْتُ حَلْفًا
بُحْبُوبِي إِلَّا بِهِ

[illegible]

٢٠ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الشَّكْرِ
حَمَّادٍ الْقُمَمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ يَحْيَى قَالَ : السَّاعَةُ الَّتِي يُبَاهِلُ فِيهَا مَاتِينَ خُلُوعِ الْأَفْئِدَةِ إِلَى
الْقِيَامَةِ .

۵۔ بعض اسی طرح کے کتبے بھی ملے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زمانے میں بھی یہ رسم لکھنے کی تھی۔

יְרֵחוֹ חֶמֶן

۱- در صورتی که در یک سال دو بار یا بیشتر از آنکه در یک سال
 یکبار باشد، در هر یک از این موارد، در هر یک از این موارد، در هر یک از این موارد،
 در هر یک از این موارد، در هر یک از این موارد، در هر یک از این موارد،

N. G. V. N.

[illegible][illegible][illegible]

١٠٠٠

၁။ နေပြည်တော်၊ ၁၉၇၁ ခု၊ ဇူလိုင်လ ၁၀ ရက်၊ နံနက် ၈ နာရီ၊
 ၂။ နေပြည်တော်၊ ၁၉၇၁ ခု၊ ဇူလိုင်လ ၁၀ ရက်၊ နံနက် ၈ နာရီ၊

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

حضرت محمد بن عبد الله بن عبد المطلب

[illegible]

... ..

اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو جنت و دوزخ کا خالق ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا نہ تو کسی سے، تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بادشاہ ہے تو پاک ہے سلامتی دینے والا امن دینے والا حفاظت کرنے والا، عزت و جبروت والا اور بزرگی والا ہے شرک سے پاک ہے تو اللہ ہے خالق ہے تو ہر شے کا پیدا کرنے والا مخلوق کو صورت دینے والا ہے تیرے اچھے نام ہیں آسمانوں اور زمینوں میں سب تیری تسبیح کرتے ہیں تو عزیز و حکیم ہے تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بزرگی والا ہے تیری رداً اکبر ہے ۔

چمکتی سواں باب
جولالہ الا اللہ کہے

SECRET

١ - عَدُوٌّ مِنْ أَسْعَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ شَيْءٍ أَعْظَمُ تَوَابًا مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يَعْدِلُهُ شَيْءٌ ، وَلَا يُشْرِكُهُ فِي الْأُمُورِ أَحَدٌ .

۱۔ ابو جزمہ نے کہا۔ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ ان دسے ثواب کوئی چیز لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے سے بہتر نہیں۔ خدا کی شل کوئی چیز نہیں نہ کسی امر میں اس کا کوئی رشتہ یکساں ہے۔

٢ - عَنْ عَبْدِ الصَّلِيلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ التَّمِيمِيِّ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَأْمِهِ بِشَمْرَةٍ مَبْنِيٍّ فِي وَسْطِ أَيْصٍ ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَنْدَى بَيَاضاً مِنَ الثَّلَاجِ وَأَطْيَبَ رِيحاً مِنَ الْمُسْكِ ، فَيَا أَيُّهَا النَّاسُ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ تَعْلَوْعَنْ سَبْعِينَ حُلَةً .

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَيْرُ الْعِبَادَةِ قَوْلُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .
وَقَالَ : خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْإِسْتِغْفَارُ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الزُّمَرِ : «وَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ»
رَبِّكَ،

وَقَالَ : خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْإِسْتِغْفَارُ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ : وَذُكِرَ فِي الْآيَةِ الْإِسْتِغْفَارُ

وَأَسْتَغْفِرُ لَذَنبِكَ»

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وبعد

فإن

الحمد لله

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

انتالیسواں باب

جو کوئی دس بار لا اِلهَ الا اللہ لا شریک لہ کہے

۴۹

﴿مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ: عَشْرًا﴾ *

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ
حَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ لَيْثِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ
عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ عَشْرَةَ أَلِفٍ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَقَبْلَ
غُرُوبِهَا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَمْ يَمْلِكْ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ
خَيْرُ الْأَشْيَاءِ ، يَتَذَكَّرُ الْخَيْرَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَائِمٌ ، كَانَتْ كَسَائِدُهُ لِمَسْرِيرِ رَاكِبِ الْيَوْمِ .

امیر مایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی دس بار قبل غلبہ آفتاب اور زین فروریہ کہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں، ملک اس کا ہے اور اس کے لئے تدبیر ہے وہ زندہ مرنے والا اور مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں اور اس کی یہ قدرت میں نیکی ہے وہ ہر شے پر قادر ہے تو یہ کہنا اس کا اس دن کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

٢ - مُحَمَّدٌ يُحْيِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ عيسى، عَمْرٍو ذَكَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُجَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الْعِدَّةَ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ: كُتِبَتْ لَهُ عَشْرَمَرَاتٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَيُمِيتُ لَا يَمُوتُ بِبَيْدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُهَا، لَمْ يَلْقَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدٌ بِمَعْمَلٍ أَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهِ إِلَّا أَمِنَ جَاءَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی صبح کو نماز کے بعد توبہ لے کر پہلے دس بار کہے اللہ تعالیٰ کا نام کہے۔ لا الہ الا اللہ در لکھو الحمد عجبی و غیبیت و یحیی و زکی نامی موت پیدا بخیر و بر علی کل شیء قدرتیر اور اس طرح مغرب کے وقت بھی تو کوئی بندہ اس سے بہتر عمل کے ساتھ خدا سے رابطہ نہ ملے مگر وہی جس نے اس جیسا عمل کیا ہو۔

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم
(الحمد لله)

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

موسمًا من موسمي القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

(الحمد لله)

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

بسم الله الرحمن الرحيم

واحداً احداً صمداً لم یخضعوا حیث دلا وندار تو اللہ تعالیٰ اس کے نام تکست ہے پینتالیس ہزار نیکیاں اور مائتے ۵۴ ہزار برائیاں اور بلند کر تلپے اس کے ۵۴ ہزار درجے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ کلمات جو پڑھتے ہیں اس دن اس کو بچانے کے لئے شیطان اور سلطان کے شر سے اور گناہان کبیرہ اس کا اعطاف نہیں کرتے۔

پینتالیسواں باب

جو یا اللہ یا اللہ دس بار کہے

باب ۴۲

«مَنْ قَالَ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - عَشْرَ مَرَّاتٍ -»

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْخَرِّ أَخِي أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : مَنْ قَالَ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ - عَشْرَ مَرَّاتٍ - قِيلَ لَهُ : لَبَّكَ مَا حَاطَكَ .

انقرضی احادیث : امام احمد بن حنبل علیہ السلام نے میں نے کہا دس بار یا اللہ یا اللہ تو اس سے کہا جاگا کا بیکس تیری حاجت کیا ہے

تینتالیسواں باب

جو لا الہ الا اللہ حقاً حقاً کہے

باب ۴۳

«مَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا»

عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى الْأَرْمِينِيِّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَفَّ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَصِدْقًا، أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَجْهَهُ وَلَمْ يَصِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ .

انقرضی ایام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو پڑھ روزیہ کلمات کہ لا الہ الا اللہ حقاً حقاً لا الہ الا اللہ عزی و جلی وہ درجہ ۵۴ ہزار نیکیاں اور مائتے ۵۴ ہزار برائیاں اور بلند کر تلپے اس کے ۵۴ ہزار درجے اور اس سے روگردانی نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا

الذي كنا لنهتدي لہ

خزائن مستقیمت

خزائن مستقیمت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لہ

خزائن مستقیمت

بسم الله الرحمن الرحيم
 (الحمد لله رب العالمين)
 (٧٨) (ب)

سورة المائدة

سورة المائدة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

(الحمد لله رب العالمين)

الحمد لله رب العالمين

(الحمد لله رب العالمين)

الحمد لله رب العالمين

سورة المائدة

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَثْمَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ : أَصْبَحْتُ بِاللَّهِ مُؤْمِنًا عَلَى دِينِ نَبِيِّهِ وَسُنَّةِ دِينِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَوَسِيَّةِ دِينِ الْأَوْصِيَاءِ وَنَسْتِهِمْ ، آمَنْتُ بِسَيِّدِهِمْ وَعَلَامَتِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَغَايَتِهِمْ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَوْصِيَاءِ وَأَرْغَبُ إِلَى اللَّهِ فِيمَا رَغِبُوا إِلَيْهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق یا امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا جب صبح کرو تو کہو کہ میں نے اس زمانے سے صبح کی دین محمد اور ان کی سنت پر اور دین علی اور ان کی سنت پر اور دین اوصیاء اور ان کی سنت پر ایمان لایا ان کی خفیہ باتوں پر اور اعلانیہ باتوں پر اور ان کے حاضر پر اور ان کے غائب پر اور بنائے مانگتا ہوں خدا سے ان امور کے لئے جن سے پناہ مانگی رسول اللہ نے اور علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء نے اور خدا کی طرف راغب ہوں میں بھی اسی طرح جس طرح وہ اس کی طرف راغب ہوئے اور اللہ کے سوا اور کسی کی مدد نہیں ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ عَنْ تَهْمَنِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : «أَسْتَغِيثُ بِرَبِّي بِدَعَائِهِ بِدَعَايِ سَيِّدَائِي وَعِصَائِي بِسَمِئَةِ اللَّهِ بِمَا شَاءَ اللَّهُ» فَإِذَا قَعَلَ ذَلِكَ الْعَمَلُ أَجْرُهُ مِثْلُ سَنَةِ فِي يَوْمِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ علی بن الحکم بن علی بن ابراہیم بن عثمان الخزاز نے تھمن بن مسلم سے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی صبح کو فرمایا کرتے تھے میں اپنے اس دن کی ابتدا کرتا ہوں بھونٹے اور جلدی کرنے سے پہلے اللہ کے نام سے اور اس چیز سے جسے اللہ چاہے جب کوئی ایسا کہے گا تو اللہ اس دن کو یاد دلادے گا ہر بات کو جو بھوں کیا ہوگا۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُهَابٍ وَشَلِيمِ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ زُحَلِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ هَذَا جَدِّي يُعْطِي حَقَّهُ بِجَسَاجٍ مِنْ أَجْنَحَةِ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَسَنِي يَسْمِعُ : «أَسْتَوْذِعُ اللَّهَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْجَبَلِ الْعَظِيمِ نَفْسِي وَمَنْ يَعْصِيهِ أَمْرُهُ» أَسْتَوْذِعُ اللَّهَ نَفْسِي الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعِّعَ لِعَظَمَتِهِ كُلِّ شَيْءٍ . - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شام کو یہ کلمات کہے گا تو جبرائیل صبح تک اس کے اوپر اپنے پرول کا سایہ کئے رہیں گے۔

بلند و برتر علیس و عظیم خدا کے سپرد اپنے نفس کو کرتا ہوں اور اس امر کو جو مجھے تکلیف دینا تھا اللہ کے

[illegible]

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے ہی میں دیکھا ہے۔

وہاں سے لوگوں کو بلایا گیا، ان کے سامنے ایک بڑا سا کھانا رکھا گیا، اس میں کھانا تو تھا ہی، لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بڑا سا گلاس بھی رکھا گیا، جس میں پانی تھا۔

سوم: ۱۹۰۱ تا ۱۹۰۲: در این سال، به دلیل تغییرات در قوانین مالیاتی، شرکتها مجبور شدند تا هزینههای بیشتری را بپردازند. این امر منجر به کاهش سودها و در نتیجه کاهش تقاضای سهام گردید.

[illegible][illegible]

مجلس اول در بیان احوال و حال

[illegible]

ቅርብ ጥያቄዎችን ለመሟላት ለሚገባው ጥረት ማዕዘን ማድረግ፡፡

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

১৩৮৩

THE WISDOM OF THE ANCIENTS

١٠٠

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

الحمد لله الذي جعل في كل شيء دليلا على قدرته وقدرته على كل شيء

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

အသုံးပြုသူများ၏ အသုံးပြုမှုကို စောင့်ကြည့်ရန် အသုံးပြုသူများ၏ အသုံးပြုမှုကို စောင့်ကြည့်ရန်

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا إِنَّهُ كَانَ كَلَمًا وَبُحْرَانًا

[illegible]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

၂၀၁၀-၂၀၁၁ ခုနှစ်အတွက် အောက်ဖော်ပြပါ အချက်အလက်များကို ဖော်ပြပါ

[illegible]

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا إِنَّهُ كَانَ كَلَمًا كَسَفَافًا

Handwritten signature

အောက်ဖော်ပြပါအတိုင်း ဖြစ်ပေါ်ခဲ့ပါသည်။

سپر کرتا ہوں اپنے خائف نفس کو وہ اللہ جس کی بزرگی کے سامنے ہر شے فروتنی کرتی ہے تین بار کہے۔

۷۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، رَأَى عَلِيَّ بْنَ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَّادِ، عَنْ الْحُصَيْنِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقْبَةَ وَعَلِيِّ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَمْسَبَتْ قُلُوبُ
«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِنْدَ إِقْبَالِ لَيْلِكَ وَإِدْبَارِ نَهَارِكَ وَخُصُوفِ سَاعَتِكَ وَأَسْأَلُكَ دُعَاؤَكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ
عُجْبًا وَآلِ عُجْبَةٍ وَأَدْعُ بِمَا أَحْبَبْتَ».

۷۔ منہمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے شام ہو تو کہو خدا یا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رات کے آنے اور دن
کے جاتے وقت اور لوگ جب تیری نمازیں حاضر ہوں اور تجھے پکارتے والوں کی آوازیں بلند ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر درود
بھیج اس کے بعد دعا کرو جیسا ہے۔

۸۔ عَمَّادُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زُرَّادٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ نَحْيَا، الْأَشْعَثِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَّادِ، عَنْ الْحُصَيْنِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «مِنْ يَوْمٍ بَأَنِّي عَلَى أَسْأَلِ الْأَقْبَالِ لَا دُلَّاءَ الْيَوْمِ» يَا أَيُّهَا الرَّاهِبُ أَرَأَيْتَ جَدِّكَ
وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ، وَقُلْ فِي خَيْرٍ وَأَتَمَّلُ فِي خَيْرٍ أَتَشْهَدُ لَكَ بِيَوْمِ الْوَعْدِ وَأَنَا عَلَيْكَ شَهِيدٌ
قَالَ: «وَكَانَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَمْسَى يَقُولُ: «أَحِبُّهُ وَالْمَلِئِ الْجَدِيدَ وَالْكَائِبَ الشَّهِيدَ» أَتَبَا عَلَى أَسْمِ اللَّهِ
ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ».

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آدمی کے لئے جو روز آگیا ہے یہ زمانہ شہادت ہے اس دن ہم میں نیاد ہوں
اور تیرے ادب کو گواہ بن کر آیا ہوں پس میرے اندر سے بات کہو اور یہ کہہ کر کہ: «وَلَيْسَ» یہ کہہ کر کہو: «وَالْوَعْدِ» وہاں کا تو اس
کے بعد مجھے کہی نہ دیکھیے گا حضرت علی علیہ السلام بہر نام کہتے خوشحال تیرا ہے نبی رات اور کاتب روز شہید ہا شہید ہے وہ اللہ
کا نام لے کر لکھتا ہے پھر حضرت ذکر خدا کرتے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَالِجِ بْنِ السَّيِّدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ شَهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا تَغَيَّرَتِ الشَّمْسُ
فَادْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كُنْتُمْ مَعَ قَوْمٍ يَسْأَلُونَكَ فَقُمْ وَأَدْعُ».

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابوبکر علیہ السلام سے سنا کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو انہوں نے دعا کروا دی
اور اگر تمہیں روکنا چاہیں تو اسٹھ کھڑے ہو اور غلوت میں دعا کرو۔

10

[illegible]

105-2

[illegible]

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

[illegible]

سے ملنے کا مجھے گمان ہو اور جہاں سے ملنے کا تہ ہو میری حفاظت کر جہاں میں حفاظت کر سکوں اور جہاں سے نہ کر سکوں خدا مجھے اپنے فضل سے رزق دے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کا حاجت مند نہ بنا، خدا یا مجھے صحت و عافیت کا لباس پہنا اور اس پر شکر کرنے کی توفیق دے، اے واحد اے احد اے اللہ جس ورحیم اے مالک الملک اے رب الارباب اے سیدوں کے سردار، اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، ہر در کی شفا تو ہی ہے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں گردش کرتا ہوں۔

۱۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي وَهَذَا النَّهَارُ خَلَقَانِي مِنْ خَلْقِكَ ؛ اللَّهُمَّ لَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِنِي بِهِ وَلَا تَبْتَلِنِي بِهِ ، اللَّهُمَّ وَلَا تُؤْخِرْ مِنِّي حُرَّةً عَلَى مَعَاصِيكَ وَلَا رُكُوبًا لِمَخَارِمِكَ ، اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنِّي الْأَزْلَ وَالْأَلَا وَالْأَلَا وَالْبَلَوَى وَسُوءَ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةَ الْأَعْدَاءِ وَمَنْظَرَ السُّوَى فِي نَفْسِي وَمَالِي » .

قَالَ : وَ هَامِنْ عَبْدِي يَقُولُ حِينَ يُنْفِخُ وَ يُصْبِحُ : « رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم نَبِيًّا وَ بِالْقُرْآنِ بِلَاغًا وَ بِعَلِيِّ إِمَامًا » - ثَلَاثًا - إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ أَنْ يُؤْخِرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

قَالَ : وَ كَانَ يَقُولُ عليه السلام إِذَا أَمْسَى : « أَصْبَحْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَمْسَيْنَا لِلَّهِ خَامِدِينَ فَلَكَ الْحَمْدُ كَمَا أَمْسَيْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ ، قَالَ : وَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : « أَمْسَيْنَا لِلَّهِ شَاكِرِينَ وَ أَصْبَحْنَا لِلَّهِ خَامِدِينَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا أَصْبَحْنَا لَكَ مُسْلِمِينَ سَالِمِينَ » .

۱۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے خدا میں اور یہ دن تیری ایک مخلوق ہیں خداوندانہ مجھے اس کی مصیبت میں مبتلا کر اور نہ اس کو میری مصیبت میں، خداوندانہ اپنے معاصی پر مجھے اس دن میں جرأت نہ دے اور نہ اپنے محرمات کو بچانے کی ہمت دے اور دور رکھ مجھ سے جس اور سختی اور اندوہ کو اور بری موت کو اور شتمناہت اعدا کو اور برے منظر کو جو میرے نفس سے متعلق ہو یا میرے مال سے ۔

جو کوئی صبح و شام کہے میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اسلام پر، محمد کی نبوت، قرآن کی ہدایت، علی کی امامت پر تین بار تو خدا سے عزیز و جبار کے لئے سزاوار ہے کہ روز قیامت اس سے راضی ہو۔

راوی نے کہا اور جب شام ہوتی تو فرماتے ہم نے صبح کی دشمنی لیکہ ہم شکر کرنے والے تھے اور شام کی دشمنی لیکہ خدا کی حمد کرنے والے تھے پس اے خدا حمد تیرے ہی لئے ہے جیسے ہم نے شام کی بصورت مسلمان سلامتی میں ۔

اور جب صبح ہوتی تو فرماتے ہم شام کی شکر گزاری میں صبح کی حمد میں اور حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم نے صبح کی

۱۰۰۰

۱- در صورتی که در این مورد هیچ مدرکی وجود نداشته باشد،

میں جب سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور رات اور دن میں مصیبتوں کے حملوں سے، اے مشر الحرام کے رب، اے حرمت والے شہر کے رب، اے مقیم حل و حرم کے رب میرا سلام محمد و آل محمد تک پہنچا دے، یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں تیسری مستحکم زرہ میرا، اور ان اسماءِ حسنی میں جو تونے جمع کئے ہیں اپنے خاص بندوں میں، مجھے غرق ہو کر مرنے سے بچانا اور جل کر مرنے سے یا حلق میں کوئی چیز اٹکنے سے یا قفاص یا مجبوس ہو کر مرنے سے یا زہر دینے جلنے یا کنوئیں میں گر کر مرنے یا درندے کے بھاڑ کھانے یا ناگہانی موت یا کوئی اور بُری موت سے تو مجھے میرے بستر پر موت دے اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت میں۔

اور بنو خطا کے حق تک پہنچنے والا ہوں اور مجھے اس صف میں داخل کر جس کی تعریف تونے اپنی کتاب میں یوں فرمائی گویا سیدہ پلانی ہوئی، دیر ایں ہیں۔ میں پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو اور اپنی اولاد کو اور اس کلام کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جو میرے رب کا ہے قل اعوذ برب الناس تا آخر سورہ اور فرماتے تھے خدا کی حمد ہے بقدر اس کی تمام مخلوق اور مثل اس چیز جو اس نے پیدا کیا اور اللہ کی حمد ہے بقدر اس مخلوق کے جس نے روئے زمین کو بھر دیا اور اس کی حمد ہے بقدر اس کے کلمات کی سیل و سبیل کے اور اس کی حمد ہے بقدر وزن عرش اور اس کی حمد ہے اس کی رسل کے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بزرگ و برتر ہے وہ آسمانوں اور زمینوں والوں کا پالنے والا ہے پاک ہے وہ ذات وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شقاوت اور دشمنوں کی شتمت سے اور پناہ مانگتا ہوں فقر سے اور گراں گزشتی جو حق بات کو نہ سمجھے اور پناہ مانگتا ہوں کسی بُری حدیث کے پیش آنے سے، غافلانہ والوں میں مال میں یا اولاد میں اور پھر حضرت دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجتے رہتے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَ أَحْمَدَ بْنِ نَحْيٍ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ: «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَالْمُحَمَّدُ رَبُّ الْعَالَمِينَ كَثِيرًا، لَا شَرَّكَ لَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّ آلِهِ، إِلَّا ابْتَدَأَتْهُ مَلَائِكَةٌ وَجَعَلَتْهُ فِي جَوْفِ حَنَاجِهِ وَصَعِدَتْ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: مَا مَعَكَ؟ فَقُولُ: مَعِيَ كَلِمَاتٌ فَأَلْهُنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذَاوُ كَذَا، فَيَقُولُونَ: رَحِمَ اللَّهُ مَنْ قَالَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَغَفَرَ لَهُ قَالَ: وَكُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ قَالَ لِأَهْلِهَا وَمِثْلَ ذَلِكَ، فَيَقُولُونَ: رَحِمَ اللَّهُ مَنْ قَالَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَغَفَرَ لَهُ، حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى حِمْلَةِ الْعَرْشِ، فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ مَعِيَ كَلِمَاتٍ تَكَلِّمُ بِهِنَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ كَذَاوُ كَذَا فَيَقُولُونَ: رَحِمَ اللَّهُ هَذَا الْعَبْدَ وَغَفَرَ لَهُ أَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى حَفْظَةِ كُنُوزِ مَقَالَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ كَلِمَاتُ الْكُنُوزِ حَتَّى تَكْتُمُنَّ فِي دِيْوَانِ الْكُنُوزِ.

پر حاصل ہے پھر اپنی حاجت بیان کر۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَأَذْكُرُكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ، عِنْدَ الْمَاءِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. قَالَ: قُلْتُ: يَبْدُو الْخَيْرُ؟ قَالَ: يَبْدُو الْخَيْرُ وَلَكِنْ قُلْ كَمَا أَوْفَى [لَكَ] عَشْرَ مَرَّاتٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ الشَّمِيعِ الْعَلِيمِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغْرُبُ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں اللہ کی یاد گریہ و زاری اور اس کا خوف دل میں لیتے ہوئے زور سے نہیں شام کے وقت کہو وہ معبود و مکتبہ کوئی اس کا شریک نہیں اس ہی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ جلالت ہے اور مارتے، مارتے اور جلتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے میں نے کہا بید الخیر بھی کہوں فرمایا بے شک اس کے ہاتھ میں تیرے لیکن یوں کہو جیسے میں نے تجھے بتایا (دس بار) اور کہو اَعُوذُ بِاللَّهِ الشَّمِيعِ الْعَلِيمِ طلوع و غروب آفتاب کے وقت دس بار۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الصَّبَاحِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ فَالِقِ الْإِصْبَاحِ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْيُسْرُ وَالْعَافِيَةُ، اللَّهُمَّ هَيِّئْ لِي سَبِيلَهُ وَبَيِّرْ لِي مَخْرَجَهُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ قَسَمْتُ لِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ مَقْدَرَهُ بِالْقَسْرِ فَحَدِّثْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ تَحْتِ وَتَمِيمِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَكَفَيْهِ بِمَا شِئْتُ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتُ وَكَيْفَ شِئْتُ.

۱۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بعد صبح فرمایا کرتے تھے صبح ظاہر کرنے والے خدا پر، حمد ہے صبح کو شگافہ کرنے والے خدا پر (نیں بار) خدا وندا اس دروازہ کو میرے لئے کھول دے جس سے میرے لئے سہولت و عافیت ہو خداوند میرے لئے اس کار راستہ ہیا کر اور اس کے خرچ کرنے کا راستہ مجھے دکھلا دے تاکہ نفعوں خرچی نہ ہو۔ خدا اگر قصداً و قریناً یہ ہے کہ تیری کسی مخلوق کو میرے لئے ظلم کرنے کی قدرت ہو تو اس کو پکڑ لے اس کے سامنے سے اس کے پیچھے سے اس کے داہنے سے اس کے بائیں سے اس کے قدموں کے نیچے سے اس کے سر کے اوپر سے اور گھمے بچالے اس سے جو تو چاہے جہاں چاہے اور جس طرح چاہے۔

۱۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ

غما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ، پاک ہے وہ ذات شام اور صبح ہر وقت آسمانوں اور زمین میں رات کو اور دن کو اسی کسے لئے حمد ہے وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور مردے کے بعد زمین کو بکھر زندہ کو دیر لہے اسی طرح تم کو قبروں سے نکالا جائے گا وہ سب سے زیادہ لائق تسبیح ہے پاک ہے ملائکہ اور روح کا پالنے والا ہے اس کی رحمت اس کے غشب سے پہلے ہے ، اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں قوت بل تسبیح ہے میں نے گناہ کیا اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو بخش دے اور تجھ پر رحم کر میری توبہ قبول کر تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے ۔

۲۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُغَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَنَّهُ قَالَ : وَأَسْتَغْنِيكَ وَأَسْتَعِينُكَ وَأَتَوَكَّلُ عَلَى رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ، أَصْبَحْتُ عَلَى عَبْدِكَ وَوَعْدُكَ وَأُمِنُ بِوَعْدِكَ وَأُوفِي بِعَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، وَلَا أَسْأَلُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَهْبَحْتُ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلِمَةَ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ نُوْحٍ ، عَلَى ذَلِكَ أَخْبَارُ أَمْرِي إِنَّ اللَّهَ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا أَحْيَيْتَنِي بِهِ وَأَمُتْنِي إِذَا أَمُتْنِي عَلَى ذَلِكَ وَأَعِزَّنِي إِذَا عِزَّنِي عَلَى ذَلِكَ ، أَسْتَعِي بِكَ بِشْرَاكَ وَأَسْتَبَاحُ سَبِيْلَكَ ، إِلَيْكَ الْخَلَاءُ مَبْرُورِي ، إِلَيْكَ قَوْصُوتُ أَمْرِي ، أَلْ تَجِدُ أَمْعَنِي نَيْسَ لِي أَمْنَةً غَيْرُكُمْ بِهِمْ أَتَمُّ وَأَسْأَلُكُمْ أَنْ تَوَلَّوْا بِيهِمْ أَقْبَلُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَوْلِيًّا لِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاجْعَلْنِي أَوْلِيًّا لِي أَوْلِيًّا لَهُمْ وَأَعَادِي أَعْدَاءَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ بِالْمَقَاتِلِ الْحَيِّ وَأَنَا فِي مَعْنَاهُمْ .

۲۲ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یوں دعا کر دے خدا یا محمد تیرے ہی لئے ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے تیرے عہد پر صبح کی اور تیرے وعدے پر ہوں اور تیرے وعدہ پر ایمان لانے والا ہوں اور اپنی طاقت بجز تیرے عہد کو پورا کرنے والا ہوں مدد اور قوت اسی اللہ سے ہے جو وعدہ لا شریک لہ ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے عہد و رسول ہیں ، میں فطرت اسلام ، کلمہ اخلاص ، ملت ابراہیم اور دین محمد پر ہوں انشاء اللہ اس پر میرا عینیت ہے اور اسی پر میرا ایمان ہے خدا یا اسی پر مجھے زندہ رکھ اور اسی پر مجھے موت دے اور روز قیامت اسی پر اٹھانا ، میں تیری ، فیض کا خواستگار ہوں اور تیرے راستہ کی پیروی کرنے کا میرا پشت پیادہ تو ہوں ، اور تیرے ہی پر میرا معاملہ ہے اے محمد میرے امام ہیں ان کا غیر نہیں میں انہی کو دوست رکھتا ہوں انہی کی اقتدا کرتا ہوں خدا یا انہی کو دنیا و آخرت میں میرا ولی قرار دے اور مجھے صالحین میں داخل کر میرا آباد و اجداد انہی کے ساتھ ہوں ۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ : قُلْتُ لَهُ عَلِمَنِي شَيْئاً أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَ إِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ : قُلْ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا يَحِبُّ اَللّٰهُ اَنْ يُحَمِّدَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ ، اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي فِي كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيهِ عَمَّاداً وَ آلَ عَمَّادٍ وَ اَخْرِجْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ عُجْداً وَ آلَ عُجْدٍ وَ صَلِّ اَللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ .

۲۲۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا ایسی بتائیے کہ صبح و شام پڑھا کر دوں فرمایا کہ جو حمد ہے اس خدا کے جو چاہتا ہے کہ لے لے وہ نہیں کرتا جو غیر چاہے خدا کی حمد اسی طرح لاتی ہے جس طرح وہ پسند کرے ، حمد ہے اس خدا کے جو اس کا اہل ہے۔ خداوند مجھے داخل کر ہر اس نیکی میں جس میں تو نے محمد و آل محمد کو داخل کیا ہے اور نکال ہر اس برائی سے جس سے تو نے محمد و آل محمد کو نکالا ہے۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ : عَنْ فَرَاتِ بْنِ الْأَحْتَفِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَهْمَا مَرَّ كُنْتُ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تَتْرُكُ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَبَاحٍ وَمَسَاءٍ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُصْبِحُ اَسْتَغْفِرُكَ فِيْ هَذَا الصَّبَاحِ وَ فِيْ هَذَا الْیَوْمِ لِأَهْلِ رَحْمَتِكَ وَ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِنْ اَهْلِ لَعْنَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُصْبِحُ اَبْرَأُ اِلَيْكَ فِيْ هَذَا الْیَوْمِ وَ فِيْ هَذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانِهِمْ وَ بَيْنَ الْمَشْرِكَیْنِ وَ مِمَّا كَانُوا يَعْبُدُونَ ، اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوَاءٍ فَاِیْقِنِ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ هَذَا الصَّبَاحِ وَ فِيْ هَذَا الْیَوْمِ بَرَکَةً عَلٰی اَوْلِیَائِكَ وَ عِیَاباً عَلٰی اَعْدَائِكَ ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَکَ وَ اَلَاکَ وَ عَادِ مَنْ عَادَکَ : اَللّٰهُمَّ اَحْسِنِ لِيْ بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ كُلِّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ غَرَبَتْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَلَدِیْ وَ اَرْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّنَا بِیْ صَغِیراً اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّسْکَ تَعْلَمُ مُنْقَلِبَهُمْ وَ مَمَوَاتِهِمْ ، اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ وَ اَنْصُرْهُ تَنْصُرَ اَعْرَیْزاً وَ افْتَحْ لَهُ فَتْحَاسِیْرًا وَ اجْعَلْ لَهُ وَلَئِمّاً لَدُنْکَ سُلْطَاناً نَصِیراً ، اَللّٰهُمَّ اَلْعَنْ فُلَاناً وَ فُلَاناً وَ الْفِرْقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلٰی رَسُوْلِکَ وَ وِلَاةِ الْاَمْرِ بَعْدَ رَسُوْلِکَ وَ الْاِئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ وَ شَبِیعَتِهِمْ وَ اَسْأَلْکَ الزَّیَادَةَ مِنْ فَضْلِکَ وَ الْاِفْرَارَ بِمَاجَاةٍ مِنْ عِنْدِکَ وَ التَّسْلِیْمَ لِاَمْرِکَ وَ الْمُحَافَظَةَ عَلٰی مَا اَمَرْتُ بِهٖ لَا اَتَّبِعِیْ بِهٖ بَدَلاً وَ لَا اَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمّاً قَلِیلاً ، اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ وَ قَبِنِیْ کَرَّ مَا قَضَيْتَ ، اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَلَا یَذِلُّ مَنْ وَالَکَ ، تَبَارَکْتَ وَ تَعَالَيْتَ ، سُبْحَانَکَ رَبِّ الْبَیْتِ تَقْبَلُ مِنْبِیْ دُعَائِیْ وَ مَا تَقَرَّرْتُ بِهٖ اِلَّا بِکَ مِنْ خَیْرِ فَصَاعِقُ لِيْ اَصْعَافاً [مُضَاعَفَةً] کَثِیْرَةً وَ اِیْتِمَانٍ لَدُنْکَ [رَحْمَةً وَ] اَجْرَ اعْظِیْماً ، رَبِّ مَا اَحْسَنَ

مَا أَتَيْنَنِي وَأَعْظَمَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَأَطَوَّلَ مَا عَافَيْتَنِي وَأَكْثَرَ مَا سَمَّرْتَ عَلَيَّ ، فَلَكَ الْحَمْدُ يَا إِلَهِي كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلَيْهِ ؛ مِلَّةَ السَّمَاوَاتِ وَمِلَّةِ الْأَرْضِ وَمِلَّةَ مَا شَاءَ رَبِّي كَمَا يُحِبُّ وَيَرْضَى وَكَمَا يَنْبَغِي لَوَجْهِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امورِ انسانہ میں سے کوئی بات چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن ہر صبح دشام یہ کہنا نہ چھوڑو یا اللہ اس صبح کو اور اس دن کو تجھ سے طلبِ مغفرت کرتا ہوں ان کے لئے جو تیری رحمت کے مستحق ہیں اور برأت ظاہر کرتا ہوں ان سے جو تیری لعنت کے مستحق ہیں آج کے دن اور اس صبح کو اور بری ہوں ان لوگوں سے کہ ہم جن مشرکین کی سلطنت میں ہیں اور بری ہوں ان بتوں سے جن کی وہ عبادت کرتے ہیں کیونکہ وہ بد قوم ہیں اور بدکار ہیں۔

خداوند اس صبح کو اور آج کے دن آسمان سے زمین پر برکت نازل کر اپنے اولیاء پر اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر۔

خداوند دوست رکھ اسے جو تجھے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو تجھے دشمن رکھے۔ خداوند اس صبح کے طلوع سے غروبِ آفتاب تک امن و امان کو ہمارے لئے قائم رکھے۔

خداوند امیرے والدین کو بخش دے اور ان پر اسی طرح رحم کر جیسے انھوں نے یمین میں مجھ پر رحم کیا ہے اور بخش دے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں۔

خداوند ان کو جانستہاں کے پلٹ کر جلنے کی جگہ اور مقام کو خدا یا پیشوائے دین کے ایمان کی حفاظت کر اور غلبہ والی نصرت سے ان کی مدد کر اور آسانی سے ان کو فتح دے اور اس کے لئے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے ایک مدد دیا ہوا بادشاہ دے۔

خداوند افسلاں فلاں پر لعنت کر اور ان فرقوں پر جنھوں نے تیرے رسول کی اور رسول کے بعد اویان امر کی مخالفت کی اور ان کے بعد جو آئندہ اور ان کے شیعہ تھے ان سے دشمنی رکھی اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کی زیادتی کا اور میں اقرار کرتا ہوں ان باتوں کا جو تیرے پاس سے آئیں اور تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوں اور جو تو نے حکم دیا ہے اس کی حفاظت کرتا ہوں میں اس کا بدلہ نہیں چاہتا اور نہ اپنے ایمان کو تھوڑی قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں۔

خدا یا جس کو تو نے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے میری ہدایت کر اور بچالے مجھے شر سے اس چیز کے جو تو نے فیصلہ کیا ہے اور تو حکم کرنے والا ہے تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا جس سے تو محبت کرے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ تیری ذات صاحبِ برکت و برتری ہے اے پاک ذات تو بیت اللہ کا مالک ہے میری دعا کو قبول کر اور جس امر خیر سے میں نے تیری نزدیکی حاصل کی ہے اسے کئی گنا بڑھادے اور اپنی بارگاہ سے مجھے عطا کر اپنی رحمت اور اجر عظیم، یا رب تو کتنا اچھلے وہ جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا اور کتنا کراں قدر ہے وہ عطیہ جو تو نے مجھے دیا ہے اور کتنی طویل ہے تیری دی ہوئی عافیت تو نے میرے

اشرکنا ہوں کو چھپا یا ہے اے خدا تیرے لئے ہے حمد کثیر و طیب و مبارک جس نے پر کر دیا ہے آسمانوں اور زمین کو اور جس کو میرا رب دوست رکھتا ہے اور راضی ہوتا ہے اس حمد سے جو میرے صاحب جلال و اکرام رب کے لئے ہے۔

۲۴۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَالَ : «مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ» لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، يَأْتُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً حِينَ يَصَلِّي أَوْ إِذَا جَزَلَ لَمْ يَزَلْ يَوْمَهُ ذَلِكَ، شَيْئًا بَلَّغَهُ.

۲۴۔ راوی کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو نماز صبح کے بعد سو مرتبہ کہے۔ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ تو اس روز کوئی مصیبت اس تک نہ آئے گی۔

۲۵۔ عَنْهُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَدُبُرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ سَبْعَ مَرَّاتٍ : بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْوَجْهَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ وَجْهًا وَجَلَّ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَمْوَالُهَا الرِّيحُ وَالْبَرَسُ وَالْجُنُونُ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا مُجِئِي مِنَ السَّعَاءِ وَكُتِبَ فِي السَّعَادَةِ.

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی بعد نماز مغرب سات مرتبہ کہے بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْوَجْهَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ خدا اس سے ستر بلاؤں کو دور رکھتا ہے جن میں کم از کم آستہ قار برص، جنون ہے اگر وہ مرد شقی ہوگا تو قدرے فساد و اشتیاق سے اس کا نام کاٹ کر شر و سعد میں داخل کر دے گا۔

۲۶۔ وَفِي رِوَايَةِ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : أَمْوَالُ الْجُنُونِ وَالْجُدَامِ وَالْبَرَسِ وَإِنْ كَانَ قَرِيبًا جَوْتُ أَنْ يُخَوِّفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى السَّعَادَةِ.

۲۶۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جسے کم از کم بیماریوں میں جنون و جدام و برص ہے اگر وہ شقی ہوگا تو مجھے امید ہے کہ اللہ اس کو نیکوں میں داخل کرے گا۔

۲۷۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَنِّهِمْ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُصْبِحُ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمَسِّي لَمْ يَحْفَ شَيْطَانًا وَلَا سُلْطَانًا وَلَا بَرَصًا وَلَا جُدَامًا، وَلَمْ يَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : وَأَنَا أَقُولُهَا مِائَةً مَرَّةً.

۲۷۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے یہ کلمات تین مرتبہ صبح کو اور تین بار شام کو کہجے اور اسے شہسوار سے ڈرسے
نہ سلطان سے نہ برص سے نہ جذام سے اور آپ نے سات مرتبہ کے لئے نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ کہتا ہوں۔

۲۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عِمْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْقَدَاةَ
وَالْمَغْرِبَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » - تَبْعَ مَرَّاتٍ -
فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ جُنُودٌ وَلَا جُدَامٌ وَلَا بَرَصٌ وَلَا سَبْعُونَ نَوْعًا مِنَ الْبَلَاءِ .

۲۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبح اور مغرب کی نمازوں کے وقت سات بار کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ،
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے گا اس کو نہ جنوں ہوگا نہ جذام نہ برص اور ستر قسم کی بیماریاں اس سے دور رہیں گی۔

۲۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْبَقِیِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ رَیْدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ علیہ السلام إِذَا صَلَّيْتَ
الْمَغْرِبَ فَلَا تَسْطُرْ رِجْلَكَ وَلَا تَكَلِّمْ أَحَدًا حَتَّى تَقُولَ مِائَةَ مَرَّةٍ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ » وَمِائَةَ مَرَّةٍ فِي الْقَدَاةِ فَقَدْ قَالَهَا رَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ مِائَةَ نَوْعٍ مِنَ
أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ أَذْنَى نَوْعٍ مِنْهَا الْبَرَصُ وَالْجُدَامُ وَالشَّيْطَانُ وَالسُّلْطَانُ .

۲۹۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب مغرب کی نماز پڑھ کر تو لیغیر سر پھیلائے اور کسی سے کلام کے سو مرتبہ کہو ،
بسم اللہ الرحمن الرحیم ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ، اور سو مرتبہ بعد نماز صبح جو ایسا کہے گا اللہ اس سے ایک سو بلاؤں
کو دور رکھے گا جن میں گھٹیا ، برص و جذام اور شرعی طاقت و سلطان ہے۔

۳۰۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا
الْحَسَنِ علیہ السلام يَقُولُ : إِذَا أَجَبْتَ فَطَلَّتْ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِذَا بَارِقَتْ : « بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَصِفُ وَلَا يُوصَفُ وَ
يَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ ، يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ : أَعُوذُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ
شَرِّ مَا دَرَأَ وَمَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتِ الْقَرَى وَمِنْ شَرِّ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ وَمِنْ شَرِّ مَا كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَمِنْ شَرِّ أَبِي مُرَّةٍ وَمَا وَادَ وَمِنْ شَرِّ الرَّهْبِيسِ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفَتْ وَمَا لَمْ أَيْفُ ؟ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ، ذَكَرْتُ أَنَّهَا أَمَانٌ مِنَ الشَّعْثِ وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمَنْ دُرِّيْتَهُ ، قَالَ وَكَانَ أَكْبَرُ الْمُؤْمِنِينَ
علیہ السلام يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : « سُبْحَانَ اللَّهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ - ثَلَاثًا - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ رَوَالِ

يُمَتِّعُكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ غَايَتِكَ وَمِنْ فَجَاءَةِ يَقْمَتِكَ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاوِ وَمِنْ شَرِّ مَا سَبَقَ فِي الْكِتَابِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِزِّ وَفُؤَتِكَ وَبِعَظَمِ سُلْطَانِكَ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى خَلْقِكَ .

۳۰۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے شام کو جب سورج غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم، حمد ہے اس

خدا کی جس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ حکومت میں اس کا کوئی شریک ہے اور حمد ہے اس خدا کے لئے جو ہر چیز کی ذات و صفات کو جانتا ہے اور کوئی اس کی ذات و صفات کو بیان نہیں کر سکتا وہ ہر شے کو جانتا ہے اور کوئی اس کے متعلق علم نہیں رکھتا وہ جانتا ہے درویدہ گناہوں کو اور ان چیزوں کو جو سینے میں چھپائے ہوئے ہیں اور خدا کی ذات کریم سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو زمین کے نیچے ہے اور جو اوپر ہے اور جو پوشیدہ ہے اور شر سے ہر اس چیز کے جو رات میں ہے اور دن میں ہے اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے اور پوشیدہ شر سے اور ہر اس شر سے جس کو میں نے بیان کیا ہے اور نہیں بیان کیا اور حمد ہے رب العالمین خدا کے لئے ۔

ان اسمائے الہی کا ذکر امان ہے درندہ سے اور شیطان رحیم سے اور اس کی ذریت سے، امام نے فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام ہر صبح کو فرمایا کرتے تھے ”سبحان اللہ الملک القدوس“ (تین بار) خدا یا میں پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت کے بدل جانے سے اور تیرے عذاب کے اجابگ آنے سے اور اس شقاوت کے پانے سے جس کا ذکر کتاب میں ہو چکا ہے خدا یا میں تیری عزت و سلطنت اور شدید قوت اور عظیم شان حکومت اور خلق پر تیری تدر سے سوال کرتا ہوں

۳۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ تَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ . لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُعْجِبُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَتَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللَّهِ الشَّامِخِ الْعَلِيمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِي، إِنَّ اللَّهَ هُوَ الشَّامِخُ الْعَلِيمُ» . - عَشْرَ مَرَّاتٍ - قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ فَإِنْ نَسِيتَ فَصَبَّتْ كَمَا تَقْضِي الصَّلَاةَ إِذَا نَسَيْتَهَا .

۳۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دعا کرنا قبل طُلُوعِ آفتاب اور بعد غروب سنت واجبہ ہے مع طُلُوعِ فجر اور

وقت مغرب کے کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، اسی کی بادشاہت ہے اسی کی حمد ہے وہ زندہ کر تلبہ اور مارتا ہے اور مارتا ہے اور جلاتا ہے خیر اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر شے پر قادر ہے اس مرتبہ اور کہو میں سميع و عليم خدا سے پناہ مانگتا ہوں شیطان کے وساوس سے اور پناہ مانگتا ہوں ان کی موجودگی سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اور اگر سمجھوں جاؤ تو اس طرح ادا کر دیجیے نماز سمجھوں جانے پر ادا کرتے ہو۔

۳۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
قُلْ : «أَسْتَعِيذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ يَحْضُرُونِي» ، إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَقُلْ :
«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَقْرُوضٌ
هُوَ؟ قَالَ : نَعَمْ مَقْرُوضٌ مَحْدُودٌ يَقُولُهُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنْ فَاتَكَ شَيْءٌ
فَاقْضِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہو یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے اور پناہ مانگتا ہوں ان
کے حاضر ہونے سے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ جلاتا
اور مارتا ہے لڑتا اور جلاتا ہے وہ ہر شے پر قادر ہے ایک شخص نے کہا کیا یہ فرض ہے فرمایا ہاں فرض محمد وہ ہے یہ کہو قبل طلوع
آفتاب اور قبل غروب دس بار۔ اگر نہ کہا ہو تو کہورات میں یا دن میں (جب یاد آئے)

۳۳۔ عَنْهُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ
قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الدُّعَاءِ مَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يَقْضِيَهُ يَقُولُ بَعْدَ الدُّعَاءِ : «لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» - عَشْرَ مَرَّاتٍ - وَيَقُولُ : «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ» - عَشْرَ مَرَّاتٍ
[كُلَّهُ] وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۳۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو ادا کرے۔ صبح کو دس بار کہے
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ

اور دس بار کہے اعوذ باللہ السميع العليم اگر بھول جائے تو اس دعا کو ادا کرے۔

۳۴۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام
عَنِ التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ : مَا عَلِمْتُ شَيْئًا مَوْطِنًا غَيْرَ تَسْبِيحِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ الْفَجْرِ
تَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»
وَيَسْتَبِحُ مَا شَاءَ تَطَوُّعًا .

۳۴۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے تسبیح کے متعلق پوچھا۔ فرمایا میں تسبیح فاطمہ سے بہتر وظیفہ میں کوئی
تسبیح نہیں جانتا۔ بعد فجر دس بار کہو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لا الملک ولا الحمد و سوا اعلیٰ کل شے قدیر اس کے علاوہ

خوشنودی خدا کے لئے جو چاہو پڑھو۔

۳۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْهَدَّادِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیه السلام : مَنْ قَالَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَبِّرُنِي بِغَيْبِي وَيُنَبِّئُنِي بِأَمْرِي وَهُوَ خَيْرُ لَایَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَبَرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» . عَشْرَ مَرَّاتٍ . وَصَلَّى عَلَى نَحْوِ وَآلِ نَحْوِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، وَسَبَّحَ حَمْسًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَهَلَّلَ حَمْسًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمِّدَ اللَّهَ حَمْسًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً لَمْ يُكْتَبْ فِي ذَلِكَ الصَّبَاحِ مِنَ الْغَافِلِينَ . إِذَا قَالَهَا فِي الْمَسَاءِ لَمْ يُكْتَبْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْغَافِلِينَ .

۳۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو طلوع فجر کے وقت دس بار یہ کلمات کہے

اور دس بار محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور دس بار الحمد للہ۔ تو اس صبح کو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

۳۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي علیه السلام أَسْأَلُهُ أَنْ يَعْلَمَنِي دُعَاءَ فَكُتِبَ إِلَيَّ : تَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ : «اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَيْئًا ، وَإِنْ رَدَّتْ عَلَيَّ ذَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ ، ثُمَّ تَدْعُو بِمَا بَدَأَكَ فِي حَاجَتِكَ فَهُوَ لِكُلِّ شَيْءٍ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى يَقَعْلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ» .

۳۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے انھوں نے کہا صبح و شام کہا کرو

اللہ اللہ ربی الرحمن الرحیم لا شریک لہ شئیاً

اگر اس پر کچھ زیادہ کرو تو بہتر ہے بھراہی حاجت بیان کرو، ہر شے اذن خدا سے ہوتی ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے

۳۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ ذَاوُدَ بْنِ التَّوْقِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : لَإِنَّ دُعَاءَ أَنْ تَدْعُو بِهِذَا الدُّعَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحْتَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَيْتَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي دِرْطِكَ الْحَصْبَةَ الَّتِي تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ تُرِيدُ» فَإِنَّ أَبِي علیہ السلام كَانَ يَقُولُ : هَذَا مِنَ الدُّعَاءِ الْمَحْزُونِ .

۳۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے مت کو ترک اس دعا کو تین بار صبح کو پڑھو اور تین بار شام کو

اللهم اجعلنی فی درجۃ المحبۃ التي تجعل فیہا من تریب
میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے یہ دعا خزانۃ الہیہ میں سے ہے مومنین کے لئے۔

۳۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَكَارِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا عَنِيَ بِقَوْلِهِ: «وَأَبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالِغَ فَيَهِنَ، قُلْتُ: وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ وَرَبِّي مَحْمُودٌ أَصْبَحْتُ لَا أَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا أَدْعُو مَعَهُ إِلَهًا وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِيًّا - ثَلَاثًا - وَإِذَا أَمْسَى قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «وَأَبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى»، قُلْتُ: وَمَا عَنِيَ بِقَوْلِهِ فِي نَوْحٍ: «إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا»؟ قَالَ: كَلِمَاتٍ بَالِغَ فَيَهِنَ، قُلْتُ: وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ مَا أَصْبَحْتُ بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ عَاقِبَةٍ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا فَإِنَّهَا مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ. فَلَمَّا أَلْحَمْتُ عَلَى ذَلِكَ وَلَكَ الشُّكْرُ كَثِيرًا. كَانَ يَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا وَإِذَا أَمْسَى ثَلَاثًا، قُلْتُ: وَمَا عَنِيَ بِقَوْلِهِ فِي يَحْيَى: «وَحَنَانًا مِنْ لَدُنَّا وَزَكَاةً»؟ قَالَ: تَحَنُّنُ اللَّهِ، قُلْتُ: وَمَا بَلَغَ مِنْ تَحَنُّنِ اللَّهِ عَلَيْهِ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا قَالَ: بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَابِكَ يَا يَحْيَى.

۳۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب راوی نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت سے اور ابراہیم نے پورا کیا۔
فرمایا وہ چند کلمات تھے توفیق الہی میں جن کو ابراہیم نے بار بار ادا کیا۔ میں نے پوچھا وہ کیا تھے فرمایا جب صبح ہوتی تو فرماتے
میں نے صبح کی دعا سنا لیکہ میرا رب معبود ہے میں نے صبح کی دعا سنا لیکہ میں کسی کو اللہ کا شریک کرنے والا نہیں اور نہ میں اس
کے ساتھ کسی کو پکارتا ہوں اور نہ اس کے سوا کسی کو اپنا ولی جانتا ہوں (میں بار) اور جب شام ہوئی تو یہی تین بار کہتے
اس پر خدا نے تشران میں نازل کیا۔ و ابراہیم الذی وفی، میں نے کہا کیا مراد ہے اس سے جو نوح کے بارے میں فرمایا ہے
إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا۔ فرمایا وہ کچھ کلمات تھے جن کو بار بار فرمایا کرتے تھے میں نے کہا وہ کیا تھے۔ فرمایا صبح کو کہتے تھے
میں نے اس کو اہی کے ساتھ صبح کی کہ دین و دنیا کی نعمت اور عافیت میں ہوں۔ اے دھندلا شریک یہ سب تیری طرف سے
ہے اس پر میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا کثیر شکر ادا کرتا ہوں یہ کلمات تین بار صبح کو اور تین بار شام کو فرمایا کرتے تھے
میں نے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا جو یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ حنانا من لدنا و زکوة، فرمایا اللہ
کا ان پر مہربانی تھی میں نے کہا وہ کس شان سے تھی۔ فرمایا جب وہ کہتے تھے یا رب تو خدا کہتا تھا۔ لیک لے یحییٰ۔

انچاسواں باب سوتے اور جاگتے وقت کی دعا (باب ۴۹)

﴿الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّوْمِ وَالْإِثْبَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ نَجَّيَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، جَمِيعًا عَنْ بَكْرِ بْنِ نَجَّيَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ جَبِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا قَهْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَطَّنَ قَهْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَلَكَ قَهْرَهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُخَيِّسُ الْمَوْتَى وَ يُمَيِّتُ الْأَحْيَاءَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَهَيِّئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جس نے اپنے سوتے وقت تین بار کہا الحمد للہ الذی الخ تو گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں گویا وہ آج ہی بعن مادر سے نکلا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّيَا، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَحْبَسْتُ نَفْسِيْ عِنْدَكَ فَاَحْسِنْهَا لِىْ فِيْ مَحَلِّ رِضْوَانِكَ وَمَعْقَرَتِكَ وَاِنْ رَدَدْتَهَا اِلَى بَدْنِيْ [اِلَى بَدَنِى] فَارْزُقْهَا مُؤَمِّنَةً غَارِقَةً بِحَقِّ اَوْلِيَائِكَ حَتَّى تَتَوَقَّأَهَا عَلَى ذَلِكَ.

۲۔ سرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم سے کوئی بستر خواب پر جلتے تو کہے۔ خداوند امیر نے اپنی روح کو تیری بارگاہ میں بند کیا یعنی اب سونے والا ہوں پس تو اس کو اس جگہ بند کر جو تیری رضا اور بخشش کا مقام ہو اور جب تو اس کو لوٹائے تو اس حالت میں لوٹنا کہ ایمان لانے والی ہو اور تیرے اولیاء کے حق کو پہچاننے والی ہو اور اس حالت پر اس کو موت دینا۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَجَّيَا، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ فِيْ مَنَامِيْ وَفِيْ يَقْظَتِيْ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ سوتے وقت میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور شیطان سے بیزار

ہوں یا اللہ سوتے اور جاگتے میری حفاظت کر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَلَا خَيْرُكُمْ بِمَا كُنَّ رُسُلُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ كَانَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَيَقُولُ : بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي فِي مَنَامِي وَفِي يَقَظَنِي ۝

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کیا میں تم کو بتاؤں کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جلتے تھے تو کیا فرمایا کرتے تھے راوی نے کہا ضرور فرمائیے۔ فرمایا اور پہلے آیت الکرسی پڑھتے تھے پھر نہاتے تھے میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے شیطان سے علیحدگی اختیار کی۔ خداوند امیری حفاظت کر میری خواب و بیداری میں۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِخْلَامِ وَمِنْ سُوءِ الْأَحْلَامِ وَأَنْ يَلْعَبَ بِي الشَّيْطَانُ فِي الْبَقَاءَةِ وَالْمَنَامِ ۝

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے امیر المؤمنین صلوٰات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے خداوند میں تیری پناہ چاہتا ہوں خواب میں جب ہونے سے بد خوابوں سے اور اس سے کہ شیطان بیداری یا خواب میں قریب سے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، جَمِيعاً عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : تَسْبِيحُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ إِذَا أَخَذَتْ مَضْجَعَكَ فَكَبَّرَ اللَّهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَسْبِيحُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَعْوِدَتَيْنِ وَعَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَاتِ وَعَشْرًا مِنْ آخِرِهَا ۝

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سونے کو لیٹو تو تسبیح فاطمہ زہرا صلوٰات اللہ علیہا پڑھو یعنی ۳۳ بار اللہ اکبر اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار سبحان اللہ کہو۔ پھر آیت الکرسی پڑھو اور پھر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس برب الناس پڑھو اور پھر سورہ الصافات کی دس اول اور دس آخر کی آیات پڑھو۔

۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ عَنْ أَخِيهِ أَنَّ شَهَابَ بْنَ عَبْدِ رَبِّهِ سَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قُلْ لَهُ : إِنَّ امْرَأَةً تَقْرَأُ عَنِّي فِي

الْمَنَامِ بِاللَّيْلِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : اَحْمَدُ مُسَاحِدًا وَكَبِيرُ اللَّهِ اَبُو بَعَاوُنَا لَابِيْن تَكْبِيْرَةً وَسَمَّيْجَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَ اَحْمَدُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ قُلْ : لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ . لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي بِمَدِيْدِ الْخَيْرِ وَلَهُ اِحْتِلَاوُ الْاَكْبَلِ وَالشَّيْبَانِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .
- عَشْرَ مَرَّاتٍ -

۷۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک عورت مجھے خواب میں ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا ایک سیاح لو اور اس پر ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھو اور ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار سبحان اللہ اور پھر کہو لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الملک ولا النعمہ سبھی ویمیت ویمیت ویکفی بید الخیر ولہ اختلاف الیل والنہار وہو علی کفی قدير دس بار۔

٨ - تَعَذُّبُنَّ يَحْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ أَتَاهُ ابْنُ لَهُ لُبْلَبَةَ فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَتُ أُرِيدُ أَنْ أَمُوتَ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ قُلْ : «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» ، أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعِزِّ قَاتِهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَتِهِ وَاللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ ؛ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِعِزِّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَتِهِ وَاللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ مَغِيرَةٍ أَوْ كَافِرَةٍ بِذَلِيلٍ أَوْ جَارٍ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ الشَّوَاعِمِ وَالْبَرَدِ ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : وَقَبُولُ الصَّبِيِّ الطَّيِّبِ ، عِنْدَ ذِكْرِ النَّبِيِّ : الْمُبَارَكُ ، قَالَ : نَعَمْ يَا بُنَيَّ الطَّيِّبُ الْمُبَارَكُ

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ایک صاحبزادے آپ کے پاس آئے اور کہا بابا جان میں سونا چاہتا ہوں فرمایا بیٹا کہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور پناہ مانگتا ہوں خدا کی غفلت دعوت و قدرت سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے جلال سے اور اس کی قوت سے اور خدا ہر شے پر قادر ہے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عفو اور بخشش سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی رحمت سے ہر گزندہ اور فرد رساں کے شر سے اور ہر زمین پر چلنے والے سے چھوٹا ہو یا بڑا، دن میں ہو یا رات میں اور بدکار جن اور انسان سے اور بدکار عرب و عجم سے اور بکلیوں اور برک کے شر سے یا اللہ زدہ و کبھی محمد اپنے بندہ اور اپنے رسول پر راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ اے بابا جان کیا ذکر رسول مئے ساتھ مبارک کے ساتھ طیب بھی کہوں فرمایا ہاں بیٹا الطیب المبارک بھی کہو۔

٩- نَطَىٰ بَنُو إِسْرَٰءِيْلَ عَنْ أَبِيهِمْ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ لِي أُمِّي عَبْدَ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ انْظَمَتْ أَنْ لَأَسِيَتْ لَيْلَةٌ حَتَّى نَعُودَ بِأَحَدِ عَشَرَ حَرْفًا ، قُلْتُ : أَخْبَرْنِي بِهَا ؟

قَالَ : قُلْ : وَأَعُوذُ بِمِرَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَنْدَرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِدَفْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَنْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمُلْكِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَبِوَسْطِهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبِرَأْوَدَرَّاهُ . وَتَعُوذُ بِهِ كُلَّمَا شِئْتَ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر ممکن ہو تو ہر رات کو سوتے وقت پناہ مانگ خدا سے ، ان گیارہ کلمات سے پناہ مانگتا ہوں میں عزت خدا سے ، قدرت خدا سے ، جلال خدا سے ، قوت خدا سے ، جمال خدا سے ، جلال خدا سے ، رفیع خدا سے ، منع خدا سے ، جمع خدا سے ، سلطنت خدا سے ، وجہ اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اور رسول اللہ سے ہر مخلوق کے شر سے جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر جس طرح چاہے اور پناہ مانگ۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَيِّدِ بْنِ تَجْبِجٍ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِذَا أُوْتِيتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ وَصَلَّتْ جَنَّتِي الْأَيْمَنَ [لِلَّهِ] عَلَى مَلَكٍ إِبْرَاهِيمَ خَبِيفًا يَوْمَ مُسْلِمًا قَوْمًا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ » .

۱۰۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم فرش پر سونے کے لئے لیٹو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے اپنا دامن پہلو اللہ کی خوشنودی کے لئے ملت ابراہیمی کی پیروی کے ساتھ رکھا ہے میں اللہ کا فرمانبردار بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ عِيسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سَلَمَانَ ، عَنْ جَرَّاجِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : « إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقُلْ : « سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَإِلَهُ الْمُرْسَلِينَ وَرَبِّ الْمُسْتَغْفِرِينَ » وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ عَبْدِي وَشَكَرَ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اسے کہنا چاہیے اے بیویوں کے رب ، اے مسکین کے خدا اے کمزوروں کے پالنے والے حمد ہے اس خدا کے لئے جو زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے خدا اس سے کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور شکر ادا کیا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا قُمْتَ بِاللَّيْلِ مِنْ مَنَامِكَ فَقُلْ : « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ عَلَيَّ رُوحِي لَا حَمْدَ وَاعْبُدَهُ فَإِذَا سَمِعْتَ صَوْتَ الدَّيْكَ فَقُلْ : سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، سُبُّوحٌ رَحْمَنُكَ

عَسَيْتَكَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ ، عَمِلْتُ سُوءًا وَطَلَمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي . فَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ . فَإِذَا قُمْتَ فَانْظُرْ فِي آفَاقِ السَّمَاءِ وَقُلْ : اللَّهُمَّ لَا يُؤَارِي مِنْكَ لَيْلٌ دَاجٍ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ ذَاتُ مِهَابٍ وَلَا ظُلُمَاتٌ تَعْمَى فَوْقَ بَعْضٍ وَلَا يَجُوعُ لِحْيَةٍ تُدْلِجُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُدْلَجِ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ خَائِفَةُ الْأَعْيُنِ وَمَا نَحْمِي الْعُدُودُ . عَائِلِ السَّجُودِ وَنَاهِ الْعِيُونَ وَأَنْتَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَالَمِينَ وَإِلَهُ الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رات کو نیند سے چوٹو تو کہو حمد ہے اس خدا کی جس نے روح کو میرے بدن میں پھر سے لوٹایا ، میں اس کی حمد کرتا ہوں اور اس ہی کی عبادت کرتا ہوں جب مرغ سحری کی آواز اذان سنو تو کہو سبحوح قدوس رب الملائکۃ والروح ، اس کی رحمت اس کے غضب سے آگے ہے اسے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ، تو واحد و یکتبہ میں سے بد اعمالی کر کے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ، پس جب تم بستر سے اٹھو تو آسمان کے کناروں پر نظر کرتے ہوئے کہو خداوند! نہیں پھیلائی تجھ سے کسی چیز کو نہ رات کی تاریکی نہ بروج والے آسمان اور نہ زمین کے اونچے نیچے مقام اور نہ وہ تاریکیاں جو تیرے بستر میں اور نہ وہ دریاؤں کی طغیان جو تیری مخلوق کے سامنے دریائی سفر میں ہوتی ہے ۔ اسے خدا تو آنکھوں کی نیاحت کو اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے رات کے ستارے ڈوب گئے اور لوگوں کی آنکھیں رات کو سو گئیں ۔ اسے جی و قیوم رات کو تجھے نہ نیند آتی ہے نہ اونٹنگ ۔ پاک ہے میرا وہ رب جو عالموں کا پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے اور حمد کا سزاوار ہے وہ خدا جو رب العالمین ہے ۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَنَحْوَهُ بَيْنَ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقَضَلِ بْنِ شَاذَانَ جَعْلَمًا ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ بَعْثَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَلٍ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ آخِرَ اللَّيْلِ يَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يَسْمَعَ أَهْلُ الدَّارِ يَقُولُونَ : اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلِيَّ هَؤُلَاءِ الْمُطَّلَعِ . وَوَسِّعْ عَلَيَّ ضَبْعَ الْمُنْجَعِ وَأَرْدُقْنِي خَيْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَأَرْدُقْنِي خَيْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ .

۱۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب نماز شب کے لئے رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہوتے تو اٹھ بصد آواز سے جے گھر والے سنتے تھے فرمایا کرتے تھے خدا یا میری مدد کرنا قبر سے نکلنے ہوئے اور میرے لئے شکر قبر کو کثادہ کرنا اور قبل موت اور بعد موت مجھے بہتر رزق دینا ۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : نَقُولُ إِذَا أَرَدْنَا النَّوْمَ : اللَّهُمَّ إِنَّا أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمْنَا وَإِنَّا أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا .

۱۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: ب سونے کا ارادہ کرتے تو کہا کرتے خدا یا اگر تو میری روح کو بدن میں لوٹانے سے روکے تو اس پر رحم کر اور اسے لوٹا دے تو اس کی حفاظت کر۔

۱۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنْ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَعْقُبِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً وَجِئَ يَأْخُذُ مَصْجَعَهُ غَيْرَ لَهُ مَا عَمِلَ قَبْلَ ذَلِكَ خَمْسِينَ عَاماً، وَقَالَ يَعْقُبُ: فَسَأَلْتُ سَمَاعَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ ذَلِكَ، وَقَالَ: يَا أَبَا نَعْمٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ جَزَيْتَهُ وَجَدْتَهُ سَدِيداً.

۱۵۔ ابی اسامہ نے کہا میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب کہ سونا چاہیے تو خدا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے یہی نے کہا۔ سماعہ نے پوچھا اس حدیث کے متعلق تو اس نے کہا مجھ سے ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ نے مجھ سے فرمایا اے ابو محمد اگر تم اس کا تجربہ کرو گے تو شکیب پاد گے۔

توضیح ۱۔ صورت تجربہ کی یہ ہوگی کہ ایک مومن جس نے پچاس سال تکلیف میں گزارے ہوں اس عمل سے پہلے توجہ یہ عمل کرے گا تو ان تکلیفوں سے محفوظ رہے گا جو بے ہوش ہوئے گناہوں کے باعث تھیں۔ سورۃ شوریٰ میں ہے جو مصیبت تم کو پہنچی ہے وہ تمہارے ہی کرتوتوں ہی سے پہنچی ہے۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ، فَإِذَا قَامَ مِنْ نَوْمِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ» وَقَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ قَرَأَ عِدَّةَ مَنَامِيَةِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأَيُّهُ السُّجُودُ وَآيَةُ السَّجْدَةِ وَكَيْلُ يَوْمِ الشَّيْطَانِ يَحْفَظَانِي مِنْ رَدَّةِ الشَّيَاطِينِ، شَأْوُوا أَوْ أَبَوْا وَمَعَهُمَا مِنَ اللَّهِ ثَلَاثُونَ مَلَكًا يَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يُسَبِّحُونَهُ وَيَهْلِلُونَهُ وَيَكْبِّرُونَهُ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ إِلَى أَنْ يَنْتَبِهَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مِنْ نَوْمِهِ وَثَوَابُ ذَلِكَ لَهُ».

۱۶۔ سہ ماہی حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ جب فرش خواب پر جاتے تو فرماتے خدا یا تیرے نام کی برکت سے میں زندہ ہوں اور تیرے نام کی برکت سے میں مرتا ہوں اور جب سو کر اٹھ تو کہے حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے زندہ کیا اس کے بعد کہ میں مر گیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جا رہا ہے اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے

فرمایا جو کوئی مین مرتبہ سوتے وقت آیہ کرسی پڑھے اور سورہ آل عمران کی یہ آیت شہداء اللہ ادا لا الہ الا ہو والملائکہ و
اولو العلم تمامًا باسط اور آیہ سحر (سورت اعراف) ان رکب الذی خلق السموات والارض فی ستمۃ ایام ثم استوی علی
العرش یعنی اے اہل دنیا طلبہ ختم و الشمس والقمر والتجم مسخرات بہ امر والالہ الخلس والامر تبارک اللہ رب العالمین
اور آیہ سجدہ کی پڑھے تو اس کی حفاظت کے لئے دو شیطان مقرر کئے جلتے ہیں سرکش شیاطین میں سے چاہے وہ
سرکش چاہیں یا نہ چاہیں (غرض یہ ہے کہ جب دو شیطانوں کو محافظ دیکھیں گے تو بہت زیادہ غمناک ہوں گے ایسے ہی موقع کے
لئے کہا گیا ہے۔ عدد شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اور ان دونوں کے ساتھ تیس فرشتے اس کے لئے خدا کی حمد اور تسبیح و تہلیل
نکیر کرتے ہیں اور جب تک وہ مومن بیدار ہو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

١٧ - أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْكُوفِيِّ : عَنْ حَمْدَانَ الثَّلَاثِيِّ : عَنْ نَجْدِيِّ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُدَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَفْرَأُ آخِرَ الْكِتَابِ عِنْدَ التَّوَعُّدِ إِلَّا يَمْلِكُ فِيهِ السَّاعَةُ الَّتِي يُرِيدُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سوتے وقت سورہ کہف کی آخری آیات پڑھے تو جس وقت وہ بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

١٨- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :
 قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ أَرَادَ شَيْئًا مِنْ بَيِّنَاتِ الدَّلِيلِ وَأَحْتَمَصَّجَعَهُ فَلْيَقُلْ : « بِسْمِ اللَّهِ » لَأَنْوِيئِي مَمْرَكَ
 وَلَا تُشْغِي ذِكْرَكَ ، وَلَا تَجْعَلَنِي مِنَ الْغَافِلِينَ . أَوْفُوا سَاعَةَ كَذَا وَكَذَا . إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ بِهِ
 مَلَكَائِبَهُ تِلْكَ السَّاعَةَ .

۱۸۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جو کوئی رات کو کچھ دیر عبادت کے لئے بستہ چھوڑنا چاہتا ہے، اس کو کہنا چاہیے بسم اللہ یا اللہ مجھے بے خوف نہ کر اپنی تدبیر سے اور مت بھلا مجھے اپنا ذکر کرنے سے اور مجھے غافلوں میں سے قرار نہ دے۔ میں فلاں بیدار ہو جاؤں خدا ایک فرشتہ کو معین کرے تاکہ وہ اسی گھڑی اسے جگا دے۔

پچاسواں باب
گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا

۵۰ (بَابُ) (الدُّعَاءُ إِذَا خَرَجَ الْإِنْسَانُ مِنْ مَنَزِلِهِ)

١- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي غَمَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ:

رَأَيْتُ أَبَاءَ اللَّهِ ﷺ يُخْرِجُ لِي شَفِيعًا حِينَ أُرَادَ أَنْ يُخْرَجَ مِنْ هَاهُنَا عَلَى الْبَابِ ، فَقُلْتُ : (إِنِّي رَأَيْتُكَ تَخْرُجُ لِي شَفِيعًا حِينَ خَرَجْتَ قَهْلَ قُلْتُ شَيْئًا) قَالَ : نَعَمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يُخْرَجَ : «اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، تَلَانَا - بِاللَّهِ أَخْرُجْ وَبِاللَّهِ ادْخُلْ عَلَى اللَّهِ أَنْوَكَلْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - «اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي فِي وَجْهِ هَذَا يَحْيَى وَاحْتِمْ لِي بِيَحْيَى وَفِي شَرِّ كُلِّ ذَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» لَمْ يَزَلْ فِي صَمَانِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَرُدَّ اللَّهُ إِلَى الْمَسْكَنِ الَّذِي كَانَ فِيهِ .

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ مِثْلَهُ .

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام کو دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام جب گھر سے نکلتے ہوئے دروازہ پر گئے تو آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے۔ میں نے کہا کیا آپ کچھ پڑھ رہے تھے فرمایا ہاں انسان جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہے اللہ اکبر اللہ اکبر یا ربنا یا ربنا سے کالتا ہوں، اللہ کی حفاظت میں اور داخل ہوتا ہوں اللہ کی حفاظت میں اور خدا میرا نواہل ہے (میں بار) پھر کچھ خداوند امیر ہے اور پر نیکی کا دروازہ کھول اور میرا خاتمہ نیکی پر کر اور مجھے ہر چیز ان کے شر سے بچا جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والے ہے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے وہ اللہ کی ضمانت میں رہے گا جب تک اپنے گھر کی طرف نہ لوٹے۔

ایسی ہی ایک اور روایت ابوالیوب سے مروی ہے۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ بَابَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ فَوَاقَفْتُهُ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ فَقَالَ : بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ . ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَإِذَا قَالَ : بِسْمِ اللَّهِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ : كُفِّتَ فَإِذَا قَالَ : آمَنْتُ بِاللَّهِ ، قَالَ : هُدِيتَ ، فَإِذَا قَالَ : تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ، قَالَ : وَقُيْتُ فَيَنْتَحِي الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : كَيْفَ لَنَا بِمَنْ هُدِيَ وَكُنِيَ وَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكْتُ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُفْرًا وَفِيَّ ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكْتُ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُفْرًا وَفِيَّ ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكْتُ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُفْرًا وَفِيَّ ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكْتُ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُفْرًا وَفِيَّ ؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَرَضَنِي لَكَ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّ تَرَكْتُ النَّاسَ لَمْ يَتْرُكُوا كُفْرًا وَفِيَّ ؟

۲۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب دروازہ سے نکلتے گئے

تو میں حضرت کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لایا۔ اسی پر تکیہ ہے اسے ابو حمزہ جب کوئی گھر سے نکلتے تو شیطان سامنے آتا ہے لیکن جب کہتے ہیں بسم اللہ تو دو فرشتے کہتے ہیں تیرا مطلب

پورا ہوا اور جب وہ کہتا ہے میں اللہ پر ایمان لایا تو وہ فرشتے کہتے ہیں تو نے ہدایت پائی اور جب وہ کہتا ہے تو کلت علی اللہ تو وہ فرشتے کہتے ہیں تیری نگہبانی کی گئی اب شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے سے کہتا ہے ایسے پر ہم کیسے تابو پائیں جو ہدایت یافتہ ہو جس کی ہم پوری ہو گئی ہو اور خدا جس کا نگہبان ہو۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ کچھ خداوند آج میری یہ فرض تھک سے ہے اسے ابو حمزہ اس کے بعد اگر تم لوگوں کو چھوڑو گے تو لوگ تم کو نہ چھوڑیں گے اگر تم ان کو ترک کر دو گے تو وہ نہ کریں گے یعنی تمہارے مخالفین درپے آزار رہیں گے اور باوجود تمہارے الگ رہنے کے تو تمہیں بدنام ہی کئے جائیں گے۔ میں نے کہا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا اپنی اس دنیوی آبرو کو ان بد بختوں کی نذر کر دو اور نفروفاقت میں بسر کرو لا اللہ قیامت میں تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ شَقَّائِهِ تَنَحَّرَ كَانَ قَعْلُكَ لَهُ، فَقَالَ: أَقَطَعْتُ لَذَلِكَ يَا سَالِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ تَكَلَّمْتُ بِكَلَامٍ مَا تَكَلَّمُ بِهِ أَحَدٌ قَطُّ إِلَّا كَفَاهُ مَا أَعْمَهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَا وَ آخِرَتِهِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي بِهِ قَالَ: نَعَمْ مَنْ قَالَ جِبْنَ يَخْرُجْ مِنْ مَنَزِلِهِ: وَيَسُبَّ اللَّهُ حَبِيبِي اللَّهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ أُمُورٍ كَلِمَاتُهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ، كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَعْمَهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَا وَ آخِرَتِهِ.

۳۔ ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اذن دخول چاہا۔ حضرت تشریف لائے در آنجا آپ کے درون ہونٹ ہلتے تھے۔ میں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اسے شمالی تم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے میں نے کہا۔ ہاں، میں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا۔ اسے ابو حمزہ واللہ میری زبان پر وہ کلمات ہیں جو اس سے پہلے کسی نے نہ کہے مگر یہ کہ اللہ نے اس کی ویرا پوری کی جو امر دنیا و آخرت سے متعلق ہو میں نے کہا مجھے بتائیے۔ فرمایا اچھا جو کوئی گھر سے نکلے۔ اسے کہنا چاہیے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی میرے لئے کافی ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے یا اللہ میں تجھ سے اپنے تمام امور میں بہتری کا سوال کرتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کی رسائی اور عذاب آخرت سے تو خدا اس کی ہر حاجت کو جو دنیا و آخرت سے متعلق ہو گی بر لائے گا۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ غَالِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ جِبْنَ يَخْرُجْ مِنْ بَابِ دَارِهِ: «أَعُوذُ بِمَا عَادَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ الْجَدِيدِ الَّذِي إِذَا غَابَتْ شَمْسُهُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ غَيْرِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَمِنْ شَرِّ الْيَحْنِ وَالْإِنْسِ وَمِنْ شَرِّ السَّبَاحِ وَالْمَوَامِ وَمِنْ شَرِّ ذُكُوبِ الْمَخَارِمِ كُلِّهَا، أَحْبَبُ

تَقْسِي بِاللهِ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ، غَفَرَ اللهُ لَهُ وَنَابَ عَلَيْهِ وَكَفَاهُ أَلْهَمَ وَحَجَرَهُ عَنِ السُّوءِ وَعَصَمَهُ مِنَ الشَّرِّ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اسے چاہیے کہ کچھ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں ان کلمات سے جن سے پناہ مانگی ملائکہ نے اس نئے دن کے شر سے جب تک آفتاب غروب ہو۔ اس دن میں مجھے پناہ ملے میرے نفس کے شر سے اور غیر کے شر سے اور شیاطین کے شر سے اور ان لوگوں کے شر سے جو اذیت لے کر خدا کے دشمن ہیں اور جن سے ان کے شر سے اور درندوں اور گزندوں کے شر سے اور تمام محارم کے بجالانے سے اور میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس کو ہر اس شر سے جسے اللہ بخش دے اور توبہ قبول کرے اور وہ یہ کہ وہ میرے غم کو دور کرے اور میرے نفس کو برائی سے روکے اور مجھے شر سے بچائے رکھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَعْجُوبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَمَرٍ لَكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا خَرَجْتُ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ لَهُ اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ وَنِّصْلِكَ وَأَتِمِّمْ عَلَيَّ رِعْمَتَكَ وَاسْتَمْلِكْنِي فِي طَاعَتِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَقَّنِي عَلَى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ صلی اللہ علیہ وسلم .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو تو کہو۔ میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور میرا توکل اللہ پر ہے اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے۔ خداوند میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جو اس سے نکلنے میں میرے لئے بہتر ہو اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز سے جو میرے لئے شر ہو، یا اللہ اپنے فضل کو مجھ پر زیادہ کر اور اپنی نعمت کو میرے اوپر تمام کر اور اپنی اطاعت میں مجھے عمل کی قوت دے اور مجھے رغبت دے ان امور کی طرف جو تیری خوشنودی کا باعث ہو اور مجھے اپنے دین پر موت دے اور اپنے رسول کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي حَدِيجَةَ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذَا خَرَجَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ بِيكَ خَرَجْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي يَوْمِي هَذَا وَارْزُقْنِي قُوَّةَ وَفَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَطَهْرَهُ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرَّ مَا فِيهِ ، بِسْمِ اللهِ وَيَا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ خَرَجْتُ فَبَارِكْ لِي فِي خُرُوجِي وَانْقَعِبْنِي بِهِ ، قَالَ : وَإِذَا دَخَلَ فِي مَمَرٍ لَهُ قَالَ ذَلِكَ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلے تو فرماتے یا اللہ تیری مدد سے ہو، نکلا ہوں۔ میں نے تیری

فرمانبرداری قبول کی ہے تب پر ایمان لایا ہوں اور میں نے تجھ پر توکل کیا ہے خداوند آج کے دن مجھے برکت دے اور کامیابی فتح و نصرت، پاکیزگی اور ہدایت عطا کر اور مجھ سے اس دن کے شر کو دور رکھ، بسم اللہ، یا اللہ، واللہ اکبر والحمد للہ رب العالمین یا اللہ میں نکلا ہوں میں میرے نکلنے میں برکت دے اور نفع دے اور فرمایا جب گھر میں داخل ہو تو بھی یہی کہے۔

۷. مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنِ الرَّضَاءِ، قَالَ: كَانَ أَبِي إِسْحَاقَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنَازِلِهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ لَا يَحُولُ وَبَنِيَّ أَوْلَا قُوَّتِي بَلْ يَحُولُ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ مَنْعَرَّ ضَالِرٌ ذِكَّ قَائِمِي بِهِ فِي غَائِبَةٍ.

۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب گھر سے نکلنے تو فرماتے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گھر سے نکلا ہوں اللہ کی مدد اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے بلکہ اسے خدا تیری مدد اور قوت سے رزق کی جستجو میں عانت کے ساتھ مجھے عطا کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ قَرَأَ قَوْلَهُ اللَّهُ أَحَدُ جِبْنٍ يَخْرُجُ مِنْ مَنَازِلِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَمُتْ فِي حِسْطِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ حَسْبِيَ بَرَجِعَ إِلَى مَنَازِلِهِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سورہ قل ہو اللہ احد گھر سے نکلنے وقت دس بار پڑھے تو وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا گھر واپس آنے تک۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَبَّاحِ الْحِذَاءِ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا أَرَدْتَ الشَّرْقَ فَقِفْ عَلَى بَابِ دَارِكَ وَأَقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، أَمَامَكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَامَعِيَ وَسَلِّمْ مَنِيَّ وَسَلِّمْ مَامَعِيَ وَبَلِّغْ مَامَعِيَ بِأَلَاغَا حَسَنًا، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا زَيْتُ الرَّجُلِ يَحْفَظُ وَلَا يَحْفَظُ مَامَعَهُ وَسَلِّمْ وَلَا يَسْلَمْ مَامَعَهُ وَلَا يَبْلُغُ وَلَا يَبْلُغُ مَامَعَهُ.

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب تم سفر کا ارادہ کرو تو اپنے گھر کے دروازہ پر ٹھہرو اور سورہ الحمد اللہ اپنے سامنے اور دائیں پر ٹھہرو اور اسی طرح قل اعوذ برب الفلق داہنے بائیں اور سامنے پڑھو اور ہر کہو خدا ندا مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو محفوظ رکھ اور سلامت رکھ مجھ کو اور جو میرے ساتھ ہیں ایت کر مجھے اور جو میرے ساتھ

ہیں۔ بہترین ہدایت۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ایک شخص سفر میں محفوظ رہتا ہے اور جو اس کے آس پاس ہو محفوظ نہیں رہتا اور خود سلامت رہتا ہے اور جو اس کے ساتھ ہو سلامت نہیں رہتا اور پہنچتا ہے منزل پر خود اور جو ساتھ ہوتا ہے وہ نہیں پہنچتا۔

۱۰۔ حَمْدُهُ زِيَادٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ نُجَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي بَابٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ : «بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْتُ وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ لِأَحْوَلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی گھر سے نکلے تو کہے میں اللہ کا نام لے کر نکلا ہوں اور اس پر توکل کیلئے اور سوائے اللہ کے کسی سے مدد اور توت درکار نہیں۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَبَاحِ الْحَدَّادِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «يَا صَبَاحُ لَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِذَا أَرَادَ سَفَرَ أَقَامَ عَلَى بَابِ دَاوُدَ يُلْقَاهُ وَجِبَدُ الَّذِي يَتَوَحَّهُ لَهُ فَقَرَأَ الْحَمْدَ أُمَامَةً وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَالْمَعْوَدَيْنِ أُمَامَةً وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ أُمَامَةً وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ أُمَامَةً وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَامَعِي وَسَلِّمْ مَامَعِي وَبَلِّغْنِي مَامَعِي وَبَلِّغْ مَامَعِي بِإِعَاذِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ ، لِحَفَظَةِ اللَّهِ وَحَفَظْ مَامَعِي وَسَلِّمْ مَامَعِي وَبَلِّغْ مَامَعِي ، أَمَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ جُلَّ يُحَفَظُ وَلَا يُحَفَظُ مَامَعِي وَيَنْتَلِعُ وَلَا يَنْتَلِعُ مَامَعِي وَيَسْلَمُ وَلَا يَسْلَمُ مَامَعِي» .

۱۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے صبح جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو دروازہ پر کھڑے ہو کر الحمد سامنے کی طرف، داہنی طرف اور بائیں طرف رخ کر کے پڑھنے پھر آیتہ الکرسی سامنے داہنی طرف اور بائیں طرف پھر کہے یا اللہ میری حفاظت کر اور اس کی جو میرے ساتھ ہے اور سلامت رکھ مجھے اور جو میرے ساتھ ہے اور پہنچا دے مجھے اور اس چیز کو جو میرے ساتھ ہے تو اللہ اس کی اور جو اس کے ساتھ ہے اس کی حفاظت کہے گا اور صحیح سالم پہنچا دے گا۔ پھر نہ بایا کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ خود تو بچ گیا ہو اور جو اس کے ساتھ ہو وہ تلف ہو گیا اور وہ اپنی جگہ پر صحیح سالم پہنچا ہو اور اس کے ساتھ جو سامان ہو یا آدمی ہو وہ نہ پہنچا ہو۔

۱۲۔ نُجَيْدٌ بَحْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نُجَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «إِذَا خَرَجْتَ مِنْ مَنَزِلِكَ فِي سَفَرٍ أَوْ حَضَرٍ فَقُلْ : «بِسْمِ اللَّهِ آمَنْتُ بِاللَّهِ» تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، فَتَلَقَاهُ السَّيَاطِينُ فَنَسَوْنَ فَوَاصِرَ الْمَلَائِكَةِ وَخُوضَهَا وَتَدْعُونَ : مَا سَبَّلَكُمْ عَلَيْهِمْ وَقَدْ سَمِعْتُمْ اللَّهَ وَآمَنْتُمْ بِهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام رضا علیہ السلام نے جب تم اپنے گھر سے نکلو سفر میں ہو یا حضر میں۔ تو کہو میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو وہ چاہے کرے۔ مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے پس شیاطین اس سے مل کر اسے لوٹانا چاہتے ہیں مگر ان کے منہ پر مار کر کہتے ہیں تم کو اس پر تباہ نہیں مل سکتا اس نے اللہ کا نام لیا ہے یہ اللہ پر ایمان لایا ہے اس نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے اور کہا ہے مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

اکیاون وال باب نماز سے پہلے کی دعا

(باب ۵۱)

﴿الدُّعَاءُ قَبْلَ الصَّلَاةِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ كَانَ مَعَ تَعَمُّدٍ وَآلِ تَعَمُّدٍ إِذَا قَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَمِيعَ الصَّلَاةَ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتُوجِّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَيَّ صَلَاتِي وَأَتَقَرَّبُ بِهِمْ إِلَيْكَ فَأَجْعَلْنِي بِهِمْ وَجِهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ : مَنْتَ عَلَيَّ بِمَعْرِفَتِهِمْ فَأَحْنَمْ لِي بِطَاعَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ وَوَلَايَتِهِمْ ، فَإِنَّهَا السَّعَادَةُ وَاحْتِمِلِي بِهَا ، فَإِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، ثُمَّ تَصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفْتَ قُلْتَ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مَعَ تَعَمُّدٍ وَآلِ تَعَمُّدٍ فِي كُلِّ عَافِيَةٍ وَبَلَاءٍ وَاجْعَلْنِي مَعَ تَعَمُّدٍ وَآلِ تَعَمُّدٍ فِي كُلِّ مَوْتٍ وَمُنْقَلَبٍ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحَبَّتِي مَحَبَّتَهُمْ وَمَمَاتِي مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِي مَعَهُمْ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَلَا تَفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ، إِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے جو یہ کہے گا وہ روز قیامت محمد وآل محمد کے ساتھ ہوگا جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے یہ کہے۔

یا اللہ میں محمد وآل محمد کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں میں ان کو مقدم کرتا ہوں اپنی نماز سے پہلے اور ان کے ذریعہ سے میں تجھ سے تقرب چاہتا ہوں پس تو ان کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت میں عزت دے اور مقرب بنا

اور ان کی معرفت عطا کر کے مجھ پر احسان کر اور ان کی اطاعت و معرفت و ولایت پر میرا خاتمہ کر یہی بڑی سعادت ہے تو ہر شے پر قادر ہے پھر نماز پڑھ۔

جب نماز پڑھ چکے تو کہے یا اللہ مجھے ہر اطمینان و مصیبت میں محمد و آل محمد کے ساتھ رکھ اور ہر جگہ اور ہر مقام پر میں ان کے ساتھ رہوں یا اللہ میری زندگی اور میری موت آل محمد کی سی زندگی اور موت ہو اور قیامت کے دن تمام نعمات پر میرا اور ان کا ساتھ رہے کسی جگہ میں اور وہ جدا نہ ہوں اور تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ قَبْلَ دُخُولِكَ فِي السَّلاَةِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ عَمَّا تُبْتَغِیْ بَيْنَ يَدَیْ خَاجِنِیْ وَ اَتُوْجِّهْ بِہِ اِلَیْكَ فِیْ طَلَبِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِہُمْ وَ جِبَہَا فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ وَ مِنَ الْمَقْرُوبِیْنَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِیْ بِہُمْ مُتَقَبَّلَةً وَ قَدْ تَبِیْ بِہُمْ مَقْمُوْرًا وَ دُعَاۤیِیْ بِہُمْ مُسْتَجَابًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ .

۲۔ ایک اور روایت میں ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا نماز شروع کرنے سے پہلے یہ کہو یا اللہ میں اپنی ہر ضرورت سے مقدم محمد و آل محمد کو جانتا ہوں اور اپنی ہر ضرورت میں انہی کی طرف توجہ کرتا ہوں مجھے ان کے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھ اور ان کا قرب قرار دے یا اللہ میری نماز ان کے وسیلہ سے قبول کر، میرے گناہ ان کے صدقہ سے بخش دے اور ارحم الراحمین، میری دعا قبول کر۔

۳۔ عَنْہُ ؛ عَنْ اَبِیْہِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : شَهِدْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَبْلَ التَّكْبِیْرِ وَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَيِّسْنِیْ مِنْ رَوْحِكَ وَلَا تُقْنِطْنِیْ مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تُؤْمِنِیْ مَكْرًا فَإِنَّہٗ لَا یَأْمُنُ مَكْرًا اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِیْ ذَاكَ مَا سَمِعْتُ بِہَذَا مِنْ اَحَدٍ قَبْلَكَ فَقَالَ : اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكِبَاۤیْرِ عِنْدَ اللّٰہِ الْیَاسَ مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ وَ الْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ وَ الْاَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰہِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ تکبیر نماز سے پہلے آپ قبلہ کی طرف رخ کئے سر مار رہے ہیں یا اللہ مجھے اپنی رحمت سے مایوس نہ کر اور اپنے بدلے سے بے خوف نہ بنا سوائے گناہ پانے والوں کے اور کوئی تیرے بدلے لینے سے بے خوف نہیں ہوتا پس میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس سے پہلے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، فرمایا سنو سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک اس کی راحت بخشی اور رحمت سے مایوس ہونے کا اور خدا کے انتقام سے بے خوف ہو جانا۔

باولوال باب

دعا بعد نماز

(باب) ۵۲

﴿الدُّعَاءُ فِي آذَانِ الصَّلَاةِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمَيْتِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الرَّوَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَأَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَ أَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَبِكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْعَلِيُّ عَنِّي وَبِئِي الْفَاقَةِ إِلَيْكَ أَنْتَ الْعَلِيُّ وَأَنَا الْفَقِيرُ إِلَيْكَ أَقْلَبُنِي عَنِّي وَتَوَرَّعْ عَلَيَّ ذُنُوبِي فَانْفِضْ لِي الْيَوْمَ حَاجَتِي وَلَا تُعَذِّبْنِي بِقَبِيحٍ مَا تَعْلَمُ وَنَبِي، بَلِّ عَفْوَكَ وَجُودَكَ بَسْغَتِي، قَالَ: ثُمَّ يَجْرُئُ سَاجِدًا وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْقَوْمِ يَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَرُّ يَا رَحِيمُ أَنْتَ أَبَرُّ بِي وَأَبْيَ وَأَهَبِّي وَمِنْ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ أَقْبَلُنِي بِفَضْلِكَ حَاجَتِي مُجَابًا دُعَائِي مَرْحُومًا سَوْبِي قَدْ كَشَفْتَ أَنْوَاعَ الْبَلَاءِ عَنِّي،

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے امیر المؤمنین علیہ السلام نوافل نماز ظہر سے فارغ ہو کر کہا کرتے تھے یا اللہ میں تیرا قرب چاہتا ہوں تیری بخشش اور تیرے کرم سے اور تقرب چاہتا ہوں تیرے مقرب ملائکہ کے ذریعہ سے اور تیرے انبیاء مرسلین کے ذریعہ سے اور تیری پاک ذات سے یا اللہ تو مجھ سے غنی ہے اور میں تیرا محتاج ہوں تو غنی ہے اور تیری طرف حاجت مند ہوں تو نے میری لغزشوں کو معاف کیا ہے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کی ہے بس آج میری حاجت بر لا اور جو برائی مجھ پر کیے اس میں عذاب نہ کر اپنے عفو کرم سے معاف کر۔

پھر آپ سجدہ میں گئے اور فرمایا۔ اے نگاہ داری کرنے پر مہینہ نگاروں کی اے گناہ بخشنے والے، اے نیکی کرنے والے، اے رحم کرنے والے تو میرے ماں باپ سے زیادہ مجھ پر مہربان ہے اور تمام مخلوق زیادہ شفیق ہے میری حاجت پر توجہ فرما، میری دعا قبول فرما اور میری آواز پر رحم فرما اور مختلف قسم کی بلاؤں کو مجھ سے دور رکھ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَحُذَيْفُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْقُضَيْبِيِّ شَاذَانَ، جَمْعًا، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ قَالَ

إِذَا صَلَّى الصَّغْرَبَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : « الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ غَيْرُهُ ، أَعْطَانِي خَيْرًا كَثِيرًا .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو بعد نماز مغرب میں بار کچھ حمد ہے اس خدا کے لئے جو جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے وہ نہیں کرتا تو اس کو خیر کثیر عطا کی جائے گی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : يَقُولُ بَعْدَ الْعِشَاءَيْنِ : « اللَّهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَقَادِيرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَقَادِيرُ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ وَمَقَادِيرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَمَقَادِيرُ النَّصْرِ وَالْخِذْلَانِ وَمَقَادِيرُ الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَفِي جَسَدِي وَأَهْلِي وَوَلَدِي ، اللَّهُمَّ ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَالْجَنِّ وَالْإِنْسِ ، وَاجْعَلْ مُنْقَلَبِي إِلَى خَيْرٍ دَائِمٍ وَنَعِيمٍ لَا يَزُولُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز مغرب کے بعد یا اللہ تیرے ہاتھ رات اور دن کے اندازے ہیں اور دنیا و آخرت موت و حیات ، آفتاب و مہتاب اور نصرت و رسوائی اور فقر و غنی اور مال و دار و سب کی مقداروں کو جانتا ہے بلحاظ جسم میرے فائدان والوں میری اولاد کے دین اور دنیا کے ساتھ اہل بیت میں برکت نازل فرما ، دور رکھ مجھ سے بدکار عربوں اور عجمیوں کو اور جن اور انسان کو اور میرے لئے مقام بارگشت کو خیر دائم قرار دے اور ایسی نعمت جو نازل نہ ہو۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِيهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ بِيَدِهِ الْيُمْنَى : « يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ارْحَمْنِي مِنَ النَّارِ » - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَيَدُهُ الْبُسْرَى مَرْفُوعَةً وَيَطْفِئُهَا إِلَى مَا يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « أَجْزَيْبِي مِنَ الْعَذَابِ الْأَلِيمِ » ، [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] ثُمَّ يُؤَخِّرُ يَدَهُ عَنْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَهُ وَيَجْعَلُ بَطْنَهُ أَمَامَ يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ : « يَا عَزِيزُ يَا كَرِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ ، وَيَقْلِبُ يَدَيْهِ وَيَجْعَلُ بَطْنَهُ أَمَامَ يَلِي السَّمَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ « أَجْزَيْبِي مِنَ الْعَذَابِ [الْأَلِيمِ] ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَصَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَالْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ، غُفِرَ لَهُ وَرُضِيَ عَنْهُ وَوُصِّلَ بِالْإِسْتِغْفَارِ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ جَمِيعُ الْخَلَائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ ، وَقَالَ : إِذَا فَرَعْتَ مِنْ تَشْهَدِكَ فَارْقَعْ يَدَيْكَ وَقُلْ : « اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً عَظِيمًا جَزْمًا لَا تُغَادِرُ دُنْيَا وَلَا آرْتَكِبُ بَعْدَهَا مُحَرَّرًا مَا أَبْدَاوَعَا فِي مُعَاوَاةٍ لَا بُلُوَى بَعْدَهُ أَبْدَاوَاهِدَنِي هُدًى لَا أَضِلُّ بَعْدَهُ أَبْدَاوَأَنْقَعَنِي يَا رَبِّ بِمَا عَلَّمْتَنِي وَاجْعَلْ لِي وَلَا تَجْعَلْهُ عَلَيَّ وَارْزُقْنِي كِفَافًا وَرَضِّنِي بِهِ يَا رَبَّنَا وَنُبِّ عَلَيَّ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ

يَا رَحِيمُ ، اَرْحَمْنِي مِنَ النَّارِ ذَاتِ السَّعِيرِ وَابْسُطْ عَلَيَّ مِنْ سَعَةِ رِزْقِكَ وَاهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ وَاعِصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَبْلِغْ عُمْدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَامًا وَاهْدِنِي بِهَذَاكَ وَأَغْنِنِي بِعَمَّاكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ أَوْلِيَاءِكَ الْمُحْلَسِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آمِينَ قَالَ : مَنْ قَالَ هَذَا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ رَزَّ اللَّهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ حَيًّا مَرْدُودًا نَاعِمًا مَسْرُورًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر نماز کے بعد اپنی دائیں اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کرتے تھے: اے عزت و بزرگی والے دوزخ سے بچالے (تین بار کہے) اور بایاں ہاتھ اٹھائے اس طرح کی ہتھیلی آسمان کی طرف ہو اور کہے یا اللہ مجھے دردناک عذاب سے بچالے تین بار پھر اپنا ہاتھ دائیں پر لے جلے پھر ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلی آسمان کی طرف کر کے کہے اے عزت و بزرگی والے رحمن! اے رحمن! اے رحمن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم! پھر دونوں ہاتھ پھیلانے اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف کر کے کہے۔ یا اللہ تجھے دردناک عذاب سے بچالے (تین بار) اور دو دیکھیں محمد و آل محمد پر اور ملانگہ اور روح بھی درود بھیجیں گے اور اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس سے راضی ہوگا اور جن و انس کے علاوہ تمام مخلوق اس کے مرتے دم تک اس کے لئے استغفار کرے گی سوائے سنگدل جن و انس کے، پھر فرمایا جب تشهد سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے کوئی گناہ باقی نہ رہے اور توفیق دے کہ اس کے بعد پھر کوئی امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور ایسی غایت عطا فرما کہ اس کے بعد پھر کوئی مصیبت مجھ پر نہ آئے اور ایسی کامل ہدایت کر کہ اس کے بعد میں کسی وقت گمراہ نہ ہوں اور اے میرے رب! نفع پہنچا مجھے اس چیز سے جو تو نے تعلیم دی ہے اور اس کو میرے فائدے کے لئے قرار دے نقصان کے لئے نہیں اور بقدر ضرورت مجھے رزق دے اور اے میرے رب مجھ سے راضی ہو جا اور میری توبہ قبول کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ! اے رحمن! اے رحمن! اے رحمن! اے رحیم! اے رحیم! اے رحیم! دوزخ کی بھڑکتی آگ سے مجھے بچالے اور میرے رزق کو بڑھا دے اور امر حق میں جو چیزیں تیرے اذن سے لوگوں کے درمیان مختلف ہیں ان میں میری رہنمائی کر اور شیطان رحیم کے قریب سے بچالے اور محمد کو میرا درود و سلام پہنچا دے اور صبح راستہ پر قائم رکھ اور میرا دل غنی کر دے اور اپنے سچے دوستوں میں سے مجھے بنا لے اور درود و محمد و آل محمد پر آمین، امام علیہ السلام نے فرمایا جو ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہے خدا اس کے مرتے کے بعد اس کی روح کو اس کی قبر میں لوٹا دے گا اور قیامت تک زندہ اور رزق روحانی پانے والا ہوگا۔ یعنی قیامت تک عالم برزخ میں اس کی روح خوش و خرم رہے گی۔

۵- عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ رَفَعَهُ قَالَ : تَقُولُ بَعْدَ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَمْ يَنْهَيْ لَهُ دُونَ رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَمْ يَأْمُدْ لَهُ دُونَ شَيْئِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَمْ يَجْزِ لَكَ إِلَّا رِضَاكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُنْتَكَبُ وَأَنْتَ الْمُسْتَغْنَى اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ بِمَحَامِدِهِ كُلِّهَا عَلَى تَعْمَانِهِ كُلِّهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ إِلَى حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضَى. وَتَقُولُ بَعْدَ الْعَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ مِلَّةَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِلَّةَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلَّةَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِلَّةَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الرِّضَا وَزِنَةُ الْعَرْشِ، تُعْبَدُ ذَلِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ: «اللَّهُمَّ» أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْعَبْدِ الذَّالِيلِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِي وَعَلَيَّ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِنَاذِرُنَا وَتَقْضِيَ لَنَا حَوَائِجَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي يَسْرٍ مِنْكَ وَغَايَةٍ.

۵۔ اور بعض اصحابِ امام نے روایت کی ہے۔

یا اللہ ترے لئے دائمی حمد ہے تیرے وجود کے ساتھ اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی انتہا تیری مرضی کے سوا کچھ نہیں اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کی مدت تیری مشیت کے سوا کچھ نہیں اور تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کے قائل کی جزاء صرف تیری مرضی ہے یا اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اور تجھی سے استدعا ہے اور تو ہی مددگار ہے یا اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے اور تو اس کا اہل ہے حمد اپنے پورے اوصاف کے ساتھ اللہ ہی کے لئے ہے اس کی بے انتہا نعمتوں کا شکر یہ میں حمد کی انتہا یہ ہے کہ میرا بے پسند کرے اور مجھ سے راضی ہو۔ بعد نماز فجر کچھ بغیر کلام کئے۔ خدا کی حمد ہے میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن عرش (یہاں مراد قرآن) یعنی جس کی حد و حساب نہیں، اللہ اکبر میزان بھر اور اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن لا الہ الا اللہ میزان بھر اس کی رضا کی انتہا اور ہموزن قرآن پھر بار بار خداوند امیں ایک عبد ذلیل کی طرح تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری دنیا و آخرت کی ضرورتوں کو سہولت کے ساتھ پورا کر۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَرَجِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ ابْنُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذَا الدُّعَاءِ وَعَلَّمَنِيهِ وَقَالَ: مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْعَجْرِ لَمْ يَلْتَمِسْ حَاجَةً إِلَّا تَبَسَّرَتْ لَهُ وَكَفَاهُ اللَّهُ مَا أَمَّهَتْهُ: بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاقْوِ مِنْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَآكُرًا ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجِبْ نَالَهُ وَتَجِبْنَا لَهُ مِنَ الْعَمِّ وَكَذَلِكَ تُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلِبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ مَا شَاءَ اللَّهُ لِأَحْوَالٍ وَلَاقُوهُ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] مَا شَاءَ اللَّهُ لَأَمَّا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعَرَبِ بَيْنَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِينَ حَسْبِيَ الَّذِي لَمْ يَزَلْ حَسْبِي مُنْذُ قَطُّ حَسْبِيَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَايِدْ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. وَقَالَ: إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَقُلْ: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِهِ مُجَمِّدٌ

نَبِيًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَبِقُلَانِ وَفُلَانِ أُمَّةٍ اللَّسْتُمْ وَلَيْسَ لَكَ فُلَانٌ فَاحْظَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمَنْ قُوَّةٍ وَمِنْ تَحْتِهِ وَامْدُدْ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَاجْعَلْهُ الْفَائِزَ بِأَمْرِكَ
وَالْمُنْتَصِرَ لِدِينِكَ وَأَمْرِهِ مَا يَجِبُ وَمَا يَنْبَغِي بِهِ عَلَيْهِ فِي نَفْسِهِ وَدَرِّ بَيْتَهُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ فِي شِيعَتِهِ وَفِي عَدُوِّهِ
أَرْحَمَهُ مِنْهُ مَا يَحْتَدِرُ وَأَمْرَهُ فِيهِمْ مَا يَجِبُ وَتَبَرَّ بِعَبْدِكَ وَأَخْبِ صَدُورَنَا وَصُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ
يَقُولُ إِذَا قَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَ
إِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَيُقَدِّرُ نِكَاحَ عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاءَ خَيْرَ أَلِي فَأَحْسِنِي، وَتَوَقَّفَنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرَ أَلِي
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حَشِيَّتَكَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الْقَسْبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ
وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَفْتَدُ وَفُرَّةً عَيْنٍ لَا يَنْقُطُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْفَسَادِ وَبَرَكَاتِ الْمَوْتِ بَعْدَ الْعَيْشِ
وَبِرِّدِ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ الْمَنَظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلَى رُؤْيَاكَ وَلِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ صَرَّاءٍ مُضِرَّةٍ
وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللَّهُمَّ رَبِّنَا بِرَبِّتِهِ الْأَيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذِهِ مَهْدِيَيْنِ اللَّهُمَّ اهُدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ، اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرَّشَادِ وَالنَّبَاتِ فِي الْأَمْرِ وَالرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحَسَنَ غَايِكَ وَأَذَاهُ
حَقِّكَ وَأَسْأَلُكَ يَارَبَّ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاسْتَعْفُورًا لِمَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُكَ
مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا تَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ،

۶۔ محمد بن الفرج نے روایت کی کہ مجھے امام محمد تقی علیہ السلام نے خط میں لکھا اور زبانی بھی تعلیم دی فرمایا جو کوئی بعد نماز صبح یہ دعا پڑھے گا تو اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور ہر ضرورت برائے گی۔

اللہ کے نام سے آغاز اور محمد و آل محمد پر درود، میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ اپنے بندوں کا دیکھنے والا ہے پس لوگوں کی بُری تدبیر و لاء اللہ نے اسے بجا لیا۔ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (سجاست شرک سے) میں ظالمین سے ہوں۔ خدا نے اس کی دعا قبول کی اور اسے نجات دی۔ رنج و غم سے اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی سچاتے ہیں اللہ مشکلات میں ہمارے لئے کافی ہے اور ہمارا اچھا وکیل ہے وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے ایسی حالت میں ہو گئے کہ کوئی معیبت ان تک نہ پہنچی۔ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہیں ہے مدد اور قوت مگر علیٰ عظیم خدا سے اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے نہ کہ جو بندہ چاہے جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اگرچہ بندے اسے بُرا سمجھیں خدا میرے لئے کافی ہے مخلوق سے میرے لئے خالق کافی ہے نہ کہ اس کی بندے اور اللہ میرے لئے کافی ہے نہ کہ رزق پانے والی مخلوق۔ ہمیشہ کہنے میرے واسطے وہ ذات کافی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اسی کی ذات پر توکل ہے اور وہ عرش عظیم

کاملاً لکھے۔

نہ مایا جب نماز واجب سے فارغ ہو تو کہو۔

میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے محمد کے نبی و قرآن کے کتاب اور فلاں فلاں کے امام ہونے پر یا اللہ تیرا ولی فلاں ہے تو اس کی حفاظت کر اس کے آگے سے اس کے پیچھے سے، ماہی سے، بائیں سے اوپر سے نیچے سے اس کی عمر کو دراز کر اور اپنے امر پر اس کو قائم رکھ اور اپنے دین کے معاملے میں اس کی مدد کر اور اس کو دکھا دے جس چیز کو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے اس کی اولاد کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کے رشتہ داروں کی اور مال کے لحاظ سے، اور اس کے شیعہ امان میں رہیں اور دشمنوں کی طرف سے اطمینان دے اور ان دشمنوں کو ایسی راہ دکھا کہ وہ نقصان پہنچانے سے پرہیز کریں اور ایسا کریں کہ اس سے ان کو خوشی ہو اور دشمنین کے سینے میں خوشی رہے۔

حضرت رسول خدا نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کرتے تھے۔

یا اللہ میرے پہلے اور پچھلے، ظاہری اور باطنی گناہ بخش دے اور جو زیادتی میں نے اپنے نفس پر کی اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہو یا اللہ تیری ذات سب سے پہلے بلی ہے اور سب سے آخر بھی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اپنے علم غیب اور اپنی قدرت سے تمام خلق کا معبود ہے جو تیرے نزدیک بہتر زندگی ہو وہ زندگی مجھے دے اور جو میرے لئے بہتر موت ہو وہ موت مجھے دے یا اللہ میری دعا یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور غصہ ہو یا رضا مندی ہر حالت میں کلمہ حق میری زبان پر جاری رہے اور فقیری ہو یا تو نگر میا نہ روی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور میں تجھ سے وہ عیش مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک جو منقطع نہ ہو اور یہ چاہتا ہوں کہ تیرے حکم پر راضی رہوں اور عیش کے بعد بابرکت موت ہو اور موت کے بعد خوشگو اور عیش اور تیرے دیدار کی لذت، تیرے دیکھنے کا شوق، بغیر کسی ضرر اور گمراہ کن فتنہ کے، خداوند ازلی و رب ایمان سے ہمیں سجادے اور اپنی بارگاہ سے ہدایت یافتہ ہادی بنا۔

خداوند! ہماری ہدایت کر ان لوگوں کی سی جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ میں تجھ سے سوائی نیک ارادہ کا ہوں اور تیرے حکم و ہدایت پر ثبات و قرار رکھتا ہوں اور تجھ سے رعا کرتا ہوں تیری نعمت کے شکر ادا کرنے اور تیرے حق کے ادا کرنے کی، اے میرے رب مجھے قلب سلیم اور سچی زبان دے اور جو جانتا ہے (میری اغوشوں کے متعلق) میں اس سے طلب مغفرت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں بہتری کی اس امر میں جو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو تیرے علم میں ہے تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو غیبیوں کا جاننے والا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : جَاءَ جَبْرِئِيلُ ﷺ إِلَى يُوسُفَ وَهُوَ فِي السِّجْنِ فَقَالَ لَهُ :

يَا يُؤْنَسُ قُلْ فِي ذُبُرٍ كُلِّ صَلَاةٍ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي قَرَجًا وَمَحْرَجًا وَارْزُقْنِي مِنْ حَبْتٍ أَحْسَبُ وَ مِنْ حَبْتٍ لَا أَحْسَبُ» .

مفسر مباحث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نبیل امین قید خانہ میں یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا اسے یوسف ہر نماز کے بعد کہا کرو۔ خداوند امیر سے لئے اس زنداں سے رہائی عطا کر اور مجھے رزق دے اور ہر اس مقام سے جو میرے گمان میں ہے اور نہیں ہے۔

۸۔ عُمَارُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَكْرِ بْنِ نُجَيْدٍ، عَنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ حَفِظَ فِي نَفْسِهِ وَذَارِيهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ : أَجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَأَهْلِي وَذَارِي وَكُلِّ مَا هُوَ مِنِّي بِاللَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، وَأَجِيرُ نَفْسِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَكُلِّ مَا هُوَ مِنِّي بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - إِلَى آخِرِهَا - وَرَبِّ النَّاسِ - إِلَى آخِرِهَا - وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ - إِلَى آخِرِهَا ..

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو یہ کلمات کہے گا ہر نماز واجب کے بعد تو اس کی جان و مکان و مال اور اولاد و حفظ و امان میں رہے گی میں اپنے نفس اور اپنے مال اور اولاد اور اہل و عیال اور اپنے گھر اور ہر اس چیز کو جو میری ہے اپنے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو واحد و احد و صمد ہے جو نہ کسی کا بیٹا ہے نہ باپ اور نہ کوئی ہمسر ہے اور میں اپنے نفس مال و اولاد کو اور ہر اس شے کو جو مجھ سے متعلق ہے پناہ میں دیتا ہوں۔ صبح کو ظاہر کرنے والے رب کی ہر مخلوق کے شر سے بچنے کے لئے آخر سورہ نمک پڑھے اور قل اعوذ برب الناس آخر تک اور آیت الکرسی آخر تک۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْتَارٍ قَالَ : مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ الْقَرِيبَةِ : «يَا مَنْ يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ وَلَا يَقَعْلُ مَا يَشَاءُ أَحَدٌ غَيْرُهُ» - ثَلَاثًا - ثُمَّ سَأَلَ أُعْطِيَ مَا سَأَلَ،

۹۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جس نے ہر نماز فریضہ کے بعد کہا اسے وہ ذات جو خود جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو اس کا غیر چاہتا ہے نہیں کرتا۔ تین بار کہے پھر جو سوال کرے گا وہ پورا ہو گا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَّادٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا مَلَيْتَ الْمَغْرِبَ فَأَمَرْتُ بِكَ عَلَى جَهَنَّمَ وَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْقُتْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ، اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ [وَالْغَمَّ] وَالْحُزْنَ، - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب مغرب کی نماز پڑھ لو تو اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر کہو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے رحمن و رحیم ہے یا اللہ مجھ سے غم اور حزن کو دور کر۔ (تین بار)

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كُنْتُ كَثِيرًا مَا أَشْتَكِي عَيْنِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : أَلَا عَلِمْتُكَ دُعَاءَ لِدُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَبَلَاغًا لَوْ جَعِ عَيْنُكَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : تَقُولُ فِي دُبُرِ الْعَجْرِ وَدُبُرِ الْمَغْرِبِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ صَلَیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلِ النُّورَ فِیْ بَصَرِیْ وَالبَصِيرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالبَقَیَّةَ فِیْ قَلْبِیْ وَالاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنیْ .

۱۱۔ فرمایا صادق آل محمد نے جبکہ راوی نے اپنی آنکھوں کی تکلیف بیان کی کہ میں مجھے ایسی دعا بتاتا ہوں جو تیرے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی کا باعث ہو اور تیری آنکھ کے درد کو دور کر دے نماز صبح اور مغرب کے بعد کہو۔

یا اللہ میں محمد و آل محمد کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری آنکھوں میں نور دے اور میرے دل میں دین و یقین کی روشنی پیدا کر اور میرے عمل میں اخلاص دے اور نفس میں سلامت روی اور رزق میں وسعت اور جب تک تو مجھے باقی رکھے مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق کرامت فرما۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الشَّامِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ بِالشَّامِ يُقَالُ لَهُ : هِلْقَامُ بْنُ أَبِي هِلْقَامٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلِمْتَنِي دُعَاءَ جَامِعًا لِدُنْيَا وَآخِرَةٍ وَأَوْجِزَ ، فَقَالَ : قُلْ فِي دُبُرِ الْعَجْرِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ : سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ .

قال هِلْقَامُ : لَقَدْ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي خَالًا فَمَا عَلِمْتُ حَتَّى أَتَانِي مِيرَاثٌ مِنْ قَبْلِ رَجُلٍ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ بَيْتِي وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ وَإِنِّي الْيَوْمَ لَمِنْ أَيْسَرِ أَهْلِ بَيْتِي وَمَا ذَلِكَ إِلَّا بِمَا عَلَّمَنِي مَوْلَايَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۲۔ روایت کی ابو جعفر شامی نے کہ ایک مرد شامی ہلقام نامے نے بیان کیا کہ میں امام موسیٰ کاظم کے پاس آیا

اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں کہ کوئی ایسی جامع دعا فرمائیے جس سے دنیا میں آخرت میں بھلا اور اجر بھی ملے فرمایا نماز صبح کے بعد سورج نکلنے تک کہو۔

سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ واسأله من فضله، ہلقام نے بیان کیا کہ میں بہت ہی زبوں مال اور تنگ دست تھا مجھے ایسے شخص کی میراث مل گئی جس کو میں اپنا قریب قرار بھی نہ جانتا تھا اب میں اپنے فائدہ میں ایک مالدار آدمی ہوں یہ سب اس تعلیم کا اثر ہے جو مجھ میرے مولا عبد صالحؒ سے ملی۔

ترپنواں باب

دعائے رزق

(باب الدُّعَاءِ لِلرِّزْقِ) ۵۳

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمْعًا، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ هُرَّةَ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ مُنَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنْ يُعَلِّمَنِي دُعَاءَ لِلرِّزْقِ، فَقَلَّمَنِي دُعَاءَ مَا ذَا بَيْتٌ أَجْلَبَ مِنْهُ لِلرِّزْقِ قَالَ: قُلْ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِلَاغًا لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، صَبًا صَبًا، حَتَّى أَفْرَأَ مِنْ غَيْرِ كَثْرَتِهِ وَلَا مَنٍّ مِنْ أَحَدٍ خَلَقَكَ إِلَّا سَعَةً مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ فَإِنَّكَ قُلْتَ: «وَأَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَمِنْ فَضْلِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ عَطِيَّتِكَ أَسْأَلُ، وَمِنْ يَدِكَ أَلْتَمِسُ أَسْأَلُ».

۱۔ راوی کہنسے میرے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ رزق کے لئے مجھے کوئی دعا بتائیے۔ حضرت نے بتالہ میں، حصولِ رزق کے لئے اس سے بہتر کوئی دعا نہ پائی۔ فرمایا کہ یا اللہ اپنے فضل سے حلال و ہلاک روزی میں وسعت رسد اور دنیا و آخرت میں کثرت اور خوشگوارى کے ساتھ عطا فرما۔ بڑی کڑی جھگڑے یا کسی کے احسان کے پس جو کچھ کشائش ہو تیرے ہی فضل سے ہو۔ میں جو کچھ مانگا ہوں تیرے فضل و تیری عطائے اور تیرے ہی ہموں پر ہاتھ سے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ قُضَّالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَقَدْ اسْتَطَعْتُ الرِّزْقَ فَقَضَيْتُمْ قَالَ بِي: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَكْفُلُكَ بِرِزْقِي وَرِزْقِي كُلِّ ذَاتَةٍ، يَا خَيْرَ مُدْعُوٍ وَيَا خَيْرَ مَنْ أُعْطِيَ وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَفْضَلَ مَنْ تَجِبَى أَفْعَلُ بِي كَذَا وَكَذَا».

۲۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں اپنے رزق کو کابل اور دست رفا۔ پارہا ہوں یہ

سن کہ حضرت کو عقد آیا اور فرمایا کہ یا اللہ تو زمین پر چلنے والے اور میرے رزق کا فاسن ہے اور دعا کے لئے پکارے جانے والوں میں سب سے بہتر ہے اور دینے والوں میں سب سے بہتر ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان سب سے بہتر ہے اور جن سے امید کی جاتی ہے ان سب سے افضل، میری یہ حاجت برلا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْنِ أَبِي نَعْتِجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْغَالِقِ قَالَ: أَبْطَارُ جُلٍّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ لَمْ أَنَاذُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَبْطَارُكَ عَنْ؟ فَقَالَ: السَّقَمُ وَالْفَقْرُ. فَقَالَ لَهُ: أَفَلَا عِلْمُكَ دُعَاءَ يَذْهَبُ اللَّهُ عَنْكَ بِالسَّقَمِ وَالْفَقْرِ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: فَلَمْ يَحْوَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ] تَوَكَّلْتُ عَلَى الْعَلِيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكَ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَتَبْتُ لَهُ تَكْبِيرًا، قَالَ: فَمَا لَيْتَ أَنْ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي السَّقَمَ وَالْفَقْرَ.

۳۔ راوی کہتا ہے حضرت رسول خدا کے ایک صحابی دیر کے بعد حضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے پوچھا کیا وجہ تھی انہوں نے کہا بیماری ناداری، فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ مرض رہے نہ تنگدستی، اس نے کہا اور درج کیسے لرایا۔ کہ وہ نہیں ہے مدد و قوت مگر اللہ سے میرا توکل اس ذات پر ہے جو زندہ ہے اور مرنے والی نہیں، الحمد ہے اس اللہ کے لئے جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ حکومت میں کوئی شریک ہے اور نہ کوئی اس کا ولی ہے اسی کو سب سے بڑا جانو، چند روزہ گزرے تھے کہ وہ شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا خدا نے میری بیماری اور ناداری دور کر دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو السَّامَهِنِيِّ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: ادْعُ فِي مَلَكِ الرِّزْقِ فِي السَّكُونَةِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ وَيَا خَيْرَ الْمُسْوَءِ لِنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ ارْزُقْنِي وَارْزُقْ عِيَالِي وَمَنْ سَأَلَكَ الْوَالِيْعَ فَإِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طلب رزق کے لئے اُن کے نماز فریضہ میں بوقت سجدہ کہو۔ اے سب سوال کئے ہوؤں سے بہتر، اے سب عطا کرنے والوں سے بہتر اپنے وسیع فضل سے مجھے اور میرے اہل و عیال کو رزق دے تو بڑے فضل والا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْبُوحٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ تَجَمُّدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حَمِيلَةَ، عَنْ أَبِي بَسِيرٍ قَالَ: شَكَّوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ الْحَاجَةَ وَسَأَلْتُهُ

أَنْ يَعْلِمَنِي دُعَاءَ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ فَقَلَّمَنِي دُعَاءَ مَا اخْتَجْتُ مُتَذَعِّتٌ بِهِ ، قَالَ : قُلْ فِي [اذْبُرَا] صَلَاةِ اللَّيْلِ وَأَنْتَ سَاجِدٌ : يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَيَا خَيْرَ مَسْئُولٍ وَيَا أَوْسَعَ مَنْ أُعْطِيَ وَيَا خَيْرَ مَنْ تَجَى ارْزُقْنِي وَأَوْبِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ وَسَبِّحْ لِي رِزْقًا مِنْ قَبْلِكَ : إِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۵۔ ابولہیر سے مروی ہے میں نے صادق آل محمد سے اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ طلب رزق کے لئے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ حضرت نے تعلیم کی جب سے میں نے اس طرح دعا کی میں محتاج نہ رہا فرمایا کہو بحالت سجدہ نماز شب میں۔ اے پکارے ہوؤں میں سب سے بہتر، اے سائل کو سب سے زیادہ عطا کرنے والے، امیدوں کی سب سے بہتر جگہ مجھے رزق دے اور میرے رزق میں وسعت دے اور اپنی طرف سے میرے لئے رزق کا سبب پیدا کر تو ہر شے پر قادر ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذُو عِيَالٍ وَ عَلَيَّ دَيْنٌ وَقَدْ اشْتَدَّتْ حَالِي فَقَلَّمَنِي دُعَاءَ أَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ لِي رِزْقِي مَا أَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَبْدَ اللَّهِ تَوَضَّأْ وَأَسْبِغْ وَضُوءَكَ ثُمَّ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ الزَّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ قُلْ : يَا مَاجِدُ يَا وَاحِدُ يَا كَرِيمُ [يَا ذَا] ائِمُّ اُنُوحَةَ اِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ ﷺ يَا نَبِيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اَتُوجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّكَ وَرَبِّي وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَاهْلِي وَبَنِيَّ وَأَنْتَ أَلَكِ نَفْعَةُ كَرِيمَةٍ مِنْ نَفْعَاتِكَ وَفَتْحًا يَسِيرًا وَرِزْقًا وَاسِعًا أَلَمْ يَهْ شَعْبِي وَأَقْضِي بِهِ دَيْنِي وَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِيَالِي .

۶۔ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں بال بچوں والا ہوں اور مقروض ہوں میری حالت بہت تباہ ہے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے کہ خدا مجھے رزق دے اور میرا قرض ادا ہو جائے اور میں اپنے اہل و عیال کی مدد کر سکوں۔ فرمایا اے بندہ خدا پورا وضو کر (مع استعبات) اور دو رکعت ادا کر رکوع و سجود بجالا کر کہو۔ اے صاحب جمد و بزرگی، اے ذات واحد، اے کریم میں رجوع کرتا ہوں تیری ذات کی طرف وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے جو نبی رحمت ہیں اے محمد! اے رسول اللہ میں آپ کے سہارے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جو آپ کا سہی رہے میرا بھی رہے اور ہر شے کا رب ہے اے خدا درود بھیج محمد و آل محمد پر میں انعام مانگتا ہوں تیرے انعاموں میں سے اور آسانی کشا وگی رزق تاکہ اپنی پراگندگی کی جمع کروں اور اپنا قرض ادا کروں اور ضروریات میں اہل و عیال کی مدد کروں

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيانٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسَكَّرِيِّ وَ غَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا الدُّعَاءَ : يَا ذَارِقُ الْمُغْلِبِينَ : يَا ذَا حِمِّ

الْمَسَاكِينِ ، يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ مَلَى عَلَى مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَارْزُقْنِي وَ غَافِي
وَ تُغْنِي مَا أَهْمَنِي .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ اے غریبوں کو رزق دینے والے
اے مسکینوں کے سردار، اے مومنوں کے دلی، اے زبردست قوت والے محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے رزق دے اور
عانت عطا کر اور میری ہم پرار کر۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ
يَقُولُ : نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ» ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
عليه السلام : سَأَلْتَ قُوَّةَ النَّبِيِّ قُلِي : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا حَلَالًا» وَاسْعَاطِيبًا مِنْ رِزْقِكَ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا۔ یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے رزقِ حلال کا بخش
نے فرمایا۔ اے شخص تو نے قوتِ انبیاء کا سوال کیا پس یوں کہو خداوند میں سوال کرتا ہوں ایسے رزق کا جو زیادہ اور پاک ہو۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ
لِلَّهِ مَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِذَاكَ إِذْ دُعِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي الْحَلَالَ فَقَالَ : أَتَدْرِي مَا الْحَلَالُ ؟ قُلْتُ :
الَّذِي عِنْدَنَا الْكِسْبُ الطَّيِّبُ ، فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : الْحَلَالُ هُوَ قُوَّةُ الْمُصْطَفَيْنِ
ثُمَّ قَالَ : قُلْ : «أَسْأَلُكَ مِنْ رِزْقِكَ الْوَاسِعِ» .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ میرے لئے خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے رزقِ حلال دے فرمایا
تو جانتا ہے کہ رزقِ حلال کید ہے میں نے کہا جو پاک کماٹی ہو۔ فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے۔ روزی حلال برگزیدان
خدا کی ہے (یعنی قوتِ لایموت) پھر امام نے فرمایا تم یوں سوال کرو، کثادہ رزق دے۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُقْصِلِ بْنِ مَرْيَدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلِي : «اللَّهُمَّ
أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَامْتَلِكْ لِي فِي عُمْرِي وَاجْعَلْ لِي مِمَّنْ تَنْصِرُهُ لِذَنْبِكَ وَلَا تَسْبِدْ لِي غَيْرِي» .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے دعا یہ کیا کرو۔ یا اللہ میرے رزق میں وسعت دے اور
میرے عمر راز کر اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جن سے تو اپنے دین میں مدد دیتا ہے اور میری جگہ میرے غیر کو نہ لایعنی وہ
مطیع ہوا دین میں نافرماں بردار۔

۱۱۔ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام دُعَاءُ فِي الرِّزْقِ : يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ أَشْأَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقَّهُ عَلَيْكَ عَظِيمٌ أَنْ تُعْصِمَنِي عَلَى عَمَلِي وَآلِ عَمَلِي وَأَنْ تَرْزُقَنِي الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِي مِنْ مَعْرِفَةِ حَقِّكَ وَأَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَ مِنْ رِزْقِكَ ،

اور فرمایا موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ رزق کے لئے یوں دعا کرو، یا اللہ یا اللہ یا اللہ میں اس کے حق کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں جس کا حق تیرے اوپر بہت بڑا ہے کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے توفیق دے اس امر کی جو تو نے اپنے حق کی معرفت کے متعلق بتایا ہے اور جو رزق تو نے روک لیا ہے اس کو میرے لئے جاری فرما۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَّارِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّا قَدِ اسْتَبَطْنَا الرِّزْقَ فَقَصَبْنَا قُلُوبَنَا : قَالَ : قُلْ : وَاللَّهِمَّ إِنَّكَ تَكَمَّلْتَ بِرِزْقِي وَرِزْقِ كُلِّ ذَاتَةٍ قِيَاخَيْرٍ مِنْ دُعَايَ وَبِاخَيْرٍ مِنْ سُئُلٍ وَبِاخَيْرٍ مَنْ أُعْطِيَ وَيَا أَفْضَلَ مَرْتَجًى أَفْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا ،

۱۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا رزق سست رہتا ہے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا یوں کہو یا اللہ تو میرے اور ہر جاندار کے رزق کا ضامن ہے اے وہ ذات جو ہر فریاد رس سے بہتر ہے اور ہر سوال کئے ہوئے سے اور عطا کرنے والے سے بہتر ہے اور سب سے افضل مرکز امید تو ہے میری فلاں فلاں حاجت برآ۔

۱۳۔ أَبُو بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليہ السلام يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ :
وَاللَّهِمَّ إِنِّي أَشْأَلُكَ حُسْنَ الْمَعِيشَةِ مَعِيشَةً أَتَقَوَّى بِهَا عَلَى جَمِيعِ حَوَائِجِي وَأَتَوَصَّلُ بِهَا فِي الْحَيَاةِ إِلَى آخِرَتِي مِنْ غَيْرِ أَنْ تُثَرِّقَنِي فِيهَا قَاطِفِي أَوْ تُغَيِّرَ بِهَا عَلَيَّ قَاسِفِي ، أَوْ سَوْعَ عَلَيَّ مِنْ خِلَالِ رِزْقِكَ وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ سَبَبِ فَضْلِكَ نِعْمَةً مِنْكَ سَابِقَةً وَعَطَاءً غَيْرَ مَمْنُونٍ ثُمَّ لَا تَسْغَلْنِي عَنْ شُكْرِ نِعْمَتِكَ يَا كُنَّارَ مِنْهَا تُكَلِّمُنِي بِهَيْجَتِهِ وَتَغَيِّبُنِي زَهْرَاتِ رَهْوَتِهِ وَلَا يَا قَلِيلَ عَلَيَّ مِنْهَا يَقْصُرُ بِعَمَلِي كَدُّهُ وَبِمَلَأَ صَدْرِي هَمَّهُ ، أَعْطَيْتَنِي مِنْ ذَلِكَ يَا إِلَهِي غَنًى عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ وَبِلَاغًا نَالِيَهُ رِضْوَانِكَ وَأَعُوذُ بِكَ يَا إِلَهِي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ، لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ سِجْنًا وَلَا فِرَاقًا عَلَيَّ حُرْنًا ، أَخْرِجْنِي مِنْ فِتْنَتِهَا مَرْضِيًّا غَنِيًّا مَقْضُوفًا فِيهَا عَمَلِي إِلَى دَارِ الْحَيَوَانِ وَمَسَاكِينِ الْأَخْيَارِ وَأَبْدِلْنِي بِالْدُّنْيَا الْغَايَةِ نِعَمَ الدَّارِ الْبَاقِيَةِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْزُلِهَا وَزَلْزَلِهَا وَسَطَوَاتِ شِبَابِهَا وَسَلْطَانِهَا وَتَكَالُفِهَا وَمِنْ بَقِيٍّ مِنْ بَقِيٍّ عَلَيَّ فِيهَا ، اللَّهُمَّ مَنْ كَادَنِي فَكِدْهُ وَمَنْ أَرَادَنِي فَأَرِدْهُ وَقُلْ عَنْهُ نَصَبِي حُدُّهُ مَنْ نَصَبَ لِي حُدُّهُ وَأَطْفِ عَنِّي

نَارَ مَلِ سَبَّ لِي وَفَوَدُهُ وَكَفَنِي مَكْرَ الْمَكْرَةِ وَافْقَاعَتَنِي غِيُونَ الْكَفَرَةِ وَكَفَنِي هَمٌّ مِّنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَادْقَعَ عَنِّي شَرَّ الْحَسَدَةِ وَأَعْيَمَنِي مِنْ ذَلِكَ بِالسَّكِينَةِ وَاللِّسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةِ وَاجْتَابَنِي فِي سِتْرِكَ الْوَاقِي وَأَصْلَحَ لِي خَالِي وَصَدَّقَ قَوْلِي بِفِعَالِي وَبَارَكَ لِي فِي أَهْلِي وَمَالِي ۝

۱۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔

یا اللہ میں تجھ سے اچھی روزی چاہتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے سے اپنی تمام ضرورتیں پوری کروں اور اپنی زندگی میں اس سے نجات آخرت حاصل کروں مجھے اتنا زیادہ نہ دے کہ میں سرکشی کرنے لگوں نہ اتنا کم کہ میں بد بخت قرار پاؤں، میرے لئے رزق حلال میں کٹا دگی عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے خوشگوار نعمتیں مجھے دے ایسی عطا جس پر کسی کا احسان نہ ہو اور اتنی زیادتی نہ ہو کہ میں تیرا شکر کرنے سے غافل ہو جاؤں اور اس کی خوشی مجھے غفلت میں ڈال دے اور اس کی شگفتگی فتنہ برپا کر دے اور نہ اتنا کم کہ اس کی فکر عمل کو کوتاہ کر دے اور میرا سینہ غم سے سہر جائے۔ یا اللہ مخلوق کے شر سے بے پروا کر دے اور مجھے ایسی ہدایت کر کہ تیری مرضی کا خواست گار بن جاؤں۔ خدا یا میں دنیا و مافیہا کے مذاب سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور نہ اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ کر۔ مجھے اس کے فتنوں سے نکال دے سخی لیکہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرا عمل قبول ہو آخرت میں اور مساکن اختیار میں مجھے جگہ ملے اور دنیا کے فانی کی نعمتوں کو آخرت کی نعمتوں سے تبدیل کر دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سختی دنیا اور اضطراب دنیا سے اور شیطان کے حملوں اور اس کی حکومت اور اس کے وبال سے اور اس شخص سے جو اس دنیا میں مجھ سے سرکشی کرے یا اللہ جو مجھ سے مکر کرے اس کو مکر کا بدلہ دے اور جو مجھ سے جنگ کرے اس کو سزا دے اور جو میرے اوپر ہتھیار اٹھائے اس کی دھار کند کر دے اور جو مجھے آتش غضب کا ایندھن بنا چاہے اس کی آگ کو بجھا دے اور مکاروں کے مکر سے مجھے نجات دے اور کافروں کی آنکھوں کو میری طرف سے پھیر دے اور جو رنج و غم میں مجھے پھنسا چاہتا ہو اس سے بچالے، حاسدوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور ایمان کے ساتھ مجھ کو پہلے رکھ اور اپنی حفاظت کی مضبوطی دے مجھے پہنچا دے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں ڈھانپ دے میرے حال کی اصلاح کو قبول و فعل میں صداقت دے اور برکت دے اہل و مال میں۔

چٹواں باب

ادائے قرض کی دعا

(باب) ۵۴

﴿الدُّعَاءُ لِلدَّيْنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ

ابن دلاج ، عَنْ وَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام دَيْنًا لِي عَلَى أَنَسٍ ، فَقَالَ : قُلِ :
وَاللَّهِ لَمْ تَحْطَ بِكَ تَبَسُّرًا عَلَيَّ غُرْمَائِي بِهَا الْقَضَاءُ ، وَتَبَسُّرًا لِي بِهَا الْإِقْضَاءُ ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگوں پر میرا قرض ہے وہ نہیں دیتے۔ فرمایا
یوں دعا کر یا اللہ میں طلب کرتا ہوں تیرے انعامات میں سے انعام کہ آسان کر قرض داروں کے لئے قرض ادا کرنا اور میرے
لئے ان سے قرض لینا تو ہر شے پر قادر ہے۔

۲۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَحْبٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ
عُمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْغَالِبُ عَلَيَّ الدَّيْنُ وَ
وَسَوْتُهُ الصَّدْرُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : قُلْ : هَوَ كَلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ
يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُهُ .
قَالَ : فَتَبَرَّ الرَّجُلُ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَبَّ بِهِ فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ فَقَالَ : أَذْمَنْتُ مَا
قُلْتَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَضَى اللَّهُ دَيْنِي وَأَذْهَبَ وَسَوْتُهُ صَدْرِي .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا یا نبی اللہ میرے اوپر قرض

ہے اور امر قضا و قدر کے متعلق سینہ میں دوسو سہ فرمایا یوں دعا کرو۔

تو کلت علی الحی الخ ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

جب تک اللہ نے چاہا اس نے صبر کیا ایک دن وہ رسول خدا کی طرف سے گزرا۔ حضرت نے اسے آواز دے کر

فرمایا کہو کیا ہوا۔

اس نے کہا میں نے دعا کا ورد کیا اللہ نے میرا قرض بھی ادا کر دیا اور دل کا دوسو سہ بھی مٹا دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ
الْذُمَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَبِثْتُ شِدَّةَ
مِنْ وَسَوْتَةَ الصَّدْرِ وَأَنَا رَجُلٌ مُدْبِنٌ مُعْبِلٌ مُحَوِّجٌ فَقَالَ لَهُ : كَبَّرَ رَهْمَهُ الْكَلِمَاتِ : هَوَ كَلْتُ عَلَى
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلِّ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُهُ . فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَهُ فَقَالَ : أَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي وَسَوْتُهُ صَدْرِي
وَقَضَى عَنِّي دَيْنِي وَوَسَّعَ عَلَيَّ رِزْقِي .

۳۔ ایک شخص رسول اللہ سے کہنے لگا میرے دل میں وساوس شیطانی بہت پیدا ہوتے ہیں میں مقروض ہوں عیال دار ہوں صاحب احتیاج ہوں۔ حضرت نے فرمایا بار بار یہ کلمات ورد زبان کر ترجمہ پہلے ہو چکا ہے۔

چند روز کے بعد وہ آیا اور کہنے لگا اللہ نے میرے دوسرے بھی دور کر دیئے اور قرض ادا کر اگر رزق میں وسعت دے دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ . عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ : كَانَ كَتَبَهُ لِي فِي فَوْطَاسٍ : (اللَّهُمَّ ارْزُقْ إِلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ مَطَالِمَهُمُ الَّتِي قَبْلِي، مَتَعِيرَهَا وَكَبِيرَهَا فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَغَايَةِ وَمَالٍ تَبْلُغُهُ قَوْلِي وَلَمْ تَسْمَعْ ذَاتُ يَدِي وَلَمْ يَقُو عَلَيَّ بَدَنِي وَيَقْبِي وَتَقْبِي فَأَدِّ عَنِّي مِنْ جَزِيلِ مَا عِنْدَكَ مِنْ فَضْلِكَ ثُمَّ لَا تَخْلُفْ عَلَيَّ مِنْهُ شَيْئًا تَقْضِيهِ مِنْ حَسَنَاتِي، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ الدِّينَ كَمَا اشْرَعَ وَأَنَّ الْإِسْلَامَ كَمَا وَصَفَ وَأَنَّ الْكِتَابَ كَمَا أَنْزَلَ وَأَنَّ الْقَوْلَ كَمَا حَدَّثَ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ذَكَرَ اللَّهُ عَمْدًا وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِخَيْرٍ وَحَسَنَاتٍ وَأَهْلَ بَيْتِهِ بِالسَّلَامِ) .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کاغذ پر یہ دعا مجھے لکھ کر بھیجی، یا اللہ غایت اور ہمت کے ساتھ لوگوں کے چھوٹے اور بڑے تمام مظالم مجھ سے پہلے جو امر میری قوت سے باہر ہے اور جہاں میری دسترس نہیں ہے اور میرے نفس و یقین اور بدن کو اس پر زور نہیں تو اپنے فضل سے میری اس کمی کو پورا کر اور اسے الرحم الراحمین میری حسنت میں کمی نہ کریں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عہد و رسول ہیں اور دین وہی ہے جو تمام انبیاء کا تھا اور اسلام وہی ہے جس کا وصف بیان کیا گیا اور کتاب وہی ہے جو نازل کی گئی اور حدیث وہی ہے جو بیان کی گئی اور اللہ سر اسحق ہے اور خدا نے محمد و آل محمد کا ذکر کیا اور ان کو ہدیہ و یا سلام کا۔

پچینواں باب

دعا برائے دفع کرب و غم و خوف

(باب ۵۵)

(اللَّهُمَّ لِلْكَرْبِ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْخَوْفِ) *

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيعٍ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الشَّارِاحِ

عَنِ ابْنِ مُشْكَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ لُحْثَانُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا أَبَا حَمْرَةَ مَا لَكَ إِذَا أَتَى بِكَ أَمْرٌ تَخَافُ أَنْ لَا تَتَوَجَّهَ إِلَى بَعْضِ رُؤَايَايُمِكَ . يَعْنِي أَنَّهُ قَدْ فَتَلَّيْتُ زَكَعَتَيْنِ لَمْ تَقُولَ ، وَيَا أَبَا حَمْرَةَ مَا لَكَ إِذَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ فَإِذَا تَرَعِ الْحَاسِبِينَ فَإِذَا رَحِمَ الرَّاجِمِينَ . سَمِعْتُهُ مَرَّةً . كَلَّمَا دَعَوْتَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ [مَرَّةً] سَأَلْتُ حَاجَةً .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے البحرہ شمالی سے فرمایا۔ اگر کوئی ایسا امر باعث خوف ہو کہ تم گھر کے ایک گوشہ یعنی قبلہ کی طرف بھی توجہ نہ کر سکو تو دو رکعت نماز پڑھ کر کہو۔

اے سب سے زیادہ دیکھنے والے سب سے زیادہ سننے والے، اے سب سے جلد حساب کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے، ستر بار جب ان کلمات کا ورد کرو تو ایک بار جو حاجت ہو بیان کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حَمِيدٍ ، عَنْ نَائِبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَصَابَهُ غَمٌ أَوْ غَمٌّ أَوْ كَرْبٌ أَوْ بَلَاءٌ أَوْ لَأْلَاءٌ قَلِيلٌ : « اللَّهُ زَبَنِي وَلَا تُشْرِكْ بِدِينِي » : تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ .

۲۔ اسماء کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی غم رنج یا اضطراب لاحق ہو تو یہ کلمات کہو۔
اللہ میرا رب ہے میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں بنانا۔ میں نے اس ذات پر توکل کیا ہے جو حئی لا موت ہے

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : إِذَا تَرَكْتَ رَجُلًا نَارَهُ أَوْ سَدِيدَهُ ، أَوْ كَرْبَهُ أَمْرٌ فَلْيَكْسِبْ عَنْ زَكَعَتَيْهِ وَيَا عِيُو وَلْيَلْقِمْهُمَا بِالْأَرْضِ وَلْيَلْزِقْ خَوْجُوهُ بِالْأَرْضِ نَمُ لِيَدْعُ بِحَاجَتِهِ وَهُوَ سَاحِدٌ

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی پر کوئی بلا نازل ہو یا کوئی سختی آئے یا کسی مصیبت کے آنے کا خوف ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے دونوں زانو اور کلائیوں پر سے کپڑا ہٹائے اور زمین سے لگائے اور اپنا سینہ زمین سے لگا دے اور پھر سجدہ میں خدا سے دعا کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ وَصَّعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : لَمَّا طَرَحَ إِخْوَةُ يُوْسُفَ يُوْسُفَ فِي الْجُبِّ أَنَا جَبْرَيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ خَلَّ عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا عَزَّازُ مَا تَمْنَعُ هَهنا ؟ فَقَالَ : إِنَّ إِخْوَتِي أَلْعَنُونِي فِي الْحَبِّ ، قَالَ : فَتَحَبُّبُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ ؟ قَالَ : ذَاكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنْ شَاءَ أَخْرَجَنِي قَالَ : فَقَالَ لَهُ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَكْ : ادْعُنِي بِهَذَا

الدُّعَا وَحَتَّىٰ أَحْبَبَكَ مِنَ الْحُبِّ فَقَالَ لَهُ: وَمَا الدُّعَاءُ؟ فَقَالَ: قُلِ: وَاللَّهِمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ
الْحَمْدَ. لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَشَانِ بِدِيعِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ دُجُ الْجَلَالِ وَإِلَّا كَرَامِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَجِيٍّ وَ
آلِ نَجِيٍّ وَأَنْ تَحْمِلَ لِي مِثْمَأً نَافِيَةً قَرَجًا وَمَحْرَجًا قَالَ: ثُمَّ كَانَ مِنْ قَسَمَتِهِ مَا كَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ.

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب یوسف کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالا تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور فرمایا اے لڑکے کیا حال ہے انھوں نے کہا میرے بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا ہے جبرئیل نے کہا اس سے نکلتا چاہتے ہو۔ فرمایا اگر خدا چاہے گا تو نکال دے گا جبرئیل نے کہا خدا فرماتا ہے ان کلمات کے ساتھ دعا کرو میں تمہیں کنویں سے نکال دوں گا۔ پوچھا وہ دعا کیا ہے انھوں نے کہا اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ سزا دار محمد تو ہی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے صاحب عظمت و جلال ہے میں سوال کرتا ہوں محمد وآل محمد پر درود بھیجنے کا اور اس کا کہ میری موجودہ حالت میں کٹا دگی اور اس سے نکلنے کی صورت پیدا کر، نام نہ فرمایا اس کے بعد کا قصہ قرآن میں مذکور ہے۔

٥ - نَحْبِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الَّذِي دَعَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ قَتَلَ الْمُعَلَّى بْنَ حُنَيْسٍ وَأَخَذَ مَالَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «الَّذِي هُوَ ابْنِي أَسْأَلُكَ بِوَرَكِ الَّذِي لَا يُطْفِئُ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُحْفَى وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا يَنْقُصُهَا وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا تُخْصَى وَبِسُلْطَانِكَ الَّتِي كَفَعَتْ بِهَا فِرْعَوْنَ عَنْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ» .

جب داؤد بن علی نے معلیٰ ابن حنین کو قتل کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام کا مال ضبط کر لیا تو حضرت نے ان الفاظ میں اس کے لئے بددعا کی ، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نور سے جو مجھنے والا نہیں اور تیرے ان عزائم سے جو مخفی نہیں اور تیری اس عزت سے جو ختم ہونے والی نہیں اور تیری اس نعمت سے جس کا احصا اور شمار نہیں اور تیری اس قدرت سے جس سے تو نے موسیٰ کو فرعون پر غالب کیا

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ : عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الْهَمِّ قَالَ : تَعْمَلُ وَتَصَلِّي : كَعَمَلِي وَتَقُولُ : « يَا فَارِجَ الْهَمِّ » وَيَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا مَنْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَرَحِمَهُمَا فَرَّجَ هَمِّي وَكَاشَفَ عَمِّي يَا اللَّهَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ . اَعْمَمِي وَطَهَّرْ بِي وَادْهَبْ بِيْلَيْتِي » وَافْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَعْوَدَتَيْنِ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور کہو اے غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر لے اللہ اے واحد، اے واحد و محمد، اے وہ جس سے کوئی بچ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچلے گناہوں سے پاک کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَجَّارٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَقُلْ : «اللَّهُمَّ إِنِّكَ لَا يَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَكَفِّنِي كَذَا وَكَذَا» .

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : تَقُولُ : «يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، أَكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَجَّارٍ وَآلِهِ» وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ دَخَلَ عَلَى سُلْطَانٍ يَهَابُهُ قَلْبُهُ فَقَالَ : «يَا اللَّهُ اسْتَفْهِجْ وَيَا اللَّهُ اسْتَجِجْ وَبِمَحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَنْتَ وَجْهٌ ، اللَّهُمَّ ذَلِّلْ لِي صُعُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي خُرُوجَتَهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُنْشِئُ وَعِنْدَكَ أَمُّ الْكِتَابِ» وَتَقُولُ أَيْضًا وَحَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْسِجْ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَأَمْسِجْ رَبِّ الْفَلَاقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی شکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور درد و محمّد و آل محمد پر اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کامیابی دے میں محمد صلیم کے واسطے سے توجہ دلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الكتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے میں بجا رہوں گا اللہ کی مدد اور توت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور جس کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے قوت اور مدد مگر اللہ سے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، رَقَعُوهُ ، إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَائِي أَبِي عليه السلام

فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ : «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَجَّارٍ وَآلِ نَجَّارٍ وَأَعِزِّ لِي وَأَرْحَمْنِي وَزَكِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُقْلَبِي وَاهْدِ [

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی غم لاحق ہو تو غسل کرو اور در رکعت نماز پڑھو اور کہو اسے
 غموں کے دور کرنے والے، اے مصیبت کو رفع کرنے والے، اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے۔ میرے غم کو دور کر اے اللہ
 اے واحد، اے واحد و صمد، اے وہ جس سے کوئی بچہ پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ مجھے بچلے گناہوں سے پاک
 کر دے اور میری بلا کو دور کر دے۔ پھر آیت الکرسی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 ع قَالَ: إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَقُلْ: «اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَا يَكْفِي مِنْكَ أَحَدٌ وَأَنْتَ تَكْفِي مِنْ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ
 خَلْقِكَ فَكَفِّنِي كَذَا وَكَذَا».

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: تَقُولُ: «يَا كَافِيًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِي مِنْكَ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ
 وَالْأَرْضِ، اكْفِنِي مَا أَهَمَّنِي مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ» وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ع:
 مَنْ دَخَلَ عَلَى سُلْطَانٍ يَهَابُهُ فَلْيَقُلْ: «بِاللَّهِ أَسْتَجِيعُ وَبِاللَّهِ أَسْتَجِيعُ وَبِمُحَمَّدٍ عَزَّ وَجَلَّ أَتَوَجَّهُ، اللَّهُمَّ
 ذَلِّلْ لِي صُوبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي حُرُوقَتَهُ فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُنْشِئُ وَعِنْدَكَ أَمُّ الْكِتَابِ» وَتَقُولُ أَيْضًا
 «حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَأَمْسِجْ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّةِ مِنْ حَوْلِهِمْ
 وَقُوَّةِهِمْ وَأَمْسِجْ رَبِّ الْفَلَاقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب تم کو کسی امر میں خوف لاحق ہو تو کہو یا اللہ تیرے سوا کوئی کسی مہم کو
 آسان نہیں کر سکتا اور تو اپنی مخلوق میں سے ہر ایک کی شکل آسان کر دیتا ہے پس میری فلاں فلاں حاجت بر لا۔
 اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ یوں کہو اے ہر معاملہ کے پورا کرنے والے آسمان اور زمین میں تیرے سوا کوئی
 کسی امر کا پورا کرنے والا نہیں دنیا و آخرت کے امور میں جو دشواریاں ہیں ان کو تو ہی آسان کر اور وہ محمد و آل محمد پر اور
 ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسے حاکم کے پاس جانے والا ہو جس سے خائف ہو تو کہے یا اللہ نجات دے کا میاں دے
 میں محمد صلعم کے واسطے سے توجہ رلاتا ہوں یا اللہ جو مصیبت آنے والی ہے اسے آسان کر اور میرے رنج و غم کو ہلکا کر تو جو
 چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور ام الکتاب (لوح محفوظ) کا مالک تو ہی ہے اور فرمایا یہ بھی کہے اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے
 سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے میں بچار ہوں گا اللہ کی مدد اور قوت سے سب دشمنوں کی طاقت سے اور
 صبر کے ظاہر کرنے والے خدا کی مدد سے محفوظ رہوں گا مخلوق کے شر سے اور نہیں ہے قوت اور مدد مگر اللہ سے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، رَفَعُوهُ، إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَائِ أَبِي

فِي الْأَمْرِ يَحْدُثُ: «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِ نَبِيِّهِ وَاعْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَرَزِّ عَمَلِي وَيَسِّرْ مُقْلَبِي وَاهْدِلْ»

قَلْبِي وَأَمِنْ حَتَّى وَعَاوِي فِي عَمْرِي كُلِّهِ وَتَبَّتْ حُجَّتِي وَأَعْفَ خَطَايَايَ وَبَيَّضَ وَجْهِي وَأَعِصِمْنِي
فِي دِينِي وَسَهِّلْ مَطْلَبِي وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي فَإِنِّي ضَائِعٌ وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئِي وَمَا عِنْدِي بِحَسَنِ مَا
عِنْدَكَ وَلَا تَقْبَلْنِي بِنَفْسِي وَلَا تَجْعَلْ لِي حَسِيبًا رَهْبًا لِي يَا إِلَهِي لَحْظَةً مِنْ لَحْظَاتِكَ ، تَكْشِفُ بِهَا عَنِّي
جَمِيعَ مَا بَدَأَ بِنَفْسِي وَتَرُدُّ بِهَا عَلَيَّ مَا هُوَ أَحْسَنُ غَاذَاتِكَ عِنْدِي ، فَقَدْ صَعَمَتْ قُوَّتِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي
وَأَنْقَطَعَ مِنْ خَلْقِكَ رَجَائِي وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجَاؤُكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ وَتَوَدَّدْتُكَ عَلَيَّ يَا رَبِّ أَنْ تَرَحَّمَنِي
وَتُعَافِيَنِي كَعَفَاكَ عَلَيَّ أَنْ تُعَذِّبَنِي وَتَنْتَلِبَنِي ، إِلَهِي ذِكْرُ عَوَائِدِكَ يُؤْنِسُنِي وَالرَّجَاءُ لَا يُغْنِيكَ
يَعُوذُنِي وَلَمْ أَخُذْ مِنْ نِعْمِكَ مُنْذُ خَلَقْتَنِي وَأَنْتَ رَبِّي وَسَيِّدِي وَمُزْعِمِي وَمَلْجَأِي وَالْحَافِظُ لِي
وَالْأَبُ عَنِّي وَالرَّحِيمُ بِي وَالْمُكَفِّلُ بِرِزْقِي وَفِي فَضَائِكَ وَقُدْرَتِكَ كُلُّ مَا أَنَا فِيهِ فَلْيَكُنْ يَا سَيِّدِي
وَمَوْلَايَ فِيمَا قَصَيْتَ وَقَدَّرْتَ وَحَقَّقْتَ تَعْجِيلَ جَلَابِي وَمَا أَنَا فِيهِ جَمِيعًا وَالْعَافِيَةُ لِي فَإِنِّي لَا أُحِذُّ
لِدَوِّعِ ذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَكَ وَلَا أَعْتَمِدُ فِيهِ إِلَّا عَلَيْكَ ، فَكُنْ يَا ذَا الْجَلَالِ (وَالْأَكْرَامِ) عِنْدَ أَحْسَنِ طَلَبِي
بِكَ وَرَجَائِي لَكَ وَأَرْحَمَ تَصَرُّعِي وَاسْتِيكَائِي وَضَعْفِ ذِكْرِي وَأَمْنُ بِذَلِكَ عَلَيَّ وَاعْلَى كُلِّ دَاعٍ
دَعَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے پیر بزرگوار یہ دعا کیا کرتے تھے جب کوئی امر حادث ہوتا تھا یا اللہ محمد و آل
محمد پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میرے عمل کو پاک بنا اور میری بارگشت کو آسان بنا اور میرے
قلب کو ہدایت کر اور میرے غم کو دور کر اور مجھے پوری برائین عطا فرما اور میری جہت کو برقرار رکھ میری خطاؤں کو بخش
دے اور میرے چہرے کو نورانی بنا اور جوئی معاملات میں پاک دامن رکھ میرے رزق میں وسعت دے میں کمزور ہوں ، میرے
مطلب کو آسان کر میرے گناہوں کو دور کر کر میرے نفس کو اندر دھنک نہ کر اور میرے دوستوں کو میرے معاملے میں تکلیف
نہ ہو یا اللہ مجھے اپنے انعامات میں سے انعام دے اور جن بلاؤں میں مبتلا ہوں ان کو دور کر دے اور جو تیرے نزدیک بہتر ہو وہ کو
میری قوت کمزور نہ ہوئی ہے میری تدبیر سست نہ ہوئی ہے تیری مخلوق کی طرف سے میری امید منقطع نہ ہوئی ہے اور صرف تجھی سے
میری امید وابستہ ہے میرا توکل تیرے اوپر ہے اور تیری قدرت میرے اوپر ہے اگر تو رحم کرے اور معاف کرے تو اگر عذاب
کرے تو یا اللہ تیری نعمتوں کا ذکر میرا مولس ہے اور تیرے انعام کی امید میرے دل کو قوت پہنچاتی ہے جب سے تو نے مجھے پیدا
کیلئے میں تیری رحمت سے خالی نہیں رہا تو میرا رب ہے میرا سردار ہے میرے پناہ کی جگہ ہے میری امیدوں کا مقام ہے اور میرا
حفاظ ہے اور میرے دشمنوں کو مجھ سے دفع کرنے والا ہے اور مجھ پر جہر بان ہے اور میرے لذت کا ضامن ہے اور جس حالت
میں بھی میں ہوں وہ تیری قضا و قدر کے تحت ہے پس میرے سردار میرے مولا جو کچھ تیری مشیت میں ہے جلد اس سے
مجھے خلاصی دے اور مجھے عافیت میں رکھ میری معیشت دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں اور مجھے تیرے سوا کسی پر

فَالِإِنِّي أَخْلَدُ أَيُّ شَيْءٍ فَلَمْ يَجِدْ جَبِينَ أَخْلَدَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ بِالرَّحْمَةِ قَالَ . قُلْتُ . وَاللَّهِ إِنْكَ تَكْفُرُ بِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ . لَا تَكْفُرُ مِنْكَ شَيْءٌ فَأَكْفُرُ بِي بِمَا لَيْسَتْ وَكَفَرْتُ بِكَ وَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ وَأَنْتَ شِئْتَ .

۱۱۔ پوچھا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ آپ نے کیا پڑھا تھا جب آپ ربذ میں ابو جعفر دشمن و شمشیر خلیفہ عباسی کے پاس گئے تھے فرمایا دعا یہ تھی یا اللہ تو ہر شے کا پورا کرنے والا ہے اور تیری بجائے کوئی دوسرا ایسا نہیں کر سکتا پس میری حاجت پوری کر جیسا چاہے جتنا چاہے اور جہاں چاہے۔

١٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ تَلْحِيذِ بْنِ مَقْبَرٍ قَالَ : لَمَّا
قَدِمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ^{عليه السلام} عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَقَامَ أَبُو جَعْفَرٍ مَوْلَى لَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ لَهُ إِذَا دَخَلْتَ عَلَيَّ فَأَضْرِبْ
عُنُقَهُ . فَلَمَّا دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ^{عليه السلام} نَظَرَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَأَسْرُسَ سُبْحًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَقْبَرٍ . لَا يَدْرِي مَا هُوَ
ثُمَّ أَطْبَعَ . يَا مَنْ يَكْفِي حَلْفَهُ كُلَّهُمْ تَوَلَّى كَيْفَ أَحَدًا كُفِّي شَرَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ . قَالَ : فَصَادَ أَبُو جَعْفَرٍ
لَا يُبْصِرُ مَوْلَاهُ فَصَادَ مَوْلَاهُ لَا يُبْصِرُ . فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : يَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَقَدْ عَذَّبْتُكَ فِي هَذَا الْحَرْبِ فَأَنْصَرِفْ
فَتَصْرِحَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ^{عليه السلام} مِنْ عُنْدِهِ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لِمَوْلَاهُ : مَا مَعَكَ أَنْ تَمْعَلَ مَا أَمَرْتُكَ بِهِ . فَقَالَ :
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْصَرِفْ لَهُ وَلَهُ مَا شَاءَ . فَجَاءَ بِوَلِيِّهِ وَبَيْنَهُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ : وَاللَّهِ لَئِنْ حُدِّثْتَ بِهَذَا
الْحَدِيثِ أَحَدًا لَا قَتَلْتُكَ

۱۳۔ حبیب امام جعفر صادق علیہ السلام منصور عباسی کے پاس گئے تو اس نے پہلے سے اپنے ایک غلام کو پس پشت لٹک کر رکھا اور کہہ دیا تھا کہ جب میرے پاس آئیں تو گردن مار دینا۔ جب حضرت آئے تو دل ہی دل میں کچھ بڑھا جس کی خبر منصور کو نہ ہوئی۔ بعد میں ظاہر فرمایا۔ وہ دعا یہ تھی اے وہ ذات جو اپنے تمام بندوں کی حاجت روائی کرتا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ مجھے منصور کے شر سے بچائے۔

حضرت نے فرمایا اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ نہ منصور غلام کو دیکھ پایا اور نہ غلام اس کو، منصور نے امام علیہ السلام سے کہا میں نے اس گری میں نقیول آپ کو تکلیف دی آپ واپس جلیے۔ حضرت کے چلے جانے کے بعد منصور نے غلام سے کہا تو میرا حکم کیوں نہ بجالایا اس نے کہا واللہ میرے اور ان کے درمیان کوئی شے ایسی حاصل ہوئی کہ وہ مجھے نظر ہی نہ آئے۔ منصور نے کہا اگر تو نے یہ بات کسی اور سے کہی تو گردن مار دوں گا۔

١٣ - عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي : أَلَا أَعْلَمُكَ دُعَاءَ تَدْعُو بِهِ : إِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ إِنَّا كَرِيبٌ أَمْرٌ وَتَحْوِيقٌ مِنَ السُّلْطَانِ أَمْرٌ لَا يَفِيلُ لَنَا بِهِ تَدْعُو بِهِ : قُلْتُ : بَلَى يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي يَا مَنْ

کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری ذات کریم اور تیرے اسم اعظم سے اور تیرے نبی کی عزت سے اور تیری اس قدرت سے جسے کوئی شے روک نہیں سکتی کہ میری فلاں فلاں حاجت برلا اور پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک رقمہ میں یہ بھی لکھا۔ اے وہ بلند و برتر ذات جو سب پر غالب ہے اور باطن سے خبردار، اے وہ ذات جو مالک ذات اور پے جو مردے کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر قادر ہے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور میرے ساتھ ایسا ایسا کہ پھر کہو اے وہ معبود ہمیں بخت لا الہ الا اللہ محمد پر رحم کر اور ایک دوسرے رقمہ میں لکھا کہ میں کہوں یا اللہ اپنی مدد اور قوت سے تکلیف کو مجھ سے دور کر میں آج کے دن اس عینے میں اس سال میں تیری برکات چاہتا ہوں اور جو مصیبتیں نازل ہونے والی ہیں ان کو ہٹا دے مجھ سے اور میرے والدین سے اپنی مدد اور قوت سے تو ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں زوال نعمت اور عافیت کے بدل جانے سے اور بیکاریک مصیبت کے نزول سے اور اس تحریر کی پریشانی سے جو سالق میں لکھی جا چکی ہے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ہر اس زمین پر چلنے والی مخلوق سے جس کی پیشانی کو تو روز قیامت پکڑنے والا ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کا شمار احوال ہے۔

۲۰۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَكْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ قَالَ: «يَا اللَّهُ، يَا إِلَهَ الْآلَاءِ، يَرْحَمُكَ أَتَقَبَّلُ، يَا ذُفَيْي، مَا أَسْأَلُكَ، وَلَا أَكَلِّبُكَ، إِلَّا تَقَبَّلْتَهُ» نَقُولُهُ يَمُوتُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ، وَأَنْتَ سَاحِدٌ.

۲۰۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں اے حی و قیوم کوئی معبود تیرے سوا نہیں، میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں پس جو میرا ارادہ ہے اسے پورا کر اور جو میرے نفس پر اسے نہ چھوڑا، سجدہ میں سہو بارگے۔

۲۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَصْحَابِهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوْرَةَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا كَانَ لَكَ بِالسَّمَاعَةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَةٌ فَقُلْ: «اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ نَعْدَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ لَهَا عِنْدَكَ ثَمَنًا مِنَ الشَّيْءِ وَقَدَّرَ اللَّهُ الْقَدْرَ، فَحَقِّ ذَلِكَ الشَّيْءِ وَبِحَقِّ ذَلِكَ الْقَدْرِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَعْلَلَ بِي كَذَا وَكَذَا» فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَبْقَ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ مُسْتَحْنٍ إِلَّا وَهُوَ يَخُاطَبُ إِلَهُيَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۲۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اے سماعہ جب خدا سے کوئی حاجت براری چاہتے تو یوں کہو یا اللہ میں محمد و علی کے حق کا واسطہ دے کہ سوال کرتا ہوں ان دونوں کی تیرے نزدیک بڑی شان اور قدر ہے اور اسی شان اور قدر کے واسطہ سے کہتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج اور ایسا ایسا کہ بے شک روز قیامت کوئی

فریت کو بے قید کئے۔ حضرت تہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے آسادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قید کئے مال کو بے ٹوٹے اور ذریت کو بے قید کئے۔ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے الوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داؤد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا، یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی مثل سے ہو اور اس مثل کو وہی کرنا چاہیے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جن میں اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملکہ چھین لیا گیا یہ سن کر منصوبہ کر بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے شخص اپنے غصہ کو دھما کر کے مسنن یا یہ ملک اولاد البوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ تھے سچ کہا۔ بیان کیجئے آپ کی کیا حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کی مرضی، حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا مجھے دینے والے ہونے پڑا انھیں دے کر نصیب کر دیکھئے۔

٢٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُعَيْنٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا أُلْهِمَ إِذَا قُلْتُ هَذِهِ الْكَلِمَاتُ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجِنَّ وَالْإِنْسُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَبِإِلَهِ اللَّهِ وَبِإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ الْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ قُوَّتُ أَمْرِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قُوَّتِي وَمِنْ تَحَنُّي وَمِنْ قِبَلِي ، وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات

ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث دہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

چھپن والی باب

دعائے امراض

(باب) ۵۶

﴿الدُّعَاءُ لِلْعِلَلِ وَالْأَمْرَاضِ﴾

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَجْرَانَ وَابْنِ فَضَالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ «اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَبَّرْتَ أَقْوَامًا فَقُلْتَ: «قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ رَعِمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا»، فَيَأْمُرُنَّ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ ضُرِّي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي وَارْحَمِ مَنِّي وَحَوِّ لِي إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ».

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقتِ مرضِ کبھو یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اپنے علماء کو کہہ دیا کہ تم میری دعا مانگو، تو نے کہا ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر قادر ہے اور بدینے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا، درود بھیج محمد و آل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرَّيْ قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَضًا شَدِيدًا فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: «قَدْ بَلَغَنِي عِلَّتُكَ فَأَشْتَرِ صَاعًا مِنْ بَرٍّ ثُمَّ اسْتَلْقِ عَلَيَّ قَفَاكَ وَأَنْتَرَهُ عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا ائْتَرَهُ وَقُلِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُكَ بِهِ الْمَضْطَرُ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْتَهُ خَلِيفَتَكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُسَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلَّتِي، ثُمَّ اسْتَوْجَالِ السَّاءَ وَاجْمَعْ الْبَرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَقِمْهُ مُدَّ أَمَدِ الْكُلِّ مُشْكِبِينَ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ: قَالَ دَاوُدُ: فَقَعَلْتُ ذَلِكَ فَكَأَنَّمَا نُشِطْتُ مِنْ عِقَالٍ وَقَدْ قَعَلَهُ غَيْرُ وَاجِدٍ فَأَشْفَعَ بِهِ».

ذریعت کو بے قید کئے۔ حضرت نے آہستہ آہستہ کچھ پڑھا۔ اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اس کے بعد اس کے پاس گئے اور سلام کیا۔ اس نے جواب سلام دے کر کہا۔ خدا کی قسم میں نے آسادہ کر لیا ہے کہ کسی کو بے قید کئے مال کو بے ٹوٹے اور ذریعت کو بے قید کئے نہ چھوڑوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے الیوب کو مبتلا کیا تو انھوں نے صبر کیا۔ داد کو نعمت دی تو انھوں نے شکر ادا کیا یوسف کو بھائیوں سے بدلہ پر قدرت دی تو انھوں نے معاف کر دیا تم انہی کی مثل سے ہو اور اس مثل کو وہی کرنا چاہیے جو اس کے عمل سے مشابہ ہو۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ میں نے معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا یہ بھی یاد رکھو جس نے اہل بیت میں سے کسی کا خون بہایا اس سے ملک چھین لیا گیا۔ یہ سن کر منصور کو بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے شخص اپنے غصہ کو دھما کر کے سن، یہ ملک اولاد ابوسفیان کے پاس تھا جب یزید نے امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا تو ان سے ملک کو اللہ نے چھین لیا اور اس پر مروان بن محمد قابض ہو گیا۔ جب مروان نے ابراہیم کو قتل کیا تو اللہ نے اس سے ملک نکال کر تمہیں دے دیا۔ اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ بیان کیجئے آپ کی حاجت ہے فرمایا جانے کے لئے اذن چاہتا ہوں اس نے کہا آپ کی مرضی، حضرت اس کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ربیع نے کہا بادشاہ نے آپ کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دیا ہے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا اے بیچے درہم وہ بڑا مانے گا انھیں لے کر تصدیق کر دیجئے۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُعَيْنٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ : مَا بَالِي إِذَا قُلْتُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيَّ الْجَنُّ وَالْإِنْسُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ وَإِلَى اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجْهْتُ وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ قَوْضَى أَمْرِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قَوْفِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي ؛ وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے جب میں یہ کلمات ادا کروں تو اگر میرے اوپر حملہ کریں تمام

حدیث دہم میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

وَأَسْمَاءُ الْحُسَيْنِ كُلُّهَا غَامَّةٌ مِنْ شَرِّ الشَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ وَمِنْ شَرِّ خَائِدٍ إِذَا حَسَدَهُ ثُمَّ أَلْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا فَقَالَ : هَكَذَا كَانَ يُعَوِّذُ إِبرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تعویذ بنایا رسول اللہ نے حسن و حسین کے لئے فرمایا میں تم دونوں کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی اور اس کے اسماء حسنی کی اور پناہ مانگتا ہوں تمہارے لئے نقرے، ہر آزار و ہند سے اور ہر حاسد کے شر سے پھر حضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہی وہ تعویذ ہے جو ابراہیم نے تجویز فرمایا تھا اسماعیل و اسحاق کے لئے۔

۴۔ تَعَذُّبُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ : إِذَا أَمْسَيْتَ فَتَطَّرْتَ إِلَى الشَّمْسِ فِي غُرُوبٍ وَإِدْبَارٍ فَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْذُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَعْزُّ وَلَا يَوْصَفُ وَيَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ يَعْلَمُ خَائِفَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ وَأَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ أَوْ ذَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا تَحْتَ الثَّرَى وَمِنْ شَرِّ مَا بَطَنَ وَظَهَرَ وَمِنْ شَرِّ مَا وَصَفَتْ وَمَا لَمْ أَصِفْ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ذَكَرْتُهَا أَمَانٌ مِنْ كُلِّ سَبْعٍ وَمِنْ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَذَرِّ يَتَدَوَّلُ كُلِّي مَا عَشَّ أَوْلَسَعَ وَلَا يَخَافُ صَاحِبَهَا إِذَا تَكَلَّمَ بِهَا لَمَّا وَلَا عُولَا قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي صَاحِبُ صَبَدِ السَّبْعِ وَأَنَا أَهَيْتُ فِي اللَّيْلِ فِي الْخَرَابَاتِ وَأَتَوَخَّشُ فَقَالَ لِي : قُلْ إِذَا دَخَلْتَ : بِسْمِ اللَّهِ أَدْخُلْ وَأَدْخِلْ جِلْمَكَ الْيَمْنَى وَإِذَا خَرَجْتَ فَأَخْرِجْ جِلْمَكَ الْيُسْرَى وَسَمِ اللَّهُ فَإِنَّكَ لَا تَرَى مَكْرُوهًا .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ واللہ والحمد للہ الذی لم یخذ صاحبۃ ولا ولدا لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذلیل وکبیرہ تکیبہ والحمد للہ الذی یعز ولا یوصف ویعلم ولا یعلم یعلم خائفة الاعین وما تخفی الصدور واعوذ بوجہ اللہ الکریم وباسم اللہ العظیم من شر ما برأ او ذرا ومن شر ما تحت الثری ومن شر ما بطن وظهر ومن شر ما وصفت وما لم اصف والحمد للہ رب العالمین ذکرْتُها امان من کل سبع ومن الشیطان الرجیم فذر یتمدول کلّی ما عش اولسع ولا یخاف صاحبها اذا تکلم بها لما ولا عولاً قال : قلت لہ : انی صاحب صبد السبع وانا اہیت فی اللیل فی الخرابات واتوخش فقال لی : قل اذا دخلت : بسم اللہ ادخل وادخل جلمک الیمنی واذا خرجت فخرج جلمک الیسری وسامی اللہ فانک لا ترى مکروہا۔

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا شام کو جب تم آفتاب کو غروب ہوتا دیکھو تو کہو بسم اللہ واللہ والحمد للہ الذی لم یخذ صاحبۃ ولا ولدا لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذلیل وکبیرہ تکیبہ والحمد للہ الذی یعز ولا یوصف ویعلم ولا یعلم یعلم خائفة الاعین وما تخفی الصدور واعوذ بوجہ اللہ الکریم وباسم اللہ العظیم من شر ما برأ او ذرا ومن شر ما تحت الثری ومن شر ما بطن وظهر ومن شر ما وصفت وما لم اصف والحمد للہ رب العالمین ذکرْتُها امان من کل سبع ومن الشیطان الرجیم فذر یتمدول کلّی ما عش اولسع ولا یخاف صاحبها اذا تکلم بها لما ولا عولاً قال : قلت لہ : انی صاحب صبد السبع وانا اہیت فی اللیل فی الخرابات واتوخش فقال لی : قل اذا دخلت : بسم اللہ ادخل وادخل جلمک الیمنی واذا خرجت فخرج جلمک الیسری وسامی اللہ فانک لا ترى مکروہا۔

تم وہاں جاؤ تو کہو، اللہ کا نام لے کر میں داخل ہوتا ہوں اور دہنسا پیر اس جگہ رکھو اور جب نکلو تو پیسے بایاں پیر رکھو اور اللہ کا نام لو کوئی گزند تم تک نہ پہنچے گی۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَعَشَى قَالَ: عَلَّمَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ الْجَلِيلِ أَعْبُدْ فَلَانَا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الْهَامَةِ وَالشَّامَةِ وَاللَّامَةِ وَالْعَامَةِ وَمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ نَفْسِهِمْ وَبَنِيهِمْ وَبَايَةِ الْكُرْسِيِّ، ثُمَّ تَقَرَّأْهَا ثُمَّ تَقُولُ فِي الثَّانِيَةِ: بِسْمِ اللَّهِ أَعْبُدْ فَلَانَا بِاللَّهِ الْجَلِيلِ... حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيْهِ...

۵۔ راوی کہتا ہے حضرت صادق آل محمد نے مجھے حفاظت کے لئے دعا تعلیم فرمائی ہے شروع کرتا ہوں خدائے جلیل کے نام سے اور فلاں شخص کو خدائے عظیم کی پناہ میں دیتا ہوں ہر اس شخص سے جو برائی کا قصد کرے اور نقصے اور چشم بد سے اور عام بلا سے جو لوگوں پر آتی ہے اور جن دانش کے شر سے عرب و عجم کے شر سے اور افسوس شمر سے اور ان کی سرکشی سے اور نمود بے بود سے پھر آیت الکرسی پڑھو اور دوبارہ کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور فلاں کو خدائے جلیل کی پناہ میں دیتا ہوں اور مذکورہ بالا دعا کو پورا پڑھو۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَخَافُ الْعَقَارِبَ، فَقَالَ: انْظُرْ إِلَى بَنَاتِ نَعَشٍ الْكَوَاكِيبِ الثَّلَاثَةِ الْوُسْطَى مِنْهَا بِجَنَبِهِ كَوْكَبٌ صَغِيرٌ قَرِيبٌ مِنْهُ تُسَمِّيهِ الْعَرَبُ رَاثِيَهَا، وَتَحْنُ نَسَمِيَهُ «أَجْدُ النَّظَرِ إِلَيْهِ كُلِّ لَيْلَةٍ وَقَوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: وَاللَّهِمَّ رَبِّ اسْلَمْ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ مَوْتَهُمْ وَسَلِّمْ مَنَا، قَالَ: إِسْحَاقُ قَمَاتَرَ كُنْتُ مَذْهَبِي الْإِمْرَةَ وَاحِدَةً قَصَّرَ بَنِي الْعَقَرَبِ.

۶۔ اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے کچھ کے کاٹنے کا خون رہتا ہے فرمایا کہ بنات النعش کے تین ستارے جو بیچ میں ہوتے ہیں ان کے پہلو میں ایک چھوٹا تارہ ہوتا ہے جس کو عرب کے لوگ نسیم کہتے ہیں تم اسے ہر ایک رات گھور کر دیکھو اور زمین بار کہو۔ اے اسلم ستارہ کے رب رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور اس کی فراخی میں جلدی کر اور ہمیں صبح سلامت رکھ۔ اسحاق نے کہا میں نے عمر بھر یہ عمل ترک نہ کیا سوائے ایک رات کے اسی رات کو کچھ ہونے کاٹ لیا۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي جَبِيلَةَ، عَنْ سَعْدِ الْإِسْكَافِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ فَأَنَاصِمُنْ لَهُ لَا أَصِيبُهُ عَقْرَبٌ وَلَا هَامَةٌ حَتَّى

يُصْبِحُ : وَأَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجْعَلُ فِيهَا رَجُوعٌ لِمَا ذُنِبَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ مسنون آل محمد نے فرمایا جو یہ کلمات کہے ہیں — اس کا صاف من ہوں کہ پکھو اسے نہیں کاٹے گا اور نہ صبح تک کوئی شر کا قصد کرے گا کہو میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ان کلمات تامات سے جس سے خالی نہیں یا تجاؤ نہیں کرتا کوئی نیک ہو یا بد اور پناہ مانگتا ہوں شر سے ہر اس چیز کے جو خدا نے پیدا کی ہے اور شر سے ہر چلنے والے کے جس کی پیشانی وہ پکڑے ہوئے ہے بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِبِهِ إِذَا اشْكَوْا إِلَيْهِ الْبَرَائِعَ أَتَاهَا يُؤَذِّبُهُمْ فَقَالَ : إِذَا أَحَدُكُمْ مَضَجَّ فَلْيَقُلْ : أَيُّهَا الْأَسْوَدُ الْوَشَّابُ الَّذِي لَا يُبَالِي عِلْقًا وَلَا بَابًا عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَلْكِتَابِ الْأَتُودِيَّتِي وَأَصْحَابِي إِلَى أَنْ يَذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَ — وَالَّذِي تَعْرِفُهُ — إِلَى أَنْ يُؤُودَبَ الصُّبْحُ مَتَى مَا آتَى ،

۸۔ حضرت رسول خدا ایک جنگ کے لئے گئے تو اصحاب نے بسوؤں کی شکایت کی کہ بڑی اذیت دے رہے ہیں فرمایا جب سونے کو لیٹو تو کہو اے سیاہ اچھل کہ حملہ کرنے والے جو نہ بند مکان سے رُکے نہ جے کسی مکان سے آنے کی ضرورت ہے میں تجھے قسم دیتا ہوں ام الکتاب (تسکان) کی کہ مجھے اذیت نہ دے اور نہ میرے اصحاب کو رات کے جلنے اور صبح کے آنے تک جیسے آئے ہم پہنچاتے ہیں جیسے وہ آئے گی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ جُمُوحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِذَا لَقِيتَ السَّبْعَ فَقُلْ : «أَعُوذُ بِرَبِّ دَانِيَالٍ وَالْحَبِّ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ مُسْتَفِيدٍ» ،

۹۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جب درندہ کا سامنا ہو تو کہو میں پناہ چاہتا ہوں اپنے رب دانیال سے اور کنویں سے اور ہر صاحب قوت غصہ و رت ۔

توضیح ۱۔ خدا شیرنی نے اپنا دودھ ان کو پلایا۔ پھر اریسا بنی کھانا اور پانی لے کر کنویں پر پہنچے اور دانیال کو دیا انھوں نے اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا اور چند روز بعد بحیرت باہر آئے۔

۱۳۔ اور امام نے فرمایا جو کوئی جسکے یا گھر میں تنہا رات بسر کرے اسے چاہیے کہ آیت الکرسی پڑھے اور کہے یا اللہ میری وحشت کو، نرس سے بدل دے اور میری تنہائی میں میری مدد کر۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْثَةَ ، عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَلِيُّ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا وَقَعَتْ فِي وَرْطَةٍ أَوْ بَلِيَّةٍ فَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُصْرِفُ بِهَا عَنْكَ مَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ .

۱۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مجھ سے کہا کہ میں تمہیں ایسی دعا بتا ہوں کہ جب تم کسی جہلک یا بلا میں مبتلا ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بلا کو تم سے ہٹا دے گا۔

اکٹھاونواں باب

قرآن پڑھتے وقت کی دعا

(باب ۵۸)

(الدُّعَاوُ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)

۱۔ قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَدْعُو عِنْدَ قِرَاءَةِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُتَوَحِّدُ بِالْقُدْرَةِ وَالسُّلْطَانِ الْمَتِينِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُتَعَالِي بِالْعِزِّ وَالْكَبَرِيَاءِ وَفَوْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْمُكْتَفِي بِعِلْمِكَ وَالْمُخْتَارُ فِي كُلِّ ذِي عِلْمٍ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَا مُنْزِلَ الْآيَاتِ وَالَّذِي كَرَّمَ الْعَظِيمَ رَبَّنَا فَلَكَ الْحَمْدُ يَا عَلَّمَنَّا مِنَ الْحِكْمَةِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الْمُبِينِ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَلَّمَنَّا قَبْلَ رَغْبِنَا فِي تَعْلِيمِهِ وَاخْتَصَصْنَا بِهِ قَبْلَ رَغْبِنَا بِتَقْوِيهِ ، اللَّهُمَّ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ مَنَا مِنْكَ وَفَضْلًا وَجُودًا وَلَطْفًا بِأَوْرَحَةِ لَنَا وَأَمَانًا نَاعِلَيْنَا مِنْ غَيْرِ حَوْلِنَا وَلَا حِيلِنَا وَلَا قُوَّةَ تَنَا اللَّهُمَّ فَحَبِّبْ إِلَيْنَا حُسْنَ تِلَاوَتِهِ وَحِفْظَ آيَاتِهِ وَإِيمَانًا بِمُتَشَابِهِهِ وَعَمَلًا بِمُحْكَمِهِ وَسَبَّأًا فِي تَأْوِيلِهِ وَهُدًى فِي تَنْبِيهِهِ وَبَصِيرَةً بِنُورِهِ .

اللَّهُمَّ وَكَمَا أَنْزَلْتَهُ نِجَاءً لَأَوْلِيائِكَ وَشَفَاءً عَلَى أَعْدَائِكَ وَاعْمَى عَلَى أَهْلِ مَعْسِيَتِكَ وَنُورًا
لَأَهْلِ طَاعَتِكَ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْهُ لَنَا حِصَانًا مِنْ عَذَابِكَ وَحِرْزًا مِنْ غَضَبِكَ وَخَاجِرًا عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَعِصْمَةً
مِنْ سَخَطِكَ وَذَلِيلًا عَلَى طَاعَتِكَ وَنُورًا يَوْمَ نَلْقَاكَ تَنْفِضِي بِهِ فِي خَلْقِكَ وَتَجُوزُ بِهِ [عَلَى] صِرَاطِكَ
وَتَنْهَدِي بِهِ إِلَى جَنَّتِكَ .

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَوَةِ فِي حَمَلِهِ وَالْعَمَى عَنِ عَمَلِهِ وَالْجَوَرِ عَنْ حُكْمِهِ وَالْعُلُوِّ
عَنْ قَصْدِهِ وَالتَّغْيِيرِ دُونَ حَقِّهِ ، اللَّهُمَّ احْمِلْ عَنَّا ثِقْلَهُ وَأَوْجِبْ لَنَا أَجْرَهُ وَأَوْزِعْنَا (۵) شُكْرَهُ وَاجْعَلْنَا
رُزَاعِيَهُ وَتَحَفُظَهُ ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا تَتَبِعْ حَلَالَهُ وَتَجْتَنِبْ حَرَامَهُ وَتُقِيمْ حُدُودَهُ وَتُوَدِّي فَرَائِضَهُ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَلَاوَةً فِي تِلَاوَتِهِ وَتَشَاطُطًا فِي قِيَامِهِ وَوَجَلًا فِي تَرْبِيَتِهِ وَقُوَّةً فِي اسْتِعْمَالِهِ فِي آثَاءِ اللَّيْلِ وَ
[أَطْرَافِ] النَّهَارِ ، اللَّهُمَّ وَأَوْفِنَا مِنَ النَّوْمِ بِالسَّيْرِ وَأَيُّقِظْنَا فِي سَاعَةِ اللَّيْلِ مِنْ زَفَاةِ الرَّاغِبِينَ وَتَبِيتِنَا
عِنْدَ الْأَخَائِرِ النَّبِيِّ يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ سَيِّئَةِ الْوَسَائِلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِقَاؤُنَا ذِكَاكَ عِنْدَ عَجَائِبِهِ
الَّتِي لَا تَنْقُضِي وَلَدَادَةً عِنْدَ تَرْدِيدِهِ وَغَبْرَةً عِنْدَ تَرْجِيئِهِ وَتَعْمَابِيَةً عِنْدَ اسْتِفْهَامِهِ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ
مِنْ تَحَلُّفِهِ فِي قُلُوبِنَا وَتَوَسُّلِهِ عِنْدَ قَادِرِنَا وَتَبْذِيرِهِ زَوَاءَ ظُهُورِنَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ قِسَادَةِ قُلُوبِنَا لِمَا بِهِ
وَعُظْمَتُنَا ، اللَّهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا صَرَّ قَتَ فِيهِ مِنَ الْآيَاتِ وَذَكِّرْنَا بِمَا صَرَّ بَتَ فِيهِ مِنَ الْمَنَالِ وَكَفِّرْ عَنَّا
بِتَأْوِيلِهِ السَّيِّئَاتِ وَصَافِحَ لَنَا بِهِ حِرَاءَ فِي الْحَسَنَاتِ وَارْقِنَا بِهِ ثَوَابًا فِي الدَّرَجَاتِ وَلَقِّنَا بِهِ الْبَشْرَى
بَعْدَ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زَادًا نُقْوِي بِهِ فِي الْمَوْقِفِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَطَرِيقًا وَاضِحًا نَسْلُكُ بِهِ إِلَيْكَ
وَعِلْمًا نَأْفِقُ بِهِ نَشْكُرُ بِهِ نِعْمَاءَكَ وَتَحْصُنَا بِمَا نَسْتَعِثُ بِهِ أَسْمَاءَكَ . فَإِنَّكَ اتَّخَذْتَ بِهِ عَلَمًا حُجَّةً
قَطَعْتَ بِهِ عُذْرَنَا وَاصْطَنَعْتَ بِهِ عِنْدَنَا نِعْمَةً قَصَرَتْ عَنْهَا شُكْرُنَا ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زِينَةً يَنْتَشِرُ مِنَ الرَّحْلِ
وَذَلِيلًا يَهْدِي بِهَا الصَّالِحَ الْعَمَلِ وَعَوْنًا يَهْدِي بِهَا الْيَقِينُ مِنَ السَّبِيلِ وَعَوْنًا يَقْوِيَنَا مِنَ الْمَلِكِ حَتَّى يَنْتَهِى بِنَا أَفْضَلُ
الْأَمَلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَأْفَعًا يَوْمَ الْإِقْدَاءِ وَسِلَاحًا يَوْمَ الْإِرْقَاءِ وَحَجِيجًا يَوْمَ الْقَضَاءِ وَنُورًا يَوْمَ الظُّلُمَاءِ
يَوْمَ لَا أَرْضَ وَلَا سَمَاءَ يَوْمَ يُجْرَى كُلُّ شَيْءٍ بِمَا سَعَى ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا زِينَةً يَوْمَ الظُّلَمَاءِ وَفُوزًا يَوْمَ الْجَزَاءِ
مِنْ نَارِ حَامِيَةٍ ، قَلِيلَةً الْبُقْيَا عَلَى مَنْ فِيهَا اصْطَلَى وَبَحْرًا هَاتِلَظَى ؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا بَرَهَانًا عَلَى رُؤُوسِ
الْمَلَأِ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَنَاقِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَ
مُرَاقِقَةَ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ .

احضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ستران پڑھتے وقت دعا کرتے تھے یا رب تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے

تو واحد ہے اپنی قدرت اور پوری قوت سے، حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنی عزت اور بزرگی کے سبب سے بالاتر ہے اور آسمان و عرش کے اندر تیرے جلال چھایا ہوا ہے تو ہمارا رب ہے حمد تیرے ہی لئے ہے تو اپنے علم سے ہر کام کو پورا کرنے والا ہے اور ہر ذی علم تیرا محتاج ہے۔ اے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اے آیاتِ ذکرِ عظیم کے نازل کرنے والے، اے ہمارے رب حمد تیرے ہی لئے ہے اس بنا پر کہ تو نے ہمیں حکمت اور ترانِ عظیم میں کی تعلیم دی یا اللہ تو نے اس وقت ہمیں سکھایا جبکہ تعلیم کی طرف ہماری رغبت نہ تھی اور اس سے مخصوص کیا جبکہ اس کے نفع کی طرف ہماری رغبت نہ تھی یا اللہ جب ہم سے یہ تھا تو تجھ سے یہ تھا اور ہم پر تو نے جو کچھ کیا اپنے فضل و کرم و احسان سے کیا ہماری طاقت و قوت سے یہ امر باہر تھا یا اللہ ہمارے لئے محبوب بنا قرآن کی عمدہ تلاوت کو اور اس کی آیات کے حفظ کرنے کو اور آیاتِ متشابہات پر ایمان کو محکم آیات پر عمل کو اور سببِ تلاش کرنے میں اس کی تائید کے اور ہدایت حاصل کرنا اس کی تدبیر سے، بصیرت حاصل کرنا اس کے نور سے یا اللہ جو تو نے نازل کیا ہے وہ شغل ہے تیرے اولیاء کے لئے اور بد بخشتی ہے تیرے دشمنوں کے لئے اور اندھا پن ہے اہل معصیت کے لئے اور نور ہے اہل اطاعت کے لئے خداوند اس تلاوت کو اپنے عذاب سے محفوظ رہنے کے لئے قلعہ بنا دے اور اپنے غضب سے محفوظ رہنے کا ذریعہ اور اپنی معصیت سے روکنے والا اور اپنے غصے سے بچانے والا اور اپنی اطاعت کی دلیل اور روز قیامت کا ایسا نور کہ لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہم اس نور کی روشنی میں صراط سے گزر جائیں اور تیری جنت کی طرف راستہ پائیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بد بخشتی سے جو اس کتاب کے اٹھانے کے متعلق ہو اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی ظاہر ہو اور غافل ہونے کے اس کے حکم کے اور جادہ مستقیم سے باہر جانے سے اور کوتاہی اس کے حق سے یا اللہ سنگینیِ عمل نہ آن کو ہم سے اٹھالے اور اس کے پڑھنے کا اجر ہم کو عطا کر اور توفیق دے اس کے شکر کی اور اس کی رعایت کرنے اور حفظ کرنے کی یا اللہ ہم اس کی جلالتِ شان کی پیروی کریں اور اس کے حرام سے بچیں اور اس کے حدود کو قائم کریں اور اس کے فرائض کو ادا کریں یا اللہ اس کی تلاوت میں حلاوت کا چمکا دے اور اس کے پڑھنے میں خوشی دے اور اس کی تزیین کے وقت اپنا خوف دل میں پیدا کر اور اس پر عمل کرنے کی قوت دے رات کی تاریکی اور دن کے حصوں میں یا اللہ خداوند اہماری غیبت کو کم کر دے اور رات میں مجھے بیدار رکھ جو سونے والوں کے سونے سے بہتر ہے اور ہوشیار رکھ دعا قبول ہونے کے اوقات میں وہ بیہوش کی بجائے ہوشی سے افضل ہے خدا یا ہمارے مشلوب کو زیر کی دے مگر ان کے ان عجیب اسلوب بیان کو سمجھنے کی جو ختم نہ ہوں گے اور لذت دے اس کے بار بار پڑھنے میں اور آنکھوں میں آنسو دے اس سے روگردانی کرنے میں اور کافی نفع دے اس کے متعلق سوال کرنے میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ ہمارے دلوں میں اس کی مخالفت پیدا ہو اور اس سے کہ ہم رات کو آرام سے سوئیں اور اس کی تلاوت کو پس پشت ڈالیں اور ہم مانگتے ہیں اپنے دلوں کی سختی سے اس چیز کے بارے میں جس کو تو نے ہدایت کی ہے یا اللہ ہم کو نفع دے جو آیات تو نے بیان کی ہیں قرآن میں۔ اور ہم کو معاف کر دے جو آیات کی تائید میں غلطیاں ہوئی ہوں اور ہمارے حسنات کو کٹی گنا کر دے اور اس کے ثواب میں ہمارے درجات

کو بلند کر اور مرنے کے بعد نجات کی بشارت دے اور اس کی تلاوت کو زاجرِ رادِ آخرت قرار دے تاکہ جب تیرے سامنے آئیں تو قوی دل ہو کر آئیں اور ایسے کھلے راتے سے جو تجھ تک پہنچنے والا ہو اور ایسا علم نافع عطا کر جس سے ہم تیری نعمتوں کا شکر ادا کریں اور ایسا سچی خستہ و خضر دے کہ ہم تیرے ناموں کی تسبیح کریں یا اللہ تو نے اس شرآن سے ہم پر جنت قائم کی ہے اور ہمارے عذر و قطع کیا ہے اور باوجود ہمارے شکر کی کمی کے تو نے ہم کو اپنی نعمتوں سے مخصوص کیا۔ یا اللہ اس شرآن کو ہمارا ولی قرار دے تاکہ ہم مصیبتوں میں ثابت قدم رہیں اور ہمارا رہنما بننا تاکہ ہم اعمالِ صالحہ بجالائیں اور اس کو ہمارا مددگار اور ہادی بننا تاکہ وہ ہم کو رات کی عبادت کی قوت دے اور ایسا مددگار بنا کہ وہ کسبِ مال کی قوت دے تاکہ ہم اس سے اپنی بہترین امیدیں بر لائیں یا اللہ اس قرآن کو ہمارا شفیع قرار دینا اور ایسا سامان دے کہ ہم روز قیامت ملائکہ کے عذاب سے محفوظ رہیں اور یومِ حساب اپنے مقصد کے پلنے والے ہوں اور ایسا نور قرار دے کہ اس سے اس تاریک دن میں روشنی حاصل کریں۔ جب نہ زمین ہوگی نہ آسمان اور وہ دن ایسا ہوگا کہ ہر کوشش کرنے والا اپنی کوشش کا بدلہ پائے گا یا اللہ اس کو سیراب کرنے والا بنا پیاس کے دن اور روز قیامت کے لئے نور قرار دے اور بجائے اس بھڑکتی آگ سے جو اشتیاق پر جب بھڑکے گی تو ان کے جسم کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑے گی خداوند اس قرآن کو دلیلِ نجات قرار دے۔ لوگوں کے مجمع کے سامنے جب سب جمع ہوں زمین و آسمان والے خدایا ہمیں شہیدوں کا مرتبہ اور عاقبت بخیر لوگوں کا عیش اور انبیا کا ہمراہی دے تو دعا کا سنتے والا ہے۔

آسٹھواں باب

دعائے حفظِ شرآن

(باب ۵۹)

﴿الدُّعَاءُ فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَلَمْ يَسْأَلِ الْعِبَادُ وَمِثْلَكَ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَإِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ وَمُوسَى كَلِيمِكَ وَنَجِيِّكَ وَعِيسَى كَلِمَتِكَ وَرُوحِكَ وَأَسْأَلُكَ بِصُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَتُورِاهِمْ وَمُوسَى وَزُورِادَاوُدَ وَإِنْجِيلِ عِيسَى وَقُرْآنِ مُحَمَّدٍ وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْنَا وَأَمَضَيْنَا وَحَقِّ قَضِيَّتِهِ وَعِيسَى أَعْيَنَتَهُ وَصَالٍ هَدَيْتَهُ وَسَائِلِ أَعْطَيْتَهُ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى اللَّبْلِ فَأَظْلَمَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَبِاسْمِكَ

چھپن والی باب دعائے امراض

(باب) ۵۶

﴿الدُّعَاءُ لِلْعَلِيلِ وَالْأَمْرَاضِ﴾

۱۔ 'عَمْرُو بْنُ يَحْيَى'، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَابْنِ قُسَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْعِلَّةِ وَاللَّهْمَّ إِنَّكَ عَبَّرْتَ أَقْوَامًا فَقُلْتَ: وَقُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رَعِمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا، فَيَأْمُرُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ ضَرْبِي وَلَا تَحْوِيلَهُ عَنِّي أَحَدٌ غَيْرُهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَكَاشِفَ ضَرْبِي وَحَوِيلِهِ إِلَى مَنْ يَدْعُو مَعَكَ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے وقتِ مرضِ کہو۔ یا اللہ تو نے سرزنش کی ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اپنے علماء کے فتوے پر عمل کیا۔ تو نے کہل ہے ان لوگوں کو بلاؤ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنا حاجت برآ جانتے تھے وہ تم سے کسی مصیبت کو دور نہیں کر سکتے تھے پس اے وہ ذات جو میری مصیبت دور کرنے پر تدر ہے اور بد نے پر تیرے سوا اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا، درود بھیج محمد و آل محمد پر اور دور کر میرے ضرر کو اور پھیر دے اس کا رخ اس کی جانب جو تیرے ساتھ دوسرے کو بھی معبود جانتا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حُمَيْدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرَّيْ قَالَ: مَرِضْتُ بِالْمَدِينَةِ مَرَّ شَدِيدًا أَقْبَلَكَ ذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَكَتَبَ إِلَيَّ: قَدْ بَلَغَنِي عَلَيْكَ فَاشْتَرِ صَاعًا مِنْ بَرِّي ثُمَّ اسْتَلْنِي عَلَى قَفَاكَ وَأَنْشُرْهُ عَلَى صَدْرِكَ كَيْفَمَا أَنْتَرَوْهُ قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي إِذَا سَأَلْتُكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهِ مِنْ ضَرٍّ وَمَكَّنْتَهُ فِي الْأَرْضِ وَجَمَلْتَ خَلْقَكَ عَلَى خَلْقِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِنْ عِلْمِي، ثُمَّ اسْتَوِ جَالِسًا وَاجْمَعْ الْبَرَّ مِنْ حَوْلِكَ وَقُلْ جَلَدًا ذَلِكُ وَأَقْسِمُ مَدَامُ الْكُلِّ مُسْكِينٍ وَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ: قَالَ دَاوُدُ: فَقَعَلْتُ ذَلِكَ فَكَانَ نُسُطُ مِنْ عِقَالٍ وَقَدْ قَمَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ فَانْتَفَعَ بِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میری مدینہ میں سخت بیمار ہوا یہ خرجب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سنی تو مجھے لکھا کہ ایک صاع رسوا تین سین گہیوں خریدو اور چت لیٹ کر وہ گندم اپنے سینہ پر تھوڑے تھوڑے ڈلوادو اور کہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے کہ جس مضطر نے اس کے واسطے سے سوال کیا تو نے اس سے مصیبت کو دور کیا اور روئے زمین کا مالک بنایا اور اپنی مخلوق پر اس کو اپنا خلیفہ بنایا۔ درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے صحت عطا کر اس بیماری سے پھر اٹھ کر بیٹھ جا اور سب اپنے آس پاس والے گندم جمع کر اور یہی کلمات پھر کہو اور یہ گندم ایک ایک مد تین پاؤں مسکینوں کو تقسیم کر اور یہی کلمات کہو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ معلوم ہوا میرے قید سے رہا ہو گیا۔ چند بار ایسا ہی کیا نفع پایا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّيْرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اَشْتَكِي بَعْضَ وُلْدِي فَقَالَ : يَا بَنِيَّ قُلْ : اَللّٰهُمَّ اشْفِنِي بِشَفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے بیمار ہوئے آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو یا اللہ مجھے شفا دے اور میری دوا کر اور اس بل سے نجات دے میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا فرزند ہوں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُعِلْتُ لَكَ فِدَاكَ هَذَا الَّذِي قَدْ ظَهَرَ يَوْجُهِي بِزَعَمِ النَّاسِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْتَلِ بِهِ عَبْدًا لَهُ فَبِدَ حَاجَةٌ فَقَالَ لِي : لَا لَقَدْ كَانَ مُؤْمِنٌ آلِ فِرْعَوْنَ مَكْتَنَعَ الْأَصَابِعَ فَكَانَ يَقُولُ هَكَذَا . وَيَمُدُّ يَدَهُ . وَيَقُولُ : يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِذَا كَانَ الثَّلَاثُ الْآخِرُ مِنَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِهِ فَتَوَضَّأْ وَقُمْ إِلَى صَلَاتِكَ الَّتِي تُصَلِّيُهَا فَإِذَا كُنْتَ فِي السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قُلْ : وَأَنْتَ سَاحِدٌ : يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَجِيمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ وَيَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَذْهِبْ عَنِّي هَذَا الْوَجَعَ . وَسَمِعَهُ . فَإِنَّهُ قَدْ غَاطَنِي وَ [أَخْرَجَنِي] وَأَلِغْ فِي الدُّعَاءِ . قَالَ : فَمَا وَصَلْتُ إِلَى الْكُوفَةِ حَتَّى أَذْهَبَ اللَّهُ بِعَنِّي كُلَّهُ .

۴۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پرندہ ہوں میرے چہرے پر جو برص کے داغ ہو گئے ہیں لوگ کہتے ہیں ایسے امراض میں خدا ان لوگوں کو مبتلا نہیں کرتا۔ جس سے حاجت ہو یعنی ایمان والے ہوں فرمایا

ایسا نہیں ہے۔ مومن آل فرعون کی انگلیاں جدا آئے گئی تھیں حضرت نے اپنی انگلیاں موڑ کر بتایا کہ ایسی ہو گئی تھیں اس نے ان لوگوں سے کہا اے قوم مرسلین کی پیروی کرو۔ پھر سہ ماہی رات کے آخری حصہ کے اوّل میں وضو کر اور نماز پڑھ جب اوّل کی دو رکعتوں کے آخر سجدہ میں جائے تو کہو۔

اے بلند و برتر ذات اے رحمن و اے رحیم اے دعاؤں کے سننے والے۔ اے نیکیوں کے دینے والے درود بھیج محمد و آل محمد پر اور مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی دے جس کا تو اہل ہے اور دور کر مجھ سے اس آزار کو جو بیماری کا نام ہے اس مرض نے مجھے سخت تکلیف دی ہے اور غمگین بنا دیا ہے اور دعا کے وقت پوری پوری المساح و زاری کر۔ رادی کہتا ہے کہ میں ابھی کو نہ تک پہنچا تھا کہ میرا مرض دور ہو گیا۔

۵۔ عَیَّانُ بْنُ إِبرَاهِیمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِیلَ جَمِیعاً ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِیرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ جُلَّ مَرَّ بِهِ الْبَلَاءُ فَقُلْ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ وَعَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ وَلَا تَسْمِعُهُ» .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب تم کسی مرض میں کئی مبتلا دیکھو تو کہو حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے عافیت بخشی اس مرض سے جس میں مبتلا ہے اور فضیلت دی مجھے تجھ پر اور اپنی کثیر مخلوق پر، یہ کلمات اس طرح آہستہ کہو کہ وہ سننے نہیں۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَرَّی ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : تَصْعَقُ يَدَاكَ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ الْوَجَعُ وَتَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ : «اللَّهُ رَبِّي حَقًّا لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، اللَّهُمَّ أَنْتَ لَهَا وَلِكُلِّ عَظِيمَةٍ فَقَرِّ خَبَاعَتِي» .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جہاں درد ہو اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار کہو اللہ اللہ میرا سچا رب ہے میں اس کا شریک کسی کو نہیں بناتا۔ یا اللہ تو ہی اس مرض سے اور ہر مشکل سے نجات دینے والا ہے پس میرے اس درد کو دور کر،

۷۔ عَمُّهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مُقْضَلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام لِلْأَوْجَاعِ تَقُولُ : «بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلَّهِ فِي عِزِّي سَاكِنٍ وَغَيْرِ سَاكِنٍ عَلَى عَبْدٍ شَاكِرٍ وَغَيْرِ شَاكِرٍ ، وَتَأْخُذُ لِعَيْتِكَ بِبِدِكَ الْيَمْنَى بَعْدَ صَلَاةٍ مَقْرُوضَةٍ وَتَقُولُ : «اللَّهُمَّ قَرِّجْ عَنِّي كُرْبَتِي وَعَجِّلْ عَافِيَتِي وَ اكْشِفْ ضُرِّي» . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . وَآخِرُ مَنْ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مَعَ دُمُوعٍ وَبُكَاءٍ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب دروہیں ہو تو کہو بسم اللہ واللہ خدا کی بہت سی نعمتیں پوشیدہ ہیں ساکن اور غیر ساکن رگوں میں شکر گزار اور ناشکرے بندوں کی بھراپتی دائرہی اپنے ہاتھ میں نماز واجب کے بعد پکڑ کر کہو، خدا یا میری تکلیف کو دور کر اور جلد صحت عطا فرما اور میری تکلیف کو دور کر دے (قین ہار) اور کوشش کر کہ یہ دعا بکا اور آنسوؤں کے ساتھ ہو۔

٨- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَجَعًا بِي فَقَالَ : قُلْ : بِسْمِ اللَّهِ - ثُمَّ امْسَحْ يَدَكَ عَلَيْهِ وَقُلْ : أَعُوذُ بِعِزِّ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَتِهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَ أَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ وَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدَثُوا مِنْ شَرِّ مَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي ، تَقُولُهَا سَبْعَ مَرَّاتٍ ، قَالَ : فَعَمَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَرِّي وَجَلَّ [بها] الْوَجَعُ عَنِّي .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد کی شکایت کی۔ فرمایا بسم اللہ کہہ کر موضع درد پر اپنا ہاتھ پھیرو پھر کہو میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی عزت سے اس کی قدرت سے اس کے جلال و عظمت سے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے اس کے رسول سے اللہ کے اسماء ہر اس چیز کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور خوش زدہ ہوں اپنے نفس پر اسات بار میں نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے اس درد کو مجھ سے دور کر دیا۔

٩ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَوْنٍ
قَالَ : أَمَرَ يَدُكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ قُلْ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَتَحِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ؛ اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَجِدُهُ ثُمَّ تَمِمْ يَدَكَ الْيُمْنَى وَتَمَسَّخْ مَوْضِعَ الْوَجَعِ -
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۹۔ فرمایا امام علیہ السلام نے مقام درد پر اپنا ہاتھ رکھو اور کہو اللہ کے نام سے اور محمد رسول اللہ کے نام سے اور خدائے عظیم کے سوا اور کسی سے مدد اور قوت نہیں یا اللہ اس درد کو مجھ سے دور کر پھر اپنا دارنا ہاتھ مقام درد پر تین بار

١٠. عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَخِي عَوَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ ثُمَّ تَقُولُ : بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ [وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ] وَبِالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ الْإِلَهِيَّةِ ، اللَّهُمَّ امْسَحْ عَنِّي مَا أَجِدُهُ وَامْسَحْ الْوَجَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھا اور کہو اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے شرع کرتا ہوں اور نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے خداوند اس درد کو مجھ سے دور کر پھر مقام درد کو تین بار لے

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ دُعَاءُ أَدْعُو بِهِ لَوْ جَعِ أَصَابَنِي ، قَالَ : قُلْ وَأَنْتَ - جَدِّ - يَا أَلَهَ يَا حَمْدُ [يَارَحِيمُ] يَا رَبَّ الْأَرْبَابِ يَا إِلَهَ الْآلِهَةِ وَيَا مَلِكَ الْمُلُوكِ وَيَا سَيِّدَ السَّادَةِ اشْفِنِي بِسْمِكَ يَا رَبَّ كُلِّ دَاوُودَ وَسُلَيْمَ فَإِنِّي عَبْدُكَ أَتَقَلَّبُ فِي قَبْضَتِكَ .

۱۱۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا مجھے کوئی دعا بتائیے جس سے میرا درد دور ہو۔ فرمایا سجدہ میں کہو یا اللہ یا رحمن یا رحیم، اے تمام ربوں کے رب اے تمام معبودوں کے معبود اے ملک کے ملک اے تمام سیدوں کے سردار مجھے ہر درد اور دکھ سے شفا دے میں تیرا بندہ ہوں ہر حالت میں تیرے قبضہ میں ہوں۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَقُلْ : يَا عَبْدَ اللَّهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ نَفَّاسٍ وَمِنْ شَرِّ خَرِّ الشَّيْءِ . سَبْعَ مَرَّاتٍ .

۱۲۔ زررادہ نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا ہے جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو میں تجھے پناہ دیتا ہوں رب عظیم کی جو عرش عظیم کا رب ہے ہر اس رگ کے شر سے جو جوش میں ہو اور آگ کی حرارت کے شر سے۔ (سات بار)

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَنِعْمَ رَسُولُ اللَّهِ وَنِعْمَ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ عَلَى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا أُجِدُّ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی بیمار ہو اس کو چاہیے کہ یوں دعا کرے بسم اللہ واللہ واللہ محمد رسول اللہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور قدرت سے اس چیز پر جو وہ چاہے اس بیماری کے شر سے جس میں مبتلا ہوں۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ الْجَوَابِقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : يَا مَنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ أَنْزِلْ عَلَيَّ مَا يَبِي مِنْ دَاءٍ شِعَاءٍ .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے شفا دینے والے اے مرض کو دور کرنے والے میرے مرض کو بھی شفا دے۔

۱۵۔ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ صَاحِبِ الشَّعْبِ عَنْ الْحُسَيْنِ الْخُرَاسَانِيِّ كَانَ خَبَرًا أَقَالَ: شَكُوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَجَمَاعِي فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ فَصَحَّ يَدُكَ مَوْضِعَ سُجُودِكَ ثُمَّ قُلْ: «بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشْفِينِي يَا شَافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ، شِفَاءَ لَا يَفَارِدُ سُقْمًا، شِفَاءَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ».

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنا مرض بیان کیا۔ فرمایا بعد نماز اپنا ہاتھ مقام سجدہ پر رکھ کر کہو: شروع کرتا ہوں اللہ اور محمد رسول اللہ کے نام سے، اے شافی مطلق مجھے شفا دے۔ تیری ہی شفا ایسی ہے کہ جو بیماری نام کو نہیں چھوڑتی ہر درد و دکھ میں شفا دینے والا تو ہی ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: مَرِضْتُ عَلَى صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: قُلْ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلَى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوجًا إِلَى رَحْمَتِكَ».

۱۶۔ فرمایا صادقؑ آنحضرتؐ علی علیہ السلام بیمار ہوئے تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا یوں دعا کرو خداوند میں تجھ سے جلد صحت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش پر صبر کا اور تیری رحمت کی طرف جانے کا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسْتَشِيرُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ: «أَيْهَا الْوَجَعُ اسْكُنْ بِسُكُونِكَ اللَّهُ وَفَرِّدْ يَوْمَ الْفَارِ اللَّهُ وَانْحِجْزْ بِعَاجِزِ اللَّهِ وَاهْدَأْ بِهَيْبَةِ اللَّهِ أَعْبِيدُكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ بِمَا أَعَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَرَشَهُ وَمَلَائِكَتَهُ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالرَّزَّ لِأَزِلَّ، تَقُولُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَا أَقْلَ مِنَ الثَّلَاثِ».

۱۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ ﷺ دعا دے کرتے تھے اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھو اور کہو اے درد تھم جا، خدا کے حکم سے آرام سے رک جا اور اللہ کے وقار کی وجہ قرار پکڑ اور اللہ کے روکنے سے رک جا، اے انسان تجھے پناہ میں دیتا ہوں جس سے پناہ دی اللہ نے اپنے عرش کو اور اپنے ملائکہ کو زلزلہ اور غوث کے دن (قیامت) سات مرتبہ تین بار سے کم نہیں۔

۱۸۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : تَضَعُ يَدَكَ عَلَى مَوْضِعِ الْوَجَعِ وَتَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ الطَّرَاقِ الْعَظِيمِ الَّذِى رَزَقَ بِدَالِ رُوحِ الْاَمِيْنِ وَهُوَ عِنْدَكَ فِى اُمِّ الْكِتَابِ عَلِى حَكِيْمٌ اَنْ تَشْفِىَنِى بِشِفَائِكَ وَتُدَاوِىَنِى بِدَوَائِكَ وَتُعَافِىَنِى مِنْ بَلَائِكَ ، - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - وَتُصَلِّىَ عَلٰى نَحْيٍ وَآلِهِ .

۱۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے اپنا دامن ہاتھ مقام درد پر رکھ کر کہو۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اس قدر عظیم کے واسطے جس کو تو نے روح الامین کے ذریعہ سے نازل کیا اور وہ تیرے پاس لوح محفوظ میں ہے جو بلند مرتبہ اور حکمت سے پر ہے کہ مجھ کو پوری پوری شفا دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اس اپنی آزمائش سے مجھے معافی دے اور رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر۔

۱۹۔ أَحْمَدُ بْنُ تَحْمَدٍ ، عَنْ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ ، عَنْ تَحْمَدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : عَرَمَنَ بِي وَجَعٌ فِى رُكْبَتِيْ ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ : إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلْ : يَا أَجُودَ مَنْ أَعْطَى وَيَا خَيْرَ مَنْ سَأَلَ وَيَا أَرْحَمَ مَنْ اسْتَرْجَمَ ، اِرْحَمْ صَغْفِيْ وَقِلَّةَ حِيلَتِيْ وَعَافِنِيْ مِنْ وَجَعِيْ ، قَالَ : فَفَعَلْتُهُ فَعُوْذِيْتُ .

۱۹۔ ابو حمزہ نے بیان کیا کہ میرے گھٹنے میں درد ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا۔ فرمایا جب نماز پڑھو تو کہو اے سب سے زیادہ سخی اے سب سے زیادہ سائل کو دینے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے میرے ضعف حال پر رحم کر اور اس درد کو دور کر، میں نے ایسا ہی کیا مجھے صحت ہو گئی۔

ستاونواں باب

سرزد و تنوید

(بَابُ ۵۷)

﴿الْحِرْزُ وَالْعَوْدَةُ﴾

۱۔ حَمِيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ تَحْمَدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِيَانٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : ذَكَرْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْوَحْشَةَ ، فَقَالَ : أَلَا خَيْرُكُمْ بِشَيْءٍ إِذَا قُلْتُمُوهُ لَمْ تَسْتَوْحِشُوا لِبَلْبَلٍ وَلَا

نہار : بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَإِنِّ مِّنْ يَّتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا . اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي كَتِفِكَ وَفِي جِوَارِكَ وَاجْعَلْنِي فِي أَمَانِكَ وَفِي مَنِّكَ فَقَالَ : بَلَمَّا نَأَى رَجُلًا قَالَهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً وَتَرَ كَهَاتِلَةً فَلَسَعَتْهُ عَقْرَبٌ .

۱۔ ابن منذر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بڑی وحشت دل کر بیان کیا۔ فرمایا میں ایسی دعا بتاؤں کہ اس کے دروسے نہ رات کو وحشت ہو نہ دن میں۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر میرا توکل ہے اور جس کا توکل اللہ پر ہوگا وہ اس کے لئے کافی ہے۔ خدا اپنے امر کا پورا کرنے والا ہے اس نے ہر شے کی ایک مقدار معین کر دی ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ میں رکھ، اپنے جوار میں رکھ اپنی امان اور اپنی روک میں رکھ۔ راوی کہتا ہے ہمیں معلوم ہوا کہ تیس سال اس نے یہ دعا پڑھی ایک رات ترک کیا تو بچ جانے کا ثبوت لیا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْ : وَأَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَلَالِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِمَعْوَالِهِ وَأَعُوذُ بِمَغْفِرَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَعُوذُ بِكَرَمِ اللَّهِ وَأَعُوذُ بِجَمْعِ اللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَشَرِّ كُلِّ قَرِيبٍ أَوْ بَعِيدٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ شَدِيدٍ مِنْ شَرِّ الشَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَالْعَامَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ يَلْبِثُ أَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ نَسَاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ قَسْبَةِ الْحَبِّ وَالْإِنْسِ .

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ یوں دعا کرو۔

میں اپنے کو پناہ میں دیتا ہوں عزت خدا، قدرت خدا، جلال خدا اور عظمت خدا، عفو خدا، مغفرت خدا، ہر خدا کی اور اس اللہ کی حکومت کی جو ہر شے پر قادر ہے اور پناہ چاہتا ہوں اللہ کے کرم سے اور اللہ کے خاص بندوں سے ہر ظالم و جابر کے شر سے اور ہر مرو و شیطان سے، ہر قریب و بعید اور ضعیف و قوی کے شر سے اور فقیر اور آزار و سہندہ کے قصد اور نفع سالی سے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے چھوٹا ہو یا بڑا، رات میں ہو یا دن میں اور عرب و عجم کے ہر ناسق کے شر سے اور فاسق جن و انس کے شر سے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : رَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ : «أَعِيدُ كَمَا يَكِلُمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ

سأسْهُوَالِ بَاب

تمام دنیا و آخرت کی حاجتوں کے لئے

(بَابُ) ۶۰

﴿دَعَوَاتُ مُوجَزَاتٍ لِّجَمِيعِ الْحَوَالِجِ لِّلْدُنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلِ: وَاللَّهِمَّ اجْعَلْنِي أَحْشَاكَ كَأَنِّي أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تَشْقِنِي بِتَشْطِي إِيمَانِيكَ وَخِزْلِي فِي قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي [فِي قَدْرِكَ حَتَّى لَا أُجِبَ تَأْخِيرَ مَا عَجَلْتَ وَلَا تَعْجِلَ مَا أَخَّرْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَمَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي وَالصُّرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ قُدْرَتَكَ يَا رَبِّ وَأَقِرُّ بِذَلِكَ عَيْنِي.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ مجھے اپنے سے اس طرح ڈرنے والا بنادے گویا میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور نیک نعمت دے مجھے اپنے سے ڈرنے کا اور برکت دے معاملات تقصیر قدر میں تاکہ جس امر میں تو نے جلدی کہے ہیں اس میں تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور جس میں تو نے تاخیر کہے اس میں جلدی کو نہ چاہوں اور میرے نفس میں شان استغنا پیدا کر اور میرے کانوں اور آنکھوں سے مجھے فائدہ پہنچا اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور میری مدد کر اس کے مقابل جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اے میرے رب اس بارے میں مجھے اپنی قدرت دکھا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجَصَّاسِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: وَاللَّهِمَّ أَعِنِّي عَلَى هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَخْرِجْنِي مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا وَرِّزْ جَنِّي مِنَ الْخَوَارِجِ الْعَيْنِ وَكَفِّنِي مَوَدَّتِي وَمَوَدَّةَ عِبَائِي وَمَوَدَّةَ النَّاسِ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ یوں دعا فرماتے تھے یا اللہ روز قیامت کے خوف سے بچا لے اور سلامتی کے ساتھ مجھے دنیا سے اٹھالے اور خور و دل سے میری نزوت کر اور میرے بوجھ میرے عیال کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کر دے اور اپنی رحمت سے اپنے عبا و صالحین میں داخل کر۔

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ دَعَاءٌ لَمْ أَغْلَمْهُ

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے دعا سکھوائی کہ جو جامع ہے دنیا و آخرت کے لئے فرمایا کہو حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے بعد۔ (نوٹ:- دعا عربی عبارت سے دیکھ کر پڑھی جائے)

تیرا نور کامل ہے جس سے تو نے ہدایت کی تیرا ہاتھ کشا وہ ہے جس سے تو نے عطا کیا۔ تیری ذات سب سے زیادہ مکرم ہے اور تیری جہت بہترین جہات ہے اور تیرا عطیہ بہترین عطیہ ہے اور سب سے زیادہ گوارا۔ اے رب تیری اطاعت کی جتنے تو شکر گزار ہوتا ہے معصیت کی جتنے توجہ جانتا ہے بخش دیتا ہے تو مضطر لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے اور معصیت کو دور کر دیتا ہے تو بے کوفہ قبول کرتا ہے گناہوں کو معاف کرتا ہے تیری نعمتوں کا نہ کوئی مقابلہ ہے نہ کوئی ان کا احصا کر سکتا ہے نہ بولنے والے تیری مدح پر قادر ہیں یا اللہ گھڑاں بیکر پر اپنی رحمت نازل کر ادا رکھی کشادگی فرحت و راحت و سرور میں جلدی کر اور مجھے ان کی کثرت دہائی کی مسرت عطا کر اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کر خواہ وہ جن ہوں یا انسان اور دنیا و آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں عذاب نارسے بچالے اور ان لوگوں میں قرار دے جن کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو صبر دے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں اور زندگانی دنیا و آخرت میں اپنے سچے قول پر ثابت قدم رکھ اور حیات و موت و موقف و نشر و حساب و میزان اور روز قیامت کی دہشت سے بچالے اور مراط سے صحیح و سالم گزار دے اور علم نافع، یقین صادق پر ہیز گاری، نیکی زہد، خوف کا رفق دے اور دل میں وہ تڑپ دے جو تیرے تقرب کا باعث ہو اور اپنے سے دور نہ رکھ، مجھے دوست رکھ، مجھ سے دشمنی نہ رکھ، مجھے ذلیل نہ کر اور دنیا و آخرت کی تمام نیکیاں مجھے عطا کر جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا اور پناہ دے تمام برائیوں سے خواہ میں ان کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ قُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَلَا تَخْصُنِي بِدُعَاءٍ ؟ قَالَ : بَلَى . قَالَ : قُلْ : دُنَا وَاحِدٌ يَا مَعْجِدُ يَا أَحَدٌ يَا صَمَدٌ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا عَزَّازُ يَا كَرِيمُ يَا حَنَّانُ يَا مُنْتَمِنُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا أَجْوَدَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ أَعْطِيَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ ، قُلْتُ : وَهَلْ تَدُنَا دُنَا نُوْحٍ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : (نَعَمْ) لَنِعْمَ الْمُجِيبُ أَنْتَ وَنِعْمَ الْمَدْعُوُّ وَنِعْمَ الْمَسْئُولُ أَسْأَلُكَ بِمُنُورِ وَجْهِكَ وَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبْرُوتِكَ وَأَسْأَلُكَ بِمَلَكُوتِكَ وَيَزِيدُكَ الْحَبِيبَةَ وَبِجَمْعِكَ وَأَسْأَلُكَ بِكَأَنِكَ كَلِمًا وَيَحْقِي نَحْيٌ وَيَحْقِي الْإِصْبَاءُ بَعْدَ نَحْيَانِ تُصَلِّيَ عَلَيَّ عَلَيَّ وَآلِ عَلَيَّ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا

۱۹۔ معاویہ بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا

کہو اے واحد ذات صاحب مجد اے احد اے محمد اے ملہ دلم یولد جس کا کوئی ہمسر نہیں اے عزیز دکریم اے ہر مان
اے دعائوں کے سننے والے اے وہ جو اس سے سوال کیا جاتا ہے اے سب سے بہتر عطا کرنے والے یا اللہ یا اللہ تو نے
فرمایا ہے جب ہم کو نوح نے پکارا تو ہم سب سے بہتر اس کی دعا کو قبول کرنے والے ہیں ۔

پھر حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تو اچھا دعائیں کا قبول کرنے والا ہے ۔ اور سب سے
اچھا پکارا ہوا اور سب سے اچھا سوال کیا ہوا ہے میں تیری ذات کے نور سے سوال کرتا ہوں اور تیری ملکوت اور مستحکم
حفاظت سے اور حق محمد اور ان کے بعد ہونے والے اوصیکہ حق سے کہ محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور میری نفل
فلان حاجت برکات ۔

۲۰۔ عَنْهُ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُسْكَرِيِّ
وَجَهْمِ بْنِ أَبِي جَهْمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ - رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَ يَعْرِفُ بِكُنْيَتِهِ - قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي
عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فَقَالَ : تَقُمْ قُلْ : يَا مَنْ أَرْجُوهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَيَأْمَنُ مِنْ سَخَطِهِ عِنْدَ
كُلِّ عَذْرَةٍ وَيَأْمَنُ يُعْطِي بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ ؛ يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ سَأَلَهُ تَحْسَنًا وَرَحْمَةً ، يَا مَنْ أَعْطَى مَنْ
لَمْ يَسْأَلْهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطَانِي بِمَسْأَلَتِي وَنَ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيعِ خَيْرِ
الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَنْقُوصٍ مَا أَعْطَانِي وَزِدْنِي مِنْ سَعْوَةِ فَنِيكَ يَا كَرِيمٌ ۔

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیے جس سے میرا یہ کہا کر دے اے وہ
ذات جس سے ہر امر نیک کی امید کی جاتی ہے اور اے وہ ذات جس سے ہر خطا پر اس کے غضب سے پناہ طلب کی جاتی ہے اور
جس کا کم دینا بھی بہت ہے اور جو کوئی اس سے سوال کرتا ہے وہ اپنی ہر بانی اور رحمت سے اسے دے دیتا ہے اور اے وہ
جو نہ مانگنے والے کو بھی دیتا ہے محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل کر اور محمد کو دنیا و آخرت کی تمام کل خوبیاں عطا کر جو کچھ تو عطا کرتا
ہے وہ ناقص نہیں ہوتی اور اے کریم اپنے وسیع فضل و کرم سے زیادہ کر ۔

۲۱۔ وَعَنْهُ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ أَنَّهُ عَلَّمَ أَخَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَلِيٍّ هَذَا الدُّعَاءَ : «اللَّهُمَّ ارْزُقْ
طَنِّي صَاعِدًا وَلَا تَطْمِغْ فِي عَدُوِّ وَلَا حَايِدًا وَاحْفَظْنِي فَاثِمًا وَقَاعِدًا وَيَقْظَانًا وَزَاقِدًا ، اللَّهُمَّ اغْنِ لِي
وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي سَبِيلَكَ الْأَقْوَمَ وَفِنِي حَرَّ جَهَنَّمَ وَاحْطُطْ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَّ وَاجْعَلْنِي مِنْ
خَيْرِ خِيَارِ الْعَالَمِ » ۔

۲۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بھائی عبد اللہ بن علی کو یہ دعا تعلیم فرمائی یا اللہ میری آرزو کو آسمان تک بلند

کر اور میرے دشمن کو میرے نقصان کی طمع نہ دلا اور نہ حاسد کو یہ موقع دے۔ میری حفاظت کر خواہ میں کھڑا ہوں یا بیٹھا ہوں سوتا ہوں یا جاگتا ہوں۔ خداوند امیرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور صبح راستہ پر ثابت قدم رکھ اور آتش دوزخ سے بچلے اور جو حقوق مجھ پر ہیں ان کا اور گناہ کا بوجھ کم کر اور مجھے دنیا کے نیکوں میں شمار دے۔

۲۲۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسَى وَهَارُونَ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَارْحَمْنِي وَمَثَلًا طَاقَةً لِي بِهِ وَلَا صَبْرًا لِي عَلَيْهِ».

۲۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو یہ دعا کرتے سنا یا اللہ رحم کر اس امر میں جس کی برداشت کی طاقت مجھ میں نہیں اور جس پر صبر نہیں کر سکتا۔

۲۳۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: عَلِّمْنِي دُعَاءً فَقَالَ: «فَإِنَّ أَنْتَ عَنْ دُعَاءِ الْإِلْحَاجِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا دُعَاءُ الْإِلْحَاجِ؟ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَرَبَّ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، إِنِّي أَشْأَلُكَ يَا إِلَهِي تَقَرُّمُ بِهَذَا السَّمَاءِ وَبِهِ تَقَرُّمُ الْأَرْضُ وَبِهِ تَقَرُّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَبِهِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَبِهِ تَرْزُقُ الْأَحْيَاءَ وَبِهِ أَحْصَيْتَ عَدَدَ الْمَالِ وَوَزَنَ الْجِبَالِ وَكَيْلَ الْبُحُورِ، ثُمَّ تُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ تَسْأَلُهُ حَاجَتَكَ وَالْحَجَّ فِي الطَّلَبِ».

۲۳۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے دعا تعلیم کیجئے۔ فرمایا دعائے الملح کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا کہو یا اللہ اے سات آسمانوں اور جو ان کے درمیان ہے کے پانے والے۔ اے عرش عظیم کے رب، اے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کے رب اے شہر آن عظیم کے رب اے محمد خاتم النبیین کے رب میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے آسمان قائم ہے اور جس سے زمین قائم ہے اور جس سے جماعت میں تفرقہ اور متفرق جمع ہوں اور زندوں کو رزق ملے اور جس سے ریت کے ڈرے گئے جائیں اور پہاڑوں کو وزن کیا جائے سمندروں کو ناپا جائے پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اپنی حاجت بیان کر الملح کی دعا پڑھ کر دو۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ كَرَامٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ امْلَأْ قَلْبِي حُبًّا لَكَ وَخَشْيَةً مِنْكَ وَتَصَدِّقًا وَإِيمَانًا بِكَ وَ

قَرَامَتِكَ وَشَوْفَا إِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اللَّهُمَّ حَبِيبَ إِلَيَّ إِفْهَمْكَ وَاجْعَلْ لِي فِي لِقَائِكَ خَيْرَ الرُّحْمَةِ
وَالْبَرَكَةِ وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَلَا تُؤَخِّرْ نِي مَعَ الْأَشْرَارِ وَالْحَقْنِي بِصَالِحٍ مِّنْ مَّضَى وَاجْعَلْنِي مَعَ
صَالِحٍ مِّنْ بَقِيَ وَخُذْنِي سَبِيلَ الصَّالِحِينَ وَأَعِزَّنِي عَلَى نَفْسِي بِمَا نَعَيْتُ بِهِ الصَّالِحِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَا تُرُدَّنِي
فِي سُوءِ اسْتِقْدَاتِي مِنْهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا أَجَلَ لَهُ دُونَ لِقَائِكَ ، تُخَيِّبُنِي وَتُغَيِّبُنِي عَلَيْهِ
وَتُبْعِثُنِي عَلَيْهِ إِذَا بَعَثْتَنِي وَأَبْرَأَ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاءِ وَالشُّمُوءِ وَالشَّكِّ فِي دِينِكَ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نَصْرًا فِي
دِينِكَ وَقُوَّةً فِي عِبَادَتِكَ وَفَهْمًا فِي خَلْقِكَ وَكَيْفَلِينَ مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَبَيِّنْ وَجْهِي بِبُورِكَ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي
فِيمَا عِنْدَكَ وَتَوَقَّيْ فِي سَبِيلِكَ عَلَى مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُولِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ
وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْفَقْرِ وَالْقَسْوَةِ وَالْفَنَاءِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تَنْتَفِعُ وَأَعِزَّنِي بِكَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَدِرَّتِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا يُجِيرُنِي مِنْكَ أَحَدٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ دُونِكَ مُلْتَحِدًا فَلَا تُخْذِلْنِي وَلَا تُرُدَّنِي فِي مَلَكَتِهِ وَلَا
تُرُدَّنِي بِعَذَابٍ ، أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ عَلَى دِينِكَ وَالتَّصَدِيقَ بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ رَسُولِكَ ، اللَّهُمَّ أَذْكَرُنِي
بِرَّحْمَتِكَ وَلَا تَذْكَرُنِي بِخَطِيئَتِي . وَتَقَبَّلْ مِنِّي وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ ،
اللَّهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَ مَطِيعِي وَثَوَابَ مَجْلِسِي رِضَاكَ عَنِّي وَاجْعَلْ عَمَلِي وَدُعَائِي خَالِصًا لَكَ وَاجْعَلْ
ثَوَابِي الْجَنَّةَ بِرَّحْمَتِكَ وَاجْمَعْ لِي جَمِيعَ مَا سَأَلْتُكَ وَزِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ إِنِّي إِلَيْكَ رَاغِبٌ اللَّهُمَّ غَادِرَتِ
النَّجُومُ وَنَامَتِ الْعُيُودُ وَأَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا يُوَارِي مِنْكَ لَيْلٌ سَاجِدٌ وَلَا سَمَاءٌ ذَاتُ أَبْرَاجٍ وَلَا أَرْضٌ
ذَاتُ مِهَادٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّيٌّ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ تُدْلِجُ الرُّحْمَةَ عَلَى مَنْ تَشَاءُ مِنْ خَلْقِكَ تَعْلَمُ
خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَشْهَدُ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ وَشَهِدْتَ مَلَائِكَتَكَ وَأَوْلُو الْعِلْمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بِمَا شَهِدْتَ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ وَشَهِدْتَ مَلَائِكَتَكَ وَأَوْلُو الْعِلْمِ
فَأَكْتَبَ شَهَادَتِي مَكَانَ شَهَادَتِهِمْ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَوَمِنْكَ السَّلَامُ ، أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
أَنْ تَقْلَقَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ .

۲۴۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت سے پُر کر دے اور اپنے خوف سے بھر دے

اپنی تصدیق و ایمان کے ساتھ اور اضطراب ہو تو میرے خوف سے اور شوق ہو تو میری طرف سے اور جلال و الاکرام یا اللہ اپنی بقا کو میرے لئے محبوب قرار دے اور اپنی بقا کو میرے لئے باعثِ رحمت و برکت بنا دے اور مجھے اپنے نیک بندوں میں قرار دے اور مجھے اپنے اشرار کے ساتھ رکھ کر ذلیل نہ کر اور جو نیک بندے سرچکے ہیں اور جواباتی ہیں مجھے ان کے ساتھ رکھ کر اور نیکوں کی

راہ اختیار کرنے میں میری مدد کر اور جن برائیوں سے تو نے بچایا ہے ان کی طرف مجھے نہ لوٹا اے رب العالمین میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس کے لئے مدت نہ ہو اپنی بخل کے شوق میں زندہ رہوں اور مردوں اسی شوق میں قبر سے نکلوں اور بچائے میرے قلب کو ریلے۔ فریب اور شک سے یا اللہ اپنے دین کی نصرت اور اپنی عبادت کی توت مجھے دے اور سمجھ دے اپنی مخلوق کے متعلق اور مجھے اپنی رحمت سے دہرا حصہ دے اور اپنے نور سے میرے چہرے کو روشن کر دے اور اپنی نفاذ قدرت کی طرف مجھے راغب کر اور اپنی راہ یعنی اپنے رسول کی ملت پر موت دے۔

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بڑھاپے سے، نامردی سے، بخل سے غفلت سے، سوت دلی سے تعطل سے، تہی دستی سے اور پناہ مانگتا ہوں ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سستی نہ جائے اور ایسی نماز سے جو نفع نہ دے اور میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اپنے نفس اور اہل اور اپنی اولاد کو شیطان رحم سے خداوند اتیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں، پس مجھے ذلیل نہ کر اور مجھے ہلاکت میں نہ ڈال اور نہ اپنے عذاب میں مبتلا کر، میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے توفیق دے اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی اور اپنی کتاب کی تصدیق کی اور تیرے رسول کی اتباع کی یا اللہ اپنی رحمت کے ساتھ مجھے یاد کر، میری خطا کے ساتھ یاد نہ کر اور میرے عمل کو قبول کرے اور اپنے فضل کو زیادہ کر میری توجہ تیری طرف ہے خداوند! مجھے ثواب عطا کر میری گفتگو کا اور ثواب دے میری اس نشست کا جو تیری رضا کے لئے ہو اور میرے عمل اور میری دعا کو خالص اپنے لئے مت۔ اور دے اور اپنی رحمت سے جنت کو میرا ثواب قرار دے اور جو سوال میں نے تجھ سے کئے ہیں ان میں مجھے دل جمعی عطا کر اور اپنے فضل و کرم کو زیادہ کر میں تیری طرف راغب ہوں یا اللہ سیارے بھلانا لگے سونے والے سو گئے تو حقیقی قیوم ہے نہ تجھے تاریک رات ڈھانپتی ہے اور نہ آسمان جو برجوں والا ہے تجھ پر چھاتا ہے نہ گوارہ والی زمین نہ گھر سے سمندر جو متسلط ہوں اور نہ وہ تاریکیاں جو تہ بہ تہ ہوں تیری رحمت ہر اس شخص پر نازل ہوتی ہے جس کو تو چاہے اپنی مخلوق میں سے تو لوگوں کی در دیدہ نگاہوں کو جانتا ہے اور لوگوں میں جو مخفی راز ہیں وہ تیرے علم میں ہیں میں وہی گواہی دیتا ہوں جو تو نے خود اپنی ذات کے لئے دی ہے اور ملائکہ اور اہل علم نے دی ہے پس میری گواہی بھی ان گواہیوں کے ساتھ لکھ لے یا اللہ تو صاحب سلامتی ہے اور تمام مخلوق کی سلامتی تجھ ہی سے ہے اے صاحب عظمت و جلالت میری گردن کو نار جہنم سے آزاد کر۔

۲۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى الْخَنَمِيِّ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَبَادَى أَنْي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ جِبْرِئِيلُ عليه السلام فِي صُورَةِ دَحِيَّةِ الْكَلْبِيِّ وَقَدِ اسْتَخْلَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَاهُمَا انْصَرَفَ عَنْهُمَا وَلَمْ يَقْطَعْ كَلَامَهُمَا فَقَالَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام : يَا أَخَاهُ هَذَا أَبُو دَرٍّ قَدْ مَرَّ بِنَا وَأَمَّ يَسْلِمَ عَلَيْنَا أَمَا لَوْ سَلَّمَ لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ؛ يَا أَخَاهُ إِنْ لَهُ دُعَاءٌ يَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفًا بَدَاهِلِ السَّمَاءِ فَسَلِّهِ عَنْهُ إِذَا عَرَجَتْ إِلَى السَّمَاءِ ؛ فَلَمَّا ارْتَفَعَ جِبْرِئِيلُ جَاءَ أَبُو دَرٍّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الَّذِي وَصَعْتُهُ عَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَدَعَمَتْ بِهِ السَّمَاوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَوَصَعْتُهُ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ
وَبَاسِمِكَ الَّذِي بَنَنْتَ بِهِ الْأَرْزَاقَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي تُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَأَسْأَلُكَ بِمَعْصَادِ الْعِزِّ مِنْ
عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَرْزُقَنِي حِفْظَ الْقُرْآنِ
وَأَصْنَافِ الْعِلْمِ وَأَنْ تُثَبِّتَ فِي قَلْبِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي وَأَنْ تُخَالِطَ بِهَا لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمُخْجِي وَ
تَسْتَعْمِلَ بِهَا أَلْبَلِي وَنَهَارِي بِرَحْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ فَإِنَّهُ لَأَحْوَلُ وَلَاقُوَةُ إِلَّا بِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ قَالَ: وَفِي
حَدِيثٍ آخَرٍ زِيَادَةٌ: «وَأَسْأَلُكَ يَا سَمِيعُ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِبَادُكَ الَّذِينَ اسْتَجَبَتْ لَهُمْ وَأَنْبِأُوكَ فَغَفَرْتَ
لَهُمْ وَرَحِمْتَهُمْ وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ أَنْزَلْتَهُ فِي كُتُبِكَ وَيَا سَمِيعُ الَّذِي اسْتَقَرُّ بِهِ عَرْشُكَ وَيَا سَمِيعُ
الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْقَرُّ الْوَحْدُ الْمُنْعَالِ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، الطَّاهِرِ الطَّهْرِ الْمُبَارَكِ الْمُقَدَّسِ
الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ نُورِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْكَبِيرِ الْمُنْعَالِ وَكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ بِالْحَقِّ
وَكَلَامِكَ الثَّمَانِ وَنُورِكَ الثَّامِ وَيَعْظَمُكَ وَأَرْكَائِكَ» وَقَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُوعِيَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ فَلْيَكُنْ هَذَا الدُّعَاءُ فِي إِثْنَاءِ تَطْيِيفٍ بِعَسَلٍ
مَادِي ثُمَّ يَغْسِلُهُ بِمَاءِ الْمَطَرِ قَبْلَ أَنْ يَمْسُ الْأَرْضَ وَيَشْرِبُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عَلَى الرَّبِيقِ فَإِنَّهُ يَحْفَظُ
ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ کہو۔ الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس
کی مثل بندوں نے تجھ سے سوال نہیں کیا، حق محمد جو تیرے نبی و رسول ہیں اور بحق ابراہیم جو تیرے خلیل ہیں اور بحق موسیٰ جو
تیرے کلیم و نخبیب ہیں اور بحق عیسیٰ جو تیرے کلمہ اور روح ہیں اور سوال کرتا ہوں بحق صحف ابراہیم و توریت، موسیٰ اور زبور
داؤد و انجیل، عیسیٰ اور قرآن محمد اور ہر حق کا واسطہ جو تو نے کیا اور ہر حکم جو تو نے جاری کیا ہے اور ہر حق جو تو نے دیا ہے اور ہر گناہ
تو نے ہدایت کی ہے اور ہر سال جسے تو نے عطا کیا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس نے رات کو تاریک بنایا اور
تیرے اس نام سے جس نے چاند کو روشن بنایا ہے اور تیرے اس نام سے جس نے زمین قائم ہے اور آسمان کے لئے اس سے
ستون قائم کئے پس وہ قائم ہے پہاڑ ٹھہرے ہوئے ہیں اور تیرے اس نام سے کہ اس سے رزق برقرار ہے اور اس نام
سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور سوال کرتا ہوں ان عزت کے مقامات سے جو تیرے عرش سے متعلق ہیں اور تیری کتاب کی
رو سے منتہائے رحمت ہیں رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رزق دے حفظ قرآن کا اور قسم قسم کے علم کا اور ان کو میرے
دل کاں اور آنکھ میں برقرار رکھ اور مخلوق کو دے ان کو میرے خون گوشت ہڈی اور مغز میں اور میں تیری رحمت و قدرت
سے ان پر عمل کر دوں اور نہیں ہے مدد و قوت مگر اے حی و قیوم تجھ سے اور ایک روایت میں اتنا اور ہے۔
میں سوال کرتا ہوں تیرے نام سے جس سے تیرے بندے دعا کرتے ہیں اور توبہ قبول کرتا ہے اور اپنے انبیاء

کے ترک ادنیٰ معاف کرتا ہے اور ان پر تو نے رحم کیا ہے اور سوال کرتا ہوں اس نام سے جو تو نے ہر اس نام سے جس کا تو نے ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور تیرے اس نام سے جس سے تیرا عرش قائم ہے اور تیرے نام سے جو واحد و احد و فرد و وتر ہے اور سب سے بلند ہے جس نے آسمان و زمین کے ہر گوشہ کو بھردیا ہے تیرا نام طاہر و مبارک و مقدس ہے توحی و قیوم ہے آسمان و زمین کا روشن کرنے والا ہے رحمن و رحیم ہے کبیر و متعال ہے اور تیری کتاب حق پر نازل ہوئی ہے اور اس میں کلمات تامات ہیں اور تیرا نور کامل ہے تیری عظمت اور تیری آسمان و زمین کی مخلوق تیری عظمت پر گواہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اس بات کا ارادہ کرے کہ قرآن اسے یاد ہو جائے اس کو چاہیے کہ مذکورہ بالا دعا پاک و صاف طرف پر سفید شہد سے لکھے اور بارش کے پانی سے جو زمین پر نہ گرا ہو دھوئے اور تین روز نہار منہ پڑھے انشاء اللہ قرآن حفظ ہو جائے گا۔

۲۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى ، رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعَلِمْتُكَ دُعَاءً لَا تَنْسَى الْفُرْآنَ : اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ مَعَاصِيكَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي مِنْ تَكْلِيفٍ مَا لَا يَعْثِبُنِي وَارْزُقْنِي حَسَنَ الْمَنْظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي وَ أَلْزِمْ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي ، اللَّهُمَّ نَوِّزْ بِكِتَابِكَ بَصْرِي وَاشْرَحْ بِهِ صَدْرِي وَفَرِّحْ بِهِ قَلْبِي وَأَطْلِقْ بِهِ لِسَانِي وَاسْتَعْمِلْ بِهِ يَدَيَّ وَفَوِّقْ نَبِيَّ عَلَى ذَلِكَ وَ أَعِزَّنِي عَلَيْهِ إِنَّهُ لَا مُعِينَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْتَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ .

قَالَ : وَرَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ وَابِدِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنْ حَفْصِ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع .

۲۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم قرآن کو سمجھ لو گے نہیں۔

یا اللہ مجھ پر رحم کر کہ میں ہمیشہ ترک معاصی کروں جب تک زندہ رہوں اور رحم کر مجھ پر ناک میں غیر متعلق امور میں تکلیف نہ اسٹھاؤں اور میرے لئے ایسی صورت پیدا کر جس سے تو راضی ہو اور لازم کر میرے دل کے لئے اپنی کتاب کا حفظ کرنا اسی طرح جس طرح تو نے تسلیم دی ہے اور توفیق دے مجھ کو کہ میں اسی طرح تلاوت کروں جو تیری رضا کا باعث ہو یا اللہ اپنی کتاب سے میری آنکھوں کو روشن بنا اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے قلب کو کشادہ کر اور میری زبان میں طاقت دے اور میرا بدن اور میری قوت اس میں استعمال ہو اور اس معاملے میں میری مدد کر تیرے سوا کوئی مددگار نہیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس حدیث کو حفص اعور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے۔

مَا نَعَمَكَ يَا أَبَادِرَ أَنْ تَكُونَ سَلَمَتٌ عَلَيْنَا جِئَ مَرَرْتُ بِنَا ؟ فَقَالَ : طَنَنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ الَّذِي [كَانَ] مَعَكَ رَحْبَةً الْكَلْبِي قَدِ اسْتَحْلَيْتَهُ لِبَعْضِ شَأْنِكَ ، فَقَالَ : ذَاكَ جَبْرِئِيلُ ؑ يَا أَبَادِرَ وَقَدْ قَالَ : أَمَا لَوْ سَلَّمْ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ أَبُو دَرٍّ أَنَّهُ كَانَ جَبْرِئِيلُ ؑ دَخَلَ مِنَ النَّدَامَةِ حَيْثُ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا هَذَا الدُّعَاءُ الَّذِي تَدْعُو بِهِ ؟ فَقَدْ أَخْبَرَنِي جَبْرِئِيلُ ؑ أَنَّ لَكَ دُعَاءً تَدْعُو بِهِ ، مَعْرُوفًا فِي السَّمَاءِ ، فَقَالَ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْإِيمَانَ وَالْإِيمَانُ لِيكَ وَالْتَّسْبِيحُ بِسَبِّكَ وَالْعَافِيَةُ مِنْ جَمِيعِ الْبَلَاءِ وَالشُّكْرُ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالْإِنْسِي عَنْ شَرِّ النَّاسِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابو ذر ایک روز رسول خدا کے پاس آئے تو دیکھا کہ وحیہ کلبی کی صورت میں جبرئیل حضرت کے پاس ہیں اور اسحضرت ان سے غلوت میں باتیں کر رہے ہیں یہ دیکھ کر وہ لوٹ گئے اور ان دونوں کا قطع کلام نہ چاہا۔ جبرئیل نے کہا کہ ابو ذر ہماری طرف سے گزرے مگر ہم پر سلام نہ کیا اگر یہ سلام کرتے تو ہم ضرور جواب سلام دیتے لے محمد ان کی ایک دعا ہے جبرائیل آسمان میں مشہور ہے جب میں آسمان کی طرف پرواز کر جاؤں تو تم ان سے پوچھنا۔ جب جبرئیل چلے گئے تو ابو ذر اسحضرت کی خدمت میں آئے حضرت نے کہا اسے ابو ذر تم نے ہم پر سلام کیوں نہ کیا تھا جب تم ادھر سے گزرے تھے انھوں نے کہا میں نے گمان کیا کہ جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں وہ وحیہ کلبی ہیں آپ ان سے کسی معاملہ میں خفیہ بات چیت کر رہے ہیں فرمایا ابو ذر جبرئیل تھے انھوں نے کہا اگر ابو ذر سلام کرتے تو ہم جواب سلام دیتے یہ سن کر ابو ذر سلام نہ کرنے پر شرمندہ ہوئے حضرت نے فرمایا وہ دعا کیلئے جو تم کیا کرتے ہو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ جو دعا تم کرتے ہو وہ اہل آسمان میں مشہور ہو گئی ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں یہ دعا کرتا ہوں۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں امن و ایمان اور تیرے نبی کی تعذیق کا اور تمام بلاؤں سے عافیت کی اور ان بلاؤں پر شکر کا اور شریر لوگوں سے الگ رہنے کا۔

۲۶۔ عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : أَخَذْتُ هَذَا الدُّعَاءَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ] ؑ قَالَ : وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يُسَمِّيهِ الْجَمَامِعَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِجَمِيعِ رُسُلِهِ وَبِجَمِيعِ مَا أَنْزَلَ بِهِ عَلَى جَمِيعِ الرُّسُلِ وَأَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلِقَاءُهُ حَقٌّ وَصَلَّى اللَّهُ وَبَلَغَ الْمُرْسَلُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ كُلَّمَا سَبَّحَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُسَبَّحَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كُلَّمَا حَمِدَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُحْمَدَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلَّمَا هَلَّلَا اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يَهَلَّلَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا كَبَّرَ اللَّهُ شَيْءٌ ، وَكَمَا يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يُكَبَّرَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَفَاتِيحَ

الْخَيْرِ وَخَوَاتِيمَهُ وَسَوَائِفَهُ وَقَوَائِدَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَمَا بَلَغَ عِلْمُهُ عَلَمِي وَمَا قَصُرَ عَنْ إِحْصَائِهِ حِفْظِي اللَّهُمَّ
 أَنْجِ إِلَيَّ سَبَابَ مَعْرِفَتِهِ وَأَفْنِجْ لِي أَبْوَابَهُ وَعَشِّبْ بِي بَرَكَاتِ رَحْمَتِكَ وَمَنْ عَلَيَّ يِعْظَمُهُ عَنِ الْإِزَالَةِ
 عَنْ دِينِكَ وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الشَّكِّ وَلَا تَشْفَلْ قَلْبِي بِدُنْيَايَ وَعَاجِلِ مَعَاشِي عَنْ آجِلِ ثَوَابِ آخِرَتِي
 وَاشْفَلْ قَلْبِي بِحِفْظِ مَا لَا تَقْبَلُ مِنِّي جَهْلُهُ وَذَلِّلْ لِكَلِّ خَيْرٍ لِسَانِي وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الرِّيَاوِ وَلَا تُجَرِّهِ فِي
 مَفَاصِلِي وَاجْعَلْ عَمَلِي خَالِصًا لَكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَنْوَاعِ الْقَوَاحِشِ كُلِّهَا ظَاهِرِهَا
 وَبَاطِنِهَا وَغَفْلَاتِهَا وَجَمِيعِ مَا يُرِيدُنِي بِهِ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ وَمَا يُرِيدُنِي بِهِ السُّلْطَانُ الْعَبِيدُ ، مِمَّا أَحْطَتْ
 بِعِلْمِهِ وَأَنْتَ الْغَايُورُ عَلَى صَرْفِهِ عَنِّي ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَزَوَائِعِهِمْ وَ
 بَوَائِقِهِمْ وَمَكَايِدِهِمْ وَمَشَاهِدِ الْفَسَقَةِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَنْ أَسْتَرْجِلَ عَنْ دِينِي فَتَقْصُدَ عَلَيَّ آخِرَتِي
 وَأَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مِنْهُمْ صَرَرًا عَلَيَّ فِي مَعَاشِي أَوْ يَتَرَمَّسَ بِلَاءٌ يُصِيبُنِي مِنْهُمْ لَأَقْوَمَ لِي بِهِ وَلَا صَبْرَ لِي
 عَلَى احْتِمَالِهِ فَلَا تَبْتَلِنِي يَا إِلَهِي بِمُقَادَاتِهِ فَيَمْتَعِبَنِي ذَلِكَ عَنْ ذِكْرِكَ وَيَشْغَلَنِي عَنْ عِبَادَتِكَ : أَنْتَ
 الْعَاصِمُ الْمَانِعُ الدَّافِعُ الْوَاقِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ، أَشْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرَّفَاقَةَ فِي مَعِيشَتِي مَا أَبْقَيْتَنِي
 مَعِيشَةً أَقْوَى بِهَا عَلَى طَاعَتِكَ وَأَبْلَغُ بِهَا رِضْوَانَكَ وَأَصِيرُ بِهَا إِلَى دَارِ الْحَيَاةِ وَآثَرِهَا وَلَا تُزِفْنِي رِزْقًا
 يُطْغِيَنِي وَلَا تَبْتَلِنِي بِفَقْرٍ أَشْفَى بِهِ مُصِيبًا عَلَيَّ ، أَعْطِنِي حَقًّا وَأَوْفَرِ أَجْرِي وَمَعَاشًا وَآيَمًا هَيِّئْ
 مَرَبَأًا فِي دُنْيَايَ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا عَلَيَّ يَجُنًّا وَلَا تَجْعَلْ فِرَاقَهَا عَلَيَّ حُزْنًا أَجْرِبَنِي مِنْ فِتْنَتِهَا وَاجْعَلْ
 عَمَلِي فِيهَا مَقْبُولًا وَسَعْيِي فِيهَا مَشْكُورًا ، اللَّهُمَّ وَمَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَيِّدْهُ بِمِثْلِهِ وَمَنْ كَادَنِي فِيهَا
 فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ مَنْ أَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهُ وَامْكُرْ يَمَّنْ مَكْرَبِي فَإِنَّكَ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ وَاقْفُ
 عَنِّي عِيُونَ الْكُفْرَةِ وَالظُّلْمَةِ وَالطُّغَاةِ وَالْحَسَدَةِ ، اللَّهُمَّ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْكَ الشَّكِيَّةَ وَالْإِسْنِي دِرْعَكَ
 الْحَصِيَّةَ وَاحْفَظْنِي بِسِتْرِكَ الْوَاقِي وَجَلِّئْنِي غَايِنَتِكَ النَّافِعَةِ وَصَدِّقْ قَوْلِي وَفِعَالِي وَبَارِكْ لِي فِي
 وَلَدِي وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا غَفِلْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ وَمَا تَوَاتَيْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا
 أَسْرَرْتُ فَاغْفِرْهُ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

۲۴- ابو حمزہ نے کہا کہ میں نے اس دعا کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حاصل کیا ہے اور حضرت نے اس دعا کا نام

جامع رکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں میں ایمان
 لایا ہوں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور ان تمام کتابوں پر جو تمام رسولوں پر نازل ہوئیں اور یہ کہ اللہ کا وعدہ

سچا ہے اور اللہ نے سچ فرمایا ہے اور رسولوں نے تبلیغ کی ہے اور رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور اللہ قابل تسبیح ہے جب تک کوئی چیز تسبیح خدا اس طرح کرے جسے خدا پسند کرنا ہے اور حمد ہے خدا کے لئے جب تک کوئی شے اس طرح حمد کرے جو خدا کو پسند ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جب تک کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا اس طرح کہے جو خدا کو پسند ہے۔ اور اللہ بڑا ہے جب تک اس کی بڑائی کا ذکر ہو اور جسے وہ پسند کرے یا اللہ میں سوال کرتا ہوں نیکی کے آغاز و انجام کا اس کے گوارا ہونے اور اس کے فوائد و برکات کا اور اس کا علم میرے علم تک پہنچا ہے اور جس کے احصاء سے میرا علم قاصر ہے یا اللہ اس کی معرفت کے اسباب میرے اوپر ظاہر کر دے اور اس کے داد و دانے میرے اوپر کھول اور اپنی رحمت کی برکات سے مجھے ڈھانپ لے اور احسان کر مجھ پر بچا لینے سے اپنے دین کے نازل ہونے سے اور شک کو میرے قلب سے پاک کر دے اور میرے دل کو امور دنیائے بچلے اور اس سے بھی کر میں دنیا کی معاشی میں مشغول ہو کر ثواب آخرت سے محروم ہو جاؤں اور میرے قلب کو مشغول رکھ اس امر کی حفاظت میں جس سے جاہل رہنا مجھے منظور نہیں اور ہر امر خیر کے لئے میری زبان کو میرا تابعدار بنا اور دیا سے میرے ذنب کو پاک کر اور اس کو میرے بدن کے جوڑوں میں داخل نہ کر اور میرے عمل کو خالص بنادے اور یا اللہ میں شر سے اور ظاہری و باطنی ہر قسم کے شر سے اور غفلت نفس سے اور ہر اس چیز سے جس کے کرنے کے لئے شیطان کا یا بادشاہ جابر کا ارادہ ہے اور جس کا مجھے علم نہیں تیری پناہ چاہتا ہوں آنے والے جن و انس سے ان کے سرداروں سے ان کی مکاروں سے اور شرانگیزوں سے اور فاسق جن و انس سے تاکہ وہ مجھے دین سے برگشتہ نہ کریں اور میری آخرت برباد ہو یا یہ کہ میری روزی کو نقصان پہنچے یا کوئی ایسی بلا آئے جس کو برداشت کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اور اس کی مصیبت پر صبر نہ ہو سکے۔ خدا یا ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جو مجھے تیرے ذکر سے روک دے اور تیری عبادت سے باز رکھے۔ تو ہی بچانے والا، منع کرنے والا، دفع کرنے والا اور کل آفتوں میں حفاظت کرنے والا ہے۔

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ایسی روزی دے جس سے مجھے تیری اطاعت کی قوت ہو تیری مرضی حاصل ہو اور میں کل جنت میں اس کی وجہ سے پہنچ جاؤں اور ایسی روزی نہ دے جس سے سرکش ہو جاؤں اور نہ ایسے فقر میں مبتلا کر کہ جان اہمیرن ہو جائے اور آخرت میں مجھے بھرپور حصہ دے اور دنیا میں وسیع و گوارا معاش دے دنیا کو میرے لئے قید خانہ نہ بنا اور اس کے فراق میں مجھے رنجیدہ نہ کر اور اس کے فتنہ سے مجھے محفوظ رکھ اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور بنا۔ یا اللہ جو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو رد کر دے اور جو مجھ سے مکر کرے تو اس کو بدلہ دے اور جو مجھ کو غمگین بنا نا چاہے اس کو سزا دے مکر کرنے والے کو مکر کا بدلہ دے تو بہترین بدلہ دینے والا ہے اور ظالم کافروں کی اور سرکش حاسدوں کی آنکھیں نکال پھینک اور اپنی طرف سے مجھے سکون و اطمینان دے اور مجھے اپنی حفاظت کی زرہ پہنادے اور اپنے باقی رہنے والے پردہ میں مجھے چھپلے اور نفع دینے وال غایت کا لباس مجھے پہنادے اور میرے قول و فعل میں صداقت دے اور میری اولاد، اہل و عیال اور مال پر اپنی برکت نازل کر اور جو گناہ

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرَبِيزَ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غَايَتَكَ فِي أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یوں دعا کر دیا اللہ میں سوال کرتا ہوں ہر اس خیر کا جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس بُرائی سے جسے تیرا علم احاطہ کئے ہوئے ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے امور میں عاقبت کا اور پناہ مانگتا ہوں دنیا و آخرت کی رسوائی سے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ بَصِيرٍ إِسْأَلَهُ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ فِي أَصْفَلِ كِتَابِهِ دُعَاءَ يَعْلَمُهُ إِثَاهُ يَدْعُو بِهِ قَبْضُ يَدَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَنُوبِ جَامِعِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكَتَبَ عليه السلام بِحُطْبِهِ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ وَلَمْ يَهِنِكَ التَّوَرَعَتِي ، يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، يَا بَاسِطَ الْبَدَنِ يَا رَحِمَةً يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى ، يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ ، يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ كُلِّ نِعْمَةٍ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا ، يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَا يَا غِيَاثَنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَنِي فِي النَّارِ ، ثُمَّ تَسْأَلُ مَا بَدَّلَكَ .

۴۔ علی بن یحیی نے اپنے خط کے آخر میں امام علیہ السلام کو لکھا کہ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جو دنیا و آخرت کے گناہ سے بچانے والی ہو، حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمایا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اے وہ ذات جو نیکیوں کا ظاہر کرنے والا اور برائیوں کو چھپانے والا ہے اور جس نے میری پردہ درمی نہیں کی اسے بڑے معاف کرنے والے اے اے کشادہ دست رحمت کے ساتھ، اے سرگوشی کے سننے والے، اے ہر شکایت کی انتہا، اے کریم درگزر کرنے والے، اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے، اے ہر نعمت تک پہنچانے والے قبل اس کا حق حاصل ہونے کے اے میرے رب اے میرے سردار اے میرے مولا اے میرے فریاد رس، رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ میں نہ ڈالنا۔ اس کے بعد جو دعا چاہیے کر۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ وَأَبِي طَالِبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ يَقْبِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَأَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ إِيَّيْ

مجھ سے پہلے ہوئے ہوں یا بعد میں یا قصداً ظاہر ہوں یا غفلتاً اے الرحمہ الرحیمین ان کو بخش دے۔

۲۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صفوان بن يحيى ، عن العلاء بن رزبن عن محمد بن مسلم ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قل : اللَّهُمَّ أَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَأَمْدُكُلِي فِي عُمْرِي وَأَغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاجْعَلْ لِي مَعْنً تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَلَا تَسْبِدْ لِي عُمْرِي .

۲۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہو خدا یا میرا رزق زیادہ کر، میری عمر دراز کر، میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے دین کی نصرت کرنے والوں میں بنادے اور میری جگہ غیر کو نہ لے۔

۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يَا مَنْ يَشْكُرُ الْبَسِيرَ وَيَغْفِرُ الْكَثِيرَ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ أَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي ذَهَبَتْ لَذَّتُهَا وَبَقِيَتْ تَبِعَتُهَا .

۲۸۔ حضرت صادق آل محمدیہ دعا فرمایا کرتے تھے اے وہ جو اپنے مخلوق کے تھوڑے سے عمل نیک پر شکر گزار ہوتا ہے اور بہت سے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ غفور رحیم ہے میرا وہ گناہ بخش دے جس کی لذت تو ختم ہو گئی ہے مگر اس کا وبال باقی ہے۔

۲۹۔ وَبِذَا الشَّانِدُ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَائِهِ يَقُولُ : يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا أَوَّلَ الْوَلَدِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ أَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ الْقِيَمَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُجَلِّدُ الْقِيَمَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِيصَمَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُدْبِلُ الْأَعْدَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُعْجِلُ الْفَنَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَقْطَعُ الرَّجَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَظْلِمُ الْهَوَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُكْشِفُ الْغِطَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُرْدِ الدُّعَاءَ وَأَغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُرْدُ غَيْثَ السَّمَاءِ .

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یہ دعا کیا کرتے تھے اے نور اے پاک ذات اے ہر اول سے اول اے ہر آخر سے آخر اے رحمن میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے نعمتوں کو بدل دیا ہے اور جنہوں نے عذاب کو لا آتا رہا ہے اور بخش دے وہ گناہ جنہوں نے عمرت کی پردہ درسی کی اور بخش دے وہ گناہ جن سے بلا نازل ہوئی اور میرے وہ گناہ بخش دے جنہوں نے دشمنوں کو دولت مند بنایا اور جنہوں نے موت بلانے میں جلدی کی اور بخش دے میرے وہ گناہ جنہوں نے

پردہ کشائی کی اور دماؤں کو رد کر دیا اور بخش دے وہ گناہ جن کی وجہ سے بارش رک گئی۔

۳۰۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ، عَنْ يَمْعُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «يَا عَبْدُ اللَّهِ فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي وَيَا وَلِيَّتِي فِي نَيْمَتِي وَيَا غِيَاثِي فِي رَغْبَتِي» قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : «اللَّهُمَّ كُنْتَ الْآثَارَ وَعِلْمَتَ الْأَخْبَارِ وَاطْمَأَمَّتْ عَلَى الْأَسْرَارِ فَحَلَّتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقُلُوبِ فَالْيسَرُ عِنْدَكَ عَلَانِيَةً وَالْقُلُوبُ إِلَيْكَ مُقَضَّةٌ وَإِنَّمَا أَمْرُكَ لَشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتَهُ أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ فَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِيُطَاعَتِكَ أَنْ تَدْخُلَ فِي كُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي وَلَا تُفَارِقْنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَقُلْ بِرَحْمَتِكَ لِمَعْصِيَتِكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَائِي فَلَا تُقْرِبْنِي حَتَّى أَلْقَاكَ وَارْزُقْنِي مِنَ الدُّنْيَا وَرِزْقِي فِيهَا وَلَا تَزُوها عَنِّي وَوَرِّعْنِي فِيهَا يَا رَحْمَنُ» .

۳۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے معصیت میں میری تسلی کا مسلمان ، اے شدت بلا میں میرا ساتھی۔ اے نعمت میں میرا سرپرست ، اے رغبت میں میرا فریاد رس اور حقیر نے فرمایا۔ امیر المؤمنین یوں دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ تو نے لوگوں کے آثار حیات کو لکھ لیا ہے اور خبروں کو بتا دیا ہے اور تجھے پوشیدہ باتوں پر اطلاع ہے تو ہمارے اور ہمارے مطلوب کے درمیان مائل ہے پوشیدہ بھی دیکھ دے لے ظاہر ہے اور تسلوب تیرے لئے ہے ہر نیکے ہوئے ہیں اور جب تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا پس وہ وجود میں آجاتی ہے یا اللہ اپنی رحمت سے معصیت کو میرے ہر عضو سے نکال دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنی ملاقات کے وقت تک جدا نہ کر اور دنیا و آخرت میں روزی دے اور ترک دنیا کی طرف رغبت دے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور اے رحمن مجھے اس کی طرف رغبت نہ ہو۔

۳۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَبَابَةَ قَالَ : «أَعْطَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذَا الدُّعَاءَ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلِيَّ الْحَمْدِ وَأَهْلِيهِ وَمُسْنَاهُ وَمَحَلِّهِ أَخْلَصَ مَنْ وَحْدَهُ وَاهْتَدَى مَنْ عِبْدَهُ وَفَارَزَ مَنْ أَطَاعَهُ وَأَمِنَ الْمُعْتَصِمُ بِهِ ، اللَّهُمَّ يَا ذَا الْجُودِ وَالْمَجْدِ وَالنَّاءِ الْجَمِيلِ وَالْحَمْدُ : أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً مَنْ خَضَعَ لَكَ بِرَقَبَتِهِ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهُ وَعَفَّرَ لَكَ وَجْهُهُ وَذَنَلْ لَكَ نَفْسَهُ وَفَاضَتْ مِنْ خَوْفِكَ دُمُوعُهُ وَتَرَدَّتْ عِبْرَتُهُ وَاعْتَرَفَ لَكَ بِذُنُوبِهِ وَفَضَحَتْهُ عِنْدَكَ خَطِيئَتُهُ وَشَانَتْهُ عِنْدَكَ جَرِيرَتُهُ وَضَعَفَتْ عِنْدَ ذَلِكَ قُوَّتُهُ وَقَلَّتْ حِيلَتُهُ وَانْقَطَعَتْ عَنْهُ أَسْبَابُ خَدَائِعِهِ وَانْمَحَلَّ عَنْهُ كُلُّ بَاطِلٍ وَالْجَانَةُ ذُنُوبُهُ إِلَى دِلِّ مُقَامِهِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَخُضُوعِهِ لَدَيْكَ وَابْتِهَالِهِ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ سُؤَالَ مَنْ هُوَ يَمْرُؤٌ لَيْدٌ أَرَعَبَ إِلَيْكَ كَرَّغَبَتِهِ وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ كَنَضْرُوعِهِ وَأَبْتَهِّلُ إِلَيْكَ كَأَشِدِّ ابْتِهَالِهِ ، اللَّهُمَّ فَارْحَمِ اسْتِكَانَةَ مَنْطِقِي وَذَلَّ مُقَامِي وَمَجْلِسِي وَخُضُوعِي إِلَيْكَ بِرَقَبَتِي

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْهُدَى مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْبَصِيرَةَ مِنَ الْعَمَى وَالرَّشَدَ مِنَ الْغَوَايَةِ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَكْثَرَ
 الْحَمْدِ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَأَجْمَلَ الصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلَ الشُّكْرِ عِنْدَ مَوْضِعِ الشُّكْرِ وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ
 وَأَسْأَلُكَ الْقُوَّةَ فِي طَاعَتِكَ وَالْعَفْوَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَالْهَرَبَ إِلَيْكَ مِنْكَ وَالتَّقَرُّبَ إِلَيْكَ رَبِّ لِرِضَايَ
 وَالتَّخَرُّبَ لِكُلِّ مَا يُرْضِيكَ غَنِيٌّ فِي إِسْخَاطِ خَلْقِكَ الْيَسَّاسُ لِرِضَاكَ ، رَبِّ مَنْ أَرْجُوهُ إِنْ لَمْ تَرْحَمْني
 أَوْ مَنْ يَعُودُ عَلَيَّ إِنْ أَقْسَمْتَنِي أَوْ مَنْ يَنْفَعُنِي عَفْوُهُ إِنْ غَافَتَنِي أَوْ مَنْ أَمْلُ عَطَايَاهُ إِنْ حَرَمْتَنِي أَوْ مَنْ
 يَمْلِكُ كَرَامَتِي إِنْ أَهْنَيْتَنِي أَوْ مَنْ يَصُرُّ بَنِي هَوَانِهِ إِنْ أَكْرَمْتَنِي ، رَبِّ مَا أَسْأَلُكَ فَعَلِي وَأَقْبَحَ عَمَلِي وَأَعْسَى
 قَلْبِي وَأَطْوَلَ أَمَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي وَأَحْرَأَنِي عَلَى عِصْيَانٍ مِنْ خَلْقَنِي ، رَبِّ وَمَا أَحْسَنَ بِلَاكَ عِنْدِي
 وَأَظْهَرَ نِعْمَاءَكَ عَلَيَّ كَثُرَتْ عَلَيَّ مِنْكَ الْيَقِينُ فَمَا أَحْصَاهَا وَقَلَّ مِنِّي الشُّكْرُ فِيمَا أَوْلَيْتَنِيهِ فَبَطَرْتُ
 بِالْيَقِينِ وَتَعَرَّضْتُ لِلْيَقِينِ وَسَهَوْتُ عَنِ الذِّكْرِ وَرَكِبْتُ الْجَهْلَ بَعْدَ الْعِلْمِ وَجُرْتُ مِنَ الْعَدْلِ إِلَى الظُّلْمِ
 وَجَاوَزْتُ الْبِرَّ إِلَى الْإِلَاسِ وَصِرْتُ إِلَى الْهَرَبِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزَنِ فَمَا أَصْعَرَ حَسَنَاتِي وَأَقْلَبَهَا فِي كَثْرَةِ
 ذُنُوبِي وَمَا أَكْثَرَ ذُنُوبِي وَأَعْظَمَهَا عَلَى قَدْرِ صَغِيرِ خَلْقِي وَضَعِيفِ رُكْنِي ، رَبِّ وَمَا أَطْوَلَ أَمَلِي فِي قِصْرِ
 أَجَلِي وَأَقْصَرَ أَجَلِي فِي بَعْدِ أَمَلِي وَمَا أَقْبَحَ سِرِّيَّاتِي فِي عِلَانِيَّتِي ، رَبِّ لَا حُجَّةَ لِي إِنْ اخْتَجَجْتُ وَلَا
 عُذْرَ لِي إِنْ اعْتَذَرْتُ وَلَا شُكْرَ عِنْدِي إِنْ ابْتَلَيْتُ وَأَوْلَيْتُ إِنْ لَمْ تُعْنِي عَلَى شُكْرِي مَا أَوْلَيْتُ ، رَبِّ مَا أَخَفَّ
 مِيزَانِي عِنْدَ إِنْ لَمْ تُرَحِّحْهُ وَأَزَلَّ لِسَانِي إِنْ لَمْ تُثَبِّتْهُ وَأَسَوَدَّ وَجْهِي إِنْ لَمْ تُبَيِّضْهُ ، رَبِّ كَيْفَ لِي بِذُنُوبِي
 الَّتِي سَلَمْتُ مِنْهَا قَدَمَاتٍ لَهَا أَرْكَانِي ، رَبِّ كَيْفَ أَطْلُبُ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا وَأَبْكِي عَلَى خِيَابَتِي فِيهَا وَلَا
 أَبْكِي وَتَشْتَدُّ حَسْرَاتِي عَلَى عِصْيَانِي وَتَقْرِبُنِي : رَبِّ دَعْنِي دَوَاعِي الدُّنْيَا فَاجْبِنُهَا سَرِيعًا وَرَكِّنْتُ
 إِلَيْهَا طَائِعًا وَدَعْنِي دَوَاعِي الْآخِرَةِ فَتَنْبَطُّ عَنْهَا وَأَطْلُكُ فِي الْإِجَابَةِ وَالْمُسَارَعَةِ إِلَيْهَا كَمَا سَارَعْتُ
 إِلَى دَوَاعِي الدُّنْيَا وَخَطَايَاهَا الْهَامِدِ وَهَشِيمِهَا الْبَائِدِ وَسَرَايَاهَا الذَّاهِبِ ، رَبِّ خَوِّفْنِي وَشَوْقْنِي
 وَاخْتَجَجْتُ عَلَيَّ بِرِقَبِي وَكَمَلْتُ لِي بِرِزْقِي فَأَمْسَتْ [مِنْ] خَوْفِكَ وَتَبَطَّطْتُ عَنْ تَشَوُّبِكَ وَلَمْ أَشْكِلْ
 عَلَى ضَمَائِكَ وَتَبَاوَنْتُ بِاخْتِجَاجِكَ ، اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ أَمْنِي مِنْكَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا خَوْفًا وَحَوْلًا تَبْطِئُ
 شَوْقًا وَتَبَاوَنِي بِحُبِّكَ فَقَرَأَ مِنْكَ ثُمَّ رَضِينِي بِمَا قَسَمْتَ لِي مِنْ رِزْقِكَ يَا كَرِيمُ [يَا كَرِيمُ] ، أَسْأَلُكَ
 بِسَمِيِّكَ الْعَظِيمِ بِضَاكَ عِنْدَ السُّحُطَةِ وَالْفُرْجَةِ عِنْدَ الْكُرْبَةِ وَالنُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَالْبَصِيرَةَ عِنْدَ تَضَيُّ
 الْبُصْبَةِ ، رَبِّ اجْعَلْ جُثَّتِي مِنْ خَطَايَايَ حَصْبَةً وَدَرَجَاتِي فِي الْجَنَّةِ رَفِيعَةً وَأَعْمَالِي كُلَّهَا مُتَقَبَّلَةً
 وَحَسَنَاتِي مُضَاعَفَةً ذَا كِبَةٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْوَيْتِ كُلِّهَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَمِنْ رَفِيعِ الْمَنَامِ وَالْمَشْرِبِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ صَمَدٌ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ أَعْلَمُ وَأَعْوَدُ بِكَ مِنْ أَنْ أَشْتَرِيَ بِالْحَيْلِ بِالْعِلْمِ وَالْجَفَاءِ بِالْحِلْمِ وَالْجَوْرِ بِالْعَنَى وَالْمُطِيعَةَ بِالْهَيْبَةِ وَالْجَنَّةَ بِالْقَبْرِ وَالْهَدَىٰ بِالسَّلَاطَةِ وَالْكَفْرَ بِالْإِيمَانِ ۝
 ابْنِ مَحْبُوبٍ ۝ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَيْضًا مِثْلَهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ دَعَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا وَرَأَى فِي آخِرِهِ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

۳۱۔ رادی کہتے ہیں یہ دعا مجھے صادق آل محمد علیہ السلام نے تعلیم فرمائی۔

حمد ہے اس اللہ کے لئے جو حمد کا مستحق ہے اس کا اہل ہے اور اس کا لفظ آخر اور اس کا عمل غلو اس کے لئے ہے جس نے اسے واحد جانا اور ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس کی عبادت کی کامیاب ہے جس نے اطاعت کی بے خوف ہے جس نے اس سے تعلق رکھا ہے صاحبِ جود و کرم و عظمت اے شنائے جہل نے مستحق اور حمد تیرے لئے ہے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس شخص کی طرح جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کی ناک تیرے سامنے رگڑی ہوئی ہے اور نہ امت سے آنسو بہ رہے ہیں اور اپنے گناہ کا اقرار کر رہا ہے اور اس کے گناہ نے تیرے سامنے اس کو ذلیل کر دیا ہے اور اس کی خطاؤں نے تیرے سامنے اس کو رسوا کر دیا ہے اور تیرے سامنے اس کی قوت کمزور پڑ گئی ہو اس کے چیلے کم ہو گئے ہوں اس کی قریب کاری کے اسباب منقطع ہو گئے ہوں اور ہر امرِ باطل اس سے مضحمل ہو گیا اور اس کے گناہ اس کو مجبور کر کے تیرے سامنے مقامِ ذلت میں لے آئے ہو اور وہ تیرے سامنے اظہارِ اقراری کر رہا ہو اور تیرے سامنے گریہ و زاری کر رہا ہو یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس شخص کی طرح جس کا ذکر کیا گیا میں تیری طرف اسی کی طرح راغب ہوں اور اظہارِ عز و نہایت کرتا ہوں اسی کی طرح اور گریہ کرتا ہوں شدید تر گریہ یا اللہ میری حقیر تقریر اور مقامی ذلت اور عاجزی سے میری گردن جھکانے پر رحم کر خدا یا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ فضیلت سے بچا کہ ہدایت کی اور کور باطنی سے بچا کہ روشن دلی اور گمراہی سے بچا کہ صحیح راستہ پر لا۔ یا اللہ میں سوال کرتا ہوں اکثر تیری حمد کرنے کا بحالتِ عیش اور معصیت میں پوری طرح مہر کرنے کا اور شکر میں بہترین شکر کرنے کا اور شبہات کے وقت رسول اور ادیبانے رسول کی بات کو ماننا میں تیری اطاعت کے لئے قوت کا اور معصیت میں کمزوری کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ لینے کے لئے تیری طرف جھلنے کا سوال کرتا ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں تاکہ تو راضی ہو جائے اور مخلوق کے غصہ کی پرواہ نہ کر کے ہر اس معاملہ میں آزادی چاہتا ہوں جس سے تو راضی ہو اور لے اللہ میں تیری رضا کا خواستگار ہوں اگر تو رحم ذکر سے تو پھر رحم کی امید کس سے کروں اگر تو دور رکھے گا تو پھر کس سے ہر بانی کی امید اور اگر تو عذاب نازل کرے گا تو پھر عفو کون کرے گا اگر تو نے محروم کر دیا تو پھر بخش کون کرے گا اگر تو نے ذلیل کیا تو عورت کون دے گا اور اگر تو نے عزت دی تو ذلیل کون کر سکتا ہے۔

اے میرے رب میرا فعل اور عمل کیسا خراب ہو گیا ہے اور میرا قلب کیسا سخت ہے اور میری امیدیں کتنی طولانی ہیں اور میری عمر کتنی کوتاہ ہے اور اپنے خالق کی نافرمانی پر کتنی جرات ہے اے میرے رب تیری نازل کی ہوئی نعمتیں کتنی

ابھی ہیں تیری نعمتیں میرے اوپر کسی کھلی ہوئی ہیں اور اتنی زیادہ ہیں کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا تو نے جو کچھ مجھے دیا ہے میرا شکر ان کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے اور میں نعمتیں پا کر اتر آگیا اور اپنے کو تیرے عذاب کے لئے پیش کرنے لگا تیرے ذکر میں بھول چوک ہونے لگی اور علم کے بعد جہالت سوار ہوئی اور عدل کو چھوڑ کر ظلم اختیار کیا اور گناہوں کی داری طے کی اور خوف اور ترس کے باعث تجھ سے بھاگا آہ میری نیکیاں کتنی چھوٹی ہیں اور میرے گناہوں کے مقابل کتنی کم ہیں اور میرے گناہ بے لحاظ میری چھوٹی سی خلقت اور کمزوری اعضا کتنے زیادہ اور بڑے بڑے ہیں اے میرے رب میری امتداد کتنی طولانی اور مدت عمر کس قدر کم ہے اور میرے عادات و خصائل کھلم کھلا کس قدر بد نما ہیں اگر میں کوئی حجت پیش کرنی چاہوں تو میرے پاس کوئی حجت نہیں اور کوئی عذر کرنا چاہوں تو کوئی عذر نہیں جو نعمتیں تو نے دی ہیں اگر تو میری مدد نہ کرے تو میں ان کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اے میرے پروردگار روز قیامت میری نیکیوں کا پلہ کتنا ہلکا ہوگا اگر تو اسے بھاری نہ بنائے، میری زبان لغزش سے بچ نہیں سکتی اگر تو اسے نہ روکے اور میرا منہ کالا ہو جائے اگر تو اسے سفید نہ بنائے گا۔ اے میرے رب میرا کیا حال ہوگا ان گناہوں کی بدولت جو میں کر چکا ہوں اور جنہوں نے میرے اعضا کو لرزادیا ہے اے میرے رب یہ میری کیا حالت ہے کہ خواہشات دنیا میں ایسا مبتلا ہوں کہ ان کی ناکامی پر روتا ہوں اور نہیں روتا اپنے گناہوں کی کثرت و شدت پر اور اپنی کوتاہی پر اے میرے رب دنیا کے ساز و سامان نے مجھے بلایا تو میں جلدی سے ان کی طرف بھاگا اور ان کی طرف بھروسہ کیا اور جب آخرت کے ساز و سامان اپنی طرف بلایا تو سستی کی اور قبولیت میں تاخیر کر

اور اس طرح جلدی کی جیسے داعیان دنیا اور دنیا کے اس مال کی طرف جو کہنے اور بے اعتبار ہے اور سوکھی ہوئی گھاس اور روان دواں سراب کی مانند ہے اے میرے رب تو نے عذاب آخرت سے خوف دلایا اور اجر و ثواب کا شوق میرے اندر پیدا کیا اور رسولوں کو بھیج کر گناہ سے بچنے کے لئے حجت قائم کی اور میرے رزق کا کفیل ہوا۔ پس میں تیرے خوف سے امن میں تیری نفل کے شوق میں سستی کی اور تیری ضمانت پر بھروسہ نہ کیا تو میری سستی اور کوتاہی کا شوق میں بدل دے اور اپنی حجت کے بارے میں میری سہل انگاری کو دور کر اور جو رزق میری قسمت میں ہے اس پر مجھے راضی کر۔ اے کہیم میں تیرے اسم اعظم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے خصم کو اپنی رضا سے بدل دے اور میری سختی اور مصیبت کو کشادگی عطا کر اور تاجیکی میں نور پیدا کر اور فتنوں کے اشتباہ میں بعیرت دے۔ اے میرے رب گناہوں سے میری سپر کو مستحکم بنا اور میرے درجات کو جنت میں بلند کر اور میرے تمام اعمال سید کو بدل دے اور میرے حسنات کو زیادہ کر میں تجھ سے ظاہری اور باطنی تمام فتنوں سے پناہ مانگتا ہوں اور کھانے کے معاملات میں بہتری چاہتا ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کو جانتا ہوں یا نہیں جانتا اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ علم کے بدلے حالت خریدوں اور جفا کو علم کے بدلے اور ظلم کو عدل کے بدلے اور قطع رحم کو نیکی کے بدلے اور بیقراری کو صبر کے بدلے اور ہدایت کو ضلالت کے بدلے اور کفر کو ایمان کے بدلے۔ اور جہنم بن صانع نے سبھی یہی حدیث نقل کی ہے اور یہ بھی بیان کیا کہ حضرت علی بن الحبحان بھی اسی طرح دعا

کرتے تھے اور آخر میں فرماتے تھے آمین رب العالمین۔

۳۲۔ ابن محبوب قال : حَدَّثَنَا نُوحُ أَبُو الْبَيْطَانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي لَا تُنَالُ مِنْكَ إِلَّا بِرِضَاكَ وَالْخُرُوجِ مِنْ جَمِيعِ مَنَاصِبِكَ [إِلَّا بِرِضَاكَ] وَالذُّخُولِ فِي كُلِّ مَا يَرْضِيكَ وَالتَّجَاعُ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ وَالْمَخْرَجِ مِنْ كُلِّ كِبَرَةٍ أَنِّي بِهَا مَبْتَلِي عَمْدٌ أَوْزَلُ بِهَا مَبْتَلِي خَطَا أَوْ خَطَرٌ بِهَا عَلَيَّ خَطَرَاتُ الشَّيْطَانِ أَسْأَلُكَ خَوْفًا تَوْفِقُنِي بِهِ عَلَى حُدُودِ رِضَاكَ وَتَشَعُّبٍ بِعَيْبَتِي كُلِّ شَهْوَةٍ خَطَرٌ بِهَا هَوَايَ وَاسْتَزَلَّ بِهَا رَأْيِي لِيَجَاوِزَ حَدَّ حَالِكَ ، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الْإِخْلَافَ بِالْأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَتَرْكَ سَيِّئِي كُلِّ مَا تَعْلَمُ أَوْ أَخْطَا مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ أَوْ مِنْ حَيْثُ أَعْلَمُ ، أَسْأَلُكَ السَّعَةَ فِي الرِّزْقِ وَالزَّعَدَةَ فِي الْكَفَافِ وَالْمَخْرَجَ بِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالصَّوَابَ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالصِّدْقَ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَإِنْصَافَ النَّاسِ مِنْ نَفْسِي فِيمَا عَلَيَّ وَلِيَّ وَالتَّذَلُّلَ فِي إِعْطَاءِ النَّصَبِ مِنْ جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ السَّخَطَ وَالرَّضَا وَتَرْكَ قَلِيلِ الْبَغْيِ وَكَبِيرِهِ فِي الْقَوْلِ وَمَشْيِي وَالْفِعْلِ وَتَمَامَ نِعْمَتِكَ فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا لِكَيْ تَرْضَى وَبَعْدَ الرِّضَا وَ أَسْأَلُكَ الْخَيْرَةَ فِي كُلِّ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخَيْرَةُ بِمَسْئُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ وَافْتَحْ لِي بَابَ الْأَمْرِ الَّذِي فِيهِ الْعَافِيَةُ وَالْفَرَجُ وَافْتَحْ لِي بَابَهُ وَيَسِّرْ لِي مَخْرَجَهُ ، وَمَنْ قَدَّرْتَ لَهُ عَلَيَّ مَقْدَرَةً مِنْ خَلْقِكَ فَحُدِّ عَنِّي بِسْمِعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدَيْهِ وَخَدَّهُ عَنِّي يَمِينِهِ وَعَنِّي يَسَارِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ قُدَامِهِ وَامْنَعَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيَّ بِسُوءٍ ، عَزَّ جَانُكَ وَجَلَّ ثَنَا ، وَجْهَكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَجَائِي فِي كُلِّ كَرْبَةٍ وَأَنْتَ يَقْنِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَأَنْتَ لِي فِي كُلِّ أَمْرٍ تَزِلُّ بِي رِقَّةً وَعَدَدٌ ، فَكَمْ مِنْ كَرْبٍ يَصْعَقُ عَنْهُ الْفُؤَادُ وَتَقِلُّ فِيهِ الْجَمِيلَةُ وَيَشْمَتُ فِيهِ الْعَدُوُّ وَتَغَيَّبُ فِي الْأُمُورِ أَنْزَلْتَهُ بِكَ وَشَكَّوْنَهُ إِلَيْكَ رَاغِبًا إِلَيْكَ فِيهِ عَمَلٌ يَدُوكَ قَدْ فَرَجَتْهُ وَكَفَيْتَهُ ، فَأَنْتَ وَلِيٌّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَمُصَاحِبٌ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ فَلَا الْحَمْدُ كَبِيرًا وَلَكَ الْمَنْ فَاضِلًا .

۳۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ یوں دعا کرو۔ یا اللہ میں تیری اس رحمت سے سوال کرتا ہوں جو بغیر تیری مرضی کے نہیں ملتی اور سوال کرتا ہوں تم گناہوں سے نکلنے کا اور داخل ہونے کا تیری مرضی کے مقامات میں اور نجات چاہتا ہوں ہر جگہ سے اور نکلنا چاہتا ہوں ہر گناہ کبیرہ سے جو سامنے آئے ہمیشہ کے لئے اور ہر اس امر سے جو میرے لئے ضرور خطا کا باعث ہو جس سے میرے دل میں دساوسن شیطانی داخل ہوں اور سوال کرتا ہوں ایسے خوف کا جو توفیق دے مجھے تیری حدود رضامین رہنے کی اور پرالگندہ کر دے ہر اس بُری خواہش کو جو میرے دل میں پیدا ہو اور میری ملک میں نفوذ پیدا کرے

أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَفَوْقَ مَا تَقُولُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي قَرِيبًا وَأَجْرًا عَظِيمًا وَسِرًّا جَمِيلًا اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي عَلَى ظُلْمِي لِنَفْسِي وَإِسْرَافِي عَلَيْهَا لَمْ أَتَّخِذْكَ صِدًّا أَوْ لَئِيْدًا أَوْ لَاصِحَةً وَلَا وَدَادًا ، يَا مَنْ لَا تَغْلِيظُهُ الْمَسَائِلُ ، يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ وَلَا سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَلَا بَصَرٌ عَنْ بَصَرٍ وَلَا يُبْرِئُهُ الْحَاحُ الْمُلِحُّ أَنْ أَسْأَلَكَ أَنْ تُفَرِّجَ عَنِّي فِي سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ حَبْثٍ أَحْتَسِبُ وَمِنْ حَبْثٍ لَا أَحْتَسِبُ إِنَّكَ تُجِيبِي الْوِلَاطَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَإِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَا مَنْ قَلَّ شُكْرِي لَهُ فَلَمْ يَحْرِمْْنِي وَ عَظُمَتْ خَطِيئَتِي فَلَمْ يَفْضَحْنِي وَرَأْنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يَعْجَبْنِي وَخَلَقَنِي لِلَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَصَعْتُ غَيْرَ الَّذِي خَلَقَنِي لَهُ فَيَعِمُّ الْمَوْلَى أَنْتَ يَا سَيِّدِي وَيُسِّ الْقَبْدُ أَنَا وَجَدْتَنِي وَنِعَمَ الطَّالِبُ أَنْتَ رَبِّي وَ يَسُّ الْمَطْلُوبُ [أَنَا] الْقَعْنَبِيُّ ، عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ أَمِيكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا شِئْتَ صَنَعْتَ بِي ، اللَّهُمَّ هَذَانِ الْأَصَوَاتُ وَ سَكَنَتِ الْحَرَكَاتُ وَخَلَا كُلُّ حَبِيبٍ بِحَبِيبِهِ وَخَلَوْتُ بِكَ أَنْتَ الْمَحْبُوبُ إِلَيَّ فَاجْعَلْ خَلَوْتِي مِنْكَ اللَّبْلَةَ الْعِئَقَ مِنَ الشَّارِبِ يَا مَنْ لَيْسَتْ لِمَالِهِ قُوَّةٌ صِفَةٌ يَا مَنْ لَيْسَ لِمَخْلُوقٍ دُونُهُ مَنَعَةٌ يَا أَوَّلَ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَآخِرَ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ عُصْرٌ وَيَا مَنْ لَيْسَ لِأَخِيهِ قَنَاءٌ وَيَا أَكْمَلَ مَخْلُوقٍ وَ يَا أَسْمَحَ الْمُعْطِينَ وَيَا مَنْ يَفْقَهُ بِكُلِّ لَفْظٍ يَدْعَى بِهَا وَيَا مَنْ عَفُوهُ قَدِيمٌ وَبَطْشُهُ شَدِيدٌ وَمُلْكُهُ مُسْتَقِيمٌ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي شَافَهُتْ بِهِ مُوسَى يَا اللَّهَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ ، يَا إِلَهَ الْآلَاءِ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّمَدُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُعَلِّمَنِي عَلَى عَمَلِي وَآلِ عَمَلِي وَأَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ .

۳۳۔ ابو بصیر نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ بویا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں توبہ کرنے والوں کے تول اور ان کے عمل کی انبیاء کے نور اور ان کی صداقت کی اور مجاہدین کی نجات اور ان کے ثواب کی ۔ برگزیدہ لوگوں کے شکر اور ان کی نصیحت کی اور فاکروں کے عمل اور ان کے یقین کی ، علماء کے ایمان اور ان کے علم کی اور خضوع و خشوع کرنے والوں کی عبادت اور ان کے تواضع کی فقہاء کے حکم اور سیرت کی متقیوں کے خوف اور رغبت کی اور مومنوں کی تصدیق اور توکل کی ، محسنوں کی امید اور نیک کی یا اللہ میں تجھ سے شکر کرنے والوں کا ثواب مقررین کی منزلت ، نبیوں کی ادارت یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عمل نیک کرنے والوں کا خوف تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل اور عابدوں کا خشوع متوکلوں کا یقین اور مومنین کا توکل ، خدا یا تو میری حاجت کو جانتا ہے تجھے بتانے کی ضرورت نہیں توبہ رحمت اس کا دور کرنے والا ہے اور تودہ ہے کہ سائل تیرے در سے محروم نہیں جاتا اور نہ پلنے والا کی پاتا ہے اور نہ کہنے والے کا قول تیری مدح تک پہنچتا ہے تو اب ہی جیسا تو کہتا ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر جیسا ہم کہتے ہیں یا اللہ میرے لئے جلد کش دے اور اجر عظیم دے اور پوری طرح عیب پوشی کر۔

یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں حد سے تجاوز کر گیا ہوں لیکن میرا ایمان اس پر ہے کہ نہ کوئی تیری ضد ہے اور نہ کوئی تیرا مثل اور نہ کوئی تیری بی بی ہے نہ اولاد، سوال کرنے والوں کے بہ کثرت سوال تجھے مغایط میں نہیں ڈالتے اور نہ ایک شے دوسری سے باز رکھتی نہ ایک آواز دوسری آواز کے سننے سے روکتی ہے اور نہ ایک کو دیکھنا دوسرے کی طرف دیکھنے سے اور بیکاری سے مانگنے والوں کی آوازیں اسے طول نہیں کرتی ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسی گھڑی میں میری پریشانی دو کر دے جہاں سے دور ہونے کا میرا گمان ہے اور جہاں سے نہیں بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

اے وہ ذات کہ باوجود میرے شکر کے کم ہونے کے تو مجھے اپنی نعمتوں سے محروم نہیں کرتا اور میرے گناہ عظیم انشاء ہیں مگر سوا نہیں کرتا اور میرے گناہ دیکھتا ہے اور مجھے اپنے در سے دھکیلتا نہیں اور مجھے عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس میں نے غرضِ خلقت کو ضائع کیا ہے میرے سید تو میرا اچھا آقا ہے اور میں تیرا بُرا غلام اے میرے رب تو کیسا اچھا طالب ہے اور میں کیسا بُرا مطلوب ہوں۔ میں نے پایا اپنے کو تیرا بندہ، تیرے بندے کا بندہ تیری کنیز کا بندہ تیرے سلعے ہے جو تو چاہے میرے ساتھ کہ۔ یا اللہ آوازیں (رات میں) بیٹھ گئیں اور حرکات میں سکون پیدا ہو گیا اور اس وقت ہر حبیب اپنے حبیب سے خلوت کرتا ہے میں تیری خلوت میں ہوں تو میرا محبوب ہے تو مجھ کو اپنی خلوت میں لے۔ یہ رات نارجہم سے آزادی کی ہے۔ اے وہ ذات کہ کسی عالم کی اس سے بالاتر صفات نہیں اور اے وہ ذات کہ کسی مخلوق کو اس تک پہنچنے سے روک نہیں۔ اے ہر شے سے اول اے ہر شے سے آخر، اے وہ جس کے لئے کوئی مادہ نہیں، اے وہ جس کے لئے کوئی فنا نہیں۔ اے وہ جس کی تعریف کامل ہے اور جو سب سے سخی ہے وہ ہر یکار نے ولے کی بولی سمجھتا ہے اس کا فوق یہ ہے۔ غرقہ سخت ملک برقرار میں تیرے اس نام سے مانگتا ہوں جس سے موسیٰ نے کلام کیا یا اللہ اے رحمن رحیم تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات بے نیاز ہے۔ میں سوال کرتا ہے کہ رحمت نازل کر محمد و آل پر اور اپنی رحمت سے مجھے داخل جنت کر۔

۳۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: قُلْتُ لِلرَّحْمَةِ: عَلِمْتَنِي دُعَاءَ وَأَوْجِزْ، فَقَالَ: قُلْ: وَيَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِي وَ دَلَّلَ قَلْبِي بِتَصَدِيقِهِ أَشَأْلُكَ مَنْ وَالْإِيمَانَ.

۳۴۔ یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے مختصر و کافی دعا تعلیم فرمائی تو آپ نے فرمایا کہ

۳۵۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کوئی مختصر دعا تعلیم فرمائیے۔ فرمایا کہ ہوائے وہ ذات جس نے اپنی ذات کو طرف مجھے ہدایت کی اور اپنی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا اور میں تجھ سے امن و ایمان چاہتا ہوں۔

۳۶۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا أُنِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ لِي مَالٌ وَرِثَةٌ وَلَمْ أَتَّقِ مِنْهُ دِرْهَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَكْثَبْتُ مِنْهُ مَالًا فَلَمْ أَتَّقِ مِنْهُ دِرْهَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَعَلِمْتَنِي دُعَاءَ يَخْلُصُ عَلَيَّ مَا مَضَى وَيَغْفِرُ لِي مَا عَاسَيْتُ أَوْ عَمَلًا أَعْمَلُهُ، قَالَ: قُلْ: قَالَ، وَأَيُّ شَيْءٍ أَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْ كَمَا أَقُولُ: وَيَا نُورِي فِي كُلِّ ظُلْمَةٍ وَيَا نَسِي فِي كُلِّ وَحْشَةٍ وَيَا رَجَائِي فِي كُلِّ كُرْبَةٍ وَيَا تَقِي فِي كُلِّ شِدَّةٍ وَيَا دَلِيلِي فِي الصَّلَاةِ أَنْتَ دَلِيلِي إِذَا انْقَطَعَتْ دَلَالَةُ الْأَدْلَاءِ فَإِنَّ دَلَالَتَكَ لَا تَنْقَطِعُ وَلَا يَضِلُّ مَنْ هَدَيْتَ أَلْعَمْتُ عَلَيَّ فَاسْبَغْتَ وَرَزَقْتَنِي فَوَقَّرْتَ وَغَذَيْتَنِي فَأَحْسَنْتَ غَدَائِي وَأَعْطَيْتَنِي فَأَجَزْتَ بِمَا اسْتَخَفَّاقِي لِذَلِكَ بِفِعْلٍ مِنْهُي وَالْكَرَمُ ابْنَادُهُ مِنْكَ لِكَرَمِكَ وَجُودُكَ فَتَقَوَّيْتُ بِكَرَمِكَ عَلَى مَعَاصِيكَ وَتَقَوَّيْتُ بِرِزْقِكَ عَلَى سَخَطِكَ وَأَقْنَيْتُ عُمْرِي فِيْمَا لَا تُحِبُّ فَلَمْ يَمْنَعَكَ خُرَاقَتِي عَلَيْكَ وَرُكُوبِي لِمَا أَهْبَيْتَنِي عَنْهُ وَدُخُولِي فِيْمَا حَزَمْتَ عَلَيَّ أَنْ عُذَّتْ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ وَلَمْ يَمْنَعْنِي جِلْمُكَ عَنِّي وَعَوْدُكَ عَلَيَّ بِفَضْلِكَ أَنْ عُذْتُ فِي مَعَاصِيكَ فَأَنْتَ الْعَوَادُ بِالْفَضْلِ وَأَنَا الْعَوَادُ بِالْمَعَاصِي فَبِأَكْرَمِ مَنْ أَقُولُ لَهُ يَذْنِبُ وَأَعَزَّ مَنْ خُصَّعَ لَهُ يُدَلُّ، لِكَرَمِكَ أَقَرْتُ بِذَنْبِي وَلِعِزَّتِكَ خَصَّعْتُ بِذَلَّتِي فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِي فِي كَرَمِكَ وَإِقْرَارِي بِذَنْبِي وَعِزَّتِكَ وَخُضُوعِي بِذَلَّتِي أَفْعَلُ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تَفْعَلْ بِي مَا أَنَا أَهْلُهُ.

تَمَّ كِتَابُ الدُّعَاءِ وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ

۳۶۔ ایک شخص حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا تھا اس میں ایک درہم بھی راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پھر اس سے اور مال حاصل کیا گیا لیکن اس میں سے بھی کوئی درہم راہِ خدا میں خرچ نہ ہوا پس آپ ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے تلافیِ مافات ہو اور گزشتہ عمل بخشا جائے اور میں صبیحِ عمل کرو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو جیسے میں کہتا ہوں۔ اسے ہر تاریکی میں میرے نور سے وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید اور ہر سختی میں بھروسہ والے، گر لہی میں راستہ دکھانے والے جب ہر طرف سے رہنمائی منقطع ہو جائے تو میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی اور پھر وہ گمراہ نہیں ہوتا جسے تو ہدایت کرے تو نے مجھ پر کتنا نعمتیں نازل کیں اور

فِي كُلِّ أَمْرٍ نَزَلَ بِهَا نِعْمَةٌ وَعِدَةٌ، كَمْ مِنْ كَرِبٍ يَضَعُفُ عَنْهُ الْغَوَاذُ وَيَقِلُّ فِيهِ الْجَبَلَةُ وَيَحْدُلُ عَنْهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ وَيَشْمَتُ بِهِ الْعَدُوُّ وَيَعْتَبِي فِيهِ الْأُمُورُ أَنْزَلْنَاهُ بِكَ وَشَكْوَتُهُ إِلَيْكَ، رَاغِبًا فِيهِ عَمَّنْ يُوَالِكُ فَقَرَّ جَنَّهُ وَكَشَفْنَاهُ وَكَفَّيْنَاهُ فَأَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ نِعْمَةٍ وَصَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَمُنْتَهَى كُلِّ رَغْبَةٍ، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيرٌ أَوْلَكَكَ الْمَنُّ فَاصْلَاهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یا اللہ ہر مصیبت میں میرا بھروسہ تجھ پر ہے اور ہر سختی پر میری امید گاہ تو ہے اور ہر امر میں میرا ولی تو ہے اور تجھ ہی پر اعتماد ہے اور تو ہی دفع ضرر کا سامان ہے بہت سی مصیبتیں ایسی ہیں کہ دل ان سے کر در ہر جالتے اور تدبیریں ناکارہ بن جاتی ہیں دوست اس سے بھاگتے ہیں اور دشمن شتمات کرتے ہیں اور معاملہ رنج پہنچاتے ہیں میں ان کو تیری طرف لے کر آیا ہوں اور تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور اس صورت میں تیرے سوا مدد و غیر سے نفرت ہے تو نے ہی میری ہر مصیبت کو دور کیا ہے اور ہر ہم میں کفایت کی ہے اور ہر نعمت کا مالک اور ہر حاجت کا بر لائے والا ہے اور ہر رغبت کی انتہا تیری طرف ہے تیرے ہی لئے حمد و کثیر ہے اور سب سے بڑا احسان تیرا ہی ہے۔

۶۴۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيانٍ، عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمَيْتِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ وَجَمَالِكَ وَكَرَمِكَ أَنْ تَعْمَلَ بِي كَذَا وَكَذَا».

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وقت حاجت کہو یا اللہ میں تیرے جلال و جمال و کرم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری فلاں فلاں حاجت بر لائے۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي: أَخْبِرْ مِنْ أَنْ تَقُولَ: «اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِبِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ»؟ قَالَ فَلْتُ: أَمَّا الْمُعَارِبِينَ فَقَدْ عَرَفْتُ قَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ؟ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ تَعْمَلُهُ تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقْصِرًا عِنْدَ نَفْسِكَ، فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِيَمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مُقْصِرُونَ.

۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر اوقات یہ دعا کیا کرو یا اللہ مجھے رعایتی ایمان والوں میں سے نہ بنا۔ (جو چند روز میں نہ کہ پھر مرتد ہو جائیں۔ اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر۔ راوی نے کہا معارین کا مطلب تو میں نے سمجھ لیا۔ لیکن لا تخرجنی من التقصیر کو نہیں سمجھا فرمایا ہر وہ عمل جسے تم لوجہ اللہ کو یہ سمجھو کہ اس میں تمہاری طرف سے

اور کافی رزق دیا اور اچھی سے اچھی غذا دی اور بلاستحقاق تو نے مجھے نعمتیں دیں تو نے کرم کی ابتداء اپنی طرف سے کی اور تیرے کرم ہی کی وجہ سے مجھے نگاہ کی جرأت ہوئی اور تیرے غصہ کے سہنے کی قوت ہوئی۔ میری عمر ایسے کاموں میں جو تجھے پسند نہیں تو نے چونکہ نہ روکا اس لئے جرأت بڑھ گئی اور میں نے وہ کیا جس کی تو نے بھی کی تھی اور تو نے حرام کیا تھا اور وہ بجا لایا اور تیرے حکم نے نہ روکا۔ میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا اور تو فضل دکھاتا رہا پس اے مقرر سپد سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں اور اے خضوع و خشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کس کا تو اہل ہے وہ نہ کس کا میں اہل ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب فضل القرآن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِهَلَابَاب

(كِتَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ) ١

١ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سُفْيَانَ الْحَرَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ الْخَفَافِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَأْسَعُدُ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا الْخَلْقُ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ أَلْفٍ صَفٍ ، ثَمَانُونَ أَلْفَ صَفٍ أُمَّةٌ تَحْدُ وَأَرْبَعُونَ أَلْفَ صَفٍ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ قِيَّامِي عَلَى صَفٍ الْمُسْلِمِينَ فِي صُورَةِ رَجُلٍ قَبِيلٌ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ الْمُسْلِمِينَ نَعْرِفُهُ بِنَعْتِهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِثْلَ فِي الْقُرْآنِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نَعْلَمْ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفٍ الشُّهَدَاءِ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ [الشُّهَدَاءُ] ثُمَّ يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الرَّبُّ الرَّحِيمُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلُ مِنْ الشُّهَدَاءِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ مِنْ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْفَضْلِ مَا لَمْ نَعْلَمْ : قَالَ : فَيَتَجَاوَزُ حَتَّى يَأْتِيَ [عَلَى] صَفٍ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ فِي صُورَةِ شَهِيدٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ شُهُدَاءُ الْبَحْرِ فَيَكْثُرُ تَعْجِبُهُمْ وَيَقُولُونَ : إِنَّ هَذَا مِنْ شُهُدَاءِ الْبَحْرِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّ الْجَزِيرَةَ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا كَانَتْ أَعْظَمَ هَوَلًا مِنَ الْجَزِيرَةِ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا فَمِنْ هُنَاكَ أُعْطِيَ مِنَ الْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ وَالنُّورِ مَا لَمْ نَعْلَمْ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ صَفَّ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فِي صُورَةِ نَبِيِّ مُرْسَلٍ فَيَنْظُرُ النَّبِيُّونَ وَالْمُرْسَلُونَ إِلَيْهِ فَيَسْتَدِلُّونَ بِذَلِكَ تَعْجِبُهُمْ وَيَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ إِنَّ هَذَا النَّبِيُّ مُرْسَلٌ نَعْرِفُهُ بِسَمِيهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ أُعْطِيَ فَضْلًا كَثِيرًا قَالَ : فَيَجْتَمِعُونَ قِيَّامُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ وَيَقُولُونَ : يَا أَعَزَّ مِنْ هَذَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ : أَوْ مَا نَعْرِفُونَهُ ؟ فَيَقُولُونَ مَا نَعْرِفُهُ هَذَا مِمَّنْ لَمْ يَغْضَبِ اللَّهُ عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَذَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ فَيَسْلِمُ ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى صَفٍ الْمَلَائِكَةِ فِي صُورَةِ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَيَسْتَدِلُّونَ بِذَلِكَ عَلَيْهِمْ لِمَارَؤُا مِنْ فَضْلِهِ وَيَقُولُونَ : تَعَالَى رَبُّنَا وَتَقَدَّسَ إِنَّ هَذَا الْعَبْدَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَعْرِفُهُ بِسَمِيهِ وَصِفَتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامًا فَمِنْ هُنَاكَ أَلَسَ مِنَ النُّورِ الْجَمَالِ مَا لَمْ نَلْبَسْ ، ثُمَّ يُجَاوِزُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ وَتَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيُخْرِجُ

تَحَتَّ الْعَرْشِ فَيُنَادِيهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا حُجَّتِي فِي الْأَرْضِ وَكَأَلَمِي الْمَادِقِ الْثَاطِقِ اذْقِعْ رَأْسَكَ
وَسَلْ تُعْطِ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : كَيْفَ رَأَيْتَ عِبَادِي ؟ فَيَقُولُ :
يَا رَبِّ مِنْهُمْ مَنْ صَانَنِي وَخَافَظَ عَلَيَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ شَيْئًا وَمِنْهُمْ مَنْ صَبَّغَنِي وَاسْتَحَفَّ بِحَقِّي وَكَذَّبَ
بِي وَأَنَا حُجَّتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : وَغَيْرِي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي
لَا بُمَيِّنَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ أَحْسَنَ الثَّوَابِ وَلَا عَاقِبَ عَذَابِكَ الْيَوْمَ أَلَيْمَ الْعِقَابِ قَالَ : فَيَرْجِعُ الْقُرْآنُ
رَأْسَهُ فِي صُورَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ فِي أَيِّ صُورَةٍ يَرْجِعُ ؟ قَالَ : فِي صُورَةِ رَجُلٍ
شَاحِبٍ مُتَقَبِّرٍ يُبِيرُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ قِيَانِي الرَّجُلَ مِنْ شَيْعَتِنَا الَّذِي كَانَ يَعْرِفُهُ وَ يُجَادِلُ بِهِ أَهْلَ
الْخِلَافِ فَيَقُولُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي ؟ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : مَا أَعْرِفُكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ، قَالَ :
فَيَرْجِعُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ وَ يَقُولُ : مَا تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ
الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي أَشْهَرْتُ لِبَاكَ وَأَنْصَبْتُ عَيْشَكَ سَمِعْتَ الْأَذَى وَرُجِمْتَ بِالْقَوْلِ فِيَّ ، أَلَا وَإِنَّ
كُلَّ تَاجِرٍ قَدِ اسْتَوْفَى تِجَارَتَهُ وَأَنَا وَرَاءَكَ الْيَوْمَ ، قَالَ : فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
فَيَقُولُ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ عَبْدُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ قَدْ كَانَ نَفْسِي فِيَّ ، مُوَاطِعًا عَلَيَّ ، يُعَادِي بِسَبِيٍّ وَ يُحِبُّ
فِيَّ وَ يُبْقِصُ ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ادْخُلُوا عَبْدِي جَنَّتِي وَ اكْسُوهُ حِلَّةً مِنْ حُلِيِّ الْجَنَّةِ وَ نَوِّجُوهُ
بِنَاجٍ ، فَإِذَا فَعِلَ بِهِ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى الْقُرْآنِ فَيَقَالُ لَهُ : هَلْ رَضِيتَ بِمَا صَنَعَ يَوْلِيكَ ؟ فَيَقُولُ :
يَا رَبِّ إِنِّي أَسْتَقِيلُ هَذَا لَهُ فَرْدُهُ مَزِيدًا لِحَبِيرِ كُلِّهِ ، فَيَقُولُ : وَغَيْرِي وَجَلَالِي وَ عَلُوِي وَ ارْتِفَاعِ
مَكَانِي لَا تَحِلَّنَّ لَهُ الْيَوْمَ خَمْسَةُ أَشْيَاءَ مَعَ الْمَزِيدِ لَهُ وَلَمْ يَكُنْ يَمْنَحُ لِيهِ إِلَّا اثْنَتَا ثَلَاثِينَ شَبَابًا لِأَيِّهِمْ مَوْنٌ
وَأَصِحَابًا لَا يَسْتَقِيمُونَ وَأَعْيَانًا لَا يَفْتَقِرُونَ وَ قَرِحُونَ لَا يَحْزَنُونَ وَأَحْيَاءَ لَا يَمُوتُونَ . ثُمَّ تَلَاهِيهِ الْآيَةُ وَلَا
يَنْدُقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى ، قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَهَلْ يَتَكَلَّمُ الْقُرْآنُ
فَتَنْتَسِمُ ثُمَّ قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ الصُّغَفَاءَ مِنْ شَيْعَتِنَا إِنَّهُمْ أَهْلُ تَسْلِيمٍ ثُمَّ قَالَ : نَعَمْ يَا سَعْدُ وَالصَّلَاةُ
تَمَكَّلَتْ وَلَهَا صُورَةٌ وَ خَلْقٌ تَأْمُرُ وَ تَنْهَى ، قَالَ سَعْدُ : فَتَقْبِرُ لِذَلِكَ لَوْحِي وَقُلْتُ : هَذَا شَيْءٌ لَا
أَسْتَطِيعُ (أَنَا) أَتَكَلَّمُ بِهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : وَهَلِ النَّاسُ إِلَّا شَيْعَتُنَا فَمَنْ لَمْ يَعْرِفِ الصَّلَاةَ فَقَدْ
أَنْكَرَ حَقَّنَاتُهَا قَالَ : يَا سَعْدُ أَسْمِعْكَ كَلَامَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ سَعْدُ : فَقُلْتُ : بَلَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ
فَقَالَ : وَإِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلِذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ ، فَالْتَهِيَ كَلَامُهَا وَالْمُنْكَرُ
رِجَالُهَا وَنَحْنُ ذِكْرُ اللَّهِ وَنَحْنُ أَكْبَرُ .

توضیح :- قرآن کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے بطور استعارہ و تمثیل ہے نہ کہ حقیقت یعنی اگر قرآن وجودِ ظاہری اختیار کرتا تو یہ صورت ہوتی۔

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سدر سے فرمایا۔ قرآن کے معانی و مطالب حاصل کرو۔ قیامت کے دن قرآن نہایت اچھی صورت میں آئے گا لوگ اسے دیکھیں گے لوگوں کی ایک لاکھ بیس ہزار صفیں ہوں گی جن میں آسمانی ہزار صفیں تو اُمتِ محمدؐ کی ہوں گی اور چالیس ہزار تمام امتوں کی قرآنِ مسلمانوں کی ایک صف کے سامنے ایک مرد کی صورت میں آئے گا اور سلام کہے گا لوگ اس کی طرف دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الحسبکم لکم یہ ضروریہ شخص مسلمانوں میں سے ہے ہم اس کی تعریف اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ اس نے ہم سے زیادہ علم قرآن حاصل کرنے میں جدوجہد کی۔ اسی لئے اسے حسن و جمال اور نور دیا گیا۔ جو ہم کو نہیں دیا گیا پھر وہاں سے بڑھ کر صفِ شہداء کی طرف آئے گا شہداء اس کو دیکھ کر کہیں گے لا الہ الا اللہ الرب العزیز یہ شخص شہداء میں سے ہے ہم شہید کی علامت اور صفت کو جانتے ہیں سوائے اس کے کہ یہ شہداء کے بعد سے ہے جس کو یہ حسن و فضیلت ملی ہے اور ہمیں نہیں ملی۔ پھر وہ شہداء کے بعد سے ہے اس کے پاس آئے گا بصورتِ شہید، شہداء اور بحرا سے دیکھ کر تعجب سے کہیں گے یہ ہے تو شہداء کے بعد سے کیونکہ ہم اس کی علامت و خصوصیت جانتے۔ مگر یہ جزیرہ میں شہید کیا گیا ہوگا جو اس جزیرہ سے بہت بڑا ہوگا جہاں ہم شہید ہوئے۔ اس وجہ سے اس کا حسن و جمال و نور ہم سے زیادہ ہے پھر وہ انبیاء و مرسلین کی صف کی طرف آئے گا وہ اسے دیکھ کر نہایت متعجب ہوں گے اور کہیں گے لا الہ الا اللہ الحسبکم لکم یہ ضروریہ نبی مرسل ہے کیونکہ ہم اس کی علامت اور خصوصیت کو جانتے ہیں مگر یہ کہ اس کو بہت زیادہ فضیلت دی گئی ہے پھر امام نے فرمایا پس لوگ جمع ہو کر رسول اللہؐ کے پاس آکر کہیں گے یا محمدؐ یہ کون ہے حضرت فرمائیں گے کیا تم نہیں پہچانتے وہ کہیں گے ہم اسے نہیں جانتے یہ ان سے معلوم ہوتا ہے جن پر اللہ کا غضب نہیں رسول فرمائیں گے یہ مخلوقِ خدا کی حجت ہے پھر وہ سلام کر کے آگے بڑھ جائے گا اور ایک ملکِ مقرب کی صورت میں صفِ ملائکہ کی طرف آئے گا۔ ملائکہ اسے دیکھ کر بڑا تعجب کریں گے اور اس کی فضیلت کو دیکھ کر اس کی بڑائی کا اقرار کریں گے اور کہیں گے ہمارا رب بلند مرتبہ اور پاک ہے یہ بندہ ضرور ملائکہ میں سے ہے ہم اس کی علامتوں اور صفتوں سے پہچان گئے۔ لیکن یہ ضروریہ ہے کہ یہ کوئی خدا کا سب سے زیادہ مقرب فرشتہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے نور کا ایسا لباس پہن رکھا ہے جو ہمیں میسر نہیں۔ پھر آگے بڑھے گا اور بارگاہِ رب العزت تک پہنچے گا پس عرش کے نیچے سجدہ میں گرے گا۔ خدا فرمائے گا اے روئے زمین پر میری حجت، اے میرے کلام صادق و ناطق اپنا سراٹھا اور سوال کرتیرا سوال پورا ہوگا سفارش کر قبول ہوگا وہ اپنا سراٹھائے گا۔ خدا پوچھے گا تو نے میرے بندوں کو کیسا پایادہ کچے گا پروردگار کچھ تو ان میں ایسے تھے جنہوں نے میری حفاظت کی اور مجھے حفظ یاد رکھا اور کوئی شے ضائع ہونے نہیں دی اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے ضائع کیا اور میرے حق کو ہٹا سمجھا اور مجھے جھٹلایا حالانکہ میں تمام مخلوق پر تیری حجت تھا خدا نے تبارک و تعالیٰ فرمائے گا اپنے عزت و جلال اور بلند ہی مکان کی قسم کھا کر کہتا ہوں

ہوں میں آج تیری حفاظت کرنے والوں کو بہت زیادہ دلوں کا اور نہ ماننے والوں اور نادری کرنے والوں کو سخت سزا دوں گا۔

پھر فرمایا قرآن اس کے بعد ایک دوسری صورت اختیار کرے گا راوی نے پوچھا وہ کیا صورت ہوگی فرمایا ایک مسافر کی صورت جس کا رنگ تکان سفر سے متغیر ہو گیا۔ اہل مشر سے دیکھیں گے اس وقت ایک شخص ہمارے شعبوں میں سے آئے گا جو اس کو پہچانتا ہوگا اور وہ محافظ قرآن سے اس کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ وہ شخص اس کی طرف دیکھ کر کہے گا اے بندہ خدا میں نے تجھے نہیں پہچانا۔ تب قرآن اپنی اصل صورت میں آکر کہے گا تو نے اب بھی نہ پہچانا۔ وہ کہے گا ہاں پہچان لیا۔ قرآن کہے گا میں وہی ہوں جس کی وجہ سے تو راویوں جاگا تھا اور اپنے عیش کو ترک کیا تھا اور میرے بارے میں لوگوں کی طعن آمیز باتیں سنی تھیں۔ سب تاجروں نے اپنی تجارت کا بیع پالیا آج میں تجھے نفع پہنچاؤں گا حضرت نے فرمایا پھر قرآن اسے لے کر خدا کے پاس آئے گا اور کہے گا اے پروردگار یہ تیرا بندہ ہے اور تو اس کا حال بہتر کرنے والا ہے اٹھ میری وجہ سے ہمیشہ تکلیف اٹھائی اور میرے سبب سے لوگوں کو اپنا دشمن بنا یا میرے لئے اس نے لوگوں سے دوستی یا دشمنی کر۔ خدا فرمائے گا میرے اس بندہ کو میری جنت میں داخل کرو اور جنت کا لباس اسے پہناؤ اور اس کے سر پر تاج رکھو۔

جب یہ ہو چکے گا تو قرآن پر پیش کر کے کہا جائے گا جو تیرے دوست کے ساتھ کیا گیا اس پر تو راضی ہے وہ کہے گا پروردگار یہ تو کم ہے اور زیادہ کہ خدا فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال اور بلندی اور ارتفاع مکانی کی میں اس کے علاوہ پانچ چیزیں اور اس کے لئے اور جو اس کے درجے کا ہے اس کے لئے اضافہ کرتا ہوں وہ ہمیشہ جوان رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے تندرست رہیں گے بوڑھے نہ ہوں گے۔ مالدار رہیں گے محتاج نہ ہوں گے خوش رہیں گے رنجیدہ نہ ہوں گے زندہ رہیں گے مرے نہیں پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی جنت میں وہ موت کا مزہ نہ چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔

میں نے کہا اے ابو جعفر کیا قرآن بھی بولتا ہے۔ فرمایا اللہ رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ ہماری بات کو قبول کر لیتے ہیں (اور خود غور و فکر نہیں کرتے) پھر فرمایا اے سعد نماز بھی بولتی ہے اس کی صورت و خلقت ہے وہ لڑکتی ہے سعد نے کہا یہ سن کر میرا چہرہ متغیر ہو گیا۔ میں نے کہا یہ ایسی بات ہے کہ میں لوگوں کے سامنے کہہ نہیں سکتا۔ حضرت نے فرمایا سمجھا لوگ تو ہمارے شیعہ ہی ہیں جس نے نماز کو نہ پہچانا اس نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ فرمایا سعد کیا میں تمہیں قرآن کی آیت سناؤں۔ میں نے کہا ضرور فرمایا نماز بدکاری اور برے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے پس یہی کلام ہی تو ہے اور فحشاء و منکر کے مصداق عام لوگ ہیں اور ذکر اللہ سے مراد ہم ہیں اور ہم اکبر ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ فِي ذَاهِدَةٍ وَأَنْتُمْ عَلَى ظَهْرِ سَعْيٍ وَالشَّيْرُ يَكُمُ سَرِيعٌ

وَقَدْ رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يُبَيِّنَانِ كُلَّ جَبَدٍ وَيَقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ فَأَعَدُّوا الْجِهَارَ لِبَعْدِ الْمَجَازِ، قَالَ: فَتَمَّ الْمَقْدَادَيْنِ الْأَشَوْدَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا ذَا الْهَدْنَةِ؟ قَالَ: ذَا بَلَاغٍ وَأَنْقِطَاعٍ فَإِذَا التَّبَسَّتْ عَلَيْكُمُ الْغُتْنُ كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفِّعٌ وَمُجَاهِلٌ مُصَدِّقٌ وَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ الذَّلِيلُ يُدَلُّ عَلَى خَيْرٍ سَبِيلٍ وَهُوَ كِنَانٌ فِيهِ تَفْصِيلٌ وَبَيَانٌ وَتَحْصِيلٌ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ وَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ فَظَاهِرُهُ حُكْمٌ وَبَاطِنُهُ عِلْمٌ، ظَاهِرُهُ أَتَمُّ وَأَبْنَى وَبَاطِنُهُ أَعَمُّ، لَهُ نَجْوٌ وَعَلَى نَجْوِهِ نَجْوٌ لَا تُحْصِي عَجَائِبُهُ وَلَا تُبْلِي غَرَائِبُهُ فِيهِ مَصَابِيحُ الْهُدَى وَمَنَارُ الْحِكْمَةِ وَدَلِيلٌ عَلَى الْمَعْرِفَةِ لِمَنْ عَرَفَ الصِّفَةَ فَلْيَجْلُ جَالٍ بِصَرِّهِ وَلْيُتْلِجِ الصِّفَةَ نَظَرُهُ، يَسُجُّ مِنْ عَطْيٍ وَيَتَخَلَّصُ مِنْ شَيْبٍ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةَ قَلْبِ الْبَصِيرِ، كَمَا يَمْشِي الْمُسْتَبِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ، فَعَلَيْكُمْ بِحَسَنِ التَّخْلِصِ وَقِلَّةِ التَّرَبُّصِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم ہر دن کے گھر میں ہو تم سفر میں ہو اور نہایت تیزی سے سفر کر رہے ہو اور تم دیکھ رہے ہو کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئی چیز کو کہند بنا رہے ہیں اور ہر بعید کو قریب کرتے جا رہے ہیں اور وعدہ کئے ہوئے کو لارہے ہیں پس راستہ دور رہے اپنی کوششوں کو تیار رکھو۔

مقداد بن اسود نے پوچھا یا رسول اللہ ہر دن کیا ہے فرمایا وہ مبالغہ کا گھر ہے اور لذتوں کے قطع کرنے کی جگہ ہے پس جب فتنے تمہارے اوپر مشتبہ ہو جائیں اور تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم تشران کی طرت رجوع کرو وہ شفاعت کرنے والا بھی ہے اور مقبول الشفاعت بھی اور جو خدا کی طرف سے آیا ہے اس کی تصدیق کرنے والا۔

جس نے اس کو آگے رکھا وہ اسے جنت کی طرف لے گیا اور جس نے اسے پیچھے ڈالا تو وہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لے گیا وہ ایسا رہتا ہے کہ رہنمائی کرتا ہے بہترین نیکی کے راستہ کی طرف اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں حکم و تشابہ کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے جس میں احکام کی توضیح ہے اور علم کی تحصیل ہے وہ صاحبِ فضل ہے بکو اس نہیں ہے اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، ظاہر میں حکم قطع و فصل ہے اور باطن میں علم ظاہر اس کا نہایت خوش نما اور باطن بہت گہرا ہے تشران کے لئے کچھ ستارے ہیں (معانی تشران پر روشنی ڈالنے والے) اور ستاروں پر اور ستارے ہیں اس کے عجائب شمار

میں نہیں آتے اور اس کے غرائب کہنے نہیں ہوتے۔ وہ ہدایت کے چراغ ہیں اور حکمت کے منارے ہیں اور جس نے اس کی صفات کو پہچان لیا وہ اس کے لئے دلیلِ مغفرت بن گیا۔ پس لازم ہے کہ آنکھیں روشنی حاصل کریں جس کی نظر اس کی صفات تک پہنچ گئی اس نے ہلاکت سے نجات پائی اور دامِ سریب سے آزاد رہا احکام تشرانی میں غور و فکر کرنا قلبِ بصیر کی زندگی ہے اور وہ اس طرح ہدایت پاتا ہے جیسے تاریکی میں چراغ لے کر چلنے والا، پس تم کو چاہیے کہ شبہات سے الگ رہو اور ان شبہات کے پیدا ہونے کا انتظار کم کرو۔

۳۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الْعَزِيزَ الْجَبَّارَ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ كِتَابَهُ وَهُوَ الصَّادِقُ الْبَاطِلُ ، فِيهِ خَيْرٌ كُمْ وَخَيْرٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَ خَيْرٌ مِّنْ بَعْدِكُمْ وَخَيْرُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَا كُمْ مِّنْ يُخَيِّرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ لَتَجَبَّبْتُمْ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے عز و جبار نے تم پر اپنی کتاب نازل کی اور وہ سچا اور خیر پسند ہے اور اس میں تمہارے متعلق بھی خبر دی گئی ہے اور تم سے پہلوں کے متعلق بھی اور تم سے بعد والوں کے متعلق بھی۔ اگر کوئی تمہارے پاس آکر یہ خبریں بیان کرے تو کیا تم تعجب نہ کرتے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا أَوَّلُ وَآخِرُ عَلَى الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكِتَابُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ اُتْمَنِي ، ثُمَّ أَسْأَلُهُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَبِأَهْلِ بَيْتِي .

۴۔ ابو جارود سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت سب سے پہلے خدائے عز و جبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا اور خدا کی کتاب آئے گی اور میرے اہلبیت پھر میری امت ، میں ان سے پوچھوں گا کہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا کیا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ فِيهِ مَنَارُ الْهُدَى وَمَصَابِيغُ الدُّجَى فَلْيَجْلُ خَالِي بَصَرَهُ وَ يَفْتَحْ لِلنُّبِيَاءِ نَظْرَهُ فَإِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةٌ لِّقَلْبِ الْبَصِيرِ ، كَمَا يَتَمَشَّى الْمُسْتَنِيرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس مترن میں ہدایت کے منارے ہیں تاریکی کے لئے چراغ ہیں چاہے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیا حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بصیر کے لئے زندگی ہے اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلتا ہے جیسے تاریکی میں روشنی کے لئے چلتا والا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ فِي وَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَصْحَابُهُ : اَعْلَمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ هُدًى السَّهَارِ وَنُورُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی آگاہ ہو قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریکی میں اور بے پردہ کرنے والا ہے فقر و فاقہ سے۔

۷۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ : شَكَأَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَجَعًا فِي صَدْرِهِ فَقَالَ ﷺ : اسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ » .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے سیز کے درد کی شکایت کی فرمایا قرآن سے شفا حاصل کر، خدائے بزرگ رب برتر رات دن ہے قرآن شفا ہے اس مرض کے لئے جو سینوں کے اندر ہے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْخَشَابِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ وَالْخِلَافَةُ إِلَّا إِلَى آلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ أَبَدًا وَلَا إِلَى بَنِي أُمَيَّةَ أَبَدًا وَلَا فِي وَلَدِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ أَبَدًا وَذَلِكَ أَنْتُمْ تَبْذُؤُوا الْقُرْآنَ وَأَبْطَلُوا السُّنَنَ وَعَطَلُوا الْأَحْكَامَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْقُرْآنُ هُدًى مِنَ الصَّلَاةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْقَمَى وَاسْتِغَاةٌ مِنَ الْعَثَرَةِ وَنُورٌ مِنَ الظُّلُمَةِ وَضِيَاءٌ مِنَ الْأَحْذَانِ وَعِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ وَرُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَيَانٌ مِنَ الْغَيْبِ وَبَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ وَفِيهِ كَمَالُ دِينِكُمْ وَمَاعَدَلٌ أَحَدُ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا إِلَى النَّارِ .

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے واللہ امر امامت و خلافت رجوع نہیں ہوگا اولاد ابو بکر و عمر کی طرف کسی وقت بھی اور نہ بنی امیہ کی طرف کبھی اور نہ اولاد طلحہ و زبیر کی طرف کبھی اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا اور سنتوں کو باطل قرار دیا اور احکام کو معطل بنا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ قرآن منکرات سے بچانے والا ہے۔ اندھا پن امور شرع میں بیان کرنے والا ہے غلط کاریوں سے نجات دہندہ ہے ظلمت کفر میں نور ہے اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے اور ہلاکت سے بچانے والا ہے اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے فتنوں میں حق کا بیان ہے اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا۔ اس میں تمہارے دین کا کمال ہے جس نے مرد خدا سے تمہارا دوزخی ہے۔

۹۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْيَادٍ : عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنْ الْقُرْآنَ زَا جَرُوا أَمْرًا بِأَمْرٍ بِالْجَنَّةِ وَبَزَجَرُوا عَنِ النَّارِ .

۹۔ میں نے ابو عبد اللہ ﷺ سنا کہ قرآن نہیں کرتا ہے برے کاموں سے اور حکم دیتا ہے اچھے کاموں کا وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْكَافٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أُعْطِيَ السُّورَةُ الطَّوَلُ مَكَانَ التَّوْرَةِ وَأُعْطِيَ الْيُسُفُ مَكَانَ الْأَنْجِيلِ .

وَأَعْطَيْتُ الْمَنَانِي مَكَانَ الرَّبُّورِ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ ثَمَانُ وَسِتُونَ سُورَةً وَهُوَ مَبْعُوثٌ عَلَى سَائِرِ الْكُتُبِ وَالتَّوْرَةِ لِمُوسَى وَالْإِنْجِيلِ لِعِيسَى وَالرَّبُّورِ لِدَاوُدَ

۱۰۔ اور فرمایا رسول اللہ نے مجھے توریت کی بجائے بے سورے دیئے گئے ہیں اور انجیل کی جگہ دس سو آیتوں والے اور دو بار نازل ہونے والے زبور کی جگہ اور مجھے فضیلت دی گئی ہے ۶۸ مفصل سورے دے کر اور وہ تمام آسمان کتابوں پر حاوی ہیں یعنی موسیٰ کی توریت، عیسیٰ کی انجیل اور داؤد کی زبور۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: يَجِبُ، الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ مَنَظُورٍ أَلَيْدٍ صُورَةٍ قِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ قِيَمَةُ أَرْبَعِ أَصْنَافٍ: هَذَا الرَّجُلُ مِثْلًا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى التَّيْبِينَ يَقُولُونَ: هُوَ مِثْلًا، فَيُجَاوِزُهُمْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُعْتَرِفِينَ قِيَمَةً وَلَوْ: هُوَ مِثْلًا! حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ أَطَمَّكَ هَوَاجِرَهُ دَاسَهَرَهُ لَيْلَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَفُلَانُ بْنُ فَلَانٍ لَمْ أَطْعِمْهُ هَوَاجِرَهُ وَلَمْ أَشْهَرْ لَيْلَهُ فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَدْخَلْتُمُ الْجَنَّةَ عَلَى مَنْ أَرْزَلْتُمْ فَيَقُومُ فَيَسْمَعُونَهُ، فَيَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ: اقْرَأُوا اذْكُرُوا قَالَ: فَيَقْرَأُ وَيَرْقُو حَتَّى يَبْلُغَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِي هِيَ لَهُ فَيَنْزِلُهَا

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قرآن روز قیامت بہت اچھی صورت میں آئے گا جب مسلمانوں کی طرف سے گزرتا تو وہ کہیں گے کہ یہ ہم میں سے ہے پھر وہ وہاں سے انبیاء کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر ملائکہ مقررین کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ ہم میں سے ہے پھر وہ خدا کے سامنے آئے گا اور کہے گا۔ اے میرے رب فلاں بن فلاں کو میں نے دنیا میں دوپہر کی گرمی میں پیاسا رکھا اور رات کو جگایا ہے اور فلاں بن فلاں نے لوگرمی میں میرے احکام بھالانے کے لئے نہ تو پیاسا رہا اور نہ جاگا۔ خدا فرمادے گا میں ان کو موافق ان کے درجات کے جنت میں داخل کروں گا وہ کھڑے ہوں گے اور اس کے پیچھے چلیں گے وہ مومن سے کہے گا کہ تیرا ان کی آیت پڑھ اور ادر پر چل، امام نے فرمایا وہ پڑھے گا اور بلند ہوگا یہاں تک کہ ہر شخص اپنی منزلت کو پہنچ جائے گا اور وہاں قیام پذیر ہوگا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ الدَّوَابَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: دِهْوَانٌ فِيهِ النِّعَمُ وَدِهْوَانٌ فِيهِ الْحَسَنَاتُ وَدِهْوَانٌ فِيهِ السَّيِّئَاتُ فَيَقَابَلُ بَيْنَ دِهْوَانِ النِّعَمِ وَدِهْوَانِ الْحَسَنَاتِ فَتَسْتَقَرُّ النِّعَمُ غَامَةً الْحَسَنَاتِ وَتَبْقَى دِهْوَانُ السَّيِّئَاتِ

کو تاہی ہوئی ہے کیونکہ سب لوگ جو اعمال نیک کرتے ہیں ان میں یقیناً کو تاہی کرنے والے ہوتے ہیں۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَكَا مَتَيْنِ دَعَايَهُمَا ، قَالَ : «اللَّهُمَّ إِنَّ تَعَذُّ بَنِي قَاهِلٌ لِيَذْلِكَ أَنَا ، وَإِنْ تَغْفِرْ لِي قَاهِلٌ لِيَذْلِكَ أَنْتَ ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بدوی عرب کے گناہ دو کلمے کہنے پر بخش دیئے۔ اس نے کہا کہ یا اللہ اگر تو مجھے عذاب تو لو اس کا اہل ہے خدا نے اس کے گناہ بخش دیئے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ : عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ ، عَنْ عَمِيهِ ، عَنْ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : «يَا مَنْ دَلَّنِي عَلَى نَفْسِي وَدَلَّنِي قَلْبِي بِتَصَدِيقِهِ ، أَسْأَلُكَ الْآمَنَ وَالْإِيمَانَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

۹۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اے وہ جس نے اپنی ذات کی طرف مجھے ہدایت کی اور اس کی تصدیق کے لئے میرے دل کو نرم کیا میں تجھ سے دنیا و آخرت میں امن و ایمان کا سوال کرتا ہوں۔

۱۰۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليہ السلام فِي فَنَاءِ الْكُمْبَةِ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي قَاطِلَ الْقِيَامِ حَتَّى جَعَلَ مَرَّةً يَتَوَكَّأُ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِصَوْتٍ كَأَنَّهُ يَبْكُ : «يَا سَيِّدِي تَعَذُّ بَنِي وَحُبُّكَ فِي قَلْبِي ، أَمَا وَغَيْرُكَ لَيْزٌ فَعَلَّتْ لَنَجْمَعَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمٍ طَالَ مَا غَادَيْتُهُمْ فَيْكَةً .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین کو رات کے وقت دیکھا کہ وہ صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے ہیں اور قیام کو اتنا طول دیا کہ کبھی داہنے پیر پر کھڑے ہوتے تھے کبھی بائیں پر اور روتی ہوئی آواز سے فرما رہے تھے اے رب اے سردار کیا تو ایسی حالت میں مجھے عذاب دے گا جبکہ تیری محبت میرے دل میں ہے قسم تیری عزت کی اگر تو نے ایسا کیا تو میں ان لوگوں کے ساتھ جمع ہوں گا جن کو میں تیری محبت کی وجہ سے دشمن رکھتا تھا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَكْثَرَ مَا يُلْحِقُ بِهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى اللَّهِ بِحَقِّ الْخَمْسَةِ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ وَآمِرَ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ .

قَبْدَعِي يَا بَنِي آدَمَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْحِسَابِ قَبْتَعَدَ الْمُقْرَأَنُ أَمَامَهُ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ يَقُولُونَ: يَا رَبِّ أَنَا الْقُرْآنُ وَهَذَا عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ قَدْ كَانَ يُتَعَبُّ نَفْسَهُ يَتَلَاوَنِي وَيُطْبِلُ لَيْلَهُ يَتَرْتِيلُنِي وَتَقْبِضُ عَيْنَاهُ إِذَا تَهَجَّدَ فَأَرْضَاهُ كَمَا أَرْضَانِي قَالَ: يَقُولُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ عَبْدِي أَبْسَطُ يَمِينِكَ قَبْلَهُمَا مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ وَيَمْلَأُ مَالَهُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ، ثُمَّ يُقَالُ: هَذِهِ الْجَنَّةُ مُبَاحَةٌ لَكَ قَافِرًا وَاصْعَدَ فَإِذَا قَرَأَ آيَةً صَعِدَ دَرَجَةً .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ روز قیامت تین دفتر ہوں گے ایک نعمتوں کا دیوان ہوگا دوسرا احسانات کا اور تیسرا گناہوں کا ، نعمتوں اور احسانات کے دفتر میں مقابلہ ہوگا ، نعمتوں کی تعداد احسانات سے بڑھ جائے گی اور گناہوں کا دفتر بے مقابلہ رہے گا بس پکارا جائے گا اے ابن آدم مومن حساب کے لئے آ۔ قرآن اس کے پاس بہترین صورت میں آئے گا اور کچھ گاہے پر درگاہ میں قرآن ہوں اور یہ تیرا بندہ مومن ہے جس نے اپنے نفس کو تکلیف میں ڈالا۔ میری تلامذت کر کے اور طولانی رات گزارے۔ میری ترتیل میں تہجد کے وقت اس کی آنکھوں سے آنسو بہا کرتے تھے تو اس سے راضی ہو جیسے میں اس سے راضی ہوا خدا فرمے گا میرے بندے اپنا دوا ہٹا ہاتھ پھیلا ، پس اس کو رضوان خدا سے عزیز و جبار سے بھر دے گا۔ پھر کچھ گابایاں ہاتھ پھیلا اس کو اپنی رحمت سے بھر دے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا یہ جنت تیرے لئے مباح ہے پس اسے (قرآن کو) پڑھتا ہوا بلند درجہ پر پہنچے پس جب وہ آیت پڑھے گا تو وہ درجہ بلند حاصل ہوگا۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَبِيِّ ، جَمْعًا ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : لَوْ مَاتَ مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَمَاسْتَوْحِشْتُ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ الْقُرْآنُ مَعِيَ . وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَرَأَ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ ، يُكْرِمُهَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَمُوتَ .

۱۳۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے اگر مشرق و مغرب کے درمیان کے تمام لوگ مجائیس تو میں تنہا اسے دراستوش نہ ہوں گا اگر قرآن میرے ساتھ ہے چنانچہ جب حضرت مالک بن نویر الدین پڑھتے تھے تو اس کا تکرار کرتے تھے اور مرنے کے قریب نظر آتے تھے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ غَالِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا جَمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِذَا هُمْ يَشْخِصُ قَدْ أَقْبَلَ لَمْ يَرْقُطْ أَحْسَنُ صُورَةٍ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ وَهُوَ الْقُرْآنُ قَالُوا : هَذَا مِنَّا ، هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَأَيْنَا فَإِذَا انْتَهَى إِلَيْهِمْ جَارَهُمْ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى آخِرِهِمْ جَارَهُمْ

فَيَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ ، فَيَجُودُهُمْ كُلَّهُمْ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى الْمُرْسَلِينَ يَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ فَيَجُودُهُمْ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُونَ : هَذَا الْقُرْآنُ فَيَجُودُهُمْ [ثُمَّ يَنْتَهِيَ] حَتَّى يَقِفَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ : وَعِزِّي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا تُكْرِمَنَّ إِلَيَّ وَمَنْ أَكْرَمَكَ وَلَا هَيْئَتِي مَنْ أَهَانَكَ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ روز قیامت جب اولین و آخرین جمع ہوں گے تو ایک نہایت خوبصورت شخص نظر آئے گا ایسا حسین کہ اس سے بہتر دیکھا ہی نہیں گیا جب سون اس شخص کو جو در حقیقت قرآن ہو گا دیکھیں گے تو کہیں گے یہ ہم میں سے ہے جب ان سے آگے بڑھے گا تو شہداء اس کو دیکھیں گے جب وہ ان کے آخر میں پہنچے گا تو وہ کہیں گے یہ قرآن ہے وہ ان سب سے گزرتا ہوا مرسلین تک پہنچے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے پھر وہ ان سے گزرتا ہوا ملائکہ کی طرف آئے گا وہ کہیں گے یہ قرآن ہے یہاں سے چل کر وہ عرش کے داہنی طرف کھڑا ہو گا۔ خدا فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی اور ارتفاع مکان کی میں آج اس کی عزت کر دوں گا جس نے تیری عزت کی اور اس کی توہین کر دوں گا جس نے تیری توہین کی۔

دوسرا باب

فضیلت حامل قرآن

(باب ۲)

﴿فَضْلُ حَامِلِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ فِي أَعْلَى دَرَجَةٍ مِنَ الْأَدَمِيِّينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ فَلَا تَسْتَزِعِفُوا أَهْلَ الْقُرْآنِ حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ لِمَكَانًا عَالِيًا .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین اور تمام آدمیوں سے بلند درجہ پر ہیں پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو ان کے لئے خدا نے عزت و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَشَيْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْحَافِظُ لِلْقُرْآنِ الْعَامِلُ بِهِ مَعَ الشَّفَقَةِ الْكَرَامِ الْبَرَدَةِ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حافظ قرآن جو اس پر عمل کرنے والا بھی ہو۔ خدا کے صاحب کرامت اور نیکو کار پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

۳۔ وَیَسْأَلُوهُ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَاحِبُهُ فِي صُورَةٍ شَابِرٍ جَمِيلٍ شَاحِبِ الدَّوْنِ قَيِّمُولُهُ الْقُرْآنُ : أَنَا الَّذِي كُنْتُ أَشْهَرْتُ لِبَيْتِكَ وَأَطْعَمْتُ هَوَاجِرَكَ وَأَخَفَفْتُ رَهْقَكَ وَأَسَلْتُ دَمْعَتَكَ أَوَّلُ مَعَكَ حَبْنَمًا لَتَ وَ كُلُّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَأَنَا الْيَوْمَ لَكَ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَةٍ كُلِّ تَاجِرٍ وَسَبَّأْتُكَ كَرَامَةً [مِنْ] اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَبَشِّرْ ، قَبُولِي بِنَاجٍ قَبُولُصُ عَلَى رَأْسِهِ وَ يُعْطَى الْأَمَانُ يَمِينِهِ وَالْخُلْدُ فِي الْجَنَانِ يَسَارِهِ وَيُكْسَى حُلَّتَيْنِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : أَفَرَّ وَ أَزَقَهُ فَكُلَّمَا قَرَأَ آيَةً صَوَدَ دَرَجَةً وَيُكْسَى أَبَوَاهُ حُلَّتَيْنِ إِنْ كَانَ مُؤْمِنِينَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُمَا : هَذَا لِمَا عَلَّمْتُمَا الْقُرْآنَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن حاصل کر دوں روز قیامت اپنے پڑھنے والے کے پاس ایک نہایت خوبصورت جوان کی صورت میں آئے گا انداس سے کہے گا میں دس قرآن ہوں جس نے راتوں رات تجھے جگایا تھا اور گرم دن کی دوپہر میں تجھے پیاسا رکھا تھا اور تیرا عاب دہن خشک ہو گیا تھا تیرے آنسو بہہ رہے تھے جہاں تو جائے میں تیرے ساتھ جائوں گا ہر تاجر تجارت میں اپنے نفع میں لگا ہوا ہے اور میں ہر تاجر سے زیادہ تیرے نفع کے خیال میں ہوں اللہ کی رحمت تیرے شامل حال ہوگی پس تجھے خوشخبری ہو پھر ایک تلوخ تیرے سر پر لاکر رکھا جائے گا اور پر دانہ امان دہنے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ بہشت میں رہنے کا حکم پائیں ہاتھ میں ہوگا اور دو جنت کے حلے بریں ہوں گے اور اس میں سے کپا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور اوپر کے درجہ میں جا۔ جب آیت پڑھے گا تو اس کی روح بلند ہوگی اور اس کے والدین بھی دو حلے پہنے ہوں گے اگر مومن ہوں گے تو یہ کہا جائے گا یہ تیرے ہے اس کا کہ تم نے اپنے بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا۔

۴۔ ابْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ مِنْهَالِ الْقَصَابِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ هُوَ شَابٌّ مُؤْمِنٌ اخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَ دَمِهِ وَ جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَةِ وَ كَانَ الْقُرْآنُ حَجَبًا عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَقُولُ : يَا رَبِّ إِنَّ كُلَّ غَايِلٍ قَدْ أَصَابَ أَجْرَ عَمَلِهِ غَيْرَ عَامِلِي فَلْيَسِّغْ بِهِ أَكْرَمَ عَطَايَاكَ ، قَالَ : فَيَكْسُوهُ اللَّهُ الْعَرِيزُ الْجَبَّارُ حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَى الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ أَرْضَيْتَكَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ الْقُرْآنُ : يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ لَهُ فِيمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيُعْطَى الْأَمْنُ يَمِينِهِ وَالْخُلْدُ يَسَارِهِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ :

۱۱۔ داؤد رقی نے بیان کیا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو اکثر یہ دعا کرتے سنا یا اللہ واسطہ ان پانچ ذاتوں کا یعنی

رسول اللہ، امیر المؤمنین، فاطمہ ادرسن و حسین صلوات اللہ علیہم کا۔

۱۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَسْرَجِيِّ قَالَ : عَلَّمَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ دُعَاءَ وَ أَمَرَنَا أَنْ نَدْعُو بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ : اللَّهُمَّ إِنِّي نَعَمْتُكَ الْبُكَتُ بِحَاجَتِي وَأَنْزَلْتَ بِكَ الْيَوْمَ فَقْرِي وَمَسْكَنِي، فَإِنَّا [الْيَوْمَ] لِمَغْفِرَتِكَ أَرْجِي مِنِّي لِعَمَلِي وَلِمَغْفِرَتِكَ وَرَحْمَتِكَ أَوْسَعُ مِنْ دُنُوبِي فَتَوَلَّ قَضَاءَ كُلِّ حَاجَةٍ لِي بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهَا وَتَسْبِرْ ذَلِكَ عَلَيْكَ وَلَقَدْ قَرِي إِلَيْكَ فَإِنِّي لَمْ أَصِبْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا مِنْكَ وَلَمْ يَصْرِفْ عَنِّي أَحَدٌ شَرًّا قَطُّ غَيْرَكَ وَلَيْسَ أَرْجُو لِأَخْرَجِي وَدُنْيَايَ سِوَاكَ وَلَا يَوْمَ فَقْرِي [وَأَيُّومَ] يَغْرِدُنِي النَّاسُ فِي حَقَرَتِي، وَأُقْضَى إِلَيْكَ يَارَبِّ يَقْرِي .

۱۲۔ ابراہیم کشجی نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے یہ دعا تعلیم دی اللہ مکم دیا کہ روز جمعہ ہم دعا کریں یا اللہ میں نے اپنی حاجت کو تیری طرف رجوع کیلئے اور اپنی فقر و مسکنت کو آج تیری بارگاہ میں عرض کیلئے مجھے تیری مغفرت کہیں زیادہ ہے۔ پس اپنی قدرت سے تمام حاجتوں کو بر لا اور تیرے لئے یہ بہت آسان ہے اور میری احتیاج کو تیرے ہی طرف ہے تیرے سوا میں کسی اور سے نیکی پانے کی امید نہیں رکھتا۔ کوئی بھی مصیبت کو مجھ سے ہٹا نہیں سکتا۔ میں تیرے سوا دنیا دار آخرت میں کسی سے امید نہیں رکھتا اور محتاجی کے دن اور جب لوگ تنہا مجھے قبر کے سپرد کریں گے تیرے سوا میرا کون ہے میری احتیاج کو تیرے ہی طرف نہ ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ زَيْدِ الشَّافِعِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : ادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَقَالَ : وَاللَّهِمَّ ارْزُقْهُمْ صِدْقَ الْحَدِيثِ وَادَاءَ الْأَمَانَةِ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الصَّلَوَاتِ، اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ أَحَقُّ خَلْقِكَ أَنْ تَفْعَلَ بِهِمُ اللَّهُمَّ وَأَفْعَلَهُ بِهِمْ .

۱۳۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے فرمایا خداوند ان کو سچی بات کی توفیق دے اور امانت کی اور نمازوں کی حفاظت کی یا اللہ تیری مخلوق میں یہ کچھ کا زیادہ حقدار ہوں کہ ان کے ساتھ ایسا کرے یا اللہ ان کی حاجتوں کو پورا کر دے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ مَنْ عَلَيَّ بِالتَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَالتَّقْوَى بِإِلَيْكَ وَالرِّضَا بِقُدْرِكَ وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِكَ، حَتَّى لَا

أُحِبُّ تَعْجِيلَ مَا أُخْشِرْتُ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۱۴۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا یا اللہ اپنے اور توکل کرنے کا مجھ پر احسان کر اور یہ کہ میں اپنے کو تیری مرضی کے حوالے کر دوں تیری قدرت سے اور تیرے امر کا اس حد تک ماننے والا ہوں کہ جو امر تیری مشیت میں تاخیر سے ہو یا وہی جلدی نہ کروں اور جس میں تو جلدی چاہے اس میں میں تاخیر کروانہ رکھوں اسے تمام عالموں کو پالنے والے۔

۱۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَجِيمٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ: وَرَبِّ لَا تُكَلِّبْنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةً عَيْنٍ أَبَدًا، لَا أَقْلَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ، قَالَ: فَمَا كَانَ يَأْتِرَعُ مِنْ أَنْ تَحْدَرَ الدَّمُوعُ مِنْ جَوَانِبِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ إِنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى وَكَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ أَقْلَ مِنْ طَرَفَةِ عَيْنٍ فَأَحْدَثَ ذَلِكَ الذَّنْبَ قُلْتُ فَبَلَّغَ بِهِ كُفْرًا. أَصْلَحَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: لِأُولَئِكَ الْمَوْتُ عَلَى تِلْكَ الْخَالِ هَلَاكٌ.

۱۵۔ ابن ابی یعفور نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے اے میرے رب میرے نفس کو آن واحد کے لئے بھی میرے اوپر نہ چھوڑ نہ کم مدت نہ زیادہ اس کے ساتھ ہی حضرت کے آنسو ریش مبارک کے چاروں طرف بہنے لگے پھر مجھ سے متوجہ ہو کر فرماتے لگے اے ابن یعفور یونس بن حتی کے نفس کو اللہ نے ان کے اوپر چھوڑ دیا تھا ایک آن واحد کے لئے لہذا ان سے گناہ سرزد ہو گیا میں نے کہا یہ بات تو کفر تک پہنچی۔ فرمایا نہیں اگر فوراً توبہ نہ کرتے اور اسی حال میں مر جاتے تو ان کے لئے باعث ہلاکت ہوتا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، خَالِدِ بْنِ رَقْمَةَ، قَالَ: أَتَى جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْبُدَنِي يَوْمًا وَ لَيْلَةً حَقَّ عِبَادَتِي فَأَرْفَعْ يَدَيْكَ إِلَيَّ وَقُلْ: وَاللَّهِمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خَلْقِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهَى لَهُ دُونَ عِلْمِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَمَدَ لَهُ دُونَ مَشِيئَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِفَائِلِهِ إِلَّا بِإِضَاكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْعَمَلُ كُلُّهُ وَلَكَ الْفَعْلُ كُلُّهُ وَلَكَ الْبَهَاءُ كُلُّهُ وَلَكَ النُّورُ كُلُّهُ وَلَكَ الْغِيَاةُ كُلُّهَا وَلَكَ الْجَبَرُوتُ كُلُّهَا وَلَكَ أَلْفَ طَمْغَةٍ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّهُ تَبَّ كُلُّهَا وَلَكَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا وَلَكَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كُلُّهُ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَبِيرُ كُلُّهُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأُمُورُ كُلُّهُ عِلَايَتُهُ وَبِرَّهِ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أَبَدًا، أَنْتَ حَسَنُ الْبَلَاءِ، حَلِيلُ النَّوَاءِ، سَابِغُ النِّعَاءِ، عَدْلُ الْقَضَاءِ.

جَرَبِلَ الْمَطَا ، حَسَنَ الْآلَاءِ إِلَهُ [مَنْ] فِي الْأَرْضِ وَإِلَهُ [مَنْ] فِي السَّمَاءِ ، اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِي السَّبْعِ
الشَّذَائِدِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَرْضِ الْيَمَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ طَائِفَةُ الْعِبَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ سَعَةُ الْبِلَادِ وَلَكَ الْحَمْدُ
فِي الْجِبَالِ الْأَوْتَارِ وَلَكَ الْحَمْدُ فِي اللَّيْلِ إِذَا تَغَشَّى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي
الْآخِرِ وَالْأُولَى وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْمَنَابِي وَالْفُرَاقِ الْعَظِيمِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعاً
قَبَضَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَتَبَارَكْتَ وَتَقَدَّسَتْ خَلَقَتْ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرِكَ وَ
قَهَرَتْ كُلَّ شَيْءٍ بِعَزَّتِكَ وَعَلَوَتْ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ بِإِذْنِكَ وَغَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ بِقُوَّتِكَ وَابْتَدَعَتْ كُلَّ
شَيْءٍ بِحِكْمَتِكَ وَعِلْمِكَ وَبَعَثَتْ الرُّسُلَ بِكُنُيُكَ وَهَدَيْتَ الصَّالِحِينَ بِإِذْنِكَ وَأَيَّدْتَ الْمُؤْمِنِينَ بِنَصْرِكَ
وَقَهَرْتَ الْخَلْقَ بِسُلْطَانِكَ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ، لَا تَمُدُّ غَيْرَكَ وَلَا تَنْشَأُ إِلَّا بِإِثَارِكَ
وَلَا تَرْغَبُ إِلَّا إِلَيْكَ ، أَنْتَ مَوْضِعُ شُكْوَانَا وَمُسْتَهْي رَغْبَانَا وَمَلِيكُنَا .

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ رسول اللہ کے پاس جبریل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم رات

دن میری پوری عبادت کرنا چاہتے ہو تو اپنے دونوں ہاتھ میری طرف اٹھاؤ اور کہو یا اللہ تیرے لئے حمد ہے ہمیشہ ہمیشہ
تیری ہمیشگی کے ساتھ ہے اور تیرے لئے حمد ہے جس کی انتہا نہیں بغیر تیرے علم کے اور تیرے لئے وہ حمد ہے جس کے لئے
حد نہیں بدوں تیری مشیت کے تیرے ہی لئے وہ حمد ہے جس کی جزا حمد کرنے والے کے لئے تیری مرضی کے علاوہ کچھ نہیں پوری
پوری حمد تیرے ہی لئے ہے اور مہلک احسان تیرے ہی لئے ہے خیر تیرے ہی لئے ہے عزت و جبروت و عظمت پوری پوری تیرے ہی لئے ہے دنیا و آخرت
کل تیرے ہی قبضہ میں ہے دن اور رات بننے والا تو ہی ہے مخلوق سب تیری ہے نیکی تیرے ہاتھ میں ہر امر کا ظاہر باطن باز
گشت تیری ہی طرف ہے تیرے لئے اچھی آزمائش ہے تو جلیل شان والہ ہے اور نعمتوں کا بخشنے والا اور حکم میں انصاف کرنے
والا ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے تیری نعمتیں سب اچھی ہیں زمین کا خدا بھی تو ہی ہے اور آسمان کا بھی یا اللہ سات
آسمانوں میں اور زمین میں اور اس کے گہواروں میں تیرے ہی لئے حمد ہے اور بندوں کی طاقت کے بقدر حمد تیرے ہی
لئے ہے اور شہروں کی گنجائش کے بقدر حمد تیرے ہی لئے ہے اور مقبوضہ پہاڑوں میں بھی تیری ہی حمد ہے رات کی
تاریکی اور دن کی روشنی میں اور تیرے ہی لئے حمد ہے دنیا و آخرت میں تیرے ہی لئے حمد ہے سورۃ فاتحہ اور قرآن عظیم
میں تو قابل تسبیح اور لائق حمد ہے اور تمام زمین روز قیامت تیرے قبضے میں ہوگی اور آسمان پٹے ہوئے یہ قدرت میں ہیں
گے تو قابل تسبیح اور بلند و برتر ہے اس سے کہ تیرا کوئی شریک ہو لے ذات پاک تیرے سوا ہر شے ہلاک ہونے والی ہے
اے رب تو قابل تسبیح ہے بلند و برتر ہے مبارک ذات ہے پاکیزگی واللہ ہے تو نے ہر شے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور
اپنی عزت کی بنا پر ہر چیز پر غالب آیا اور قوت سے ہر شے سے بلند ہوا اور ہر شے پر غالب آیا اور اپنی حکمت سے

ہر شے کو ایجاد کیا اور اپنی کتاب کے ساتھ اپنے رسولوں کو بھیجا اور اپنے ان سے صالحین کو ہدایت کی اور اپنی نعمت سے اہل ایمان کی مدد کی اور اپنی قوت سے تمام مخلوق کو زیر کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو وعدہ لا شرک ہے ہم تیرے غیر کی عبادت نہیں کرتے اور سوائے تیرے کسی سے سوال نہیں کرتے اور تیرے سوا کسی سے رغبت نہیں ہماری شکایت تجھ ہی سے ہے اور ہماری رغبت کی تو ہی انتہا ہے اور تو ہی ہمارا معبود مالک ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ [إِلَى] أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْتِذَاءً مِنْهُ : يَا مُعَاوِيَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَشَكَى الْإِثْمَ ، عَلَيْهِ فِي الْجَوَابِ فِي دُعَائِهِ فَقَالَ لَهُ : أَيْنَ أَنْتَ عَنِ الدُّعَاءِ السَّرِيعِ الْإِجَابَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : قُلِي : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ الْأَجَلِيِّ الْأَكْرَمِ الْمُخْزُونِ الْمَكْنُونِ التَّوَالِحِيِّ الْبَرَّهَانِ الْمُبِينِ الَّذِي هُوَ نُورٌ مَعَ نُورٍ وَنُورٌ فِي نُورٍ وَنُورٌ عَلَى نُورٍ وَنُورٌ قَوْقُ كُلِّ نُورٍ وَنُورٌ بَيْنِي يَوْمَ كُلِّ ظُلْمَةٍ وَيَكْسِرُ يَوْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَكُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَكُلِّ جَبْتٍ أَرْعَسٍ ، لَا يَحْرُقُ يَوْمَ أَرْضٍ وَلَا تَقُومُ يَوْمَ سَمَاءٍ وَيَأْمَنُ يَوْمَ كُلِّ خَائِبٍ وَيَبْطُلُ يَوْمَ يَحْرُ كُلِّ سَاحِرٍ وَيَقْبِي كُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ كُلِّ حَايِدٍ وَيَتَصَدَّقُ لِعِظَمِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِيلُ يَوْمَ الْفَلَكَ جَمِينَ تَشْكَلُهُ يَوْمَ الْمَلَكِ فَلَا يَكُونُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَهُوَ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَعْظَمُ الْأَجَلِيُّ الْأَجَلِيُّ الشُّرُ الْأَكْبَرُ الَّذِي سَمَّيْتَ يَوْمَ تَقْسَكَ وَاسْتَوَيْتَ يَوْمَ عَلَى عَرْشِكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ وَعَلَى عَائِشَةَ وَآلِ عَائِشَةَ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا .

۱۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معاویہ بن عمار سے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک شخص امیر المؤمنین کے پاس آیا اور اپنی دعا کی اجابت کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو کہاں ہے آئیں تجھے سریع الاجابت دعا بتاؤں۔ کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم سے جو عظیم و اجل و اکرم ہے خواندہ کمندوں ہے نور حق ہے روشن و میل ہے نور ہے جس کے ساتھ نور ہے اور نور سے نور پیدا ہوا اور نور میں نور ہے اور وہ نور سب نوروں سے بالاتر ہے اور اس نور سے ہر تاریکی روشن ہو گئی اور ہرستی ٹوٹ کر رہ گئی ہے ہر شیطان رائدہ درگاہ ہے اور ظالم و جاہل کا نور ٹوٹ گیا ہے اور بغیر اس کے زمین قرار نہیں پاسکتی اور آسمان قائم نہیں رہ سکتا ہر خوف زدہ اس سے امن پاتا ہے اور ہر ساحر کا سحر اسی سے باطل ہوتا ہے اور ہر سرکش کی سرکشی اور ماسد کا حسد دور ہوتا ہے اور ہر بد بخت شگافتہ ہوتے اور درویشی کو نہیں ڈر سکتا جب مولیٰ فرشتہ اس کا نام لے دے اس کا نام سب سے عظمت والا ہے اور صاحب جلال ہے نور اکبر ہے جو نور ہے دنیا نام رکھا ہے اور اس سے اپنے غرض پر قاضی ہے اور تجھے دلانا ہوں واسطہ محمد و آل محمد کا اور سوال کرتا ہوں تجھ سے

که رحمت نازل کر محمد و آل محمد برادر میری فلاں حاجت برلا-

١٨- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَلْبِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ قَالَ: أَمَلْتُ عَلَى هَذَا الدُّعَاءِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ جَامِعٌ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. تَقُولُ بَعْدَ حَمْدِ اللَّهِ وَالْتِئَاءِ عَلَيْهِ:

اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الرَّحِيمُ الْغَفَّارُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ شَدِيدُ الْحِسَابِ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمُبِيعُ الْقَدِيرُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الشَّكُورُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمِيدُ الْمَجِيدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْخَنَّاسُ الْمَنَّانُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الدُّيَّانُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْجَوَادُ الْمَاجِدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَائِبُ الشَّاهِدُ وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
وَأَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْتَ وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ، رَبَّنَا وَجْهَكَ
أَكْرَمَ الْوُجُوهِ وَجْهَكَ خَيْرَ الْجِهَاتِ وَعَظِيمَتَكَ أَفْضَلَ الْعَطَايَا وَأَهْنَأَهَا طُعَامَ رَبَّنَا فَشْكُرُكَ وَنُصْنُ
رَبَّنَا فَتَغْفِرْ لِمَنْ شِئْتَ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ [بَيْنَ] وَتَكْشِفُ السُّوءَ وَتَقْبِلُ التَّوْبَةَ وَتَعْفُو عَنِ الذُّنُوبِ لَا
تُجَازِي أَيْدِيكَ وَلَا تُحْصِي نِعْمَتَكَ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلٌ فَاقِلْ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ
فَرَجَهُمْ وَرَوْحَهُمْ وَرَاحَتَهُمْ وَسُرُورَهُمْ وَأَذِقْنِي طَعْمَ فَرَجِهِمْ وَأَهْلِكَ أَعْدَاءَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَ
آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ وَتَسْتَبِي بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ وَبَارِكْ لِي فِي الْمَحَبَاتِ وَالْمَوَاقِفِ وَالشُّعُورِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ وَسَلِّمْ لِي عَلَى الصِّرَاطِ وَاجْزِنِي عَلَيْهِ وَارْزُقْنِي عِلْمًا نَافِعًا وَبَقِيَّةً صَادِقًا وَتَقَى وَبِرًا وَوَرَعًا
وَخَوْفًا مِنْكَ وَفَرَقًا ^(١) بَيْنِي مِنْكَ زُلْمِي وَلَا يَبَاعِدْنِي عَنْكَ وَأَحْبِبْنِي وَلَا تَبْغِضْنِي وَتَوَلَّنِي وَلَا تَخْذَلْنِي وَ
أَعْطِنِي مِنْ جَمِيعِ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَجْزِنِي مِنَ السُّوءِ كُلِّهِ بِحَدِّهِ ^(٢)

أَوْرَأَ وَاصْعَدُ دَرَجَةً : ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : هَلْ بَلَّغْتَنَاهُ وَارْضَيْنَاكَ فَيَقُولُ : نَعَمْ . قَالَ : وَمَنْ قَرَأَهُ كَبِيرًا وَتَعَاهَدَهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْ شِدَّةٍ وَحَفَظَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجْرَ هَذَا مَرَّتَيْنِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مومن برسات جو انی قرآن پڑھے گا قرآن اس کے گوشت و خون میں داخل ہو جائے گا اور خدا اس کو اپنے برگزیدہ پیغمبروں کے ساتھ رکھے گا اور قرآن اس کو روز قیامت عذاب سے روکنے والا بن جائے گا اور کہے گا اے میرے رب ہر عمل کرنے والا اپنے اجر کو پہنچ گیا سو اے مجھ پر عمل کرنے والے کے پس اس کو بہترین بخشش عطا کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے درجے پہنائے گا اور اس کے سر پر تاج کرامت رکھے گا آیا ہم نے تجھے راضی کر دیا قرآن کہے گا اے میرے رب میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ چاہتا ہوں پس خدا اس کو اس کے ہاتھ ہاتھ میں دے گا اور خدا کو بایں ہاتھ میں پھر وہ داخل جنت ہو گا اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور بلند درجہ حاصل کر قرآن سے کہا جائے گا ہم نے حق پورا کر دیا اور تجھے راضی کر دیا وہ کہے گا ہاں ، خدا کہے گا جو قرآن کو زیادہ پڑھے گا اور اس کو یاد کرنے میں تکلیف اٹھائے گا تو خدا اس کو روز ہر اجر کرامت عطا فرمائے گا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، وَحَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَابِ جَمِيعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ بِالنَّخْشِ فِي السِّتْرِ وَالْعَلَانِيَةِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَإِنَّ أَحَقَّ النَّاسِ فِي السِّتْرِ وَالْعَلَانِيَةِ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ لَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا حَامِلُ الْقُرْآنِ تَوَاصَعَ بِهِ يَرْفَعَكَ اللَّهُ وَلَا تَعَزَّزْ بِهِ فَيَذَلَّكَ اللَّهُ ، يَا حَامِلُ الْقُرْآنِ تَزَيَّنْ بِهِ اللَّهُ يُزَيِّنَكَ اللَّهُ [بِهِ] وَلَا تَزَيَّنْ بِهِ لِلنَّاسِ فَيُشِينَكَ اللَّهُ بِهِ ، مَنْ حَتَمَ الْقُرْآنَ وَكَانَتْ أُمُّ دُرَجَةٍ السُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنبَيْهِ وَلَيْكَتْهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ وَمَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ قَدْوَلُهُ لَا يَجْهَلُ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ عَلَيْهِ وَلَا يَغْضَبُ فِيمَنْ يَغْضَبُ عَلَيْهِ وَلَا يَجِدُ فِيمَنْ يَحِدُّ وَلَيْكَتْهُ يَغْفُو وَيَصْفَحُ وَيَغْفِرُ وَيَحْلُمُ لِنِعْمَتِهِ الْقُرْآنِ وَمَنْ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ فَقَطَّنَ أَنْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أُوْتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُوْتِيَ فَقَدْ عَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللَّهُ وَحَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللَّهُ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ظاہر و باطن میں خشوع کے لئے زیادہ حق دار حامل قرآن ہے اور سب سے زیادہ مستحق ظاہر و باطن میں ممتاز دروزہ کے لئے حامل قرآن ہے پھر بلند آواز سے کہا جائے گا اے حامل قرآن قرآن کے ذریعے سے توفیق کر اللہ تبارک و تعالیٰ بلند کرے گا اور قرآن کے ذریعے سے ذمی و عورت نہ چاہو ورنہ اللہ تمہیں ذلیل کر دے گا۔ اے حامل قرآن رضائے الہی کے لئے اپنی آرائش قرآن سے کر اللہ اس سے تیری زینت کرے گا لوگوں کے لئے اس سے زینت کے خواستگار نہ بنو ورنہ اللہ تمہیں عیب و آفتادے گا جس نے قرآن حتم کیا گویا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں

يَمْنَعُ الشَّاجِرَ مِنْكُمْ الْمَشْغُولَ فِي سُوقِهِ إِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَنْ لَا يَنَامَ حَتَّى يَقْرَأَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَكَتَبَ لَهُ مِنْ مَكَانِ كُلِّ آيَةٍ يَقْرَأُهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ يُمْحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تاجر کو جو بازار میں مشغولیتوں میں ہو کیا چیز اس کو روکنے والی ہے کہ جب گھر آئے تو سونے سے پہلے قرآن کا ایک سورہ پڑھے اس کے نام پر ہر آیت کی قرأت پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ محو ہوں گے۔

۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاتِهِ قَائِمًا يَكْتُبُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةً حَسَنَةً فَإِذَا قَرَأَهَا فِي غَيْرِ صَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ . وَإِنْ تَمَتَّعَ الْقُرْآنَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةً . وَإِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ لَيْلًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَإِنْ خَتَمَهُ نَهَارًا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْحَفَظَةُ حَتَّى يُمِيسَ وَكَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ وَكَانَ خَيْرًا لَهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ قُلْتُ : هَذَا لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ ؟ قَالَ : يَا أَخَا بَنِي أَسَدٍ إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ مَا جِدَّ كَرِيمٌ ، إِذَا قَرَأَ مَا مَعَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ ذَلِكَ

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے جو کوئی کتاب خدا کی ایک آیت کھڑے ہو کر پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے سو حسنة لکھے جائیں گے اور جب علاوہ نماز کے پڑھے تو اللہ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور جو قرآن کو سننے تو اللہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اگر ختم قرآن رات کو کرے گا تو ملائکہ صبح تک درود اس پر بھیجیں گے اور اگر دن میں ختم کرے گا تو شام تک فرشتے اس کی حفاظت کریں گے اور اس کی دعا قبول ہوگی زمین سے آسمان تک اس کے لئے نیک ہوگی۔ میں نے کہا قرآن پڑھنے والے کے لئے اتنا ثواب ہے اور نہ پڑھنے والے کے لئے کیا ہے فرمایا اے بھائی بنی اسد اللہ جو اد ہے، بزرگ ہے کریم ہے اگر کوئی اتنا پڑھے جتنا اس کو یاد اللہ اس کو بھی اتنا ہی ثواب دیتا ہے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍ أَلَةَ الْأَنْبِيَةِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرَ ، وَخَتَمَهُ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ ، كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ وَالْحَسَنَاتِ مِنْ أَوَّلِ جُمُعَةٍ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا إِلَى آخِرِ جُمُعَةٍ تَكُونُ فِيهَا وَإِنْ خَتَمَهُ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ فَكَذَلِكَ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے جو کوئی مکہ سے جمعہ تک قرآن ختم کر دے یا اس سے کم و بیش ایام میں مگر ختم جموں تک برابر حنات لکھے جلتے رہیں گے اور اگر اور ایام میں تمام کو یہ تیب بھی اسی طرح ثواب ملے گا (اگرچہ کم ہو)

۵۔ 'عَمْرِئُ يَعْنِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعاً عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَعْنِي الْحَلِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَ مَنْ قَرَأَ خَمْسِينَ آيَةً كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَ مَنْ قَرَأَ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَ مَنْ قَرَأَ مِائَتَيْنِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِينَ وَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْفَائِزِينَ وَ مَنْ قَرَأَ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُجْتَنِبِينَ وَ مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قَنْطَارٌ مِنْ تَيْلٍ - الْقَنْطَارُ خَمْسَةُ عَشَرَ أَلْفَ وَمِثْقَالٌ مِنْ ذَهَبٍ وَالْمِثْقَالُ أَرْبَعَةُ وَعِشْرُونَ بَرَاغِطاً - أَصْفَرُهَا مِثْلُ حَبْلِ أَحَدٍ وَ أَكْبَرُهَا مِائَتِينَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو ایک رات میں دس آیتیں پڑھے گا اس کو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا اس کو ذاکرین میں لکھا جائے گا اور جو سو پڑھے گا اسے وہ قانتین میں محسوب ہوگا دو سو پڑھنے والا خاشعین میں تین سو پڑھنے والا فائزین میں ہوگا پانچ سو پڑھنے والا مجتہدین میں ہوگا ایک ہزار پڑھنے والے کے لئے تیکوں کا قنطار ہوگا اور قنطار پندرہ ہزار مثقال کا ہوگا سونے کا (اصطلاحاً) اور مثقال ۴۸ قرطاع کا ہوگا اور وہ چھوٹے سے چھوٹا کوہ احد کی برابر ہوگا اور بڑے سے بڑا اتنا کہ آسمان سے زمین تک پھر ہو مطلب یہ ہے کہ اس کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَ عَمْرِو بْنِ يَعْنِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو، جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ : وَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ - قَالَ : مَنْ اسْتَمَعَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةٌ وَمَعَاجِنُ سِتَّةٍ وَدَفَعَ لَهُ دَرَجَةٌ وَ مَنْ قَرَأَ نَظْرًا مِنْ غَيْرِ صَوْتٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ حَسَنَةٌ وَمَعَاجِنُ سِتَّةٍ وَدَفَعَ لَهُ دَرَجَةٌ وَ مَنْ تَعَلَّمَ مِنْ حَرْفٍ ظَاهِرًا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَعَاجِنُ عَشْرِ سِتِّينَ وَدَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ قَالَ : لَا أَقُولُ بِكُلِّ آيَةٍ وَلَكِنْ بِكُلِّ حَرْفٍ : بَاءٌ أَوْ تَاءٌ أَوْ مِيمَةٌ قَالَ : وَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا ظَاهِرًا [وَهُوَ جَالِسٌ فِي صَلَاةٍ] كُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِدِ حَسَنَةٍ وَمَعَاجِنُ خَمْسِينَ سِتَّةٍ وَدَفَعَ لَهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً وَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا وَهُوَ قَائِمٌ فِي صَلَاةٍ كُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ

مِائَةِ حَسَنَةٍ وَمِئَاتَيْنِ سَبْعِينَ وَرَفَعَ لَهُ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ حَنَمَهُ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ مُؤَخَّرَةٌ أَوْ مُعَجَّلَةٌ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ حَنَمَهُ وَكُلُّهُ ؟ قَالَ : حَنَمَهُ كُلُّهُ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو کتاب کے ایک حرف کو کان لگا کر سنے۔ بغیر قرأت تو اللہ اس کے نام ایک حسنة لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور جو بغیر پڑھے صرف نظر کرے اللہ ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو کوئی کسی کو قرآن کا ایک حرف پڑھائے تو اللہ اس کے نام پچاس نیکیاں لکھتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے فرمایا میں نہیں کہتا کہ ہر آیت کے بدلے میں بلکہ ہر حرف بیات کے بدلے میں اور یہ بھی فرمایا جو کوئی ایک حرف کو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو اللہ اس کے لئے پچاس حسنة لکھتا ہے اور پچاس گناہ محو کرتا ہے اور پچاس درجہ بلند کرتا ہے اور جو ایک حرف کھڑے ہو کر نماز میں پڑھے تو اللہ ہر حرف کے بدلے سو حسنة لکھتا ہے اور سو گناہ محو کرتا ہے اور سو درجہ بلند کرتا ہے۔ اور جو قرآن ختم کرے بدیر یا جلدی۔ تو اس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں پورا قرآن ختم کرے۔ فرمایا ہاں پورا۔

۷۔ مَنصُورٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ع يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَنَمَ الْقُرْآنَ إِلَى حَبْتٍ تَعْلَمُ .

۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم قرآن کا ثواب ہے اس شخص کے لئے جس نے جتنا یاد کیا ہے اسے وہاں تک پڑھے۔

آکھواں باب

قرآن کا پڑھنا مصحف میں

(بَابُ ۸)

﴿قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُسْخَفِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع

قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمُسْخَفِ مُتَتِّعٍ بِبَصَرِهِ وَخَفِيفَ عَنِ الْوَلَدِیْوَ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا فَرَيْنِ .

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے جو آن کو دیکھ کر پڑھے اس کی آنکھوں کو فائدہ پہنچے اور اس کے والدین پر

تخفیف عذاب ہوگی اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۲۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّرِيرِ ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّهُ لَيُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ مُصْحَفٌ يَطْرُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدِ الشَّيَاطِينِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ گھر میں قرآن ہو تاکہ اس کی وجہ سے شیاطین کو اس گھر سے دور کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ثَلَاثَةٌ يَشْكُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا يُصَلِّي فِيهِ أَهْلُهُ ، وَعَالِمٌ بَيْنَ جُهَاثٍ وَمُصْحَفٍ مَعْلَقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْعُبَارُ لَا يَقْرَأُ فِيهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی اور وہ غیر آباد مسجد میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہوا اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن جو گرد آلود ہو اور اس کو کوئی نہ پڑھے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعَدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانَا كَافِرَيْنِ .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي أَحْفَظُ الْقُرْآنَ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي فَأَقْرَأُهُ عَلَى ظَهْرِ قَلْبِي أَفْضَلُ أَوْ أَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : بَلَى أَقْرَأُهُ وَأَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ فَهُوَ أَفْضَلُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ ؟

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں دل ہی دل میں قرآن پڑھ لیتا ہوں پس

آیا اس طرح پڑھنا افضل ہے یا قرآن میں دیکھ کر پڑھنا افضل ہے فرمایا دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن پر نظر کرنا عبادت ہے۔

نواں باب خوش الحسانی سے قرآن پڑھنا

۹ ((باب))

﴿تَرْبِيلُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ الْحَسَنِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ وَتَرْتِلُ الْقُرْآنَ تَرْبِيلاً ﴾ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : بَيِّنَةُ بَيِّنَاتٍ وَلَا تَنْهَى هَذَا التَّعْرِيفَ وَلَا تَنْهَى تَتْرَأُ الْمِثْلَ وَلَكِنْ أَقْرَعُوا قُلُوبَكُمْ الْقَاسِيَةَ وَلَا يَكُنْ هُمْ أَحَدُكُمْ آخِرَ السُّورَةِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ الفاظ کو واضح طریق سے ادا کرو اور شاعروں کی طرح برعایت وزن اور لفظی آرائش کے لئے جلدی سے نہ پڑھو اور نہ رمل (جوہر) پر آگندہ کی طرح دیوزنیت تحت میں کام آئیں، الفاظ کو پر آگندہ نہ کرو۔ بلکہ اس طرح پڑھو کہ تمہارے سخت دل نرم ہو جائیں اور اس طرح نہ پڑھو کہ سننے والے یہ چاہنے لگیں کہ کب تمہارا پڑھنا ختم ہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْقُرْآنَ نَزَلَ بِالْحُزَنِ فَاقْرَؤُوهُ بِالْحُزَنِ .

۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن عزم کے ساتھ نازل ہوا ہے یعنی اس کو پڑھ کر انسان کو شکر آخرت لاحق ہوتی ہے پس قرآن کو دل گداز لہجے میں پڑھو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِالْحَنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِنَّا كُمْ

عَبْدُ اللَّهِ

کے وجہ

عَبْدُ اللَّهِ
بَيْنَ جُهْدِسید حبیب
جو گداز لہجہراشد ، عَنْ
بَيْنَ وَلَوْ كَانَا

نیف کرتا ہے

لَهُ بِنَ جَلَّةٍ
فِي فَدَاكَ إِنِّي

فَقَالَ لِي : بَلَدِ

پڑھ لیتا ہوں پس

وَالْحَوَنَ أَهْلِ الْفِسْقِ وَ أَهْلُ الْكِبَائِرِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِي أَقْوَامٌ يُرْجِعُونَ الْقُرْآنَ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْجِ وَالرُّهْبَانِيَّةِ ، لَا يَجُوزُ تَرْاقِبَتَهُمْ فَلَوْبِهِمْ مَقْلُوبَةٌ وَقُلُوبٌ مَنْ يُعْجِبُهُ شَأْنُهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجہ اور ان کی آوازیں پڑھو اور بجا و اپنے کو بدکاروں اور گنہگاروں کے لہجہ سے یعنی گویوں، غزل سراؤں وغیرہ کے لہجوں سے میرے بعد کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ قرآن کو راگ کی طرح آواز کے الٹ پھیر کر شکاری کے ساتھ پڑھیں گے یا نور خوانوں کی طرح یا ترک دنیا والوں کے ٹمگین لہجہ میں اور ان کا یہ پڑھنا بارگاہِ الہی میں مقبول نہیں، ان کے دل الٹ چکے ہیں اور ان کے دل بھی جن کو ان کی یہ ممنوع قرأت پسند ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : ذَكَرْتُ الصَّوْتُ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام كَانَ يَقْرَأُ قُرْبًا مَرِيئًا الْعَارَ فَصِمَقَ مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ وَإِنْ الْإِمَامَ لَوْ أَظْهَرَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَمَّا اخْتَمَلَهُ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهِ قُلْتُ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحْمِلُ النَّاسَ مِنْ خَلْفِهِ مَا يُطِيقُونَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علی نقیؑ کے سامنے حسن صوت اور اس کے اثرات کا ذکر کیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب قرآن پڑھتے تھے تو کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ادھر سے گزرنے والا آپؑ کی خوش الحانی سے بہ ہوش ہو جاتا تھا اور اگر امام اس کے متعلق کوئی چیز ظاہر کرتے تو لوگ اس کی خوبی کا تاب نہ لاتے۔ راوی نے کہا۔ جب رسول اللہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو قرآن کی تلاوت میں اپنی آواز بلند کرتے تھے تو کیا ہوتا تھا؟ فرمایا جو لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ان کی قوت برداشت کا اندازہ کرتے ہوئے پڑھتے تھے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ الْقُرَاءِ ، عَنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَعْرَبَ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ .

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کو عربوں کی طرح حروف کو مخارج نکال کر پڑھو کیونکہ قرآن عربی میں ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عليه السلام : إِذَا وَقَفْتَ

بَيْنَ يَدَيَّ فَقِفْتُ مَوْفَتَ الدَّلِيلِ الْفَقِيرِ وَإِذَا قَرَأْتَ التَّوْرَةَ فَاسْمِعْ بِهَا بِصَوْتِ حَزَبِينَ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ موسیٰ بن عمران کو کہ جب میرے سامنے کھڑے ہو تو اس طرح میرے ایک ذیل فقیر کھڑا ہوتا ہے اور جب توریت پڑھو تو مجھے دردناک آواز سے سناؤ۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمْ يُعْطَ أُمِّي أَوَّلَ مِنْ ثَلَاثٍ: الْجَمَالِ وَالصَّوْتِ الْحَسَنِ وَالْحِفْظِ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت کو کم از کم تین چیزیں دی گئیں ہیں ایک جمال دوسری اچھی آواز تیسرے حافظہ۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ مِنْ أَجْمَلِ الْجَمَالِ الشَّعْرُ الْحَسَنُ وَنَعْمَةُ الصَّوْتِ الْحَسَنِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جمال میں سب سے بہتر اچھا شعر ہے اور اچھی آواز کا ترانہ۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر شے کا ایک زیور ہے قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الصَّبَّاحِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَمِينِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا إِلَّا أَحْسَنَ الصَّوْتِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا جو نبی بھیجتا ہے وہ خوش آواز ہی بھیجتا ہے۔

۱۱۔ سَهْلٌ [بْنُ زِيَادٍ] عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الشَّادُوْنَ يَمْرُؤُونَ

فَيَقْعُونَ بِنَايِهِ يَسْمَعُونَ قِرَاءَتَهُ، وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا.

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن خوانی کے وقت امام زین العابدین علیہ السلام سے بہتر کوئی خوش آواز نہ تھا جب آپ قرآن خوانی کرتے ہوتے تو قرأت سننے کے لئے سنے آپ کے دروازے پر ٹھہر کر سنے تھے (اور امام محمد باقر علیہ السلام بھی بڑے خوش آواز تھے۔

۱۲۔ حُمَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمُؤَمِّصِيِّ، عَنْ أَبِي بَانٍ عُمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يُكْرَهُ أَنْ يُقْرَأَ «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» بِتَفْسٍ وَاحِدٍ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مکروہ ہے یہ کہ آپ سورۃ قل ہو اللہ ایک ہی سانس میں جلدی جلدی پڑھ جائیں۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ قَرَعْتُ بِهِ صَوْتِي جَاءَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ: إِنَّمَا تُرَائِي بِهَذَا أَهْلَكَ وَالنَّاسَ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اقْرَأْ قِرَاءَةً مَا بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ تَسْمَعُ أَهْلَكَ وَرَجِعَ بِالْقُرْآنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يُرْجِعُ فِيهِ تَرْجِعًا.

۱۵۔ ابو بصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے کہا۔ جب میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری آواز بلند ہوتی ہے تو شیطان میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال اور دوسرے لوگوں پر اپنے کو بڑا ظاہر کر۔ حضرت نے فرمایا اے ابو محمد رکعت ابو بصیر قرآن پڑھتے وقت میاں نہ روی کا لحاظ رکھو نہ زیادہ پست نہ زیادہ بلند اپنے گھر والوں کو سناؤ اور اپنی آواز میں پورچ پیدا کرو۔ اللہ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے جو قرآن خوانی سے متعلق ہو۔

دسوال باب

اس کے بارے میں جو قرآن کی قرأت سن کر سہوش ہو جائے

(باب) ۱۰

﴿فَمِمَّنْ يَظْهَرُ الْغَشْبَةُ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّنِيِّ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ

الرَّمِيَّ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنْ قَوْمًا إِذَا ذُكِرُوا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ حَدِيثٍ نَوَّاهُ بِهِ صِيقَ أَحَدِهِمْ حَتَّى يُرَى أَنَّ أَحَدَهُمْ لَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ أَوْ رَجَلَاهُ لَمْ يُشْعِرْ بِذَلِكَ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مَا يَهْدَانِ عَيْنُوهَا إِنَّمَا هُوَ الْبَلْبُ وَالرَّقَّةُ وَالِدَمْعَةُ وَالْوَجَلُ .
أَبُو عَلِيٍّ عليه السلام الشَّعْرِيُّ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَرَمَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمِثْلُهُ .

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کا یا ثواب قرآن کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کو غش آجاتا ہے اگر ایسی حالت میں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ لئے جائیں تو ان کو خبر نہ ہو، حضرت نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ عمل شیطان ہے ان کا وصف نرمی طبیعت، رقت قلب، اشک باری اور خوفِ خدا ہے ہونا چاہیے۔
عبد اللہ بن الحکم نے جابر سے انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

گیارہواں باب

قرآن کتنی دیر پڑھے اور کتنی مدت میں ختم کرے (باب ۱۱)

﴿فِي كَمِّ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ وَيُخْتَمُ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ قَالَ : لَا يُغْنِيَنِي أَنْ تَقْرَأَهُ فِي أَقَلِّ مِنْ شَهْرٍ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں قرآن کو ایک رات میں پڑھتا ہوں فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ تم قرآن کو ایک ماہ سے کم میں پڑھو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، قَالَ : فَبِي لَيْلَتَيْنِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَبِي ثَلَاثٍ ؟ قَالَ : هَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ - ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ لِرَمَضَانَ حَقًّا وَحَرَمَةً لَا يُشَبَّهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ وَكَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَوْ أَقَلِّ ، إِنْ الْقُرْآنَ لَا يَقْرَأُ أَحَدُهُمْ وَلَكِنْ يَنْتَلِ تَرْبِلًا قَادًا مَرَّتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ

فَقِفْتُ عَنْهَا وَسَلَّيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَإِذَا مَرَرْتُ بِآيَةِ فَبِهَذَا كَرَّ النَّاسُ فَقِفْتُ عَنْهَا وَتَعَوَّدُ بِاللَّهِ مِنَ النَّاسِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میری حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات ایک تہ قرآن ختم کرتا ہوں۔ فرمایا یہ درست نہیں انہوں نے کہا تو پھر دو رات میں ختم کروں فرمایا نہیں انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا ہاں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اے ابو محمد ماہ رمضان کا ہم پر حق ہے اور اس کی وہ حرمت ہے جس کے مثل کوئی عظمت نہیں باقی ہمینوں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے ایک ہدینہ یا کچھ کم میں، قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہیے بلکہ ترتیل سے پڑھا جائے اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر جنت ہو تو رک جائو اور عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

۳۔ عَمَّا بَيْنَ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّهْمَانِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: أَقْرَأُهُ أَحْمَسًا، أَقْرَأُهُ أَشْبَعًا، أَمَا إِنِّي عِنْدِي مَصْحَفًا مَجْرَى أَرْبَعَةِ عَشَرَ جُزْءًا.

۳۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ کتنے دن میں میں تہ قرآن ختم کروں فرمایا پانچ دن یا سات دن میں، میرے پاس قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ہر ماہ میں دو بار ختم ہو صاحب الصافی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیانوہ آیتیں ہیں اور ہم اہلبیت کے قرآن میں، ہزار آیتیں ہیں ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہم چودہ دن میں سے ہر روز ایک ہزار دو سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کر دیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْإِلَادِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغْبِرَوِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ أَبِي سَأَلَ جَدَّكَ عَنْ خَتَمِ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: بِكُلِّ لَيْلَةٍ. فَقَالَ لَهُ: فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ جَدُّكَ: فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ أَبِي: نَعَمْ مَا اسْتَطَعْتُ. فَكَانَ أَبِي يَحْتَمِلُ أَرْبَعِينَ خَتَمَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ خَتَمَهُ بَعْدَ أَبِي قَرِيبًا يَوْمًا وَرَبَّمَا نَقَصْتُ عَلَى قَدْرِ قَرَأَنِي وَشُغْلِي وَتَشَاوِي وَكَسَلِي فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ جَعَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَتَمَةً وَإِلَيَّ خَتَمَةً أُخْرَى وَلِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أُخْرَى، ثُمَّ لِلْأَيُّمَةِ خَتَمَةً حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْكَ فَصَيَّرْتُ لَكَ وَاحِدَةً مُنْذُ صِرْتُ فِي هَذَا الْحَالِ فَأَتَى شَيْءٌ لِي بِذَلِكَ؟ قَالَ: لَكَ بِذَلِكَ أَنْ

کے درمیان پایا۔ لیکن وہ صاحب وحی نہ ہو گا اور جس نے قرآن جمع کیا اس لئے سزا وار ہو گا کہ جو اس سے جا ملانہ بات کرے تو وہ جہالت سے کام نہ لے اور جو اس پر غصہ کرے جو اب میں یہ اس پر غصہ نہ کرے بلکہ غصہ کرے، درگزر کرے اور تعظیم قرآن کو مد نظر رکھ کر علم سے کام لے اور جسے علم قرآن دیا گیا اس نے اللہ کی وی ہوئی حقیقہ چیز کو بھی بڑا سمجھا اور جس چیز کو (عبادت کو) اللہ نے بڑا جانا اس کو بہت کم سمجھا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ الْقَمَاطُ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : النَّاسُ أَرْبَعَةٌ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا هُمْ ؟ فَقَالَ : رَجُلٌ أُوْتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَرَجُلٌ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ لَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ وَلَا الْإِيمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَيَسِّرْ لِي حَالَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا الَّذِي أُوْتِيَ الْإِيمَانَ وَلَمْ يُؤْتَ الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَلَارْبِحَ لَهَا وَأَمَّا الَّذِي أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْآسِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ الْقُرْآنَ وَالْإِيمَانَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْأَنْثَرَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَأَمَّا الَّذِي لَمْ يُؤْتَ الْإِيمَانَ وَلَا الْقُرْآنَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَارْبِحَ لَهَا .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ چار طرح کے ہیں میں نے کہا میں آپ پر متبادہ کون ہیں۔ فرمایا ایک وہ جسے ایمان تو دیا گیا لیکن قرآن نہیں دیا گیا اور ایک وہ ہے جسے قرآن دیا گیا اور ایمان نہ دیا گیا ہے ایک وہ ہے جسے قرآن و ایمان دونوں دیئے گئے ایک وہ ہے جسے نہ ایمان ملا نہ قرآن ملا میں نے کہا ذرا اس کی تفسیر فرمائیے فرمایا ہے ایمان ملا اور قرآن نہ ملا اس کی مثال اس بھول کی ہے جس کا مزہ میٹھا ہو لیکن خوشبودار نہ ہو اور قرآن ملا ایمان نہ ملا اس کی مثال جنبیلی کے بھول کی ہے جس کی خوشبودار مزہ کڑوا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں ملے اس کی مثال ترخی کی ہے خوش ذائقہ بھی ہے اور خوشبودار بھی اور جسے نہ قرآن ملا نہ ایمان اس کی مثال حنظل کی ہے مزہ کڑوا اور خوشبودار۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ ، جَمْعًا ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ : عَنْ سُهْبَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ قُلْتُ : وَمَا الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ قَالَ : فَتَحَّ الْقُرْآنَ وَخَفَمَهُ ، كُلَّمَا جَاءَ بِأَوَّلِهِ ارْتَحَلَ فِي آخِرِهِ وَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَرَأَى أَنَّ رَجُلًا أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ فَقَدْ صَغَّرَ عَظِيمًا وَعَظَّمَ صَغِيرًا .

تَكُونُ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قُلْتُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ! أَلَيْ بِذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میرے باپ نے آپ کے جد سے ہر رات ختم قرآن کرنے کے لئے پوچھا آپ کے جد نے فرمایا کیا ہر رات، میرے باپ نے فرمایا ماہ رمضان کی ہر رات۔

آپ کے جد نے فرمایا کیا ماہ رمضان میں اتنے قرآن پڑھتے ہو میرے باپ نے کہا جی ہاں بشرط طاقت و فرصت۔ میرے باپ رمضان میں چالیس قرآن ختم کرتے تھے باپ کے بعد میں بھی ایسا ہی کرتا تھا کبھی چالیس سے زیادہ کبھی کم بلحاظ اپنی فرصت مشغولیت، جوش اور سستی کے عید الفطر کے روز میں ایک ختم قرآن کا ثواب رسول کو دے دیتا تھا، دوسرے کا حضرت علی کو تیسرے کا حضرت ناول کو اس کے بعد اور آئمہ کو آپ تک جب اس حال میں ہوں یعنی اتنا زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں پس اس صورت میں میرے لئے کیا اجر ہو گا۔ فرمایا روز قیامت تم ان حضرات کے ساتھ ہو گے میں نے کہا۔ اللہ اکبر میرا یہ مرتبہ ہے فرمایا ہاں زمین بلکہ

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا خَاضِرٌ فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا حَتَّى بَلَغَ رَيْتَ لَيْالٍ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ : هَا ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَبَا نَجْمٍ إِنْ مَنَ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ وَأَقَلَّ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يُقْرَأُ هَذَرَةً وَلَكِنْ يُرْتَلُّ تَرْتِيلاً إِذَا مَرَرْتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الشَّيْءِ وَقَفْتَ عِنْدَهَا وَتَدَوَّدْتَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْءِ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ : أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي لَيْلَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فِي ثَلَاثٍ ؟ فَقَالَ : هَا . وَأَوْفَى بِيَدِهِ . نَعَمْ شَهْرَ رَمَضَانَ لَا يُشَبِّهُهُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ لَهُ حَقٌّ وَحُزْمَةٌ ، أَكْثَرُ مِنَ الصَّلَاةِ مَا اسْتَطَعْتَ .

۵۔ راوی کہتا ہے میری موجودگی میں ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں ہر رات میں ایک قرآن پڑھتا ہوں۔ فرمایا نہیں زیادہ بہت زیادہ ہے، میں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں پھر نو رات پھر راتوں تک پہنچی تو آپ نے اشارہ کر کے فرمایا ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔ پھر فرمایا اے ابو محمد! تم سے پہلے جو اصحاب محمد تھے وہ ایک قرآن ایک ماہ یا کچھ کم میں پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا۔ قرآن کو جلدی نہ پڑھو بلکہ پوری پوری ترتیل سے پڑھو۔ جب ایسی آیت پڑھو جس میں دوزخ کا ذکر ہو تو ٹھہراؤ اور آتش جہنم سے پناہ مانگو، ابو بصیر نے کہا۔ کیا میں ماہ رمضان میں ایک رات میں پورا قرآن ختم کر دیا کروں، فرمایا نہیں انھوں نے کہا پھر دو راتوں میں فرمایا نہیں، انھوں نے کہا تین راتوں میں فرمایا ٹھیک ہے وہ ماہ رمضان کی برابر کوئی دوسرا مہینہ نہیں بشرط طاقت اس کا حق اور حرمت نماز سے زیادہ ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قرآن کو تیزی سے نہ پڑھنا چاہئے سستی نے خوب کہا ہے ۵

گر تو قرآن میں نہ پڑھو تو اس کی بے بسی رہتی مسلمان

اول تو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا جائے پھر اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے تاکہ اس کی قرأت سے فائدہ حاصل ہو اور تنزیل قرآن کا مقصد پورا ہو۔ الفاظ کو خارج سے ادا نہ کیا جائے گا تو معنی بدل جائیں گے مثلاً اگر کوئی قُلْ (درود بھیج) کی صاف کو اس کے مزاج سے ادا کرے گا اور سُبُّ زَبَان سے نکلے گا تو اس کے معنی ہوں جائیں گے تلوار کھینچ۔ لہذا تھوڑا پڑھو مگر سمجھ کر پڑھو اور تنزیل سے پڑھو۔

بارہواں باب

قرآن جس لہجہ عرب میں نازل ہوا ہے اسی میں بلند ہوگا

(باب ۱۲)

۵ (اِنَّ الْقُرْآنَ يَرْفَعُ تَمَّا اُنْزِلَ) ۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَاتِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّ الرَّجُلَ الْأَعْجَمِيَّ مِنْ أُمَّتِي لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِعَجَمِيَّةٍ فَتَرْفَعُهُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى عَرَبِيَّةٍ

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا غیر عربی اگر قرآن کو اپنی زبان میں پڑھے گا تو فرشتے اس کو عربی لہجہ میں بارگاہ الہی میں پہنچائیں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَسْمَعُ آيَاتَ فِي الْقُرْآنِ لَيْسَ هِيَ عِنْدَنَا كَمَا نَسْمَعُهَا وَلَا نَحْسِنُ أَنْ نَقْرَأَهَا كَمَا بَلَّغْنَا عَنْكُمْ ، قَهْلُ نَائِمٍ ؟ فَقَالَ : لَا ، اقْرَأُوا كَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَيَجِبُكُمْ مَنْ يُعَلِّمُكُمْ

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہم جس طرح آیات قرآن کو سنتے ہیں ہمارے پاس وہ نہیں اور نہ ہم اس طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے آپ تو کیا ہم گنہگار ہوتے ہیں فرمایا انہیں جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے اسی طرح پڑھے جاؤ۔ عنقریب وہ آنے والا ہے (حرف تجمت) جو تم کو تعلیم دے گا۔

تیرہواں باب

فضیلت قرآن

(باب ۱۳)

﴿فَصَلِّ الْقُرْآنَ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ بَدْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَرَّةً بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً ثَلَاثًا بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَعَلَى جِبْرِائِلَ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ عَشْرَ مَرَّةً بَنَى اللَّهُ لَهُ ثَلَاثِينَ عَشْرَ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ فَبِمَوْلِ الْحَقَّةِ : اذْهَبُوا بِنَا إِلَى قُصُورِ أَجْنَانِ فَلَايْن فَتَنْظُرُوا إِلَيْهَا وَمَنْ قَرَأَهَا مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُ حَمْسَةِ وَعِشْرِينَ سَنَةً عَاخِلًا فِي الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ وَمَنْ قَرَأَهَا أَرْبَعِمِائَةً مَرَّةً كَانَ لَهُ أَجْرُ أَرْبَعِمِائَةِ شَهِيدٍ كُلُّهُمْ قَدْ غُفِرَ حَوَادُّهُ وَأُزِيلَ دَمُهُ وَمَنْ قَرَأَهَا أَلْفَ مَرَّةً فِي يَوْمٍ وَلَبِقَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ أَوْ يَرَى لَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے سورۃ قل ہوا اللہ ایک بار پڑھا تو اس کو برکت عطا ہوگی اور جو دوسرے پڑھے گا تو اس پر ادا اسکے اہل و عیال پر برکت کا نزول ہوگا اور اس کے ہمسایوں پر بھی اور جو بارہ مرتبہ پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں بارہ قصر تعمیر ہوں گے پس اس کے محافظ ملائکہ بہشت کے محافظوں سے کہیں گے ہمیں ہمارے فلاں بھائی کے قصور کے پاس لے چلو ہم ان کو دیکھیں گے اور جو سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس برس کے گناہ بخشے جائیں گے سوئے قتل اور غضب اموال کے اور جو چار سو بار پڑھے گا تو اس کو چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا ایسے شہید جن کے گھوڑوں کو دشمنوں نے کاٹ ڈالا ہو اور ان کا خون بہا یا گیا ہو اور حور و اوردن میں ایک ہزار بار پڑھے تو مرنے سے پہلے سکرات میں وہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھ لے گا یا فرشتے اس کو دکھائیں گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِیْنَعِيِّ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : لَمَّا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْأَيَاتِ أَنْ يَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ تَعْلَقَنَّ بِالْعَرْشِ وَقُلْنَ آمَنَ رَبِّ إِلَى آيِنِ نَهْبِطْنَا إِلَى أَهْلِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِنَّ : أَيْنَ اهْبِطْنَ فَوَعَزَّ بِي وَجَلَّابِي لَا يَنْتَلُو كُنْ أَحَدٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَشَبَقْتُهُمْ فِي دُرِّ مَا أَفْتَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

فَرَات
عَلَيْهِ
سَلَامٌقَالَ :
الْإِسْمَاءُ

بِابِ

عَنْ
كَمَا
يُسَمُّونَهُبِاسْمِ
هَاسِي

فِي كُلِّ يَوْمٍ الْإِنْفَارُ إِلَهِ يَعْصِي الْمَكْنُونُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً أَقْبَضِي لَهُ فِي كُلِّ نَظْرَةٍ سَبْعِينَ حَاجَةً وَقَبْلَهُ عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَهِيَ أُمُّ الْكِتَابِ وَشَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَمَّا لَا تَكْفُرُوا وَلَوْ أَعْلِمَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَةُ الْمُلْكِ .

۲۔ قرایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اللہ نے ان آیات کو زمین پر اترنے کا حکم دیا تو وہ پایہ عرش سے لیٹ کر کہنے لگیں اے رب ہم کب اس اُتریں اہل خطا و ذنوب پر؟ خدا نے ان کو وحی کی کہ تم اترو۔ اپنے عوت و جلال کی قسم آل محمد اور ان کے شیعوں میں جو کوئی بعد نماز فریقہ تم کو پڑھے گا تو میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا پورے التفات کے ساتھ، ہر روز ستر مرتبہ میری نگاہ التفات اس پر پڑے گی اور میں ہر نظر میں اس کی ستر حاجتیں پوری کر دوں گا اور اس کے گناہ معاف کر دوں گا اور وہ چار آیات یہ ہیں:-

- (۱) ہوالذی انزل علیک الکتاب منہ آیات معکمات ہن ام الکتاب
- (۲) اشهد اللہ انہ لا الہ الاہوہ و المللا تکتہ و اد العلمتایما بالقسط
- (۳) آیۃ الکرسی
- (۴) اللھم مالک الملک توفی الملک من تشاء وتنزع الملک من تشاء تعز و من تشاء وتذل من تشاء بیڈک الخیر انک عل کل شئ قدید۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَكَّانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمِيرٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ كُلَّهَا قَبْلَ أَنْ يَنَامَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَذُرَّكَ الْقَائِمُ وَإِنْ هَاتُ كَانَ فِي جِوَارِ نُجْمِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جو قرآن کے تمام مسبحات کو سونے سے پہلے پڑھے تو حضرت حجت کی زیارت کے نذرے گا اور اگر مر جائے گا تو جو اس پیغمبر میں جگہ پائے گا۔

توضیح:- سے مراد وہ آیتیں ہیں جن میں ذکر تسبیح ہے سبحان، سبح، سبح وغیرہ کے ساتھ وہ سورے پانچ ہیں جن کے شروع سبح اللہ ہے جیسے سورہ عہد، سورہ فجر سورہ صف، سورہ جمعہ جس کا سبح ہے اسی طرح سورہ تغابن اور پھر سورہ سبح اسمہ ربک الا علی اور سبحان اللہ الذی اس سورے بعدہ کو شامل کرنے سے سات سورے ہو جاتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّمَمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ أَقْلَ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ عَفَرَ اللَّهُ

لَهُ دُئُوبٌ حَمْسِينَ سَنَةً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سونے سے پہلے سورۃ قل ہو اللہ احد سو مرتبہ پڑھے خدا اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیتا ہے۔

۵۔ حَمِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَشَابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، رَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ أَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكَرْسِيِّ وَآتَيْنِ بَعْدَهَا وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا لَمْ يَرَفِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا يَكْرِهُهُ وَلَا يَقْرُبُهُ شَيْطَانٌ وَلَا يَنْتَسِي الْقُرْآنَ .

۵۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۃ بقرہ ابتدائی چار آیتیں اور جو آیتیں اس کے بعد کہ آیتیں اس سورہ کے آخر کی پڑھے گا تو اپنے نفس اور مال میں کوئی امر باعث تکلیف نہ پائے گا اور نہ شیطان اس کے قریب ہوگا اور نہ قرآن کو بھولے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عُمَيْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، يَجْهَرُ بِهَا صَوْتُهُ كَانَ كَالشَّاهِدِ سَمِعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا سِرًّا كَانَ كَالْمُتَشَجِّطِ يَدْمُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ قَرَأَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ غُفِرَتْ لَهُ عَلَى نَحْوِ أَلْفٍ ذَنْبٍ مِنْ دُئُوبٍ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو سورہ انا انزلناہ باواز بلند پڑھے ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے تلوار کھینچے اور جو دل میں پڑھے ایسا ہے جیسے راہِ خدا میں زخمی ہونے والا اپنے ہی خون میں لوٹے اور جو دس مرتبہ پڑھے اس کے ایک ہزار گناہ بخشے جائیں گے۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ أَبِي صَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تِلْكَ الْقُرْآنُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رُبُّهُ الْقُرْآنُ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے باپ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قل ہو اللہ احد تِلْكَ الْقُرْآنُ ہے اور قل یا ایہا الکافرین جو تھائی نہ آئے ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَبٍ ، عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ مَنَاجِيهِ لَمْ يَخَفِ الْفَالِجَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي دُبُرِ كُلِّ فَرِيضَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ دُخَانٌ وَقَالَ : مَنْ قَدَّمَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَبَارِ مَنَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ، يَقْرَأُهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَإِذَا قَعَلَ ذَلِكَ رَزَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَهُ وَمَنَعَهُ مِنْ شَرِّهِ ، وَقَالَ : إِذَا خِفْتَ أَمْرًا فَأَقْرَأْ آيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ثُمَّ قُلْ : اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنِّي الْبَلَاءَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۸۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو سوتے وقت آیتہ الکرسی پڑھے اُسے انشاء اللہ فلیح نہ ہوگا اور جو ہر نماز نفل کے بعد پڑھے تو کوئی نہرہلہ جانور اسے ستانہ کے گا اور جو قُلْ ہُوَ اللہ کسی ظالم کی ملاقات کے وقت پڑھے تو اللہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے گا اور جو اپنے چاروں طرف یہ سورہ پڑھ کر دم کرے گا تو اللہ اس کو نیکی کا رزق دے گا اور شر کاموں سے پہلے گا اور حضرت نے فرمایا جس کو کسی امر کا خوف ہو تو اسے چلے کہ سو آیتیں قرآن کی کہیں سے پڑھ لے اور پھر کہے خداوند امیری بلا کو دور کر دے تین بار یہ کہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي لَيْلَةٍ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا قَنُوتَ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ مِائَتِي آيَةٍ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسِمِائَةَ آيَةٍ فِي يَوْمٍ وَآيَةَ فِي صَلَاةٍ السَّهَرِ وَاللَّيْلِ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي اللُّوَجِ الْمُحْفُوظِ قِطَارًا مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقِطَارُ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ أَوْفَيْتَهُ ، وَالْأَوْفَى أَكْبَرُ مِنْ جَبَلٍ أَحَدٍ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں سو آیتوں کو نماز میں پڑھے تو خدا اس کے لئے ایک رات کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جو بخمسور و خشوع اور اکی گئی ہو اور جس نے نماز سے علیحدہ دوسو آیتیں پڑھیں تو قرآن اس سے روز قیامت کوئی جھگڑا نہ کرے گا اور جو پانچ سو آیات رات اور دن کی نمازوں میں پڑھے گا تو خدا اس کے لئے لُوح محفوظ میں ایک قطار لکھے گا اور قطار ایک ہزار دوسو آیت کا ہوگا اور ایک آیت کو احد سے بڑا ہوگا۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، ابْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ مَضَى بِهِ يَوْمٌ وَاحِدٌ قَصَلَى فِيهِ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ وَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قِيلَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ لَسْتَ مِنَ الْمُصَلِّينَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کا ایک دن اس طرح گزرے کہ پانچوں نمازوں میں سے کسی ایک میں قل ہو اللہ نہ پڑھی ہو تو اس سے کہا جلے گا اسے بندہ خدا تو نماز گزاروں میں سے نہیں ہے۔

۱۱۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْعُ أَنْ يَقْرَأَ فِي دُبُرِ الْقُرْآنَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، فَإِنَّ مَنْ قَرَأَهَا جَمَعَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَغَفَرَ لَهُ وَلَوْلَا الْيَدِيُّ وَمَا وَلَدَا.

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اس کو چاہیے کہ ہر نماز فریضہ کے بعد قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جو پڑھے گا تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی نیکی جمع کر دے گا اور اس کو اور اس کے والدین اور اولاد کو بخش دے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَزْرَةَ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ سُورَةَ الْأَنْعَامِ نَزَلَتْ جُمْلَةً سَبْعِينَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَعَظَّمُواهَا وَبَجَلُواهَا فَإِنَّ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا فِي سَبْعِينَ مَوْضِعًا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي قُرْآنِهَا مَاتُوا كَوُهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ سورۃ انعام جب کل کی کل نازل ہوئی تو ستر ہزار ملائکہ نے آنحضرت پر نازل ہوتے وقت اس کی مشایت کر۔ پس اس کی تعظیم کرو اور اس کی عظمت میں مبالغہ کرو اس میں ستر جگہ اللہ کا نام ہے اگر لوگ یہ جان لیتے کہ اس کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو اسے ترک نہ کرتے۔

ستر جگہ اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد بکثرت ذکر ہے جیسے اس آیت میں اِنَّ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سِتُّعِينَ مَرَّةً بکثرت استغفار مراد ہے۔

۱۳۔ عَنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله صَلَّى عَلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ: لَقَدْ وَافَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَبْعُونَ أَلْفًا فِيهِمْ جِبْرِيلُ عليه السلام يُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا جِبْرِيلُ بِمَا يَسْتَحِقُّ صَلَاتُكُمْ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: يَقْرَأُ فِيهِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدًا قَائِمًا وَقَاعِدًا وَرَاكِبًا وَمَا شَاءَ وَآهَابًا وَجَانِبًا.

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے سعد بن معاذ کے جنازہ کی نماز پڑھی تو فرمایا ستر ہزار ملائکہ جن میں جبریل بھی شامل تھے اس نماز میں شریک ہوئے۔ میں نے جبریل سے کہا کہ یہ شخص تمہاری نماز کا کس لئے

مستحق ہوا۔ انھوں نے کہا کہ اس لئے کہ اس نے قل ہو اللہ احد کو کھڑے ہو کر بیٹھ کر سواری میں ، پیدل جاتے اور آتے پڑھا ہے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدِّهْقَانِ ، عَنْ دُرُسْتٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْهَيْكُمَ التَّكَاثُرُ عِنْدَ النَّوْمِ وَفِي فِتْنَةِ الْقَبْرِ .

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ اہلکم التکاثر وقت خواب پڑھے تو وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُضَيْلِ ، قَالَ : مَا قَرَأْتُ الْحَمْدَ عَلَى وَجْهِ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا سَكَنَ .

۱۵۔ عبد اللہ ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ سورہ حمد کسی درد کی جگہ پڑھی جائے گا تو وہ درد ضرور دور ہو جائے گا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَوْ قَرَأْتَ الْحَمْدَ عَلَى مَبِيتٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ رُدَّتْ فِيهِ الرُّوحُ مَا كَانَ ذَلِكَ عَجَبًا .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر سورہ حمد ستر مرتبہ پڑھ دی جائے اور وہ جی اٹھے گا تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

۱۷۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا مِنْ أَحَدٍ فِي حِدِّ الصَّبَا يَتَعَهَّدُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فِرَاقَهُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ كُلِّ وَاحِدَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَخَمْسِينَ الْأَصْرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ كُلِّ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَعْرَاضِ الصَّبَانِ وَالْعَطَاشِ وَفَسَادِ الْعِدَّةِ وَبَدْوِ الدَّمِ أَبَدًا مَا تَعُوذُ بِهَذَا حَتَّى يَبْلُغَهُ الشَّيْبُ فَإِنْ تَعَهَّدَ نَفْسَهُ بِذَلِكَ أَوْ تَعُوذَ كَانَ مَحْفُوظًا إِلَى يَوْمِ يَقْبِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسَهُ .

۱۷۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے جو کوئی عہد خوانی میں ہر رات سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

تین تین بار پڑھے اور قل ہو اللہ احد سو بار۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کو ہر گناہ کبیرہ سے بچائے گا اور روک دے گا بچوں کو عارض ہونے والی بیماری اور عطاش کی بیماری (پچاس فروہی نہ ہو) اور سعدہ کا نساہ اس سے دور رہیں گی اور جب یہ کرتا رہے تو خون ہمیشہ رگوں میں گردش کرے گا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے اور اگر برابر ایسا کرتا رہے اور اس کی حفاظت میں لگا رہے تو وہ قبضِ ریح کے دن ستم سے محفوظ رہے گا۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ اسْتَكْمَلَ بِآيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّرْقِ إِلَى الْغَرْبِ كُمِّي [إِذَا كَانَ يَبْقِي] .

۱۸۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی دتران کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مشرق تک کے ششوروں سے محفوظ رہے گا۔

۱۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْعُودَةِ قَالَ : تَأْخُذُ قَلَّةٌ جَدِيدَةً فَتَجْعَلُ فِيهَا مَاءً ثُمَّ تَقْرَأُ عَلَيْهَا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثَلَاثِينَ مَرَّةً ثُمَّ تَعْلِقُ وَتَشْرِبُ مِنْهَا وَتَتَوَضَّأُ وَيُرَادُ [أَدْفِيهَا مَاءً إِنْ شَاءَ]

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تعویذ کے متعلق ایک نیا مسکالہ اور اس میں پانی بھر کر تیس مرتبہ انا انزلنا فی لیلة القدر دم کرے پھر اس سے چاہے چھڑکا دکرے، چاہے پئے یا وضو کرے انشاء اللہ پانی کم نہ ہوگا۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِدْرِيسَ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُفَضَّلُ احْتِجِزْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ : أَقْرَأُهَا عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَمِنْ خَلْفِكَ وَمِنْ فَوْقَكَ وَمِنْ تَحْتِكَ ، فَإِذَا دَخَلْتَ عَلَى سُلْطَانٍ خَائِرٍ فَأَقْرَأْهَا جَبْنَ تَنْظُرَ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَعْقِدْ يَدَكَ الْبُسْرَى ثُمَّ لَا تَفَارِقْهَا حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ .

۲۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے مفصل لوگوں کے متعلق پناہ حاصل کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے قل ہو اللہ احد سے اس کو اپنے داہنے بائیں آگے پیچھے اور تحت و فوق پڑھے اور جب بادشاہ ظالم کے پاس جانا ہو تو یہی دم

کرے جب اس کا سامنا ہو۔ تین مرتبہ اور بایں ہاتھ کہ ہند رکھے اور جب اس کے پاس سے نہ بیٹے ان کو ہند رکھے۔

۲۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ الشَّيْخَارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ
عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ : وَاللَّهِ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ
وَأَكْرَمَ أَهْلَ بَيْتِهِ مَا مِنْ شَيْءٍ تَطْلُبُونَهُ مِنْ جِرْدٍ مِنْ حَرِّ أَوْ عَرَقٍ أَوْ سَرَقٍ أَوْ أَفْلَاتٍ دَابَّةٍ مِنْ صَاحِبِهَا
أَوْ ضَالَّةٍ أَوْ آيَةٍ إِلَّا وَهَوِيَ فِي الْقُرْآنِ ، فَمَنْ أَرَادَ ذَلِكَ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَمَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْحَرِّ وَالْعَرَقِ ؛ فَقَالَ : اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَاتِ «اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ
وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ» «وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ» - إِلَى قَوْلِهِ - «سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ» فَمَنْ
قَرَأَهَا فَقَدِ امْنِ الْحَرِّ وَالْعَرَقِ - قَالَ : فَقَرَأَهَا رَجُلٌ وَاضْطَرَمَّتِ النَّارُ فِي بَيْوتِ جِيرَانِهِ وَبَيْتُهُ وَسَطَهَا
فَلَمْ يَصِبْهُ شَيْءٌ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ دَابَّتِي اسْتَمْعَبَتْ عَلَيَّ وَآمَا
مِنْهَا عَلَى وَجَلٍ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي أَذْنِهَا الْيَمْنَى «وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَ
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ» - فَقَرَأَهَا فَذَلَّتْ لَهُ دَابَّتُهُ - وَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَرْضِي
أَرْضٌ مَسْبُوعَةٌ وَإِنَّ السِّبَاعَ تَغْشَى مَرْبِي وَلَا تَجُورُ حَتَّى تَأْخُذَ بِسَنَاسِهَا فَقَالَ : اقْرَأْ «لَقَدْ جَاءَكُمْ
رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ» - فَقَرَأَهَا الرَّجُلُ فَاجْتَنَبَتْهُ السِّبَاعُ
ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي بَطْنِي مَاءً أَصْفَرَ قَهْلٍ مِنْ شِفَاءٍ ؛ فَقَالَ : نَعَمْ يَلَاذِمُهُمْ
وَلَا دِينَارَ وَلَكِنْ اكْتُبْ عَلَى بَطْنِكَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَتَغَسِّلْهَا وَتَشْرِبْهَا وَتَجْعَلْهَا دَجِيرَةً فِي بَطْنِكَ فَتَبْرِئَ
بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ بِإِذْنِ اللَّهِ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي
عَنِ الضَّالَّةِ ؛ فَقَالَ : اقْرَأْ فِي رِكَعَتَيْنِ وَقُلْ : يَا هَادِي الضَّالَّةِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِي - فَفَعَلَ قَرَدَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ ضَالَّتَهُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْآيَةِ فَقَالَ : اقْرَأْ «وَأَوْ
كَطَلَّمَا فِي بَحْرِ لُجِّي يَفْشَاءُ مَوْجٌ مِنْ قَوْعٍ مَوْجٌ - إِلَى قَوْلِهِ - : وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَلَا
مِنْ نُورٍ» - فَقَالَا الرَّجُلُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْآيَةُ - ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنِ
السَّرَقِ فَإِنَّ لَأَيُّزَالَ قَدْ يَسْرِقُ لِي الشَّيْءَ بَعْدَ الشَّيْءِ لَيْلًا ؛ فَقَالَ لَهُ : اقْرَأْ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَائِكَ
«قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوَادِعُوا الرَّحْمَنَ أَيُّمَا مَا تَدْعُوا» - إِلَى قَوْلِهِ : وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرُهُ ثُمَّ قَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ بَاتَ بِأَرْضٍ فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ «إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

۷۔ زہری نے کہا میں نے علی بن الحسین علیہما السلام سے کہا کہ سائل افضل ہے فرمایا حال و منزل میں نے کہا اس سے مراد کیلئے فرمایا۔ متران شروع کر دو اور اسے ختم کر دو جس نے سفر شروع کیا وہ آخر منزل پر پہنچ گیا اور رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی عطا ہے قرآن جسے وہ مل گیا تو سب سے افضل تیرا مل گیا اس نے امر عظیم کو حقیر سمجھا اور امر صغیر کو عظیم مانا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَلَا فَقْرَ بَعْدَهُ وَلَا مَائِدَ غَنِيٍّ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقری رہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ قُرْآنِ الْقُرْآنِ اتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَحْمَلَكُمْ مِنْ كِتَابِهِ فَإِنِّي مَسْئُولٌ وَإِنَّكُمْ مَسْئُولُونَ إِنِّي مَسْئُولٌ عَنْ تَبْلِغِ الرِّسَالَةِ وَأَمَّا أَنْتُمْ فَتَسْأَلُونَ عَمَّا حُمِّلْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَنِي .

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قرآن پڑھنے والو اللہ سے ڈرو اس امر میں کہ اپنی کتاب کے احکام کا جو بار تم پر ڈالا گیا ہے اسے پورا کرو۔ تبلیغ رسالت کے متعلق مجھ سے سوال ہوگا اور جو قرآن تم پر عائد ہیں ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا وہ اعمال متعلق ہوں گے اللہ کی کتاب اور میری سنت سے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِثْقَرِيِّ ، عَنْ حَفْصِ قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِرَجُلٍ : أَنْجِبْ الْبَقَاءَ فِي الدُّنْيَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ قَالَ : لِقِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ سَاعَةٍ : يَا حَفْصُ مَنْ مَاتَ مِنْ أَوْلِيَانَا وَ شَبَعِنَا وَلَمْ يُحْسِنِ الْقُرْآنَ عِلْمٌ فِي قَبْرِهِ لِيَرْفَعَ اللَّهُ بِهِ مِنْ دَرَجَتِهِ فَإِنَّ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ عَلَى قَدَرِ آيَاتِ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ : اقْرَأْ وَارْقُ ، فَيَقْرَأُ ثُمَّ يَرْقِي . قَالَ حَفْصُ : فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ خَوْفًا عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا أَرَجَا النَّاسِ مِنْهُ وَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ حُزْنًا ، فَلَا أَقْرَأَ فَكَانَتْهُ يُخَاطَبُ إِنْسَانًا .

۱۰۔ حفص راوی کہتا ہے کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا یہ شخص سوائے سورہ

ایک شخص نے پوچھا جو گھر سے بھاگ جئے اس کے واپس آنے کے لئے بتلیے فرمایا۔ سورہ نور کی یہ آیت پر مبنی، وَأَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ قَوْسٍ مَّوْجٍ - إِلَى قَوْلِهِ - وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا أَفْهَاهُ مِنْ نُورٍ - اس شخص نے بیان کیا کہ اس کے بڑھنے سے بھاگا ہوا واپس آگیا۔

پھر ایک شخص نے سرقہ کے متعلق پوچھا کہ میرے گھر سے ہر رات کوئی نہ کوئی شے چوری ہو جاتی ہے حقیر نے فرمایا نبی اسراہیل کی یہ آیات پڑھو۔ قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ إِنَّمَا تَذْعُرُونَ عَنْهُ الشَّيْطَانَ إِنَّهُ يَصْلَاتُكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَلَئِنْ سَأَلْتُمُوهُ لَأَتِيَنَّكُمْ سَاعَةً وَمِنْ أَشْوَاعٍ ۖ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذَّلِيلِ وَكَتَبْنَا لَهُ الْكِتَابَ ۝

پھر فرمایا جو کوئی کسی خرابی میں رات گزارے وہ ان آیات کو پڑھے، وَإِنْ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ - إِلَى قَوْلِهِ - تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، سورہ اعراف) ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے اور شیاطین اس سے دور رہیں گے وہ یہ عمل کرتا رہا۔ ایک غیر آباد جگہ سویا اور پڑھا نہیں شیطان اس پر غالب آگیا۔

شیطان کے ساتھی نے شیطان سے کہا کہ اس کو مہلت دے اس کے بعد وہ شخص بیدار ہو گیا اور اس نے یہ آیت پڑھ لی۔ شیطان نے اپنے ساتھی سے کہا۔ خدا نے تیری ناک رگڑ دی اب ملائکہ اس کی حفاظت میں تک کریں گے صبح کو وہ شخص امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے کلام میں شفا اور سہاٹی ہے، سورج نکلنے کے بعد وہ پھر خراب ہو گیا۔ وہاں اس کو شیطان کے بال اکھڑے ہوئے ایک جگہ نظر آئے (جو ملائکہ نے اس کا سر پر کڑھ کر لوپے تھے) تو ضیغ :- اس آدمی کو شیطان کے بال نظر آ جانا یہ سبب کرامت امیر المؤمنین علیہ السلام تھا۔

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْسَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ يَبْرِئْهُ شَيْءٌ.

۲۲ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس کو سورہ حمد سے شفا نہ ہوگی اسے کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔

۲۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ - إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ - : قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ الشِّرْكِ.

۲۳ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی بستر خواب پر لیٹے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون اور قل هو اللہ احد پڑھے گا اللہ اس کو شرک سے بچائے گا۔

۲۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمُوتُوا مِنْ قِرَاءَةِ إِذَا زُلْزَلَتِ الْأَرْضُ زَلْزَالَهَا، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ بِهَا فِي نَوَافِلِهِ لَمْ يُصِبْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِزَلْزَلَةٍ أَبَدًا وَلَمْ يَمُتْ بِهَا وَلَا بِطَاعِقَةٍ وَلَا بِأَفَقَةٍ مِنْ آفَاتِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ وَإِذَا مَاتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ كَرِّهُمُ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ: يَا مَلِكُ الْمَوْتِ ارْفُقْ بِوَلِيِّهِ اللَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ كَثِيرًا مَا يَذْكُرُنِي وَيَذْكُرُ بِلَاوَةِ هَذِهِ السُّورَةِ، وَتَقُولُ لَهُ السُّورَةُ وَمَنْ لَكَ ذَلِكَ وَتَقُولُ مَلِكُ الْمَوْتِ قَدْ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَسْمَعَ لَهُ وَأَطِيعَ وَلَا أُخْرِجُ رُوحَهُ حَتَّى يَأْمُرَنِي بِذَلِكَ فَإِذَا أَمَرَنِي أَخْرَجْتُ رُوحَهُ وَلَا يَزَالُ مَلِكُ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى يَأْمُرَهُ يَقْبِضَ رُوحَهُ وَإِذَا كُشِفَ لَهُ الْغِطَاءُ قَبِرَى مَنَازِلَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيُخْرِجُ رُوحَهُ مِنَ الْبَيْنِ مَا يَكُونُ مِنَ الْعِلَاجِ، ثُمَّ يَشْتَبِعُ رُوحَهُ إِلَى الْجَنَّةِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَنْتَدِرُونَ بِهَا إِلَى الْجَنَّةِ.

۲۴ فرمایا صادق آل محمد نے سورہ اذا زلزلت الارض کے پڑھنے سے ملول نہ ہو جو کوئی اسے نوافل میں پڑھے گا اس کو خدا کبھی زلزلہ کی آفت میں مبتلا نہ کرے گا اور وہ زلزلہ میں نہ مرے گا اور نہ بجلی کی زد میں آئے گا اور نہ دنیا کی کسی آفت میں مبتلا ہو گا مرنے دم تک اور جب مرنے کا وقت آئے گا تو ایک نیک بیع فرشتہ خدا کی طرف سے آئے گا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہے گا اے ملک الموت اس ولی خدا کے ساتھ نرمی کر، یہ اکثر اوقات میرا ذکر کیا کرتا تھا اور اس سورہ کی تلاوت کرتا تھا اور یہی وہ سورہ کہے گا اور ملک الموت کہے گا میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بات سنوں اور اس کو مانوں اور جب تک وہ مجھ سے نہ کہے اس کی روح قبض نہ کروں جب کہے تب قبض کروں وہ فرشتہ اس وقت تک رہے گا جب تک وہ قبض روح کے لئے کہے جب اس کے سامنے سے پردہ ہٹ جائے گا اور جنت کے مناظر اس کے سامنے آجائیں گے تو نرمی سے اس کی روح قبض کرے گا اور اس کی روح کے ساتھ ہوں گے جنت تک ستر ہزار فرشتے جو جلد اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔

چودہواں باب

النواذر

(بَابُ النَّوَائِذِ) ۱۴

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قُرَأَ الْقُرْآنُ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّخَذَهُ

ہو، واد

حالہ

ابن اسرہیل

یہاؤ

وہاؤ

وات

اور پڑھا

یہ آیت

وہ شخص

اس کو

سمعت

کی

یعنی

یہاؤ

اور

بِضَاعَةٍ وَاسْتَدَّ بِهِ الْمُلُوكَ وَاسْتَطَالَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَحَفِظَ حُرُوفَهُ وَصَيَّغَ حُدُودَهُ
وَأَقَامَهُ إِفَامَةً الْقِدَاحِ فَلَا كُنْزَ اللَّهُ هُوَلَاءُ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ وَرَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ
عَلَى ذَا قَلْبِهِ فَأَشْهَرَ بِهِ لَيْلَهُ وَأَطْمَأَنَّنَهُ نَهَارَهُ وَقَامَ بِهِ فِي مَسَاجِدِهِ وَتَجَافَى بِهِ عَنْ فِرَاشِهِ قَبِيًّا وَأَتَيْكَ
يَدْفَعُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْبَلَاءَ وَيَا وَلَيْكَ يُدْبِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَيَا وَلَيْكَ يَنْزِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
الْقَبِيْثَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَاللَّهِ لَهَؤْلَاءِ فِي قُرْآنِهِ الْقُرْآنِ أَغْرَمَ مِنَ الْكِبَرِيَّاتِ الْأَحْمَرِ .

اگر فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ قرآن پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ ہے قرآن کو دولت کمائے
کا دیر یوں بنایا ہے اور بادشاہوں سے نفع چاہے اور لوگوں میں عزت کا خواستگار ہو ہے دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کو حفظ
کیلئے اس کے مدد و احترام کو ضائع کیا ہے اور اس کے تیر جہاد شیطان میں کام نہیں آتے۔ خدا ان حاملانِ قرآن کو
زیادہ نہ بنائیگا۔ تیسرے وہ ہے جس نے قرآن کو اپنے مرض قلب کا علاج قرار دیا ہے وہ راتوں کو تلاوت کے لئے جاگتا ہے اور
دن کو بھوکا پیاسا رہتا ہے مسجد و در میں نماز ادا کی ہے اور اپنے فرش پر یا رخسار میں پہلو بٹکتے ہیں یہی وہ ہیں جن کے صدقے میں
اللہ بلاؤں کو لوگوں سے دور رکھتا ہے اور دشمنانِ دین سے انتقام لیتا ہے انہی کی وجہ سے مینہ برساتا ہے واللہ یہ قاریان
قرآن سرورِ گندھک سے زیادہ کیاب ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ
عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَزَلَ
الْقُرْآنُ اثْنَلَاثًا: ثَلَاثٌ فِيْنَا وَفِي عَدُوِّنَا، وَثَلَاثٌ سُنُّنٌ وَأَمْثَالٌ، وَثَلَاثٌ قَرَائِصُ وَأَحْكَامٌ.

۲۔ اصبح بن نباتہ نے امیر المؤمنین سے نقل کیا ہے کہ قرآن تین حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ ہمارے اور ہمارے
دشمنوں کے بارے میں ہے ایک حصہ سنن و امثال میں ہے اور ایک حصہ فرائض و احکام میں ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَجَّالِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَقَبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ
فَوْقِدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ حَلَالٌ
وَرُبْعٌ حَرَامٌ وَرُبْعٌ سُنُّنٌ وَأَحْكَامٌ وَرُبْعٌ خَبَرٌ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَنَبَأٌ مَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ وَفَصْلٌ مَا بَيْنَكُمْ.

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن کے چار حصے ہیں ایک جو حلال میں حلال ہے ایک میں حرام
ایک جو حلال میں سنن و احکام میں ہے اور ایک جو حلال میں وہ خبریں ہیں جو تم سے پہلے لوگوں سے متعلق ہیں اور خبریں ان
کی جو تمہارے بعد آنے والے ہیں اور فیصلے ہیں تمہارے درمیان۔

۴۔ ابوعلیٰ الشَّعْرَیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مَعْمُورٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبْعٌ فِينَا وَرُبْعٌ فِي عَدُوِّنَا وَرُبْعٌ سُنَنُ وَأَمْثَالُ وَرُبْعٌ قَرَائِصُ وَأَحْكَامٌ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں ایک چوتھائی ہمارے بارے میں ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک چوتھائی سنن امثال کے بارے میں اور ایک چوتھائی قرائض و احکام کے بارے میں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَعْمُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ السَّيِّدِيِّ، عَنْ عَمِّهِ عَلِيِّ بْنِ السَّيِّدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: أَوَّلُ مَا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «يَسْمُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ» أَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَآخِرُهُ «إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ»

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سب سے پہلے سورہ اقرار باسم ربک نازل ہوا ہے اور سب سے آخر میں اذار نصر اللہ۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: عَنْ أَبِيهِ، وَنُحَيْبِ بْنِ الْفَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ حَمَّصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «شَهْرٌ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ»، وَإِنَّمَا أُنْزِلَ فِي عَشْرِينَ سَنَةً بَيْنَ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: «نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ نَزَلَ فِي طُولِ عَشْرِينَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَتِ التَّوْرَةُ لَيْسَتْ مَضِيَّةً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الْإِنْجِيلُ لثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الرَّبُّورُ لِمَنْ عَشَرَ خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ».

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کے راوی نے پوچھا کہ قرآن تو بیس برس کے عرصہ میں نازل ہوا ہے حضرت نے فرمایا پورا قرآن تو ماہ رمضان میں بیت المعمور میں نازل ہوا تھا پھر بیس برس کے عرصہ میں حضرت رسول خدا پر نازل ہوتا رہا۔ پھر فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم پر صحیفہ ماہ رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے اور توریت ۶ رمضان کو نازل ہوئی انجیل ۱۳ ماہ رمضان کو زبور ۱۸ ماہ رمضان کو اور قرآن ۱۳ ماہ رمضان کو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ: لَا تَتَغَالَّ بِالْقُرْآنِ.

خُدُودُهُ

لِقُرْآنِ

أَوَائِكَ

وَجَلَّ

کمانے

ن کو حفظ

ان کو

اپنے اور

مردم میں

تاریاں

نبوب

نزل

اور ہمارے

یہ

نزل

عام

ان

۷۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے قرآن سے تقاضا نہ کرو (غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے نہ کرنے لگیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّوْدِاقِيِّ قَالَ : عَرَضْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام كِتَابًا فِيهِ قُرْآنٌ مُخْتَلَفٌ مِمَّا شَرَّ بِالذَّهَبِ وَكُتِبَ فِي آخِرِهِ سُورَةُ بِالذَّهَبِ وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمْ يَبْعَثْ فِيهِ شَيْئًا إِلَّا كِتَابَةَ الْقُرْآنِ بِالذَّهَبِ وَقَالَ : لَا تَبْعَثْنِي أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ إِلَّا بِالسَّوَادِ كَمَا كُتِبَ أَوَّلَ مَرَّةٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک کتاب پیش کی جس میں قرآن لکھا ہوا تھا آیت کے آخر کی علامت اور دسویں آیت کے آخر کی علامت اور آخر سورہ کی آیت سنہری تھی۔ میں نے وہ تحریر حضرت کو دکھلائی حضرت نے اور تو کوئی اعتراض نہ کیا۔ ہاں کتاب قرآن سونے کے پانی سے کرنے کے متعلق فرمایا کہ مجھے تو یہی پسند ہے کہ قرآن کی کتابت سیاہی سے ہو جس طرح پہلی مرتبہ ہوئی تھی۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ يَاسِينَ الصَّرِيرِ ، عَنْ حَبِيبِ عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : تَأْخُذُ الْمُصْحَفَ فِي الثَّلَاثِ النَّهْيِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَتَنْشُرُهُ وَتَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ وَمَا فِيهِ وَفِيهِ اسْمُكَ الْأَعْظَمُ الْأَكْبَرُ وَأَسْمَاؤُكَ الْحُسْنَى وَمَا يُخَافُ وَيَرْجَى أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عُمَّالِكَ مِنَ السَّارَةِ وَتَدْعُو بِمَا بَدَأْتَكَ مِنْ حَاجَةٍ .

۹۔ زرادہ سے مروی ہے کہ شب قدر میں قرآن کو کھولو اور اپنے منہ کے سامنے رکھ کر کہو یا اللہ میں سوال کرتا ہوں واسطہ سے کہ تیری نازل کی ہوئی کتاب کا اور جو اس میں ہے اور اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسمائے حسنی ہیں اور جس سے خوف کیا جاتا ہے اور جس کی امید کی جاتی ہے کہ مجھ کو آتش جہنم سے آزاد کر۔ پھر جو چاہے دعا مانگ۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّصْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لِكُلِّ شَيْءٍ رِبْعٌ وَرِبْعُ الْقُرْآنِ شَهْرُ رَمَضَانَ .

۱۰۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کے لئے رربع بہار ہے اور قرآن کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْقُرْآنِ وَالْفَرَاقَانِ أَهْمَا شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٌ وَاحِدٌ ؟ فَقَالَ عليه السلام : الْقُرْآنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ

وَالْقُرْآنُ الْمَحْکَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلُ بِهِ .

۱۱۔ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قرآن و فرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے حضرت نے فرمایا قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان دو آیات حکم ہیں جن پر عمل واجب ہے ۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُحَيْلٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ وَاحِدٌ نَزَلَ مِنْ عِنْدِ وَاحِدٍ وَلَكِنَّ الْإِخْتِلَافَ يَجِبُ ، مِنْ قِبَلِ الرَّؤَاةِ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن واحد ہے ذات واحد کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اختلاف تو راویوں کا پیدا کردہ ہے ۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْقُصَيْبِيِّ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ : كَذَبُوا أَعْدَاءُ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ نَزَلَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ عِنْدِ الْوَاحِدِ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگ کہتے ہیں قرآن نازل ہوا ہے سات حرفوں پر ، فرمایا دشمنان خدا جھوٹ ہیں ایک ہی حرف پر ایک ہی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے ۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُحَيْلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ الْقُرْآنُ بِأَنفَاكٍ أَعْنِي وَاسْمِي بِلَا جَارٍ !

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَعْنَاهُ مَا عَصَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ عَلَى نَبِيِّهِ عليه السلام فَهُوَ يَعْنِي بِهِ مَا قَدْ مَضَى فِي الْقُرْآنِ مِنْ قَوْلِهِ : هَلْ لَوْ لَا أَنْ تَبْتَئَاكَ أَفَدَكِمْ تَرَكْتُمْ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا عَنْكَ بِذَلِكَ غَيْرُهُ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن اس طرح نازل ہوا ہے کہ میری مراد تجھ سے ہے اور سنا نامعلوم ہے پڑوسی کو کہ آخر کا جملہ ایک ضرب المثل ہے ایک عورت دوسری عورت سے پہلو دار کلام کرتی تھی یعنی کہتی تھی کی اور سے اور سنا نامعلوم تھا پڑوسن کو یعنی مخاطبہ نبی سے اور مقصود میں دوسرے ۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرآن میں جہاں اللہ نے اپنے نبی کو عتاب کیا ہے اس سے مراد دوسرے

ہیں جیسے فرمایا ہے اگر ہم اسے رسول تمہیں ثابت قدم رکھتے تو تم ضرور کچھ نہ کچھ کفار و مشرکین کی طرف مائل ہو جاتے یہاں مراد غیر نبی ہیں۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمْطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ تَنْزِيلِ الْقُرْآنِ قَالَ : اقْرَؤُوا كَمَا عَلَّمْتُمْ .

۱۵۔ راوی نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے تنزیل قرآن کے متعلق پوچھا تو فرمایا اسی طرح پڑھ جاؤ جس طرح تم کو تعلیم دی گئی۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي تَصْرِفِهِ قَالَ : دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مُصْحَفًا وَقَالَ : لَأَنْتَظِرُ فِيهِ ، فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيهِ : وَلَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا هُفَاةً فَوَجَدْتُ فِيهَا اسْمَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ قَالَ : قَبِعْتُ ، وَإِنِّي : ابْعَثْ إِلَيَّ بِالْمُصْحَفِ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے میرے پاس ایک قرآن بھیجا اور لکھا۔ اور اس کی نقل نہ کرنا میری اسے کھولا اور پڑھا۔ اس میں سورہ بنی نضت، لم یکن الذین کفروا میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام مع ان کے باپوں کے نام سے لکھے تھے پھر کسی کو میرے پاس بھیج کر کہا کہ یہ قرآن میرے پاس واپس بھیج دو۔

یہ نام بطور تفسیری نوٹ کے تھے نہ کہ اصل قرآن، آپ نے نقل کرنے کی اجازت نہ دی کہ بباد الوگ اس کو اصل قرآن قرار دے لیں۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سَهْبٍ ، عَنْ التَّصْرِيفِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ ابْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبِي عليه السلام : مَا صَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعَثَهُ بِبَعْضِ الْإِكْفَرِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار نے فرمایا جس نے ایک آیت کو دوسری آیت کی طرح قرآن یا یعنی آیات متشابہات کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے آیات محکمہ کی طرح کی اس نے کفر کیا۔

۱۸۔ عَنْهُ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَقَعَ مُصْحَفٌ فِي الْبَحْرِ فَوَجَدُوهُ وَقَدْ ذَهَبَ مَا فِيهِ إِلَّا هَذِهِ آيَةٌ وَالْأُخَرُ إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے قرآن دریا میں گر گیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا مگر اس حال میں کہ یہ آیت باقی رہی۔ آگاہ ہو کہ اللہ کی طرف امور کی بازگشت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن کی ہر آیت کی تاویل لوگوں نے اپنے دل سے کر کے کر لیا اسے ضائع کر دیا اس کا صحیح مفہوم قائم آل محمد ہی کے زمانہ میں لوگوں کو معلوم ہو گا جب کہ تمام اختلافات مٹ جائیں گے

۱۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ الْفَدَّاحِ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَقْرَأَ، قُلْتُ: وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَقْرَأُ؟ قَالَ: مِنَ السُّورَةِ النَّاشِئَةِ قَالَ: وَفَعَلْتُ النَّشِئَةَ فَقَالَ: أَقْرَأْ مِنْ سُورَةِ يُوسُفَ قَالَ: فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةُ وَلَا يَسْرَعُونَ وَجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذَلَّةٌ، قَالَ خَشَمَكَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِيَّاهِ لَا تَعْجُزُ كَيْفَ لَا تَسْبِقُ إِذَا قُرِئَتْ الْقُرْآنَ.

۱۹۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے کہا پڑھو، میں نے کہا کیا پڑھوں۔ فرمایا نویں سورت میں تلاش کرنے لگا۔ فرمایا سورہ یوسف پڑھو۔ جن کے لئے دنیا میں سبھائی ہے ان کے لئے آخر میں بھی سبھائی ہے بلکہ کچھ پڑھو کہ (نہ گنہگاروں کی طرح) ان کے چہروں پر لالک لگی ہوئی ہوگی اور ذرا انھیں ذلت ہوگی۔ امام نے فرمایا تیرے غور و فکر کے لئے یہی کافی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھے تعجب ہے کہ میں کیوں بوڑھا ہوں جب قرآن میں یہ پڑھوں۔

توضیح:- قرآن میں سورہ یوسف دسواں سورہ ہے بشمول سورہ الحمد اور نوواں سورہ ہے بغیر الحمد یا یہ کہ سورہ انفال اور توبہ کو ایک سورہ مانا جاتا ہے۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْرَانَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَسْلُبُانِ عَرَبِيَّيْهِ» قَالَ: يَسْلُبُ الْأَلْسُنَ وَلَا يُسْلِبُ الْأَلْسُنَ.

۲۰۔ راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کھلی عربی زبان میں (قرآن) ہے فرمایا وہ ظاہر کرتا ہے ان تمام باتوں کو عربی زبان میں جو مختلف زبانوں میں انبیاء پر نازل ہوئیں اور ان زبانوں کا بیان نہیں۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ غَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَفْرَأُ آخِرَ الْكِتَابِ إِلَّا يَتَقَطَّ فِي السَّاعَةِ النَّبِيُّ يُرْبِدُ.

یہاں مراد

بہا، عن

میں طرح تم

الحسن

بہا اسم

ا میں نے

بلکہ کے نام

القاسم

کفر

قرآن یا

جابر

ہذیب

۲۱۔ نہایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی سورہ کہف کی آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا ہوجائے گا۔

۲۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَعِيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلِّمْ مَوْلَاكَ دَاكِدًا أَسَدُ لَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُورَةُ يَسَ، فَيَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْقُدُ مَامَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ أَيْعَبْدُ مَا قَرَأَ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا يَأْسَ.

۲۳۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ سلیم آپ کے غلام نے بیان کیا ہے کہ اس کو سولہ سورہ یس کے اور کوئی سورہ یاد نہیں۔ کیا جب وہ رات کو نماز یا غیر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا چاہے تو اسی سورہ کو بار بار پڑھے۔ تسریا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَنَا أَسْمِعُ حُرُوفًا مِنَ الْقُرْآنِ لَيْسَ عَلَيَّ مَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كُنْ عَنْ هَذِهِ الْفِرَاعِ أَقْرَأَ كَمَا يَقْرَأُ النَّاسُ حَتَّى يَتَوَمَّ الْقَائِمُ عليه السلام فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ عليه السلام قَرَأَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ حَدِّثْهُ وَأَخْرِجِ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبْتُهُ عَلَيَّ عليه السلام وَقَالَ: أَخْرَجْتُهُ عَلَيَّ عليه السلام إِلَى النَّاسِ حِينَ قَرَعَ مِنْهُ وَكَتَبْتُهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ [اللَّهُ] عَلَيَّ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَأَحَاجَةٌ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَدًا، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أَخْبِرَ كُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لَتَقْرُوهُ.

۲۴۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کر سن رہا تھا اس کی قرأت عام لوگوں کی قرأت کے خلاف تھی۔ حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھ بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو جب تک ظہور قائم آل محمد نہ ہو۔ جب ظہور ہوگا تو وہ تشران کی صحیح صورت میں تلاوت کریں گے اور اس قرآن کو نکالیں گے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور فرمایا جب حضرت جمع قرآن اور اس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو آپ نے اس کو حکومت کے سامنے پیش کر کے فرمایا تھا یہ ہے کتاب اللہ جس کو میں نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس طرح رسول خدا پر نازل ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دو دلوں (لوح دل اور لوح مکتوب) سے جمع کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہمارے پاس جامع قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے قرآن کی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا اس کے بعد اب تم کبھی اس کو نہ دیکھو گے۔ میرا فرض ہے کہ میں تم کو اس سے آگاہ کر دوں تاکہ تم اس کو پڑھو۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُهُ ثُمَّ يَنْسَاهُ أَعْلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ ؟ فَقَالَ : لَا . ۲۵۔ راوی نے مسادق آل محمد سے ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جس نے قرآن پڑھا اور بھول گیا پھر پڑھا پھر بھول گیا آیا اس میں اس کے لئے حرج تو نہیں فرمایا نہیں۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سَلَمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا حَرَبَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ بَعْضُهُ يَبْعَثُ الْآخَرَ .

۲۵۔ ترجمہ حدیث مکامیں دیکھیے۔

۲۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَنَعْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عِيسَى جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سُورَةُ الْمُلْكِ هِيَ الْمَايَعَةُ تَمْنَعُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي التَّوْرَةِ سُورَةُ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَتِهِ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ وَلَمْ يَكُنْ يَبْهَمُ مِنَ الْعَافِيَيْنِ وَإِنِّي لَا أَرُكِعُ بِهَا بَعْدَ عِشَاءِ الْآخِرَةِ وَأَنَا جَالِسٌ وَإِنْ وَالِدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقْرَأُهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ نَافِلًا وَنَكِيرًا مِنْ قَبْلِ رَجُلِهِ قَالَتْ رَجُلَاهُ لَهُمَا لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقُومُ عَلَيَّ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَإِذَا أَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ جَوْفِهِ قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ ، قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ أَوْعَانِي سُورَةَ الْمُلْكِ وَإِذَا أَتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ لِسَانِي قَالَ لَهُمَا : لَيْسَ لَكُمَا إِلَى مَا قَبْلِي سَبِيلٌ قَدْ كَانَ هَذَا الْعَبْدُ يَقْرَأُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سُورَةَ الْمُلْكِ .

۲۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ سورۃ ملک (تبارک الذی بیدہ الملک) عذاب قبر سے روکنے والا ہے یہ سورۃ توریت میں بھی ہے۔ یعنی جس زبان میں اس میں یہ سورۃ ہے عربی میں اس کا ترجمہ الملک ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امامت کا اختیار بندوں کو نہیں بلکہ یہ امر خدا کے ہاتھ میں ہے جس نے یہ سورۃ رات کی عبادت میں پڑھا اور ذکر خدا زیادہ اور اچھی طرح کیا تو وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور میں یہ سورۃ عشاء آخر نماز دن کے بعد میٹھ کر پڑھا ہوں اور میرے والد ماجد اس سورۃ کو ہر دن اور ہر رات میں پڑھتے تھے اس کے پڑھنے والے کی قبر میں ناکر و نیکر اس کے پیروں کی طرف سے داخل ہوں گے تو ان کے دونوں پیر کہیں گے کہ تم دونوں کو ہماری طرف سے آنے کا راستہ نہیں۔ کیونکہ یہ شخص ہر رات اور ہر دن نماز میں کھڑے ہو کر سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا اور جب وہ اس کے درمیان سے آنا چاہیں گے تو وہ کہے گا ادھر سے تمہارا راستہ نہیں

قل ہو اللہ کے اور کچھ نہیں جانتا تھا) کیا تو دنیا کے لئے لقا چاہتا ہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کیوں؟ تاکہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت کر دیں یہ سن کر حضرت خاموش ہو گئے۔ پھر ایک گھڑی بعد فرمایا اسے حش ہمارے محبوب اور شیعوں میں سے جو کوئی مر جائے اور قرآن اچھی طرح نہ پڑھا ہو تو اس کو قبر میں تعلیم دے دی جاتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات بلند کرے۔ بعد آیات قرآنی اس سے کہا جائے گا پڑھو اور ترقی کر دو۔ وہ پڑھ کر بلند مرتبہ پائے گا پھر حش نے کہا۔ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے زیادہ کسی کو خوف خدا کرتے نہیں دیکھا اور نہ ان سے بہتر لوگوں کی امید گاہ کسی کو پایا۔ وہ بڑے دردناک لہجے میں پڑھتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی سے مخاطب ہیں۔

۱۱۔ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عَرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْمُجْتَهِدُونَ فَوَادُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالشُّرُكُ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کے پڑھنے والے اہل جنت کے عارفین ہوں گے اور مجتہد لوگ اہل جنت کے فہمیں روا اور مرسلین اہل جنت کے سردار ہیں۔

تیسرا باب بمشقت تعلیم قرآن حاصل کرنا (باب ۳)

﴿مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ بِمَشَقَّةٍ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمْعًا، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الذِّي يُعَالِجُ الْقُرْآنَ وَيَحْفَظُهُ بِمَشَقَّةٍ مِنْهُ وَقَلَّةٍ حَفِظَ لَهُ أَجْرَانِ.

۱۔ سرایا صادق آل محمد نے جو کوئی پڑھنے کی مشق جاری رکھتا ہے اور حفظ کرنے کی مشقت برداشت کر کے متورڈا سا حفظ بھی کر لیتا ہے تو بیش خدا اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

۲۔ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنِ الْقَتَّاجِ بْنِ

کیوں کہ اس نے سورہ ملک کو دل میں جسگہ دی تھی اور جب وہ اس کی زبان کی طرف سے آنا چاہیں گے تو کچھ گی کہ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں کیوں کہ یہ شخص شب و روز میں سورہ الملك کو پڑھا کرتا تھا۔

۲۷۔ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرْقَدٍ وَالْمُعَلَّى ابْنِ خَنْبَسٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَنَا رِبْعَةُ الرَّائِي قَدْ كَرَفَضَ الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَتِنَا فَهُوَ ضَالٌّ، فَقَالَ رِبْعَةُ: ضَالٌّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ضَالٌّ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَمَّا نَحْنُ فَتَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَتَهُ أُتِي.

۲۷۔ عبد اللہ بن قرقداور معل بن خنيس نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ ربیعہ بن رائی بھی تھا۔ ہمارے درمیان قرآن کی فقیلت کا ذکر ہوا۔ حضرت جعفر صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا اگر ابن مسعود کی قرأت ہماری سی قرأت نہیں ہے تو وہ گمراہ ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا ہم اسی طرح قرأت کرتے ہیں جس طرح میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین علیہما الصلوٰۃ والسلام قرأت کیا کرتے تھے۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرِائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ سَبْعَةٌ عَشَرَ آيَةً.

۲۸۔ ہشام بن سالم نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو قرآن جبرائیل امین حضرت رسول خدا پر لے کر آئے تھے اس میں ستر ہزار آیتیں تھیں۔

توضیح: اس حدیث میں آیات کی تعداد ستر ہزار بیان کی گئی ہے لیکن موجودہ قرآن میں آیات کی تعداد پندرہ ہزار چھ سو دھیاسٹھ ہے اور طبری علیہ الرحمۃ نے مجمع البیان میں لکھا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قرآن میں آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو تریسٹھ ہے یہ اختلاف آیات کی حد معین کرنے کی بنا پر پیدا ہوا ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مراۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے اس کا امکان ہے کہ ستر ہزار میں احادیث کو بھی شامل کر لیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

کہ ادھر سے

وَالْمَعْلَى
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
نَعَمْ ضَالُّ

میں حاضر تھے
در علیہ السلام نے
یہ جس طرح میرے

نَ الدَّي

و خدا پرے کر

کتاب العشرہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پہلا باب

معاشرت میں واجب ہے

(باب ۱)

﴿مَا يَجِبُ مِنَ الْمُسَاوَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَدٍ ، عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَلَيْكُمْ بِالسَّلَاقَةِ فِي الْمَسَاجِدِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ لِلنَّاسِ ، إِذَا مَعَ الشَّاهِدِ وَحُضُورِ الْجَنَائِزِ ، إِنَّهُ لَا يَدُلُّ لَكُمْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَحَدًا لَا يَسْتَفْتِي عَنْ النَّاسِ إِلَّا بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْعَمَلِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسجدوں میں نماز پڑھتا پڑوسیوں سے اچھا برتاؤ کرنا، کسی کو اسی دینا جنازوں میں حاضر ہونا اپنے لئے لازم قرار دیا کہ لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا لازم ہے کیونکہ کوئی شخص بنی نوع انسان کے مستغنی نہیں ہو سکتا، اپنی زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقُصَلِيِّ شَاذَانَ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ جَمِيعًا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ يَسْتَعِي لَنَا أَنْ نَضَعَ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَفِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ ؟ قَالَ : تَوَدُّوهُمْ وَالْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ وَتَسْتَعِيْمُونَ الْمَثَابَةَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَتَعُودُونَ مَرْضَاهُمْ وَتَشْهَدُونَ جَنَائِزَهُمْ .

۲۔ معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہم کو لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ فرمایا ان کی باتیں ادا کرو، ان کی سچی گواہیاں دو، خواہ موافق ہوں یا مخالف، ان کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں حاضر ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، وَنُجَيْمِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَبِيبِ الْخَمَعِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالْوَرَعِ وَالْإِحْسَانِ وَالشَّهَادَةِ الْجَنَائِزِ وَدَعْوَةِ الْمَرْضَى وَاحْضَرُوا مَعَ قَوْمِكُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَأَجِبُوا لِلنَّاسِ مَا تَجِبُونَ لَا تُشْهِدُوا أُمَّا يَسْتَعِي الرُّحْلَ مِنْكُمْ أَنْ يُعْرِفَ جَارَهُ حَقَّهُ وَلَا يَعْرِفَ حَقَّ جَارِهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ پرہیزگاری اختیار کرو اور امر نیک بجالانے کی کوشش کرو اور جنازوں میں حاضر رہو اور لوگوں سے ایسی ہی محبت کرو جیسی اپنے نفوس سے کرتے ہیں کیا اس سے تم میں سے کسی کو شرم نہیں آتی کہ پڑوسی تو تمہارا حتیٰ بہی نے اور تم پڑوسی کا حق نہ پہچانو۔

۴۔ تَحْمِيزُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ تَوْحَابٍ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ يَسْتَعْبِي لَنَا أَنْ نَتَمَتَّعَ فِي مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا وَبَيْنَ خُلَطَائِنَا مِنَ النَّاسِ وَمَتْنٌ لَيْسُوا عَلَى أَمْرٍ ؟ قَالَ : تَنْظُرُونَ إِلَى أَوْلِيائِكُمُ الَّذِينَ يَتَّقِدُونَ بِهِمْ فَتَصْنَعُونَ مَا يَتَّبِعُونَ قَوْلَهُ إِنْ هُمْ لَيَمُودُونَ وَمَرَضَهُمْ وَيَسْهَدُونَ حَلَائِزَهُمْ وَيَقْبَلُونَ الشَّيْءَ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ وَيُؤَدُّونَ الْأَمَانَةَ إِلَيْهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام علیہ السلام سے پوچھا ہم کو اپنی قوم اور اپنے ملنے والوں سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیے جو ہمارے ہم مذہب نہ ہوں فرمایا اپنے ان آدمی پر نظر کرو جن کی تم اقتدار کرتے ہو جیسا مل وہ کرتے تھے تم بھی کرو واللہ وہ ان کے رفیقوں کی عیادت کرتے تھے ان کے جنازوں میں حاضر ہوتے تھے اور سچی گواہیاں دیتے تھے چاہے ان کا نفع ہو یا نقصان اور ان کی امانتوں کو ادا کرتے تھے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ تَحْمِيزِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَتَحْمِيزِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْعَدَلِيِّ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَفَرَأَى عَلَى مَنْ تَرَى أَنَّهُ يُطْعِمُنِي مِنْهُمْ وَيَأْخُذُ يَقُولِي السَّلَامَ وَأَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْوَرَعِ فِي دِينِكُمْ وَالْإِحْسَانِ لِلَّهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثُ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَطُولُ السُّجُودِ وَحُسْنُ الْجَوَارِقِ هَذَا جَاءَ عَنَّا وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَدَّى الْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ ائْتَمَّكُمْ عَلَيْهِ بَارَ أَوْ فَاجِرًا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِأَدَاءِ الْخَبِطِ وَالْمُخِيطِ صَلَواتُكُمْ عَلَيْهِمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَعَوَدُوا مَرَضَهُمْ وَأَدُوا حُقُوقَهُمْ فَإِنَّ الرُّجُلَ مِنْكُمْ إِذَا وَرَعَ فِي دِينِهِ وَصَدَقَ الْحَدِيثَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَحَسَنَ خُلُقَهُ مَعَ النَّاسِ قَبِلَ هَذَا جَعْفَرِيُّ ، فَيَسْرُ بِي ذَلِكَ وَيَدْخُلُ عَلَيَّ مِنْهُ السُّرُورُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ وَإِذَا كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيَّ بِلَاؤُهُ وَغَارُهُ وَقِيلَ : هَذَا أَدَبُ جَعْفَرٍ ؛ قَوْلَهُ لَحْدُ نَبِيِّ أَبِي ﷺ أَنَّ الرُّجُلَ كَانَ يَكُونُ فِي الْقَبِيلَةِ مِنْ شَيْعَةِ عَلِيِّ ﷺ فَيَكُونُ رِئَسًا : آدَاهُمُ لِلْأَمَانَةِ وَأَقْضَاهُمُ لِلْحَقُوقِ وَأَصْدَقَهُمْ لِلْحَدِيثِ ، إِلَيْهِ وَصَايَاهُمْ وَوَدَائِعُهُمْ تَسْأَلُ الْعَشِيرَةَ عَنْهُ فَقَوْلُ : مَنْ مِثْلُ فَلَانٍ ؛ إِنَّهُ لَأَدَانَا لِلْأَمَانَةِ وَأَصْدَقُنَا لِلْحَدِيثِ .

قَالَ : قَالَ :
نُورُ الْجَنَائِزِ
نَبْعَتِ
سُجِّي كَوَابِي دِينَا
نُورُ انْسان

الْحَبَّارِ
يَسْتَعْبِي لَنَا
الْأَمَانَةَ

سَاتِحِيَا
لِمُريضُونَ

بِالنَّاسِ
وَاشْهَدُوا
نِسْكَكُمْ أَمَّا

۵۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے صادق آل محمد نے فرمایا۔ جس کو تم میری اطاعت کرنے والا میری بات ماننے والا دیکھو اس سے کہو میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے دین میں پرہیزگاری اختیار کرنے اور قربت الی اللہ جدوجہد کرنے، سچ بولنے امانت ادا کرنے، سجدے کو طول دینے اور بڑوسی سے اچھا سلوک کرنے، محمد مصطفیٰؐ یہی لے کر آئے۔ جن لوگوں نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے نیک ہو یا بد اس کی امانت ادا کرو۔ رسول خدا نے ایک دھلگے اور ایک سوئی نیک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اپنے خاندان والوں سے صلہ رحم کرو ان کے جنازوں میں شریک ہو ان کے مرینوں کی عیادت کرو ان کے حقوق ادا کرو۔ جب کوئی امر دین میں پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور سچی بات کہتا ہے اور امانت ادا کرتا ہے اور حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ جعفری ہے میں اس امر سے خوش ہوتا ہوں اور مجھے مسرت حاصل ہوتی ہے درآنحالیکہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ آداب جعفر ہیں اور جب اس کے خلاف صورت پیش آتی ہے تو میرے اوپر غم عار کا ہجوم ہوتا ہے جبکہ یہ کہا جائے کہ یہ آداب جعفر ہیں۔ واللہ میرے پدر بزرگوار نے یہ بیان کیا کہ قیامت میں ایک شیعہ علی ایسا ہوگا جو قیامت کے لئے باعث زینت ہوگا یہ وہ ہوگا جو سب سے زیادہ حقوق ادا کرنے والا ہوگا سب سے زیادہ راست گو ہوگا جب لوگوں کو وصیتوں اور امانتوں کے متعلق اس کے قبیلہ کا حال پوچھا جائے گا تو کہا جائے گا کون ہے اس کی مثل امانتوں کا ادا کرنے والا اور بات کا سچا ہے۔

دوسرا باب حسن المعاشرت

(باب ۲)

﴿حُسْنُ الْمَعَاشِرَةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ خَالَطَ فَإِنَّهُ يَنْتَفِعُ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِمْ فَأَفْعَلْ.

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے تمہارا میل جول ہو۔ اگر ممکن ہو کہ سخاوت میں تمہارا ہاتھ اس سے بلند ہو تو ایسا ضرور کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي الرُّبَيْعِ الشَّامِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَوَّلَيْتُ غَاشٍ بِأَهْلِهِ فِيهِ الْخُرَاسَانِيُّ

وَالشَّامِي وَمِنْ أَهْلِ الْأَفَاقِ قَلَمُ أَجْدٍ مَوْعِيًا أَقْمَدُ فَبِهِ قَجَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ مِنْكُمْ قَالَ :
يَا شَيْعَةَ آلِ عَمٍّ ائْتُوا أَنَا نَسُ مِثْلَكُمْ لَمْ يَمَلِكْ نَفْسُهُ عِنْدَ غَضَبِهِ دَمْنٌ لَمْ يُحْسِنْ صُحْبَةً مِنْ صَحْبِهِ
وَمُخَالَفَةً مَنْ خَالَفَهُ وَمُرافقة مَنْ رَافَقَهُ وَمُجَاوِرَةً مَنْ جَاوَرَهُ وَمُمَالِحَةً مَنْ مَالَحَهُ يَا شَيْعَةَ آلِ عَمٍّ
اِئْتُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

۲۔ راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا اس میں خراسانی، شامی اور اہل ادریس کے لوگ تھے میں نے کوئی جگہ بیٹھنے کی نہ پائی۔ حضرت بیماری کی وجہ سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ فرمایا اے شیعان آل محمد یہ جان لو کہ ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ رکھے اور جو اپنے ساتھیوں سے اچھی صحبت نہ رکھے اور حسن معاشرت روا نہ رکھے اس سے جو اس بے اچھا برتاؤ نہ کرے اور برفق و مدارشیں نہ آئے اس سے جو اس سے اس طرح پیش آئے اور اچھی طرح بات چیت نہ کرے جو اس سے ہم کلام ہو اور موافقت روا نہ رکھے جو اس کے ساتھ کھانا چلے اے شیعان آل محمد اپنی استطاعت کے لحاظ سے اللہ سے ڈرو اور مدد اور قوت نہیں ہے مگر اللہ سے۔

٣- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا تَرَاءُكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ» (٢١) قَالَ: كَانَ يُوسُفُ الْمَجْلِسُ وَيُسْتَفْتَى فِيهِ لِلْمُحْتَاجِ وَبَعْضُ الضَّعِيفِ.

۴۔ راوی نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا۔ ہم آپ کو احسان کرنے والوں میں سے دیکھتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام زنداں میں اس طرح رہے کہ جگہ تنگ ہوئی تو قیدیوں کے لئے اپنا بدن سمیٹ کر گنجائش پیدا کر دی اور امیر قیدیوں سے محتاج قیدیوں کو ترصہ دلا دیا اور کمزوروں کی مدد کی۔

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَلَاءِ بْنِ الْفُضَلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : عَظَمُوا أَصْحَابَكُمْ وَوَقِّرُواهُمْ وَلَا تَنْهَجُمْ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَنَارُوا وَلَا تُخَايِدُوا وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ كُونُوا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ [الصَّالِحِينَ] .

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اپنے اصحاب کی تعظیم کرو اور ان کے وقار کو قائم رکھو اور ایک دوسرے پر جڑھائی نہ کرو اور نقصان نہ پہنچاؤ؛ ورنہ حد نہ کرو اور اپنے آپ کو سبھل سے بچاؤ اور خدا کے مخلص بندے بنو۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْحَجَّالِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ وَنَعْلَمَةَ وَ عَلِيٍّ بْنِ عُقَبَةَ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَوَاهُ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: الْأَقْبَاضُ مِنَ النَّاسِ مَكْسِبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی نے کہ لوگوں کو چار ہٹا عداوت کا باعث ہو جاتا ہے۔

تیسرا باب

دوستی و مصاحبت

(باب ۳)

﴿مَنْ تَجِبَ مُصَادَقَتُهُ وَ مُصَاحَبَتُهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليہ السلام: لَا عَلَيْكَ أَنْ تَصْحَبَ ذَا الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ تَحْمَدْ كَرَمَهُ وَلَكِنْ اتَّقِ يَعْقِلِهِ وَاحْتَرِسْ مِنْ سَيِّئِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَلَا تَدْعَنْ صُحْبَةَ الْكَرِيمِ وَإِنْ لَمْ تَنْفَعِ يَعْقِلِهِ وَلَكِنْ اتَّقِ بِكَرَمِهِ يَعْقِلَكَ وَأَقْرِ ذِكْلَ الْفِرَارِ مِنَ اللَّئِيمِ الْأَحْمَقِ.

۱۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ کوئی شخص نہیں اس میں کہ تم صاحب عقل کی مصاحبت کرو اگرچہ اس کا کرم قابل تعریف نہ ہو، تم اس کی عقل سے فائدہ حاصل کرو اور اس کی بد اخلاقی سے بچو اور کریم کی صحبت ترک نہ کرو اگرچہ اس کی عقل سے فائدہ نہ پہنچے لیکن بقدر اپنی عقل کے فائدہ حاصل کرو اور کنجوس احمق کی صحبت سے پوری طرح بچو۔

۲۔ عَنْهُ؛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَبِي الْعَدَيْسِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليہ السلام: يَا صَالِحُ اتَّبِعْ مَنْ يُبْكِيكَ وَهُوَ لَكَ نَاصِحٌ وَلَا تَتَّبِعْ مَنْ يُضْحِكُكَ وَهُوَ لَكَ غَاشٌّ وَسَفَرْدُونٌ عَلَى اللَّهِ جَمِيعًا فَتَعْلَمُونَ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے صالح اتباع کرو اس کا جو تمہیں رلائے در آنخالیکہ وہ تمہیں نصیحت کرنے والا ہو اور پیروی نہ کرو اس کی جو تمہیں ہنسا ئے۔ در آنخالیکہ وہ دل میں کھوٹ رکھنے والا ہو اور تم سب کے سب اللہ کی طرف جانے والے ہو تب اپنے متعلق جانو گے۔

۳۔ عَنْهُ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ الْقَطَّانِ؛ عَنْ عَبْدِ الْمُؤَدِّي، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ

نَابِتِ بْنِ أَبِي صَخْرَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعَلِيِّ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَعَادَى نَوَاحِيَهُ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَنْزِلُ بِهِ الْمَوْتُ إِلَّا مَيِّتٌ لَهُ أَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ كَانُوا خِيَارًا فَخِيَارًا وَإِنْ كَانُوا شِرَارًا فَشِرَارًا ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ إِلَّا تَمَثَّلَتْ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین نے جن سے تم مصاحبت کرتے ہو ان کو اچھی طرح دیکھ بھال دو جو کوئی مرتلے بصورت مثال اس کے اصحاب روز قیامت خدا کے حضور میں آئیں گے اگر اچھے ہوں گے تو بھلا ہی بھلا ہے اور اگر بد ہوں گے تو نتیجہ خراب ہوگا۔ کوئی نہیں مسلمانوں میں مرتا۔ مگر یہ کہین ہم مثال اس کے پاس آتا ہوں اگر مومن ہوتا ہے تو فائدہ پالے اور اگر منافق ہوتا ہے تو حسرت میں رہ جاتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ الْحَلَبِيِّينَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يَسْمَعْهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَلَيْكَ بِالتَّوَادُّعِ وَإِيَّاكَ وَكُلَّ مُحَدِّثٍ لَا عَهْدَ لَهُ وَلَا أَمَانَ وَلَا مِثْقَالَ وَلَا مِثْقَالَ وَكُنْ عَلَى حَدِيثٍ مِنْ أَوْتَوْا النَّاسَ عِنْدَكَ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے لئے لازم کرو مصاحبت کو مصاحب قدیم آزمودہ کی اور بچو بدکلام اور فحش گو سے کہ اس کے لئے نہ کوئی عہد ہے نہ امان نہ ذمہ داری، نہ ميثاق اور جو تمہارے نزدیک زیادہ صاحب وثوق ہو اس سے بھی بچو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَحَبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے نزدیک سب سے زیادہ بہتر محبوب بھائی وہ جو مجھ پر میرے عیبوں کو ظاہر کر دے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَهْمَانَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَكُونُوا الصَّدَاقَةَ إِلَّا بِحُدُودِهَا فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ هَذِهِ الْحُدُودُ أَهْلَتْ مِنْهَا فَانْسِبُهُ إِلَى الصَّدَاقَةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهَا فَلَا تَنْسِبُهُ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الصَّدَاقَةِ فَأَوْ لَهَا أَنْ تَكُونَ سَرِيرَتُهُ وَعَلَانِيَتُهُ لَكَ وَاحِدَةٌ ، وَالثَّانِي أَنْ يَرَى رَيْتَكَ رَيْتَهُ وَنَشَبَكَ شَيْئَهُ وَالثَّالِثُ أَنْ لَا تَغَيِّرَهُ عَلَيْكَ وَلَا يَأْتِيَ وَلَا مَالَ ، وَالرَّابِعُ أَنْ لَا تَمْنَعَكَ شَيْئًا تَسْأَلُهُ مَقْدَرَتَهُ وَالْخَامِسُ وَهِيَ تَجْمَعُ هَذِهِ الْخِصَالَ أَنْ لَا يَسْلَمَكَ عِنْدَ النَّكَاتِ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صداقت نہیں ہوتی مگر اپنے حدود کے ساتھ اور جس میں حدود ہوں یا ان میں سے کوئی وصف ہو تو وہ صداقت منسوب ہوگا ورنہ نہیں اول یہ کہ تمہارے ساتھ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔ دوسرے وہ تمہاری خوبی کو اپنی خوبی اور تمہارے عیب کو اپنا عیب جلنے میں سے تمہارے اپنا سلوک نہ بدلے نہ بحالت حکومت اور نہ بحالت دولت۔ چوتھے جو چیز دینی اس کے امکان میں ہو وہ تمہیں دینے سے منع نہ کرے۔ پانچویں ان سب اوصاف کے ساتھ وہ تمہیں سختی میں نہ چھوڑے۔

چوتھا باب

جس کی مجالست اور ہمراہی ناپسندیدہ

(باب ۴)

﴿مَنْ تَكْرَهُ مُجَاسَّتَهُ وَ مُرَافَقَتَهُ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِذَا صَعِدَ الْمَنْبَرَ قَالَ: يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَجَنَّبَ مُوَاخَاةَ ثَلَاثَةٍ: الْمَاجِنِ الْفَاجِرِ وَالْأَحْمَقِ وَالْكَذَّابِ، فَأَمَّا الْمَاجِنُ الْفَاجِرُ فَيُرِي بَيْنَ لَكَ وَعَمَلَهُ وَيُحِبُّ أَنْتَ مِثْلُهُ وَلَا يُعْطِيكَ عَلَى أَمْرٍ مِنْكَ وَمَعَادِكَ وَمُقَارَبَتُهُ جَفَاءٌ وَقَسْوَةٌ وَمَدْحُهُ وَمَحْرَجُهُ غَارُ عَلَيْكَ وَأَمَّا الْأَحْمَقُ فَإِنَّهُ لَا يُبَيِّرُ عَلَيْكَ بَحِيرٌ وَلَا يُرْجِي لَصَرَفِ السُّوءِ عَنْكَ وَلَا يُؤْخِذُ نَفْسَهُ. وَرَبَّمَا أَرَادَ مَنَفَعَتَكَ فَضَرَّكَ قَمَوْتُهُ خَيْرٌ مِنْ حَيَاتِهِ وَ سَكُونُهُ خَيْرٌ مِنْ نَطْقِهِ وَبُعْدُهُ خَيْرٌ مِنْ قُرْبِهِ وَأَمَّا الْكَذَّابُ فَإِنَّهُ لَا يُهَيِّتُكَ مَعَهُ عَيْشٌ. يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَيَنْقُلُ إِلَيْكَ الْحَدِيثَ كُلَّمَا أَقْنَى أَحَدُوهُ مَطَرَهَا بِأُخْرَى مِثْلِهَا حَتَّى أَنَّهُ يُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ قَمَا يَصَدَّقُ، وَيَقْرِقُ بَيْنَ النَّاسِ بِالْعِدَاوَةِ فَيَنْبَغِي السَّخَائِمُ فِي الصَّدُورِ فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَانظُرُوا إِلَى أَنْفُسِكُمْ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے، امیر المؤمنین علیہ السلام جب منبر پر تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے

تین آدمیوں کی صحبت سے بچو۔ اول لغو علوم کے پکار عالم سے (جیسے دہریہ فلاسفہ) دوسرے احمق تیسرے دروغ گو، پہلا اپنے عمل کو تمہاری نظر میں اچھا ثابت کرے گا اور چاہے کاتم بھی دیے ہی ہو جائے وہ امر دین و معاویہ میں تمہاری مدد نہ کرے گا اس کی قربت جفا اور ظلم ہوگی اور اس کا آنا جانا تمہارے پاس تمہارے لئے عار ہوگا اور احمق آدمی تمہیں کوئی مفید مشورہ

نہ دے گا اور نہ تم کو کسی برائی سے بچا سکے گا اگرچہ کتنی ہی کوشش سے بااوقات فائدہ پہنچانا چاہے گا مگر اپنی حماقت سے نقصان پہنچا دے گا اس کا مرنا اس کی زندگی سے بہتر ہوگا اور اس کا چپ رہنا اس کے بولنے سے اچھا ہوگا اور اس کی دوری اس کی نزدیکی سے بہتر ہوگی اب رہا دروغ گو تمہارا عیش اس سے مکدر ہوگا۔ وہ دوسروں کی بات تم تک لائے گا اور تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا وہ ایک بات کی نقل میں اپنی طرف سے دوسری بات ملا دے گا اور ظاہر کرے گا وہ سچ ہے حالانکہ وہ سچ نہ ہوگی وہ لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کر کے دلوں میں کینے ڈالے گا پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں پر نظر کرو۔

۲۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَبْدِ الْأَعْلَى : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَهُ فِعْلَهُ وَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ وَلَا يُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ دُنْيَا وَلَا أَمْرِ مَعَادٍ وَمَدَّخِلُهُ إِلَيْهِ وَمَحْرَجُهُ مِنْ عِنْدِهِ شَيْنٌ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے مرد مسلم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ فاجر سے مصاحبت کرے کیوں کہ وہ اپنے عمل کو نبی کریم پر ہمارے دکھائے گا اور چلے گا کہ وہ بھی ایسا ہی ہو جائے۔ وہ نہ امر دنیا میں مددگار ثابت ہوگا نہ امر دین میں اس کی آمدورفت اس کے لئے باعثِ شرم ہوگی۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : قَالَ : لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يُوَاخِيَ الْفَاجِرَ وَلَا الْأَخْمَقَ وَلَا الْكَذَّابَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مرد فاجر سے مصاحبت کرے اسی طرح احمق اور کاذب کی صحبت سے بھی بچنا چاہیے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ : قَالَ : قَالَ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ : إِنَّ صَاحِبَ الشَّرِّ يُعْذِي ، وَ قَرِيبَ السَّوْءِ يُؤْذِي فَانْظُرْ مَنْ تَقَارُبُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم یا امام رضا علیہ السلام نے کہ صاحبِ شر بدعت پسند آدمی، چاہے کہ اس کی بدعت دوسروں میں سرایت کرے اور بدہمنشیں ہلاکت کا باعث ہو تب بھی اس پر غور کرو کہ تم اپنا ہم نشین کے بنا رہے ہو۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى .

سَابِقَةً قَالَ : تَحِيَّاتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ شَدَّ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ ، وَمَنْ يُسِرَّ عَلَيْهِ كَانَتْ مَعَ الْأَوَّلِينَ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس پر ستر آن کا حفظ کرنا دشوار ہو اس کو دہرا اچھے گا اور جس پر آسان ہو وہ مرسلین اولین کے ساتھ مشور ہوگا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمِ الْقَرَّاءِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يَدْرُسَ حَتَّى يَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ أَوْ يَكُونَ فِي تَعْلِيمِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے مزاد ارچے کہ ستر سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

چوتھا باب

جو ستر آن کو حفظ کرے اور بھول جائے

(باب ۴)

«مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَ»

۱۔ عَنْ عَنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ تَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ مَنِّي فَأَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَلِّمَنِيهِ ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ : عَلَيْكَ اللَّهُ هُوَ كَمَا إِنَّا جَمِيعاً ۔ قَالَ : وَنَحْنُ نَحْوُونَ عَشْرَةَ ۔ ثُمَّ قَالَ : السُّورَةُ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَدْ قَرَأَهَا ، ثُمَّ تَرَكَهَا مُتَأَنِّبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ : مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ : أَنَا سُورَةٌ كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ إِنَّكَ تَمَسَّكَتَ بِي وَأَخَذْتَ بِي لَا تَزِلُّكَ هَذِهِ الدَّرَجَةُ فَيَلْبَسُكُمْ بِالْقُرْآنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ : فَلَانُ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُطَلَّبَ بِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فِي ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لِيُسْتَنْفَعَ بِهِ فِي صَلَاتِهِ وَتِلَاوَتِهِ .

۱۔ یعقوب احمد کہنے کے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں قرآن پڑھا کرتا تھا پس اس کی مزاولت کم

قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا عَمَّارُ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تَسْتَيْتَ لَكَ الْيَعْمَةُ وَتَكْمَلَ لَكَ الْمَرْوَةُ وَتَصْلَحَ لَكَ الْمَعِيشَةُ : فَلَا تُشَارِكِ الْعَبِيدَ وَالسَّغْلَةَ فِي أَمْرِكَ . فَإِنَّكَ إِنْ انْتَهَمْتُمْ خَاوُكَ وَإِنْ حَدَّ نُوْكَ كَدَّ نُوْكَ وَإِنْ تَكَبَّتْ حَدَّ نُوْكَ وَإِنْ وَعَدُوكَ أَخْلَفُوكَ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے عمار اگر تم چاہتے ہو کہ نعمت دیر پا رہے اور مروت کمال کو پہنچے اور معیشت میں درست ہو تو اپنے معاملہ میں غلام اور کمینہ کو شریک نہ کریں اگر تم ان کو امین بناؤ گے تو یہ خیانت کریں گے اور اگر بات کرو گے تو جھٹلائیں گے اور اگر تو سختی میں مبتلا ہو گا تو تجھے ذلیل کریں گے اور اگر تجھ سے وعدہ کریں گے تو اس کے خلاف کریں گے۔

۶۔ قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : حُبُّ الْأَبْرَارِ لِلْأَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْأَبْرَارِ وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ قَضِيْلَةٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلْأَبْرَارِ دَيْنٌ لِلْأَبْرَارِ وَبُغْضُ الْأَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ خِزْيٌ عَلَى الْفُجَّارِ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکوں سے محبت نیکوں کے لئے ثواب ہے اور فاجروں کی محبت نیکوں سے، نیکوں کے لئے باعث رسوائی ہے اور فاجروں کا بغض نیکوں سے زینت ہے نیکوں کی اور نیکوں کا بغض فاجروں سے رسوائی کا کاروں کی۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُدَايِرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِمَا ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَأَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : يَا أَبَتِي أَنْظِرْ خَمْسَةَ فَلَا تُصَاحِبْهُمْ وَلَا تُحَادِّثْهُمْ وَلَا تُرَاقِبْهُمْ فِي طَرِيقٍ ؛ فَقُلْتُ : يَا أَبَتِ مَنْ هُمْ ؟ عَرِّفْنِيهِمْ قَالَ : إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةُ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ يَمْنُزِلُكَ الشَّرَابَ يَقْرُبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيَبْعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاسِقِ فَإِنَّهُ بَايِعُكَ بِأَكْلِهِ أَوْ أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَحْذُلُكَ فِي مَالِهِ أَحْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَيَضُرُّكَ وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفَاطِحِ لِرَجْعِهِ فَإِنَّهُ وَجَدْتُهُ مَلْعُونًا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَقَدْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ ، وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ يَقْسُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِهِ وَقَالَ فِي الْبَقَرَةِ : وَالَّذِينَ يَقْسُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ

يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْتَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْعَابِدُونَ

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے میرے باپ علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اے بیٹے پانچ قسم کے لوگوں سے تو مصاحبت کرو اور نہ ان سے بات کر۔ اور نہ راستہ میں ان کے ساتھ چلو۔ میں نے کہا بااجان وہ کون ہیں مجھے بتائیے فرمایا جھوٹے کی مصاحبت سے بچو کہ وہ بمنزلہ سراب ہے۔ بعید کو سمجھ سے قریب کہے گا اور قریب کو بعید اور فاسق کی صحبت سے بچو، وہ تمہیں مال دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ اس سے بھی کم میں اور خیل کی صحبت سے بچو وہ وقت احتیاج اپنا مال تمہیں نہ دے کر دلیل کرے گا اور احسن کی مصاحبت سے بچو وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا اور پسپا دے گا نقصان، اور فاطمہ کی مصاحبت سے بچو کہ میں نے تین جگہ کتاب فدا میں اس پر لعنت کو پایا ہے اول قریب سے کم حکومت پاتے ہی روئے زمین پر فساد برپا کر دے گا اور قطع رحم کر دے گا یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرہ اور اندھا بنادیا ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو معاہدہ کے بعد خدا کی عہد کو توڑ دیتے ہیں اور قطع کرتے ہیں اس چیز کو جس کے ملانے کا خدا نے حکم دیا ہے اور روئے زمین پر فساد کرتے ہیں ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے بُرا گھر ہے اور سورۃ بقرہ میں فرمایا ہے وہ معاہدہ کے بعد عہد خدا کو توڑ دیتے ہیں اور جس کے دھل کا حکم دیا ہے اسے قطع کرتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں یہ لوگ خسارہ پانے والوں میں ہیں۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُحَازِبِيَّ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ مُجَالَسَتُهُمْ تُبْهِتُ الْقَلْبُ : الْجُلُوسُ مَعَ الْأَنْدَالِ وَالْحَدِيثُ مَعَ الْيَسَاءِ وَالْجُلُوسُ مَعَ الْأَغْيَاءِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے آقا اطہار میں سے روایت کر کے رسول اللہ نے فرمایا تین کی ہم نشینی قلوب کو مرہ بنا دیتی ہے ذلت کے ساتھ جو کمینوں کی صحبت سے جو دوسرے عمر توں سے زیادہ بات چیت تیسرے مالداروں کے پاس زیادہ بیٹھنا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْيَلَادِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قَالَ : قَالَ لِقَامَانٍ يَخْلَعُ لِأَبِيهِ : يَا أَبَتِي لَا تَقْتَرِبْ فَتَكُونُ أَبْعَدَكَ وَلَا تَبْعُدْ فَتَهَانَ، كُلُّ ذَا بُوٍ يُحِبُّ وَمِنْهَا وَإِنْ ابْنُ آدَمَ يُحِبُّ مِثْلَهُ وَلَا تَنْشَرْ بَرَّكَ إِلَّا عُدَّ بَاغِيَهُ كَمَا أَلَيْسَ بَيْنَ الذَّيْبِ وَالْكَبْشِ حُلَّةٌ كَذَلِكَ أَلَيْسَ بَيْنَ الْبَاءِ وَالْفَاجِرِ حُلَّةٌ، مَنْ يَفْتَرِبْ مِنَ الرَّفِيقِ يَتَعَلَّقُ بِهِ بَعْضُهُ كَذَلِكَ مَنْ يُشَارِكُ الْفَاجِرَ يَتَعَلَّقُ مِنْ طَرَفِهِ، مَنْ يُحِبُّ الْمِرَاءَ يُشْتَمُ وَمَنْ يَدْخُلُ مَذَاحِلَ السُّوءِ يُشْتَمُ وَمَنْ يُقَارِنُ قَرِيبَ السُّوءِ لَا يَسْلَمُ وَمَنْ لَا يَمْلِكُ إِسَاءَةَ بَنَدًا .

۹۔ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا زیادہ قربت لوگوں سے نہ رکھو ورنہ دور ہو جاؤ گے اور زیادہ دور بھی ان سے نہ ہو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے ہر حیوان اپنے جنس کو محبوب رکھتا ہے ابن آدم بھی آدمی کو دوست رکھتا ہے اور باغی سے نیکی نہ کر بھیڑے اور مینڈھے میں دوستی کیسی، اسی طرح نیک اور بدکار میں دوستی کیسی، جو تار کول کے پاس رہے گا اس کا کچھ حصہ ضرور اسے لگ جائے گا اسی طرح ناجور کے ساتھ رہنے والا ضرور اس کے طریقے سیکھے گا اور جو جھگڑا ہو گا تو ضرور گایاں کھلے گا اور جو بُرے مقامات پر داخل ہو گا وہ ضرور متہم ہو گا اور جو بُرے شخص کے پاس بیٹھے وہ ضرور نقصان اٹھائے گا اور جس کو زبان پر قابو نہ ہو گا وہ ضرور نادم ہو گا۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَمَحِبُوا أَهْلَ الْبِدْعِ وَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَتَقْبِرُوا عِنْدَ النَّاسِ كَوَاجِدٍ مِنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَرْءُ عَلَى دِينِ حَلِيلِهِ وَقَرِينِهِ۔

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اہل بدعت سے معاشرت و مجالست نہ کرو ورنہ لوگ تم کو بھی انہی میں سمجھیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَاكَ وَمُصَادَقَةُ الْأَحْمَقِ فَإِنَّكَ أَسْرُ مَا تَكُونُ وَمِنْ نَاجِيَتِهِ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى مَسَاءَتِكَ۔

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو احسن کی محبت سے بچاؤ کیوں کہ تمہاری انتہائی خوشی بھی اس کی وجہ سے غم میں تبدیل ہو جائے گی۔

پانچواں باب

لوگوں سے ظاہری و باطنی دوستی

(باب ۵)

﴿التَّحَبُّبُ إِلَى النَّاسِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَيْهِمْ﴾

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ رَجَبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَعْجُونٍ

عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ أَعْرَابِيًّا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أُنِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ : أَوْجِبِي . فَكَانَ وَمَا أَوْضَاهُ : تَحَبَّبْتُ إِلَى النَّاسِ يُحِبُّوْا .

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ بنی تمیم کا ایک عرب حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور نصیحت چاہی فرمایا لوگوں سے محبت کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مُجَامَلَةُ النَّاسِ ثَلَاثُ الْعَقْلِ

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد نے لوگوں سے اچھا سلوک ایک تہاں عقل ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْقَاتِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ يُضْفَيْنُ وَدُّ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ : يَلْقَاهُ بِالْبُشْرِ إِذَا لَقِيَ وَبُوسِعَ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ وَيَدْعُوهُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین چیزیں مسلمان بھائی سے دوستی میں صفائی پیدا کرتی ہیں اول جب اس سے ملے کشادہ روی سے ملے، دوسرے جب اس کے پاس بیٹھے تو مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرے اور تیسرے اسے محبوب نام سے پکارے۔

۴۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ .

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دوستی نصف عقل ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَنْ كَفَّ يَدَهُ مِنَ النَّاسِ فَإِنَّمَا يَكْفُ عَنْهُمْ بِدَاوِجِدَةٍ وَيَكْفُونَ عَنْهُ أَبَدِيًّا كَثِيرَةً .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی اپنے ایک ہاتھ کو لوگوں سے روکے گا لوگوں کے بہت سے ہاتھ اس سے رک جائیں گے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ التَّمِيمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ بَعْدَ نَسَبِهِ وَالْبَعِيدُ مَنْ بَعَدَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَإِنْ قَرَّبَ نَسَبُهُ ، لِأَشْيَاءٍ أَقْرَبَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ يَدٍ إِلَى جَسَدٍ وَإِنْ أَلْبَدَ تَغْلُ فَنَقْطَعُ وَتَقْطَعُ فَتَحْسَمُ

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا امام حسن علیہ السلام نے محبت باعثِ قربت ہے اگرچہ نسباً بُدیع اور بُعید باعثِ دوری ہے اگرچہ نسباً قربت ہو، کوئی چیز یہ نسبت ہاتھ کے جسم سے زیادہ قریب نہیں، لیکن اگر ہاتھ میں مادرِ فساد پیدا ہو جائے تو اس کو کاٹ دیا جاتا ہے اور کاٹ کر داغ دیا جاتا ہے

بھٹا باب

اپنے بھائی کو اپنی محبت سے آگاہ کرنا

(بَابُ ۶)

﴿إِخْبَارُ الرَّجُلِ أَخَاهُ بِعُيَّةٍ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَرَ [بْنِ اُدْقَةَ] عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَحْبَبْتَ أَحَدًا مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَعْلِمْهُ ذَلِكَ فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَرَبَ أَرْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ : أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ، قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ لِيُطْمَئِنَّ قَلْبِي ،

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم اپنے بھائیوں میں کسی سے محبت کرو تو اسے جنادو۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا پروردگار! مجھ دکھا دے کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ خدا نے کہ کیا تم ایمان نہیں لائے۔ فرمایا مرد دلایا ہوں لیکن اطمینانِ قلب چاہتا ہوں (یعنی اپنے ایمان و محبت کا اظہار کیا)۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَنَحْوُهُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ

خدا ظالموں کو نہیں پہنچتا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ سلام مشہور ہو۔

۶۔ عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : [إِنَّ] الْبَخِيلَ مَنْ يَبْخُلُ بِالسَّلَامِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ (حدیث قدسی میں) فرماتا ہے بخیل وہ ہے جو سلام سے بخل کرے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَيْخٍ الْأَنْصَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ بِسَلَامِهِ لِأَنَّ : سَلَمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ، وَ لَعَلَّهُ يَكُونُ قَدْ سَلَّمَ وَلَمْ يَسْمِعْهُمُ فَإِذَا رَدَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ يَرُدُّهُ وَلَا يَقُولُ الْمُسْلِمُ : سَلَمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ : كَانَ عَلَيَّ يَقُولُ : لَا تَنْصَبُوا وَلَا تَمْضُوا أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْبِقُوا الْكَلَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ، ثُمَّ تَلَا عليه السلام قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالسَّلَامُ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَةِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب سلام کرو تو بآواز بلند کرو اور یہ نہ کہو کہ میں نے سلام کیا تھا اور انھوں نے جواب سلام نہ دیا۔ لیکن ہے کہ انھوں نے سلام کیا ہو اور اس نے نہ سنا ہو اور جب کوئی رد سلام کرے تو بآواز بلند کرے اور سلام کرنے والا یہ نہ کہے کہ میں نے سلام کیا انھوں نے جواب نہ دیا۔ امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے غفرتہ نہ کرو غفرتہ نہ کرو اور سلام کو پھیلاؤ اور لوگوں سے اچھی طرح کلام کرو اور جب رات کو لوگ سوتے ہیں تو نماز پڑھو جنت میں سلامتی سے داخل ہو گئے پھر یہ آیت پڑھی السلام المؤمن المؤمنین۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام سے ابتدا کرنے والا اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک

سب سے پہلے ہے۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَبِيْ عَشْرٍ حَسَنَاتٍ وَمَنْ قَالَ: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] فَبِيْ عَشْرُونَ حَسَنَةً وَمَنْ قَالَ: [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] فَبِيْ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً.

۹۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جو کوئی کہے السلام علیکم تو یہ دس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو یہ بیس نیکیاں ہوئیں اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو یہ تیس نیکیاں ہوئیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَارِثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ رَدُّ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا: عِدَّةُ الْبَطَاسِ يُقَالُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَإِنْ أَمَّ يَكُنْ مَعَهُ غَيْرُهُ وَالرَّجُلُ جُلِّيٌّ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ جُلِّيٍّ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَالرَّجُلُ يَدْعُو لِلرَّجُلِ جُلِّيٍّ فَيَقُولُ: غَا فَا كُمْ اللَّهُ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَإِنَّ مَعَهُ غَيْرَهُ.

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین چیزوں کا جواب لوگوں پر ہے اگرچہ ایک ہی ہو۔ اول کسی کو چھینکے آئے تو دوسرے کہے یہ حکم اللہ اگرچہ اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو، دوسرے جب کوئی سلام کرے تو جواب سلام میں کہے السلام تیسرے جب کوئی دعا کرے تو کہے عافا کوم اللہ اگرچہ اور کوئی نہ ہو کیونکہ اس کے ساتھ ملا کر ہوں گے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، رَفَعَهُ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يُسَلِّمُونَ: الْمَاشِي مَعَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي إِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي بَيْتِ الْحَمَامِ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین شخصوں پر سلام نہ کیا جائے اول جنازہ کے ساتھ جانے والا اس لئے کہ وہ کثرت غم و اندوہ کے باعث جواب سلام نہ دے سکے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کے لئے تیزی سے جا رہا ہو تیسرے جو حمام میں ہو اور اپنی مشغولیت کے باعث جواب نہ دے سکے۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مِنَ التَّوَاضُّعِ أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ امر تواضع میں داخل ہے کہ جب کسی سے ملو تو اس پر سلام کرو۔

۱۳۔ أَحْمَدُ بْنُ يُحْيَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي غَبِيْدَةَ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَرَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِقَوْمٍ قَسَمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: عَالِيكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَرِضْوَانُهُ، فَقَالَ لَهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُجَاوِزُوا بِأَعْيُنِكُمَا مَا فَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لِأَبْنَاءِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا قَالُوا: رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ.

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک قوم کی طرف سے گزرے ان پر سلام کیا انہوں نے جواب میں کیا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ، حضرت نے فرمایا ہمارے لئے اس سے زیادہ نہ کہو۔ ہنن ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہا تمہارا رحمتہ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت۔

۱۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ مِنْ تَمَاءٍ النَّجِيَّةِ لِلْمَقِيمِ الْمُصَافِحَةِ وَتَمَاءٍ التَّسْلِيمِ عَلَى الْمُسَافِرِ الْمُعَانِقَةِ.

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مقیم کے لئے سب سے بہتر تحفہ مصافحہ ہے اور مسافر کے لئے معانقہ۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يُكْرَهُ لِلزَّجْلِ أَنْ يَقُولَ: حَسْبَكَ اللَّهُ ثُمَّ يَسْكُتَ حَتَّى يَتْبَعَهَا بِالسَّلَامِ.

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا آدمی

نے لئے ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ حیا کا اللہ (اللہ تجھے زندہ) کہہ کر خاموش ہو جائے اور اس کے بعد سلام نہ کرے۔

آٹھواں باب

جس کے لئے ابتدا سلام محبوب ہے

(باب ۸)

«مَنْ يَجِبُ أَنْ يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ»

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاجِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَلَأُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَنَبِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے کو اور کم جماعت والے زیادہ جماعت والوں کو سلام کریں۔

۲۔ عَایِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِي ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشْبِشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الْقَلِيلُ يَبْدُوْنَ الْكَثِيرَ بِالسَّلَامِ وَالزَّائِكُ يَبْدُو الْمَاشِي وَأَصْحَابُ الْبَغَالِ يَبْدُوْنَ أَصْحَابَ الْحَمِيرِ وَأَصْحَابُ الْخَبْلِ يَبْدُوْنَ أَصْحَابَ الْبَغَالِ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تھوڑے سلام کی ابتدا کریں، زیادہ پر سوار ابتدا کرے پیادہ پر، خچر پر سوار ابتدا کریں گدھے والوں پر اور گھوڑے والے خچر والوں پر۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنِ ابْنِ بَكْتَرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : يُسَلِّمُ الزَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَإِذَا لَقِيتَ جَمَاعَةً سَلِّمَ الْأَقْلُ عَلَى الْأَكْثَرِ وَإِذَا لَقِيَ وَاحِدًا جَمَاعَةً سَلِّمَ الْوَاحِدُ عَلَى الْجَمَاعَةِ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے سلام کرے راكب پیادہ پر اور پیادہ راہ رو بیٹھے ہوئے پر اور جب دوسرے سے ملو تو کم والے زیادہ پر سلام کریں اور جب ایک زیادہ والوں سے ملے تو ان پر سلام کرے۔

۴۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : يُسَلِّمُ الزَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ .

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ ثُمَّ سَبَقَ قَوْمٌ فَدَخَلُوا فَعَلِمُوا الدَّخِيلَ أَخْبِرُوا إِذَا دَخَلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب ایک گروہ کسی جلسہ میں ہو پھر دوسرا گروہ داخل ہو ان کو چاہیے کہ پہلے والوں پر سلام کریں۔

نواں باب

کسی جماعت کے لئے ایک سلام کرے تو کافی ہے اور جب دوسری جماعت کا ایک جواب دے تو کافی ہے

(باب ۹)

﴿إِذَا سَلَّمَ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجَزَ لَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ مِنَ الْجَمَاعَةِ﴾
﴿أَجَزَ أَعْنَهُمْ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا مَرَّتِ الْجَمَاعَةُ بِقَوْمٍ أَجَزَ لَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَإِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جَمَاعَةٌ أَجَزَ لَهُمْ أَنْ يَرُدَّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی جماعت کسی جماعت کی طرف سے گزرے تو ان میں سے ایک کا سلام کر لینا کافی ہے اس جماعت میں ایک کا جواب سلام دینا کافی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الْجَمَاعَةِ أَجَزَ أَعْنَهُمْ .

۲۔ جب جماعت میں سے ایک آدمی سلام کرے تو باقی کے لئے وہ کافی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ وَاحِدٌ أَجَزَ أَعْنَهُمْ وَإِذَا رَدَّ وَاحِدٌ أَجَزَ أَعْنَهُمْ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب جماعت میں سے ایک شخص سلام کرے تو باقی سے ساقط اسی طرح جواب

ہو گئی ہے آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے پڑھنے کی توفیق دے۔ فرمایا تجھے بھی توفیق دے اور ہم سب کو، اس دلت گھر کے اندر ہم سب تقریباً دس آدمی تھے (امام نے تالیف ذلک کے لئے اپنے کو بھی شامل کر لیا) فرمایا ہر سورت قرآن اس کے ساتھ ہوگی جس نے پڑھا اور ترک کر دیا وہ روز قیامت اس کے پاس نہایت اچھی صورت میں آئے گی اور سلام کرے گا وہ کہے گا تو کون ہے تو وہ کہے گی میں فلاں سورت ہوں وہ کہے گی۔ اگر تو مجھے پڑھتا رہتا اور مجھ سے تعلق رکھتا تو اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا امام نے فرمایا قرآن کو اپنے لئے لازم قرار دو۔ جو لوگ شران پڑھتے ہیں وہ فاری کہلاتے ہیں ان میں بعض لوگ تو طلب دنیا کے لئے پڑھتے ہیں بعض اس لئے پڑھتے ہیں کہ نائیدہ پائیں نماز میں رات دن۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الْعَمْرِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ نَسِيَ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ مُثَلِّثَ لَهُ فِي سُورَةٍ حَسَنَةٍ وَدَرَجَةٍ رَفِيعَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا رَأَاهَا قَالَ : مَا أَنْتَ مَا أَحْسَنَكَ لَيْتَنِكَ لِي؟ فَيَقُولُ : أَمَا تَعْرِفُنِي؟ أَنَا سُورَةُ كَذَا وَكَذَا وَلَوْ لَمْ تَنْسَنِي رَفَعْتَنِي إِلَى هَذَا .

۲۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے قرآن کی ایک سورت بھی نظر انداز کر دی تو وہ ایک حسین سورت میں جنت کے اندر اس کے پاس آئے گا جب وہ اسے دیکھے گا تو کہے گا تو کون ہے تو کتنا حسین ہے کاش تو میرے لئے ہوتا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں فلاں سورہ ہوں اگر تو مجھے ترک نہ کرتا تو میں تجھے بلند درجہ پر فائز کرتا۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ عَلِيَّ دِنًا كَثِيرًا وَقَدْ دَخَلَنِي مَا كَانَ الْقُرْآنُ يَتَقَلَّبُ مِنِّي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْقُرْآنُ الْقُرْآنُ؛ إِنَّ آيَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَالسُّورَةَ لَتَجِيءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسَنَى تَصْعَدُ أَلْفَ دَرَجَةٍ - يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ - فَنَقُولُ : لَوْ حَفِظْتَنِي لَبَلَّغْتَنِي بِكَ هَهُنَا .

۳۔ یعقوب بن احمد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میرے اوپر قرضہ بہت زیادہ ہے اور میرے دل میں اتنا اندر وہ دغم ہے کہ قریب ہے کہ قرآن مجھ سے روگردانی کرے حضرت نے فرمایا قرآن کو ترک نہ کرو اس کی ہر آیت اور ہر سورہ روز قیامت آئے گا اور جنت میں ہزار درجہ بلند ہوگا اور کہے گا اگر تو نے میری حفاظت کی ہوتی تو میں تجھے یہاں تک پہنچا دیتا۔

۴۔ حَبِيبُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَاعَةَ، وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ

دسواں باب عورتوں پر سلام

(باب ۱۰)

(التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيُرَدِّدَنَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ: أَنْخَوْفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا أَطْلُبُ مِنَ الْآخِرِ.

۱۔ فرمایا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جو ان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی چچی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کر دوں۔

گیارہواں باب سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کو

(باب ۱۱)

(التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْمِلَّةِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ ذَرَّازَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَغَائِشَةُ عِنْدَهُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَضَيْتُ غَائِشَةَ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالْقَضْبُ وَاللَّعْنَةُ

الرَّجُلُ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ الشُّورَةَ ثُمَّ نَسَبَهَا أَوْ تَرَكَهَا وَدَخَلَ الْجَنَّةَ أَشْرَفَتْ عَلَيْهِ مِنْ قَوْفٍ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَتَقُولُ : تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ : لَا ؛ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةٌ كَذَّابَةٌ لَمْ تَعْمَلْ بِي وَتَرَكَتَنِي أَمَا وَاللَّهِ لَوْ عَمِلْتُ بِي لَبَلَّغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ وَأَشَارَتْ يَدَيَّهَا إِلَى قَوْفِهَا .

۴۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب کوئی شخص قرآن کی ایک آیت یاد کر کے پھر اسے بھول جاتا ہے یا ترک کر دیتا ہے تو جب وہ داخل جنت ہوگا تو اس کے سر پر ایک خوبصورت پیکر یہ کہتا ہوا نظر آئے گا۔ تو نے مجھے پہچانا نہیں وہ کہے گا نہیں، وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے مجھے جاری نہ رکھا اور پڑھنا ترک کر دیا۔ خدا کی قسم اگر تو عمل کرتا تو میرے ساتھ آج اس مقام پر پہنچتا اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے ادھر کی منزل کو بتائے گا

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ غَالِمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ الْحَشَابِيِّ، عَنْ أَبِي كَثْمَةَ الْهَيْثَمِيِّ بْنِ عُيَيْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسَبَهُ فَرَدَّدَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا : أَعْلَيْهِ فِيهِ حَرَجٌ ؟ قَالَ : لَا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا پھر عدمِ زائد کی وجہ سے بھول گیا کیا اس پر عذاب ہوگا اور میں نے تین بار یہی سوال کیا۔ فرمایا نہیں۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ يَعْقُوبَ الْأَحْمَرِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّهُ أَصَابَنِي هُمُومٌ وَأَشْيَاءٌ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا وَقَدْ تَقَلَّتْ وَبَنِي مِنْهُ طَائِفَةٌ حَتَّى الْقُرْآنَ لَقَدْ تَقَلَّتْ مِنْهُ طَائِفَةٌ مِنْهُ ، قَالَ : فَفَرَعَ عِنْدَ ذَلِكَ حِينَ ذَكَرْتُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْسَى الشُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَتَأْتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تُشْرِفَ عَلَيْهِ مِنْ دَرَجَةٍ مِنْ بَعْضِ الدَّرَجَاتِ فَتَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكَ ، فَيَقُولُ : وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنْ أَنْتَ ؟ فَتَقُولُ : أَنَا سُورَةٌ كَذَّابَةٌ مَسَّتْ عَيْنِي وَتَرَكَتَنِي أَمَا لَوْ تَمَسَّكَتْ بِي لَبَلَّغْتُ بِكَ هَذِهِ الدَّرَجَةَ ، ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ ثُمَّ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَتَعَلَّمُوهُ فَإِنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ فَلَانُ قَارِئٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَبْطُلُ بِهِ الصَّوْتُ فَيُقَالَ فَلَانُ حَسَنُ الصَّوْتِ ، وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ خَيْرٌ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَعَلَّمُهُ فَيَقُومُ بِهِ فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ لَا يُبَالِي مَنْ عِلِمَ ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں رنج و غم سے درچاراؤں

قرص وغیرہ کی پریشانی نے یہ حال کر دیا ہے کہ مستحبات کا بڑا جز ترک ہو گیا ہے یہاں تک کہ قرآن بھی پوری طرح نہیں پڑھا جاتا یہ سن کر امام پرافضراط لاحق ہوا۔ پھر فرمایا ایک شخص جس نے قرآن یاد کر کے بھلا دیا ہے روز قیامت اس کے پاس آئے گا سورہ قرآن اور کسی بلند درجہ پر سے کہے گا۔ سلام ہو تم پر وہ جواب میں کہے گا تجھ پر بھی سلام ہو تو کون ہے وہ کہے گا میں فلاں سورہ ہوں تو نے پڑھ کر مجھے چھوڑ دیا اگر تو مجھے برابر پڑھتا رہتا اور ترک نہ کرتا تو میں تجھے اس بلند درجہ تک پہنچا دیتا پھر حضرت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا بلند درجہ کی طرف، پھر فرمایا لوگ قرآن کو مختلف نیتوں سے پڑھتے ہیں بعض اس لئے کہ تبارکی صاحب کہارے جائیں بعض اس لئے کہ خوش آواز بنیں اور محفلوں میں پڑھ کر دینیہ حاصل کریں لیکن ان صورتوں میں کوئی نیکی نہیں اور کچھ لوگ اس لئے یاد کرتے ہیں کہ رات دن اس کی تلاوت کریں اور اس کی پروا نہیں کرتے کہ کسی نے جانا یا نہ جانا۔

پانچواں باب عشر اُتِ قرآن

(باب فی قرآنہ)

۱۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْقُرْآنُ عَهْدُ اللَّهِ إِلَى خَلْقِهِ فَقَدْ يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْظُرَ فِي عَهْدِهِ وَأَنْ يَقْرَأَ مِنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ حَمْسِينَ آيَةً.

اے فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ قرآن خدا کا ایک عہد ہے اس کی مخلوق کے لئے مرد مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے معاہدہ پر نظر رکھے اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَ عَلِيُّ بْنُ نَعْمَانَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ نَعْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: آيَاتُ الْقُرْآنِ خَزَائِنٌ فَكَلَّمَا فُتِحَتْ خَزَائِنُهُ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَنْظُرَ مَا فِيهَا.

۲۔ میں نے علی بن الحسین علیہ السلام سے سنا کہ آیات قرآنی خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھولتے ہیں تو یہ بھی دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔

الْقُرْآنُ وَيُذَكِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَكْذُرٌ بَرَكْنَهُ وَتَحْصُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَيُضَيُّ الْأَهْلُ السَّمَاءُ كَمَا تُضَيُّ الْكُوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَا يُذَكِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ تَقِيلُ بَرَكْنَهُ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَحْصُرُهُ الشَّيَاطِينُ.

۳۔ بروایت حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام، امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا تو اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر بالاسما کے لئے اس طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لئے ستارے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے گا اس کی برکت کم ہو جائے گی ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے۔

سائواں باب ثواب قرأت قرآن (باب ۷)

۵ (ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ) ۵

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي جَمِيمَةَ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِمًا فِي صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةَ حَسَنَةٍ ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي صَلَاتِهِ جَالِسًا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسِينَ حَسَنَةً ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي غَيْرِ صَلَاتِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ .

قَالَ ابْنُ مَجْبُوبٍ : وَقَدْ سَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذٍ عَلَى نَحْوِ مَا ذَرَاهُ ابْنُ سَيَانَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی کھڑے ہو کر اپنی نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھے گا اور ہر حرف کے بدلے اس کو سو حسنت ملیں گے اور جو اپنی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے پچاس حسنت ملیں گے اور جو نماز کے علاوہ پڑھے گا تو ہر حرف کے بدلے دس حسنت ملیں گے۔ ابن محبوب نے کہا میں نے معاذ سے یہی حدیث سنی جو ابن سنان نے بیان کی ہے۔

۲۔ ابْنُ مَجْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْمُضَلِّ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا

دسواں باب

عورتوں پر سلام

(باب ۱۰)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَيُرَدُّنَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَيَقُولُ : أَخَوْفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مَعْنَا أَطْلُبُ مِنَ الْآخِرِ .

۱۔ فرمایا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں پر سلام کرتے تھے اور وہ جواب سلام دیتی تھیں اور امیر المؤمنین علیہ السلام بھی عورتوں پر سلام کرتے تھے لیکن جو ان عورتوں کو سلام کرنے سے کراہت کرتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ ان کی بھی آواز سے میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو کہ میں ان پر زیادہ سلام کر دوں ۔

گیارہواں باب

سلام کرنا مسلمانوں کے علاوہ دسروں کو

(باب ۱۱)

﴿التَّسْلِيمُ عَلَى أَهْلِ الْمِلَّةِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَغَائِثَةٌ عِنْدَهُ فَقَالَ : السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَضَيْتُ غَائِثَةً فَقَالَتْ : عَلَيْكُمْ السَّامُ وَالْقَضْبُ وَاللَّعْنَةُ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت کو چھینک آنے میں نے کہا کا درود ہو آپ پر، دوبارہ پھر چھینک آئی پھر میں نے یہی کہا اور عرض کیا۔ جب آپ جیسا شخص (امام زمانہ) چھینکے تو اسی طرح یہ چھینک لے کر چلا گیا۔ جیسا ایک دوسرے کے لئے کہتے ہیں یہ چھینک اللہ یا جیسے میں نے کہا فرمایا کیا یہ بات نہیں کہ تم کہتے ہو صلی اللہ علی محمد وآل محمد میں نے کہا ضرور کہتے ہیں فرمایا کیا یہ نہیں کہتم ارحم علی محمد وآل محمد (غالباً سائل ساکت ہوا کیوں کہ علماء میں جواب ذکر نہیں فرمایا کہ صلی اللہ علیہ ورحمہ۔ بے شک اس پر ہمارا درود اور رحمت ہے ہمارے لئے اور باعث قربت۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمِلِي : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمِلِي : سَمِعْتُ الرِّضَا بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ : النَّشَؤُوبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جتنا شیطان کی طرف سے ہے اور چھینک خدا کی طرف سے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْعَالِمَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْعَطْسَةِ وَمَا أَلَمَّتْهُ فِي الْحَمْدِ لِلَّهِ عَلَيْهَا ؛ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَنْعَمَا عَلَى عَبْدِهِ فِي صِحَّةٍ بَدَنِهِ وَسَلَامَةٍ جَوَارِحِهِ وَإِنَّ الْعَبْدَ يَسْتَعِذُّ بِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ذَلِكَ وَإِذَا نَبِيَّ أَمْرَ اللَّهِ الرَّبِّحَ فَتَجَاوَزَ فِي بَدَنِهِ ثُمَّ يُعْرِجُهَا مِنْ أَنْفِهِ وَيَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ فَيَكُونُ حَمْدُهُ عِنْدَ ذَلِكَ شُكْرَ الْمَالِيَةِ .

۶۔ راوی نے عالم اہل بیت (تقیہ سے نام) امام ذکر نہیں کر سکا اسے نقل کیا ہے کہ ان سے چھینک کے متعلق پوچھا گیا کہ اس پر حمد خدا کرنے کا کیا سبب ہے۔ فرمایا بندہ کو خدا نے بہت سی نعمتیں دی ہیں بدن کی صحت اور اعضا کی سلامتی میں جب بندہ یاد خدا بھول جاتا ہے تو خدا بھولا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑ جائے پھر اس کو ناک کی طرف سے نکالتا ہے اس پر وہ حمد خدا کرتا ہے پس یہ حمد شکر ہے اس بھولنے پر۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حَقِّ بْنِ يُونُسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَصَّبْتُ فِي الْبَيْتِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَمَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَمَا تَكَلَّمُوا أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الْأَسْمِيتُونَ الْأَسْمِيتُونَ ؛ مِنْ حَقِّ الْأَمْوَمِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذَا مَرَضَ أَنْ يَمُوتَ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَإِذَا عَطَسَ أَنْ يَسْمُوتَهُ . أَوْ قَالَ : يَسْمُوتَهُ . وَإِذَا دَعَاهُ أَنْ يَجِيبَهُ .

۷۔ داؤد بن حصین سے مروی ہے کہ ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں تھے اس وقت چودہ آدمی گھر میں موجود

تھے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو چھینک آئی ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا حضرت امام نے فرمایا تم نے یرحمک اللہ کیسے نہ کہا۔ مومن کا حق مومن پر ہے کہ جب مریض ہو تو عیادت کرے اور جب مر جائے تو اس کی نماز جنازہ میں شریک اور جب چھینکے تو یرحمک اللہ کہے اور جب بلا یا جائے تو دعوت قبول کرے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نِعَمَ الشَّيْءِ الْمَغْطَةُ تَنْفَعُ فِي الْجَسَدِ وَتَذَكِّرُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: إِنَّ عِبْدَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ: لَيْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَآلِهِ فِي الْمَغْطَةِ نَصِيبٌ، فَقَالَ: إِنْ كَانُوا كَاذِبِينَ فَلَا نَالَ لَهُمْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۸۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے چھینک اچھی چیز ہے جو جسم کو نفع دیتی ہے اللہ کا ذکر کر دے۔ میں نے (راوی) کہا کچھ لو کہتے ہیں رسول اللہ کو چھینک نہیں آتی تھی لہذا مرنا حمد پر اکتفا کی جگہ درود نہ بھیجا جائے فرمایا اگر وہ جھوٹے ہیں تو انہیں شفاعت محمد نصیب نہ ہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَامَ يُسَمِّنُهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: تَقَصَّنَا حَقَّنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهِلِ بَيْتِهِ. قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ: فَسَمِّنُهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام کے پاس ایک شخص میٹھا تھا اسے چھینک آئی اس نے الحمد للہ تو کہا اور درود نہ بھیجا حضرت نے یرحمک اللہ نہ کہا اور فرمایا ہمارے حق کو اس نے ناقص بنایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہو الحمد للہ رب العالمین وصلى الله على محمد وآل بيته، اس شخص نے ایسا ہی کہا تب حضرت یرحمک اللہ کہا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يسَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ النَّاسَ يَتَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ الْمَغْطَةِ وَعِنْدَ الذَّبْحَةِ وَعِنْدَ الْجُمَاعِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لَكُمْ يَا لَكُمْ نَافِعُ الْعَنَمُ اللَّهُ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ لوگ تین موقعوں پر محمد وآل محمد پر صلوات بھیجنے پر کراہت محسوس کرتے ہیں اول چھینک کے وقت دوسرے ذبح کے وقت، تیسرے جمعہ کے وقت، حضرت نے فرمایا ان کی ہلاکت

ہر اور ان پر خدا کی لعن ہو۔

۱۱ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ . قَالَ : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَ يَرْحَمُكُمْ ، وَ إِذَا عَطَسَ عِنْدَهُ إِنْسَانٌ قَالَ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو جب بھی یک آنی اور کوئی کہتا یا رحمک اللہ تو فرماتے لیغفر اللہ لکم ویرحمکم اللہ اور جب کوئی دوسرا چھینکا تو فرماتے یرحمک اللہ عزوجل۔

۱۲ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ أَوْ غَيْرِهِ ؛ عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : عَطَسَ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ .
۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایک نابالغ لڑکے نے رسول اللہ کے پاس چھینکا اور کہا الحمد للہ ، آنحضرت نے فرمایا بارک اللہ فیک۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ [رَبِّ الْعَالَمِينَ] لِأَشْرَافِكَ لَهُ ، وَإِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ فَلْيَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَإِذَا رَدَدْتَ [فَلْيَقُلْ] : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ وَلَنَا . فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ آيَةِ أَوْشَى فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ فَقَالَ : كُلُّ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فِيهِ فَهُوَ حَسَنٌ .

۱۳۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب کوئی چھینکے تو اسے کہنا چاہیے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ اور جب دوسرا سنے تو کہے یرحمک اللہ اور جب پہلایہ کہے تو پھر کہے لیغفر اللہ لک ولنا۔ رسول اللہ سے کسی آیت یا اس چیز کے ذکر متعلق پوچھا گیا جس میں اللہ کا ذکر ہو۔ فرمایا جن کلمات میں اللہ کا ذکر ہو وہی ٹھیک ہے۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ ، عَنْ مِسْمَعٍ بْنِ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : عَطَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ جَعَلَ أَصْبَعَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ أَبُو رَغِيمٍ أَنْفِي لِلَّهِ رَغِمًا ذَاخِرًا .

۱۴۔ حضرت صادق آل محمد کو چھینک آنی تو فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ پھر اپنی ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا

خدا کے سامنے میری ناک ذلیل ہے پوری پوری طرح۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ قَالَ إِذَا عَطَسَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ، لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الْأَذْيَانِ وَالْأَصْرَاسِ.

۱۵۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھینک آنے کے بعد کہے الحمد للہ رب العالمین علیٰ کل حال تو اس کے کانوں اور ڈاڑھوں میں درد نہ ہوگا

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فِي وَجَعِ الْأَصْرَاسِ وَوَجَعِ الْأَذْيَانِ إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْطِسُ فَأَبْدُوهُ بِالْحَمْدِ.

۱۶۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ ڈاڑھوں اور کانوں کے درد کا علاج یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو تم ابتداء کر دو الحمد للہ رب العالمین کہہ کر۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَامَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَنْ سَمِعَ عَطَسَةً فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَهْلِ بَيْتِهِ لَمْ يَشْرَبْ لَهُ قَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَهْلِي بَيْتِهِ لَمْ يَشْرَبْ عَمِيَّتَهُ وَلَا نِسْرَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ سَمِعْتَهَا فَقُلْهَا وَإِنْ كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الْبَحْرُ

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی چھینک سنے تو اللہ کی حمد کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے

العالمین لا شربک لہ اس کو آنکھ اور ڈاڑھ کی شکایت نہ ہوگی اور فرمایا جب چھینک کی آواز سنا تو ایسا فرما کہو اگرچہ تمہارے اور اس کے آیت یا اس چیز کے درمیان دریا حاصل ہو۔

۱۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ هَذَا اللَّهُ فَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّهُ نَصْرَانِيٌّ؟ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُ ذَلِكَ حَتَّى يَرْحَمَهُ.

۱۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے چھینکا ایک شخص نصرانی نے لوگوں سے جو موجود تھے ہر ایک نے

مقرر عليه السلام إذا

دیر حکم اللہ اور

فقال: عطف

فبك

ورکبا الحمد للہ

من! عن محمد بن

بن! لأشربك له

فإن رسول الله

أهل بيته لم يشرب

عأميئته ولا نسرته

ثم قال: إن سمع

فأقولوا: يرحمك

فقال: لا يمنع

ذلك حتى يرحمه

فقال: يرحمك

فقال: لا يمنع

ذلك حتى يرحمه

کہا۔ (اللہ تجھے ہدایت کرے) حضرت نے فرمایا یوں کہو یہ تمک اللہ، انھوں نے کہا یہ تو نعرانی ہے فرمایا جب تک اللہ رحم نہ کرے گا اس کو ہدایت نہ کرے گا۔

۱۹۔ عَائِشَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بِنْتِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا عَطَسَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ سَكَتَ لِعَلَّةَ تَكُونُ بِهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَنْهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَإِنْ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ ، قَالَ : وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْغَطَّاسُ لِلْمَرْبِضِ دَلِيلُ الْغَافِقَةِ وَرَاحَةُ اللَّبَدَيْنِ .

۱۹۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی مسلمان چھینکے اور کسی سبب سے الحمد للہ نہ کہے اسے تو ملائکہ اس کی طرف سے کہتے ہیں الحمد للہ رب العالمین اور اگر وہ خود کچھ تو ملائکہ کہتے ہیں یغفر اللہ لک۔ اور حضرت نے یہ فرمایا کہ مریض کو چھینک آنا دلیل صحت اور راحت بدن ہے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الصَّمِيدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ [عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ] قَالَ : قَالَ : الْغَطَّاسُ يَنْفَعُ فِي الْبَدَنِ كُلِّهِ مَا لَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ فَإِذَا زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ قَهْوَدًا وَسُقْمٌ .

۲۰۔ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا چھینک اگر تین سے زائد نہ ہو تو کل بدن کے لئے نافع ہے اگر تین سے زائد نہ ہو تو بیماری کی علامت ہے۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ عَدِيٍّ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍِ الْخَضْرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنْ أَدَّ الْأَصَوَاتُ لَصُوتَ الْحَمِيرِ» قَالَ : الْعَطَسَةُ الْقَبِيحَةُ .

۲۱۔ میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے نہ وہ بھڑکی چھینک رک وہ گدھے کی آواز کی طرح کانوں کو بُری معلوم ہوتی ہے۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْعَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : مَنْ عَطَسَ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى قَصَبِهِ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ : هَلْ لِحَمْدِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، حَرَجَ مِنْ وَخْرِهِ الْأَنْفِ .

ظَائِرُ أَصْغَرُ مِنَ الْجَزَائِدِ وَأَكْبَرُ مِنَ الذَّبَابِ حَتَّى يَسْبِرَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو چھینکے اور اپنا ہاتھ ناک کے پاس پر رکھ کر کہے۔ الحمد للہ رب العالمین الحمد للہ حمداً کثیراً کما ہوا ہر وصلى اللہ علی محمد وآلہ وسلم تو اس کے بائیں نچنے سے ایک پرندہ نکلے گا نڈی سے چھوٹا اور کمی سے بڑا اور وہ تحت عرش قیامت تک اس کے لئے استغفار کرے گا۔
(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف اور مجہول تحریر فرمایا ہے۔)

۲۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَامَةِ قَالَ : كُنْتُ أَجَالِسُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا وَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ مَجْلِسًا أَتَّبِلُ مِنْ مَجَالِيهِ قَالَ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : مِنْ تَخْرُجُ الْمَغْطَسَةُ ؟ فَقُلْتُ : مِنَ الْأَقْبِ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ الْحَطَاءَ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِذَاكَ مِنْ أَيْنَ تَخْرُجُ ؟ فَقَالَ : مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ كَمَا أَنَّ النُّطْفَةَ تَخْرُجُ مِنْ جَمِيعِ الْبَدَنِ وَمَخْرَجُهَا مِنَ الْإِحْلِيلِ ثُمَّ قَالَ : أَمَا رَأَيْتَ الْإِنْسَانَ إِذَا عَطَسَ نَفَخَ أَعْضَاؤُهُ وَصَاحِبُ الْمَغْطَسَةِ يَأْمَنُ الْمَوْتَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ .

۲۳۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا واللہ میں نے ان کی مجلس سے زیادہ عظیم الشان مجلس نہیں دیکھی ایک دن مجھ سے فرمایا۔ بتاؤ چھینک کہاں سے آتی ہے میں نے کہا ناک سے فرمایا غلط ہے میں نے کہا سچ آپ بتائیں۔ فرمایا تمام بدن سے اس طرح جیسے نطفہ تمام بدن سے نکلتا ہے مگر نادر ہوتا ہے سوراخ ذکر سے۔ پھر فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہے تو اس کے تمام اعضا جھٹکا کھاتے ہیں اور چھینکنے والے کو سات دن کے موت سے امان مل جاتی ہے

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْغَطَاسِ .

۲۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بات کی تصدیق چھینک سے ہوتی ہے (یعنی جتنی بار کہہ دے کہ وہ چھینکے وہ کلام کرنے والے کی تصدیق ہوگی۔)
(علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے)

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَتَحَدَّثُ بِحَدِيثٍ فَعَطَسَ غَايِطٌ فَبُوشَاهِدُ حَقِّهِ .

اللہ رحمہ کرے

عَبْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا يَكْفِي عَنْهُ :
ث . قَالَ : وَ

الحمد للہ ذکر کہہ کر کے
اور حضرت نے یہ بھی

بنی عباسی ، عن
بطاس یتفق فیہ

الکرتین سے زائد

ن عمہ یعقوب
سأل : إن آخ

کہہ دے کہ وہ

سَنِي بْنِ رَاشِدٍ ،
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِ
مِنْ مَخْرَجِهِ الْأَيِّ

۲۵۔ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی شخص بات کر رہا ہو اور چھینکنے والا چھینکے تو وہ گواہ حق ہے یعنی اس کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔
(ضعیف ہے)

۲۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصْدِيقُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْيَطَّاسِ .
(ترجمہ ۲۴ میں گزرا)

۲۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي بَنِي عُثْمَانَ ، عَنْ رِزَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا فَسَمِعْتَهُ ثُمَّ انْتَرَكَهُ .
۲۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی تین بار چھینکے تو یہ حکم اللہ کہو زیادتی ہو تو چھوڑ دو۔

سولہواں باب سفید بالوں والے مسلمانوں کی عزت کرنا

(باب ۱۶)

«وَجُوبُ إِجْلَالِ ذِي الْقَبَةِ الْمُتَمِلِّمِ»

۱۔ عَمْرٍو بْنُ يَحْيَى ! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنْ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ کی جلالت شان کی اظہار کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بوڑھوں کی عزت کی جائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ عَرَفَ فَضْلَ كَبِيرٍ لَيْسَتْهُ قُوَّةٌ آمَنَهُ اللَّهُ مِنْ فَرَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بوڑھ کی عزت کی خدا اس کو روزِ

قیامت خوف سے امن میں رکھے گا۔

۳ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ وَقَفَ ذَاتِ شَيْبَةٍ فِي الْإِسْلَامِ آمَنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بوڑھے مسلمان کی عزت کرے گا خدا اس کو روز قیامت کے خوف سے بچائے گا۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَجْعَلُ حَقَّهُمْ إِلَّا مَنَافِقُ مَعْرُوفٌ [إِلَى الْيَقَاقِ] : ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین کے حق سے نہ جاہل ہوگا۔ مگر مشہور منافق، ایک بوڑھا مسلمان دوسرے حامل قرآن تیسرے امام عادل

۵ - عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ الْمُؤْمِنِ ذِي الشَّيْبَةِ وَمَنْ أَكْرَمَ مُؤْمِنًا فَبِكَرَامَةِ اللَّهِ بَدَأَ وَمَنْ اسْتَخَفَّ بِمُؤْمِنٍ ذِي شَيْبَةٍ أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَنْ يَسْتَخِفُّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اجلال الہی سے ہے اجلال دعوت کرنا بوڑھے مومن کی جس نے مومن کا اکرام کیا اس نے کرامت الہی کو ظاہر کیا اور جس نے بوڑھے مومن کو ذلیل کیا خدا قبل موت کسی سے اسے سزا دے کرے گا۔

۶ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ : مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِجْلَالُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ .

۶۔ ترجمہ حدیث اول میں گزرا۔

ستر ہواں باب

مردِ کریم کی عزت

(بَابُ إِكْرَامِ الْكَرِيمِ) ۱۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَتَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَصَاةٌ فَقَعَدَ عَلَيْهِمَا أَحَدُهُمَا وَأَبَى الْآخَرُ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَمَعُدَّ عَلَيْهِمَا فَإِنَّ لَابَابِي الْكَرَامَةَ الْإِحْضَارُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنَا كُنْتُ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ دو شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے ان کے لئے فرش بچھایا گیا ایک تو ان میں سے بیٹھ گیا دوسرے نے انکار کیا۔ حضرت نے فرمایا، تم بھی اس پر بیٹھو، عورت ہانسنے سے انکار نہیں کرتا مگر احسن۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس مردِ کریم آئے تو اس کی عزت کرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوَلِيِّ، عَنِ الشَّكَّوْنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَنَا كُنْتُ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ.

۲۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی بزرگ آئے تو اس کا اکرام کرو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَمَّا قَدِمَ عِدَّتِي بِنُ خَاتِمِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَدْخَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرُ خَصْفَةٍ وَوَسَادَةٍ مِنْ آدَمَ فَطَرَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعِدَّتِي بِنُ خَاتِمِ.

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جب عدی بن حاتم رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ نے اسے اپنے گھر بلایا اور آپ کے گھر میں سوائے چھڑے کے ایک میلے فرش کے اور کچھ نہ تھا آپ نے اسی کو عدی کے لئے بچھا دیا۔

اٹھارہواں باب آنے والے کا حق (بابِ حَقِّ الدَّاحِلِ) ۱۸

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ مِنْ حَقِّ الدَّاحِلِ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَمْشُوا مَعَهُ هَنْبَةً إِذَا دَخَلَ وَإِذَا خَرَجَ، وَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ أَمِيرٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ. اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارے گھر آئے تو گھر والوں کا یہ فرض ہے کہ جب داخل ہو تو اس کو خوش آمدید کہتے آگے بڑھیں اور اسی طرح جب وہ چلے تو کچھ دور اس کے ساتھ جائیں اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی برادر مسلم کسی کے گھر ضیانت وغیرہ میں آئے تو وہ جب تک گھر سے نہ جائے اس پر ماکم۔ یعنی اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیے۔

اٹیسواں باب مجالس میں رازداری

(باب) ۱۹

﴿الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، جَمِيعاً، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہم السلام نے اپنی باہمی نشستوں میں کسی کا سبب ظاہر نہ کر دو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمُجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ.

۲۔ (ترجمہ اوپر ہے)

يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ يَا أَحْوَةَ الْفَرْدَوِ وَالْخَزَائِرِ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ الْفَحْشَ لَوْ كَانَ مُتَمَثِّلًا لَكَانَ مِثَالِ سَوْءٍ ، إِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَوْضَعْ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا رَأَتْهُ وَلَمْ يَرْفَعْ عَنْهُ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا سَمِعْتَ إِلَى قَوْلِهِمْ : الشَّامُ عَلَيْكُمْ ؟ فَقَالَ : بَلَى أَمَا سَمِعْتَ مَا رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ ؟ قُلْتُ : عَلَيْهِمْ ، فَاذْأَسَلَمَ عَلَيْهِمْ مُسْلِمٌ فَقُولُوا : سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَإِذَا سَلَمَ عَلَيْكُمْ كَافِرٌ فَقُولُوا : عَلَيْكَ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ عائشہؓ بھی حضرت کے قریب تھیں انھوں نے اس طرح سلام کیا۔ تمہارے اوپر سلام ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا علیکم (تمہارے اوپر) اسی طرح دوسرے اور تیسرے یہودی نے سلام کیا۔ رسول اللہ نے اسی طرح جواب دیا۔ عائشہؓ کو غصہ آیا کہنے لگیں۔ تم پر بلاکت ہو لعنت ہو۔ اے یہودیو! اے مسخ شدہ بندوں اور سوروں کے بھائیو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہؓ، فحش بات اگر مجھ سے ہوتی تو اس کی صورت بدی کی سی ہوتی اور نرمی باعثِ زینت ہوگی۔ جہاں ہوا در باعثِ عیب ہوگی جہاں نہ ہو عائشہؓ نے کہا کیا آپ نے ان کا قول اسام علیکم نہیں سنا۔ فرمایا سنا تو کیا تم نے اس کا جواب جو میں نے علیکم دیا وہ نہیں سنا، جب مرد مسلمان سلام کرے تو کہو السلام علیکم اور کافر کرے تو فقط علیکم کہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ غُثَيْنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْدُؤُوا أَهْلَ الْكِتَابِ بِالتَّسْلِيمِ وَإِذَا سَلَمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل کتاب سے ابتدا رہے سلام نہ کرو اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں علیکم کہہ دو۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمُشْرِكِ إِذَا سَلَمُوا عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ خَالِسٌ كَيْفَ يَسْتَجِبِي أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ؟ فَقَالَ : يَقُولُ : عَلَيْكُمْ

۳۔ سماعة سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی شخص میٹھا ہو اور یہودی یا نصرانی یا مشرک سلام کرے تو رد سلام کیسے کیا جائے۔ فرمایا کہو علیکم۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ قُضَّالٍ ، عَنْ ابْنِ بَكْبَرٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا سَلَمَ عَلَيْكَ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمُشْرِكُ فَقُلْ : عَلَيْكَ

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ يَكْتُمُهُ صَاحِبُهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، وَإِنْ يَكُونُ بَقَاؤُهُ أَوْ ذِكْرُ آلِهِ يَخْتِيرُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مجلس میں رازداری سے کام لو کسی کے لئے یہ روا نہیں کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے جسے دوسرا چھپانا چاہتا ہے۔ مگر اس کی اجازت سے مگر یہ دانشوری سے کچھ یا اس کا ذکر کرے۔

بیسواں باب سرگوشی

(بَابُ فِي الْمُنَاجَاةِ) ۲۰

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ الْقَوْمُ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَوْنَ مِنْهُمْ اِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا ، فَإِنْ [فِي] ذَلِكَ [و] مَا يَحْرُثُهُ وَيُؤْذِيهِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کسی جگہ تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو کو سرگوشی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ امر تیسرے کو رنجیدہ کرے گا اور اذیت دے گا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِيِّ عليه السلام قَالَ : إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي بَيْتٍ فَلَا يَتَنَاجَوْنَ اِثْنَانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا فَإِنْ ذَلِكَ مِمَّا يَنْفَعُهُ .

۲ ترجمہ اوپر گزرا

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الثَّوَلِيِّ ، عَنْ التَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ عَرَّضَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ [الْمُسْكَكِمِ] فِي حَدِيثِهِ فَكَأَنَّمَا خَدَشَ وَجْهَهُ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد مسلمان کوئی حدیث میں تفسیر کر رہا ہو تو اس وقت کوئی

مرگوشی کرنے لگے تو ایسا ہے کہ جیسے اس کا منہ توجہ لیا۔

اکیسواں باب طریق نشست

(بَابُ الْجُلُوسِ) ۲۱

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ الدَّوْقَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ رَقَمَهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْلِسُ ثَلَاثًا : الْفَرَسَةَ وَهُوَ أَنْ يَقِيمَ سَاقَهُ وَيَسْتَقْبِلَهَا بِيَدَيْهِ وَيَشُدُّ يَدَهُ فِي ذِرَاعِهِ ، وَكَانَ يَجْنُو عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يُنْبِتِي رِجْلًا وَاحِدَةً وَيَسْطُرُ عَلَيْهَا الْأُخْرَى وَلَمْ يَرِ الْوَضْعُ مُمْتَرِبًا قَطُّ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست کے میں طریقے تھے اول یہ کہ دو پنڈلیوں کو کھڑا کرتے اور ان کے آگے ہاتھ کر کے انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیتے۔ دوسرے یہ کہ گھٹنوں پر بیٹھتے اور ایک پیر کو پھیلا کر رکھ لیتے چہار ذرا نشست میں کبھی آپ کو نہ دیکھا گیا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَنٍ النَّوَّاسِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَاعِدًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَجْدِهِ فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ يَنْكَرُهُونَ هَذِهِ الْجَلْسَةَ وَيَقُولُونَ : إِنَّمَا جَلَسَ الرَّبُّ ، فَقَالَ : إِنَّمَا إِسْمُ الْجَلْسَةِ هَذِهِ الْجَلْسَةُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالرَّبُّ لَا يَمْلُ وَلَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ .

۲۔ میں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کو اس طرح بیٹھ دیکھا کہ ایک پیر کو اپنی ران پر رکھ کر بیٹھے تھے میں نے کہا لو کہ اس نشست کو برا جانتے ہیں کہتے ہیں یہ خدا کی نشست ہے یعنی مشکراہ نشست ہے حضرت نے فرمایا میں بحالت رنج اس طرح بیٹھا ہوں اور اللہ کے لئے رنج نہیں اور نہ اس کو اونگھ اور نہیں ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو ذَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَنٍ النَّوَّاسِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَاعِدًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى فَجْدِهِ فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ يَنْكَرُهُونَ هَذِهِ الْجَلْسَةَ وَيَقُولُونَ : إِنَّمَا جَلَسَ الرَّبُّ ، فَقَالَ : إِنَّمَا إِسْمُ الْجَلْسَةِ هَذِهِ الْجَلْسَةُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالرَّبُّ لَا يَمْلُ وَلَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ .

قَالَ قَالَ

ن وقت کو

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو مجلس میں نبی جگہ بیٹھنے پر راضی ہوگا تو اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجیں گے اس کے وہاں سے اٹھنے تک۔

۴۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَمَا يَجْلِسُ تَحْتَ الْقَبْلَةِ .

۴۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر قبلہ رو بیٹھتے تھے۔

۵۔ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍاءَ ، قَالَ : جَلَسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مَتَوَرِّكَاً رِجْلَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْبُسْرَى فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذِهِ جَلْسَةٌ مَكْرُوهَةٌ ، فَقَالَ : لَا إِسْمَافُوشِيَّةٌ ، فَإِنَّهُ الْيَهُودُ ، لَمَّا أَنْ قَرَعَ اللَّهُ عَرْشَهُ وَجَسَدَهُ مِنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ جَلَسَ هَذِهِ الْحِلْسَةَ لِيَسْتَرْبِخَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ الْإِهْرَ الْحَيَّ الْقَبِيضَ لَأَتَاخُذَهُ يَسَةً وَلَا نَوْمَ ، وَبَقِيَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مَتَوَرِّكَاً كَمَا هُوَ .

۵۔ راوی نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھتے تھے کہ آپ کا دایاں پاؤں بائیں ران پر تھارادی نے کہا یہ طریقہ نشست تو آپسندیدہ ہے فرمایا ایا تو یہودی کہتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب آسمان وزمین کی خلقت سے فارغ ہوا تو عرش پر آرام کرنے کے لئے اس طرح بیٹھا اس پر فدائے یہ آیت نازل کی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ حی وقسیوم ہے نہ اس کو پتہ ہے نہ نیند اس کے بعد حضرت جس طرح بیٹھتے تھے بیٹھے رہے

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ مَنْزِلًا لَفَعْدَ فِي أَدْنَى الْمَجْلِسِ الْبُحْرَيْنِ يَدْخُلُ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مجلس میں آتے تو نزدیک تر خالی جگہ میں بیٹھ جاتے (مدر مقام پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے)۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ : سَوَى الْمُسْلِمِينَ كَمَسْجِدِهِمْ وَمَنْ سَبَقَ إِلَى مَكَانٍ فَدَاخِلٌ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ : قَالَ : وَكَانَ لَا يَأْخُذُ عَلَى بَيُوتِ السُّوقِ كِرَاءً .

۷۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مسلمانوں کا بازار ان کی مسجدوں کی مانند ہے جہاں آگے ہی رہے گا۔ حضرت بازار کے مکانات کا گناہ نہیں لیتے تھے تاکہ وقتِ فردت ان کی دستی میں کام آئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّوْفَلِيِّ : عَنِ الشَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَسْبَغِي لِلْجُلَسَاءِ فِي الصَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ كُلِّ اثْنَيْنِ مِقْدَارُ عَظْمِ الذَّرَاعِ لِتَلَاشِقَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَرِّ .

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسمِ گرما میں کسی جلسہ میں لوگ اس طرح بیٹھیں کہ ان کے درمیان ایک فٹ کا فاصلہ ہو تاکہ گرمی سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

۹۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ عِنْدَ بَابِ بَيْتِهِ قُبَالَةَ الْكَعْبَةِ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں دروازہ کے قبلہ رخ ہو کر بیٹھتے تھے۔

بائیسواں باب

تکیہ لگانا اور پشت و پیٹھ لیبوں کے متعلق

(بَابُ الْإِتِكَاءِ وَالْإِخْتِبَاءِ) ۲۲

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِتِكَاءُ فِي الْمَسْجِدِ رُحْبَانِيَّةُ الْعَرَبِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مَجْلِسُهُ مَسْجِدُهُ وَصَوْمَعَتُهُ بَيْتُهُ .

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تکیہ لگا کر سونا عرب کے ریافت کشوں کی بدعت ہے مومن کے لئے مسجد بیٹھنے کی جگہ ہے اور سونے کی جگہ گھر ہے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِخْتِبَاءُ فِي الْمَسْجِدِ حَيْطَانُ الْعَرَبِ .

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد دیوار سے تکیہ کرنا اور پاؤں پھیلا کر اُٹھنا اور لوگوں کے اپنے گھر میں بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

۳۔ تَحْمِیْنُ إِسْمَاعِیلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، وَعَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمِیعاً ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرِو ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیدِ : عَنْ أَبِي الْحَسَنِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِحْنَاءُ جِبْتَانُ الْعَرَبِ

۳۔ ترجمہ اور گزارش

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِیْنٍ خَالِیدٌ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِیْسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام عَنِ الرَّجُلِ یَحْتَبِیْ یَنْوِبَ دَائِیدَ : فَقَالَ : إِنْ كَانَ یُعْطِیْ عَوْرَتَهُ فَلَا بَأْسَ .

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ایک لباس سے پشت اور پندلیاں چھتا ہے فرمایا اگر شرمگاہ ڈھک رہے تو کیا مضائقہ ہے۔

۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : لَا یُؤْذِنُ خَا أَن یَحْتَبِیْ مَا بِلَ الْکَعْبَةِ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ خیا اسلام نے ریت اللہ کے سامنے جائز نہیں کہ پشت و زانو ملا کر بیٹھے۔

تیسواں باب مزاح و ہنسی

((بَابُ الدُّعَاةِ وَالتَّحْذِرِ)) ۲۳

۱۔ تَحْمِیْنُ یَحْمِیْ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَحْمِیْنٍ عِیْسَى : عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ علیہ السلام فَقُلْتُ : جَعَلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ یَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فِی حَرْبٍ یُسْتَمَرُّ کَلَامُ یَمْرُحُونَ وَیَصْحَكُونَ : قَالَ : لَا بَأْسَ مَا تَمَّ یَكُنْ : فَقُلْتُ أَنَّهُ عَلَى الْفَحْشِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ یَأْتِیهِ

الْأَعْرَابِيُّ فَبَيْدِي لَهُ الْهَدِيَّةُ ثُمَّ يَقُولُ مَكَانَهُ: أَعْطَانَا مَنْ هَدَيْتَنَا فَبَصَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ إِذَا أَعْتَمَ يَقُولُ: مَا فَعَلَ الْأَعْرَابِيُّ لِبَيْتِهِ أَنَا.

امید نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جو مزاح کرتے ہیں اور کہتے ہیں آیا وہاں ہے یا نہ رہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں جب تک دیا نہ ہو۔ میں سمجھا حضرت نے شاید دشنام طرازی کو سمجھا ہے۔ پھر حضرت نے فرمایا رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا کرتا تھا اور تحفے لاتا تھا پھر کہتا تھا اسی جگہ میرے ہدیہ کی قیمت دیجئے رسول اللہؐ اس بات پر ہنستے تھے اور جب رنجیدہ ہوتے تھے تو فرماتے تھے کاش اس وقت وہ اعرابی ہوتا اور اپنے ہدیہ کی قیمت مانگتا۔

٢- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَخِيهِ دُعَاةٌ ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَهُوَ دُعَاةٌ ، وَإِنْ كَانَ كَافِرًا فَهُوَ دُعَاةٌ .

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبید اللہ علیہ السلام نے مومن کے لئے دعا یہ ضروری ہے میں نے کہا اللہ یہی ہے فرمایا مزن۔

٣ - عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ مَعْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَةَ ، عَنْ يُونُسَ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ مُدَاعَبَةُ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؟ فَقَالَ : وَمَنْ قَالَ ؟ فَلَا تَعْمَلُوا فَإِنَّ الْمُدَاعَبَةَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ ، وَإِنَّكَ لَتَدْخُلُ فِيهَا السَّرُورُ عَلَى أَجْبَدِ وَاسْطَرِّهَا . قَالَ : اللَّهُ يَهْدِي الرُّجُلَ يَدَايِ الرُّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَسُرَّ بِهِ .

۳۔ راوی سے مذاق آل محمد علیہ السلام نے کہا تم لوگوں میں مد اعبہ کی کیا صورت ہے میں نے کہا بہت کم ہے فرمایا کہ نہ کرو مزاج علامت حسن خلق ہے تم مزاج سے اپنے مومن بھائی کو خوش کرو۔ رسول اللہ معلم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی کو خوش کرنا چاہتے تھے تو اسے مزاج دیتے تھے۔

٤ - مَالِخُ بْنُ عَقَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجَمَاعَةِ بِالْأَرْبَعِ

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ لوگوں میں باہمی نزاع کو دوست رکھتا ہے جبکہ غش باتیں نہ ہوں۔

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَنبَاطٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ كَلْبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : ضَحِكُ الْمُؤْمِنِ تَبَسُّمٌ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مومن کا ہنسنا اس کا مسکرانا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مَسْوُورٍ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَثُرَ الضَّحْكُ ثَبِثَ الْقَلْبَ وَقَالَ : كَثُرَ الضَّحْكُ ثَبِثَ الدِّينَ كَمَا يَثْبِثُ الْمَاءُ الْإِلْحَ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنا دین کو اس طرح مار دیتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ مِنَ الْجَهْلِ الضَّحْكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : لَا بُدَّ لِلدِّينِ مِنْ وَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْأَعْمَالَ الْغَاضِحَةَ ، وَلَا يَأْتِيَنَّ الْبَيَاتُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْثَانِ .

۸۔ فرمایا صادق اکمل محمد نے بغیر تعجب ہنسنا جہالت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اگلے دانتوں کو ہنسی میں نہ دکھاؤ جبکہ تم نے بد اعمالی کی جو اور گناہوں کے شب خون مارنے کے سببے خوف نہ ہو۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَقِّ بْنِ الْبَخَرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِذَا كُمُ وَالْمِزَاحُ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو زیادہ مزاح سے بچاؤ ورنہ آبرو جاتی رہے گی۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَلَا تَمَازِحْهُ وَلَا تَمَارِوْهُ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تم کسی کو دوست رکھو تو اس سے زیادہ مزاح نہ کرو اور اس سے جھگڑا نہ کرو۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : الْقَهْقَرَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ .

۱۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قہقہہ عملِ شیطان ہے۔

۱۱ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْمَعِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَيْدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : كَثْرَةُ الصِّحَاحِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیاد ہنسنا آپ کو کھودیتا ہے۔

۱۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ ابْنِ الْقَدَاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يُجَرُّ السَّخِيمَةَ وَيُورِثُ الضَّغِينَةَ وَهُوَ السَّبُّ الْأَصْفَرُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے کو کثرت مزاح سے بچاؤ کیونکہ وہ کینہ کو اور اس کے اثر کو پیدا کرتا ہے اور وہ چھوٹی گالی ہے۔

۱۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِي بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِذَا قَهَقْتَ فَقُلْ جِنٌّ تَفْرَعُ دَالِلَهُمْ لَا تَمُقْتَنِي .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ہنسنے مار دو تو بطور کفار خدا سے کہو یا اللہ مجھے دشمن نہ کہنا۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ وَعَلِيِّ بْنِ عُفَيْةَ وَتَلْبَةَ ، دَعَوْهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ جَعْفَرٍ أَوْ أَحَدِهِمَا عليہ السلام قَالَ : كَثْرَةُ الْمِرَاحِ تَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَكَثْرَةُ الصِّحَاحِ تَمُجُّ الْأَيْمَانَ مَجًّا .

۱۴۔ فرمایا حضرت امام علیہ السلام نے زیادہ مذاق آپ و بریزی کا باعث ہے زیادہ ہنسنا ایمان سے خارج کر دیتا ہے

۱۵ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْمَعِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَلَيْدِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْمِرَاحُ السَّبُّ الْأَصْفَرُ .

۱۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مزاح چھوٹی گالی ہے۔

۱۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَهَسَابَةُ الْبَرِّ جَالٍ .

۱۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو مزاح سے بچاؤ کیونکہ اس سے آبرو جاتی رہتی ہے اور آدمی کی ہیبت جاتی رہتی ہے۔

۱۷۔ عَمَدُ بْنُ يَعْنَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبِيٍّ، عَنْ الزُّوْعِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَمَارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا تُمَارِخَ فِدْعَتَ بَابُوكَ وَلَا تُمَارِخَ فِجْجَرَ أَعْلَيْكَ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جھگڑانہ نہ کرو اس سے تمہاری عزت جاتی رہے گی اور زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ لوگوں کو مقابلہ کی جرأت ہوگی۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ التَّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَمَارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا تُمَارِخَ فِجْجَرَ أَعْلَيْكَ.

۱۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زیادہ مزاح نہ کرو ورنہ تم پر لوگوں کی جرأت ہوگی۔

۱۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْشُومٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّةٍ لَهُ لِبَعْضِ وَلَدِهِ: أَوْ قَالَ: قَالَ أَبِي لِبَعْضِ وَلَدِهِ: إِيَّاكَ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُورِ إِيْمَانِكَ وَيَسْتَحِفُّ بِمُرُوءَتِكَ.

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو الحسن علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے اپنے کو مزاح سے بچاؤ ورنہ نور ایمان سے تمہیں دور کر دے گا اور تمہاری مروّت کو ہلکا بنا دے گا۔

۲۰۔ عَنْهُ، عَمْرَ ابْنِ قُصَّالٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَبِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَمٍ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ يَعْنَى بْنُ ذَكْرِيئَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْخَرُكَ وَلَا يَضْحَكُ وَكَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَضْحَكُ وَيَسْخَرُكَ وَكَانَ الَّذِي يَصْنَعُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ يَعْنَى عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۰۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہیں بن ذکر یا رونے سے اور ہنسنے نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہنسنے بھی تھے اور رونے بھی تھے اور ان کا یہ طریقہ کہیں کے طریقہ سے افضل تھا۔

چوبیسواں باب

ہمسایہ کا حق

(بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ) ۲۴

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، وَنَعْدَبْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّالٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرَمَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : لِي جَارٌ يُؤْذِنِي ؛ فَقَالَ : اِرْحَمَهُ فَقُلْتُ : لَأَرْحِمَهُ اللَّهُ ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ عَنِّي ؛ قَالَ : فَكَيْفَ هُتُ أَنْ أَدْعُهُ ، فَقُلْتُ : يَفْعَلُ بِي كَذَا وَكَذَا وَيَفْعَلُ بِي وَيُؤْذِنِي ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَاشَفْتُهُ انْتَقَمَتْ مِنِّي ؟ فَقُلْتُ : بَلَى أَرَبِّي عَلَيْهِ فَقَالَ : إِنْ ذَا مِثْنُ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِذَا رَأَى نِعْمَةً عَلَى أَحَدٍ فَكَانَ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَ بِلَاءَةً عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ جَعَلَهُ عَلَى خَاوِمِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَاوِمٌ أَشْرَكَ لَيْلَهُ وَأَغَاطَ نَهَارَهُ ، إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَنَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ دَارَ أَبِي نَبِيٍّ فَلَانٍ وَإِنْ أَقْرَبَ جِبْرَانِي مِثْبِي جَوَارًا مِنْ الْأَرْجُو خَيْرُهُ وَلَا أَمِنْ شَرِّهِ ، قَالَ : فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلِيًّا عليه السلام وَسَلْمَانَ وَ أَبَادِرَ . وَنَسَبَتْ آخَرًا أَظَنَّهُ الْمَقْدَادَ . أَنْ يُنَادُوا فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى أَصْوَاتِهِمْ بَايَةَ لِأَبِي طَالٍ لِمَنْ لَمْ يَأْتِمْ جَارُهُ بِوَاقِعَةٍ فَنَادُوا بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدَيْهِ إِلَى كُلِّ أَرْبَعِينَ دَارًا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے صادق آل محمد علیہ السلام سے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ مجھے ستاتا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ میں نے کہا میں تو رحم نہ کروں گا یہ سن کر حضرت نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اس حالت میں حضرت کو چھوڑنا برا سمجھا۔ میں نے کہا وہ میرے ساتھ آیا ایسا کرتا ہے اور ستاتا ہے فرمایا اگر تم نے اس سے انتقام لیا تو کیا برابری کو قائم رکھو گے میں نے کہا میں تو اس پر زیادتی کروں گا فرمایا تو ایسا ہی ہے جیسا خدا فرماتا ہے وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے۔ جب حاسد لوگ کسی پر نزول رحمت دیکھتے ہیں تو اس کے گھر والوں پر مصیبت نازل کرتے ہیں اور اگر گھر والے نہیں ہوتے تو لوگوں کو مبتلائے بلا کرتے ہیں اور اگر نوکر بھی نہیں ہوتے تو بیچینی سے رات کو جاگتے ہیں اور دن کو غیظ و غضب سے پیچ و تاب کھاتے ہیں۔ حضرت رسول خدا کے پاس انصار میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں نے فلان قبیلہ میں ایک گھر خریدا ہے میرا حریف پروردہ سی ایسا ہے جس سے نہ تو نیکی کی امید ہے اور نہ میں اس

۴۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب تم پر یہودی نہرانی یا مشرک سلام کرے تو جواب میں کہو علیک ۔

٥ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ : عَنْ تَحْيَيْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَقْبَلَ أَبُو جَرَلٍ بْنُ هِشَامٍ وَمَعَهُ قَوْمٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ دَخَلُوا عَلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا : إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ قَدْ آذَانَاوْ آذَى آلَهُنَا فَأَدْعُهُ وَمَرُّهُ فَلَبَّكَتَ عَنْ آلِنَا وَتَكُفُّ عَنْ آلِهِ قَالَ : فَبَعَثَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَدَعَاهُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَرِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا مُشْرِكًا فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ اتَّبَعَ الْهُدَى ثُمَّ جَلَسَ فَخَبَّرَهُ أَبُو طَالِبٍ بِمَا جَاؤُوا بِهِ فَقَالَ : أَوَهْلَ لَكُمْ فِي كَلِمَةٍ خَبَّرْ لَكُمْ مِنْ هَٰذَا يُؤَدُّونَ بِهَا الْعَرَبَ وَيَطْلُونَ أَعْنَاقَهُمْ ؟ فَقَالَ أَبُو جَرَلٍ : نَعَمْ وَمَا هَٰذِهِ الْكَلِمَةُ ؟ فَقَالَ : تَقُولُونَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، قَالَ : فَوَضَعُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَخَرَجُوا هُرَابًا وَهُمْ يَقُولُونَ : مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْعَمَلَةِ الْآخِرَةِ إِنَّ هَٰذَا إِلَّا خَيْلَانٌ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِمْ : (وَمَنْ دَعَا الْقُرْآنَ ذِي الذِّكْرِ - إِلَى قَوْلِهِ - إِلَّا خَيْلَانٌ)

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہا ابو جہل قوم قریش کے ساتھ ابوطالب کے پاس آیا اور انھوں نے کہا کہ آپ کے برادر زانہ نے ہم کو بھی اذیت دی ہے اور ہمارے معبودوں کو بھی پس اسے بلاؤ اور کہو کہ وہ ہمارے معبودوں بڑا کہنے سے باز رہے ہم اس کے خدا کو برا کہنے سے باز ہیں گنا ابوطالب نے آنحضرت کو بلایا جب آئے تو مشرکوں سے گھر کو بھرا پایا۔ آپ نے فرمایا سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے پھر آپ بیٹھ گئے اور ابوطالب نے ان لوگوں کی خواہش بیان کی۔ فرمایا کیا ان کو رغبت ہے ایسے کلمہ کی طرف جو ان کے لئے موجودہ صورت سے بہتر ہو وہ اس سے عرب پر سرداری کریں گے اور ان کی گردنوں پر سوار ہوں گے ابو جہل نے کہا وہ کلمہ کیلے ہے فرمایا لا الہ الا اللہ کہو۔ یہ سن کر انھوں نے کانٹوں میں انگلیاں دے لیں اور یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ہم نے تو ملت آخر میں یہ کلمہ سنا ہی نہیں یہ اقرائے محض ہے۔ خدا نے ان کے اس قول کو یوں بیان کیلے ہے۔ ص والقرآن ذی الذکر انی قولہ لا اختلاق۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَقُولُ فِي الرَّدِّ عَلَى الْبَهْوِيِّ وَالْمُصْرَائِي سَلَامٌ.

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہودی اور نصرانی کے رد اسلام کے متعلق فرمایا کہ سلام کہنا چاہئے یعنی

٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : قُلْتُ

رَبِّدِينِ مُعَاوِيَةَ
كَ فَقُلْ عَلَيْكَ

کے شرعے محفوظ ہوں یسٹن کہ حضرت رسول اللہ نے حضرت علی و سلمان اور ابوذر اور غالباً مقدار کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے مسجد میں ندا کریں کہ جس سے اس کا ہمسایہ امن میں نہیں ہے وہ مومن نہیں ہے چنانچہ ان حضرات نے تین بار ندا کی پھر رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ بڑوس جا لیں گھر ہے آگے کیجئے اور دایں بائیں۔

۲۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؛ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ أَنَّ الْجَارَ كَالنَّفْسِ غَيْرُ مُضَارٍ وَلَا آئِمٍ وَحُرْمَةُ الْجَارِ كَحُرْمَةِ أُمِّهِ الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی ایک تحریر میں مضمون پڑھا کہ رسول اللہ نے ہاجرین و انصار اور ان کے متعلقین اہل مدینہ کی موجودگی میں تحریر فرمایا کہ ہمسایہ مثل انسان کے نفس کے ہے اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور ہمسایہ کی عزت اس طرح کر دیجیے اپنی ماں کی کرتے ہو۔ یہ حدیث طولانی ہے جس کو مختصر بیان کیا گیا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي رَجَاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : حُسْنُ الْجَوَارِيزِ يَدُ فِي الرِّزْقِ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمسایہ سے نیک برتاؤ رزق بڑھاتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنْ يَعْقُوبُ لَمَّا ذَهَبَ مِنْهُ بِنَامِرٌ نَادَى يَارَبِّ أَمَا تَرَحَّمْنِي ؟ أَذْهَبَتْ عَيْنِي وَأَذْهَبَتْ ابْنَتِي ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ أَمْسَبُمَا لَا حَبِيبَهُمَا لَكَ حَتَّى أَجْمَعَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا وَلَكِنْ تَذَكَّرُ الشَّاءَ الْبَنِي دَبَحْتَاهُ وَشَوَّيْنَاهُ وَأَكَلْتُمْ فَلَانٌ وَفَلَانٌ إِلَى جَانِبِكَ صَائِمٌ لَمْ تَنْلِهِ مِنْهَا شَيْئاً ؟ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے کہ جب یعقوب علیہ السلام کے بیٹے بنیامین کو عزیز معمر نے روک لیا تو انھوں نے بارگاہ الہی میں عرض کی اے میرے رب تو نے میری بھارت سے لی تو نے میرے دونوں بیٹوں کو جدا کر دیا اب بھی مجھ پر رحم نہ کرے گا۔ خدا نے فرمایا اگر میں ان دونوں کو مار دیتا تو زندہ بھی کر دیتا اور تم سب کو جمع بھی کر دیتا لیکن تم ذرا اپنا

وہ مثل تو باد کرد کہ تم نے بکری کو ذبح کیا اسے پکایا اور کھایا اور فلاں شخص تمہارے پڑوس میں روزہ دار تھا تم نے اسے کچھ بھی نہ دیا۔

۵۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي كُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهِ عَلَى قَرَسَجٍ : أَلَا مَنْ أَرَادَ الْغَدَاةَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ ، وَإِذَا أَمْسَى نَادَى : أَلَا مَنْ أَرَادَ الْعِشَاءَ فَلْيَأْتِ إِلَى يَعْقُوبَ .

۵۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد یعقوب اپنے گھر سے ایک میل دور تک یہ ندا کرتے تھے ہر صبح کو جو صبح کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے ایسے ہی شام کو ندا کرتے کہ جو شام کا کھانا چاہے وہ یعقوب کے پاس آئے

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَشْكُو إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَمْرِهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِيْسَةً وَقَالَ : تَعْلَمِي مَا فِيهَا ، فَإِذَا فِيهَا : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَبِيغَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَكَ .

۶۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا رسول اللہ کے پاس کسی امر کی شکایت لے کر آئیں۔ رسول اللہ سلم نے لوح ان کو دے کر فرمایا پڑھو اس میں کیلئے اس میں تحریر تھا کہ جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستلے۔ اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے جہان کی عورت اور جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ یا تو کلمہ خیر کہے در نہ چپ رہے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْوَارِثَةِ فِي الْأَعْمَارِ وَعِمَارَةُ الدِّيَارِ .

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے نیکی کرنا عمر اور آبادی میں زیادتی کا باعث ہے۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنِ الشَّيْخِ كَثِيرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حُسْنُ الْجَوَارِيَةِ رَأْسُ الْوَارِثَةِ فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہمسایہ سے حسن سلوک آبادی اور عمر میں زیادتی کا باعث ہے۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَيْسَ حُسْنُ الْجَوَارِ كَفَتْ الْأَذَى وَلَكِنَّ حُسْنَ الْجَوَارِ صَبْرُكَ عَلَى الْأَذَى .

۹۔ فرمایا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے پڑوسی سے اچھا برتاؤ اس کی اذیت سے باز رہنا نہیں بلکہ اس کی اذیت دینے پر صبر کرنا ہے ۔

۱۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حُسْنُ الْجَوَارِ يَغْمُرُ الدِّيَارَ وَيُنْسِي فِي الْأَعْمَارِ .

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑوسی سے اچھا سلوک شہروں کی آبادی اور موت کا تاخیر کا سبب ہے ۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ : وَالْبَيْتُ غَاصُّ بِأَهْلِهِ - اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ لَمْ يُحَيِّنْ مُجَاوَرَةً مَنْ جَاوَرَهُ .

۱۱۔ فرمایا حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے جبکہ آپ کا گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ جان لو کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک نہیں کرتا ۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَ جَارُهُ بِوَأَيْقِهِ ، قُلْتُ : وَمَا بِوَأَيْقِهِ ؟ قَالَ : ظَلَمَهُ وَعَشَمَهُ

۱۲۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کے برائے سے ہمسایہ محفوظ رہے۔ میں نے پوچھا برائے کیلئے ہے؟ نہ سرمایہ ظلم و جور ۔

۱۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكَا إِلَيْهِ أَدَى مِنْ جَارِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ ثَانِيَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اصْبِرْ ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَشَكَاهُ ثَالِثَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلرَّجُلِ الَّذِي شَكَا : إِذَا كَانَ عِنْدَ زَوَاجِ النَّاسِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَأَخْرِجْ مَدَاعِكَ إِلَى

الطَّرِيقِ حَتَّى يَرَاهُ مَنْ يَرْوُحُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا سَأَلُوكَ فَأَخْبِرْهُمْ قَالَ : فَعَمَلٌ ، فَأَنَاءُ جَارُهُ الْمُؤَذِّي لَهُ
فَقَالَ لَهُ : رَدَّ مَنَاعَكَ فَلَكَ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَعُودَ .

۱۳۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی، فرمایا: صبر کر، وہ دوسری بار آیا اور پھر
شکایت کی فرمایا صبر کر، تیسری بار وہ پھر آیا اور شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا جمعہ کے دن جب لوگ نماز جمعہ کو جا رہے ہوں
تو اپنے گھر کا سامان نکال کر راستہ میں ڈال دے جب لوگ پوچھیں تو اپنا حال ان سے بیان کر اس نے ایسا ہی کیا
اس کا ستانے والا پڑوسی بھی آیا۔ یہ حال دیکھ کر اس نے کہا: یہ سامان بے کر اپنے گھر جا اب تو میرا بڑا دایا نہ ہلے گا۔

۱۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْوَصَافِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ
شَبَعَانِ وَجَارُهُ جَائِعٌ ، قَالَ : وَمَا مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ يَبِيتُ [وَأَفِيئِهِمْ] جَائِعٌ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى بَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ جو رات کو ختم سیر ہو کر سوئے اور اس کا ہمسایہ
بھوکا ہو اور وہ شہر والے بھی مجھ پر ایمان نہیں لائے جو اس طرح سوئیں کہ ان کے درمیان بھوکا ہو اور قیامت اللہ
کی نظر رحمت ان پر نہ ہو گی۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ
طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مِنَ الْقَوَائِمِ الْقَوَائِمِ الَّتِي تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السَّوَاءِ : إِنْ رَأَى حَسَةً
أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا .

۱۵۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بڑا ہمسایہ لوگوں کی پشت کا ٹوڑنے والا ہے اگر نیکی دیکھتا ہے تو
اسے چھپاتا ہے اور اگر بدی دیکھتا ہے تو اسے ظاہر کر دیتا ہے

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّضَيْلِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَعُودُ بِاللَّهِ مِنْ جَارِ السَّوَاءِ فِي دَارِ إِفَامَةٍ ، تَرَاكَ عَيْنَاهُ وَبَرَغَاكَ قَلْبُهُ : إِنْ
رَأَى الْبَحِيرَ سَاءَهُ وَإِنْ رَأَى الْبَقَرَ سَرَّهُ .

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس بد ذات پڑوسی سے جو تجھے آنکھوں سے دیکھے
اور دل میں تجھے رکھے اس صورت سے کہ جب تجھے خوش حال دیکھے تو آزرده ہو اور جب مصیبت میں دیکھے تو خوش ہو۔

پچیسواں باب

حد الجوار

(بَابُ حَدِّ الْجَوَارِ) ۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ . عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ : عَنْ عَمْرِو بْنِ عِكْرِمَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كُلُّ أَرْبَعِينَ دَارًا جَوَارٌ : مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .
۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ مسلم نے فرمایا چالیس گھر چاروں طرف ہمایہیں داخل ہیں۔

۲۔ وَعَنْ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ حَمَلِ بْنِ ذَرَّاجٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : حَدُّ الْجَوَارِ أَرْبَعُونَ دَارًا مِنْ كُلِّ حَائِبٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .
۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمایہیں گھر ہیں ہر طرف سے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے۔

چھبیسواں باب

اچھی مصاحبت اور ہم سفر کا حق

(بَابُ) ۲۶

﴿حُسْنُ الصَّحَابَةِ وَحَقُّ الصَّاحِبِ فِي السَّفَرِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ : عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَحُسْنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .
۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، ادا امانت کی، صدق گوئی کی۔ اچھی صحبت کی جس سے ہم نشینی ہو اور توت صرف اللہ ہی سے چاہو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ حَرِيزٍ : عَنْ عَبْدِ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ خَالَطَ فَإِنْ اسْتَطَعَتْ أَنْ تَكُونَ يَدَكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِ فافْعَلْ .

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جس سے ربط مضبوط رکھو تو اگر ممکن ہو کہ تم اپنا ہاتھ نیکی میں اس سے اونچا رکھ سکو تو یہ کرو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّوْفَلِيِّ : عَنِ السَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا طَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَكْبَرُهُمَا أَجْرًا وَأَحَبُّهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَرْفَقَهُمَا بِصَاحِبِهِ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص صاحب ہوں تو عند اللہ زیادہ مستحق اجر اور زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ : عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَقُّ الْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ إِذَا مَرَّ صَلَاتَانَا

۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کا یہ حق ہے کہ اگر بیمار ہو تو اس کے ساتھی تین شبانہ روز اس کے پاس رہیں

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ أَبِيهِ عليه السلام : أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : صَاحِبَ رَجُلًا ذِمِّيًّا فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ : أَتَيْنَ تَرْبِدًا عَبْدًا لِلَّهِ : فَقَالَ : أُرِيدُ الْكُوفَةَ : فَلَمَّا عَدَلَ الطَّرِيقَ بِالذِّمِّيِّ عِدْلَ مَعَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : أَلَسْتَ رَعَمْتَ أَنَّكَ تَرْبِدُ الْكُوفَةَ؟ فَقَالَ لَهُ : بَلَى ، فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : فَقَدْ تَرَكْتَ الطَّرِيقَ ، فَقَالَ لَهُ : قَدْ عَلِمْتُ قَالَ فَلَمْ عَدَلْتُ مَعِيَ وَقَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : هَذَا مِنْ تَدَامِ حُسْنِ الذَّحْبَةِ أَنْ يُشَيِّعَ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ هُبَيْمَةً إِذَا فَارَقَهُ وَكَذَلِكَ أَمْرُنَا نَبِيَّنَا ﷺ : فَقَالَ لَهُ الذِّمِّيُّ : هَكَذَا قَالَ : قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ الذِّمِّيُّ : لِأَجْرَمِ إِنَّمَا تَبِعَهُ مَنْ تَبِعَهُ لَا فَعَالِيهِ الْكَرِيمَةِ فَأَنَا أَشْهَدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِكَ وَرَحَعَ الذِّمِّيُّ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : فَلَمَّا عَرَفَهُ أَسْلَمَ .

۵۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے ساتھ ایک کافر ذمی ہمسفر تھا اس نے آپ سے پوچھا آپ کا ارادہ کہاں جانے کا ہے آپ نے کہا کوفہ، جب ذمی نے اپنی منزل کے لئے راستہ چھوڑا تو امیر المؤمنین اس کے ساتھ چلے اس نے کہا آپ تو کوفہ

جلتے تھے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا تو آپ نے اپنا راستہ چھوڑ دیا۔ فرمایا مجھے معلوم ہے اس نے کہا پھر آپ نے کیوں چھوڑا جبکہ میں نے آپ کو بتا دیا تھا فرمایا مصاحبت کی خوبی یہ ہے کہ جب اپنے ساتھی سے جدا ہو تو کچھ دور اس کے ساتھ چلے۔ ہمارے نبی نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ ذی نے کہا ایسا ہم کیسے فرمایا ہاں۔ ذی نے کہا آپ کے پیغمبر کا تابع ہو گا وہ جو ان کے افعال کی میری پیروی کرے۔ آپ گواہ رہئے کہ میں اس بارے میں آپ کے ذہن پر ہوں پس وہ حضرت کے ساتھ کو ذرا آیا اور سنان ہو گیا۔

ستائیسواں باب باہم خط و کتابت

(بَابُ التَّكَاتُبِ) ۲۷

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَسَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : التَّوَاصُلُ بَيْنَ الْأَخْوَانِ فِي الْحَضَرِ التَّرَاوُذُ وَفِي السَّفَرِ التَّكَاتُبُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضر میں اپنے بہائیوں سے ملنا چاہیے اور سفر میں خط و کتابت کرنی چاہیے۔

۲۔ ابْنُ مَجْشُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : رَدُّ جَوَابِ الْكِتَابِ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ رَدِّ السَّلَامِ وَالْبَادِي بِالسَّلَامِ أَوْلَى بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خط کا جواب دینا واجب ہے جیسے سلام کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینے والا خدا اور رسول کے نزدیک بہتر ہے۔

اٹھائیسواں باب

النوادر

۵ ((بَابُ النَّوََادِرِ)) ۲۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ جَابِلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِحَفَظَاتِهِ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَيَنْظُرُ إِلَى ذَاوِ النَّظَرِ إِلَى ذَا السَّوْتِ يَقُولُ : قَالَ : وَلَمْ يَسْطُرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلَهُ بَيْنَ أَصْحَابِهِ قَطُّ وَإِنْ كَانَ لِيَصَافِحَهُ الرَّجُلُ فَمَا يَنْزِلُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَدُهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ النَّارُ كَ فَلَمَّا فُطِنُوا لِذَلِكَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا صَاقَحَهُ قَالَ يَدِي قَمَرٌ عَنْهَا مِنْ يَدِي .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ پر یکساں نظر ڈالتے تھے اور صحابہ کے سامنے پیر نہیں پھیلاتے تھے اور جب مصافحہ کرتے تھے تو جب تک دوسرا اپنا ہاتھ نہ کھینچے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے جب صحابہ کو یہ علم ہوا تو وہ اپنا ہاتھ ہٹانے لگے۔

۲۔ تَحْمِيْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ حَلَّادٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا فَكَيْفَ وَإِذَا كَانَ غَائِبًا فَسَمِيَهُ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی موجود ہو تو اس کو کنیت سے یاد کرو جب غائب ہو جائے تو اس کا نام خط میں لکھو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ التَّوْفَلِيِّ ، عَنْ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَسَّأَلْهُ عَنْ أَسْمِهِ وَأَسْمِ أَبِيهِ وَأَسْمِ قَبِيلَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَإِنَّ مِنْ حَقِّهِ الْوَاجِبِ وَصِنِّي الْإِخَاءَ أَنْ يَسَّأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَالْإِفَاتِهَا مَعْرِفَةُ حُمُقٍ .

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی برادر مسلم سے دوستی کرو تو اس کا نام اس کے باپ اور خاندان و قبیلہ کا نام معلوم کر دو کہ یہ اس کا حق واجب ہے اور سچی دوستی کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ دوستی عमत ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَوْمَ الْجُلَسَاءِ : تَنْدُونَ مَا الْعَجْرُ ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . فَقَالَ : الْعَجْرُ ثَلَاثَةٌ أَنْ يَبْدُرَ أَحَدُكُمْ بِطَعَامٍ يَصْنَعُهُ لِصَاحِبِهِ فَيُخْلِفُهُ وَلَا يَأْتِيهِ ، وَالثَّانِيَةِ أَنْ يَصْحَبَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الرَّجُلَ أَوْ يُجَالِسَهُ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْ هُوَ وَمِنْ أَيْنَ هُوَ ؟ فَيُعَارِفُهُ قَبْلَ أَنْ يَعْلَمَ ذَلِكَ ؛ وَالثَّالِثَةَ أَمْرُ النِّسَاءِ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ أَهْلِهِ فَيَقْبِضِي حَاجَتَهُ وَهِيَ لَمْ تَقْبِضْ حَاجَتَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَاسِ : فَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : يَنْخَوِشُ وَيَمَكُثُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا .

قَالَ : وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ مِنْ أَعْجَرَ الْعَجْرِ رَجُلًا لَقِيَ رَجُلًا فَأَعْجَبَهُ

نَحْوَهُ فَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْ أَسْمِدٍ وَتَسْبِيدٍ وَ مَوْضِعِهِ

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا جلتے ہو بیوقوفی کیلئے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اس کی تین صورتیں ہیں اول یہ کہ جس کو دعوت کے لئے بلایا ہے اس کے کھانے کی تیاری میں جلدی کرے یعنی سامان خرید لائے اور وہ یہاں خلیفہ و عد کرے اور اس سے یہ نہ پوچھے کہ کون بیہ کجاں کا رہنے والا ہے یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائے۔ تیسرا وہ ہے کہ خود اپنی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی بابت اس میں حقہ نہ لے۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا سچ کیا کرنا چاہیے فرمایا ان کاموں میں تاخیر کرے تاکہ دونوں مل جل کر کام کرنے لگیں اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ بیوقوف وہ ہے کہ جب کسی سے ملے تو یہ نہ پوچھے تیرا نام و نسب کیسا ہے اور مقام کہاں ہے۔

۵۔ وَعَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تُذْهِبِ الْجِسْمَةَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ أَبْقِ مِنْهَا فَإِنْ ذَهَابَتْ ذَهَابَ الْحَيَاءُ .

۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے اور اپنے مسلمان کے درمیان خود داری قائم رکھو اس کا ترک جیسا کہ ترک ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا تَبْقُ بِأَخِيكَ كُلَّ الْيَقَةِ فَإِنَّ صِرْعَةَ الْإِسْتِزْسَالِ أَنْ تُسْتَفَالَ .

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے کسی دوست پر پورا پورا بھروسہ نہ کرو ورنہ جو غلطی تم سے ہوگی اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُضَلِّ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اخْتَارُوا إِخْوَانَكُمْ بِخَصْلَتَيْنِ فَإِنْ كَانَتْ فِيهِمَا الْإِفَاعَةُ ثُمَّ اعْتَزَبَ ثُمَّ اعْتَزَبَ ثُمَّ اعْتَزَبَ عَلَى الصَّلَاةِ فِي مَوَاقِفِهَا وَالْبَرِّ بِالْإِخْوَانِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ .

۷۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اپنے دوستوں کو دو باتوں میں آزماؤ اگر وہ ان میں ہوں تو خیر ورنہ ان سے الگ رہو اول یہ کہ وہ نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے دوسرے یہ کہ عسرت و خوش حالی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرتا ہے۔

انیسواں باب

بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی تاکید

(باب) ۲۹

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَا تَدْعُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَإِنْ كَانَ بَعْدَهُ شِعْرٌ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کسی حال میں ترک نہ کرو اگرچہ اس کے بعد شعر ہی کیوں نہ لکھنا ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ هَارُونَ مَوْلَى آلِ جَعْفَرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: اَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ أَجْوَدِ كِتَابِكَ وَلَانْمَدُ الْبَاءَ حَتَّى تَرْفَعَ السَّيْنِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بہترین خط سے لکھو اور بت کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ سن پڑھی جائے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِفُلَانٍ وَلَا بَأْسَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى ظَهْرِ الْكِتَابِ لِفُلَانٍ.

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم فلاں کے لئے ہے۔ ہاں یہ لکھنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر خط کی پشت پر لکھیں یہ خط فلاں کے لئے یعنی بسم اللہ کے ساتھ نہ لکھو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَكْتُبْ دَاخِلَ الْكِتَابِ: «لَا بِي فُلَانٍ، وَلَا كُنْتُ» إِلَى أَبِي فُلَانٍ، وَلَا كُنْتُ عَلَى الْعُنْوَانِ «لَا بِي فُلَانٍ».

لَا يُبِي الْحَسَنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجَجْتُ إِلَى مُنْطَبِيبٍ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ أَنِ اسْلِمَ عَلَيَّ وَ أَدْعُو لَهُ ؟
قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَسْقَعُهُ دَعَاؤُكَ .

۷۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ اگر مجھے کسی طبیب نصرانی سے ضرورت علاج ہو تو اس پر سلام کروں اور اس کے لئے دعا کروں فرمایا کہ و لیکن تمہاری دعا سے فائدہ نہ دے گی۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ
قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَرَأَيْتَ إِنِ احْتَجَجْتُ إِلَى الطَّبِيبِ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ [أَنْ] اسْلِمَ عَلَيَّ
وَأَدْعُو لَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَسْقَعُهُ دَعَاؤُكَ .

۸۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ
عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ : قَبِلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : كَيْفَ أَدْعُو لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ ؟ قَالَ :
تَقُولُ لَهُ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي الدُّنْيَا .

۹۔ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کسی نے پوچھا میں یہودی یا نصرانی
کے لئے کس طرح دعا کروں۔ فرمایا کہوز اللہ مال دنیا میں تجھے برکت دے۔

۱۰۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ
أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُصَافَحَةِ الْمُسْلِمِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ قَالَ : مِنْ ذَرَأِ الذُّوْبِ فَإِنَّ صَافِحَكَ يَبْدُوهُ
فَاعْمَلْ بِدَكَ .

۱۰۔ ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہودی یا نصرانی سے مصافحہ کیسے
کیا جائے فرمایا ہاتھ پر پکڑا رکھ کر اور اگر کھلے ہاتھ سے مصافحہ ہو تو اپنا ہاتھ دھو ڈالو۔

۱۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَوْفِيِّ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ غَامِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْمَرٍ
عَنْ خَالِدِ الْقَلَابِيسِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَلْقَى الدِّمِيَّتِي فِيمَا فُجِنِي قَالَ : امْسَحْ بِهَا بِالتُّرَابِ
وَبِالْعَاطِيطِ قُلْتُ : فَالْثَّائِبَ ؟ قَالَ : اغْسِلْهَا

۴۔ سماع نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شروع خط میں کسی کا نام لکھے تو کوئی بات نہیں، فرمایا نہیں بلکہ شروع ہی سے اس کا نام اس کی عزت و بزرگی کے لئے لکھا جائے۔

۵۔ عَنْهُ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالرَّجُلِ فِي الْكِتَابِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ، يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ يُكْرِمُهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مضائقہ نہیں اگر مکتوب الیہ کا نام شروع خط میں لکھ دیا جائے۔

۶۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ الْأَحْمَرِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَبْدَأَ الرَّجُلُ بِأَخِيهِ فِي الصَّحِيفَةِ قَبْلَ اسْمِهِ.

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خط کے اندر مت لکھو کہ یہ خط میرے باپ فلاں کے لئے ہے بلکہ آغاز خط میں لکھو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: أَمَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِكِتَابٍ فِي حَاجَةٍ فَكَتَبَ ثُمَّ عَرَسَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ اسْتِثْنَاءُ فَقَالَ: كَيْفَ رَجَعْتُمْ أَنْ يَتِمَّ هَذَا وَلَيْسَ فِيهِ اسْتِثْنَاءُ؟ انْظُرُوا كُلَّ مَوْضِعٍ لَا يَكُونُ فِيهِ اسْتِثْنَاءُ فَاسْتَنْوِا بِهِ.

۷۔ ایک شخص نے ایک ضرورت کے لئے خط لکھا اس میں انشاء اللہ تھا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے دیکھ کر فرمایا بغیر انشاء اللہ کے تمہیں حاجت براری کی کیسے امید ہے ہر موقع پر انشاء اللہ لکھنا چاہیے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ يَتَرَبُّبُ الْكِتَابِ وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ.

۸۔ علی بن علی نے بیان کیا کہ امام رضا علیہ السلام کی تحریر پر میں نے مٹھ چھری کی ہوئی دیکھی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّهُ رَأَى كُتُبًا لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَتَرَبَّةً.

۹۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام لکھنے کے بعد اس کے خشک ہونے سے پہلے اس پر خشک کرنے کے لئے خاک

۱۱۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک ذی کفر مجھ سے مصافحہ کر لے کر تپے فرمایا مٹی یا دیوار سے ہاتھ رگڑ دینے پوچھا اگر ناصبی مصافحہ کرے تو فرمایا ہاتھ ظاہر کر دو۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ فِي رَجُلٍ طَافَ زُجْرًا جَوْرِيًّا قَالَ يَحِيلُ يَدُهُ وَلَا يَقْوَصُ أَفْئِدَتَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی مجھ سے مصافحہ کرے تو اپنے ہاتھ دھوے وضو نہ کرے یعنی مصافحہ سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

بارہواں باب

مکاتبت اہل ذمت

۵ ((بَابُ)) ۱۲

۵ (مُكَاتَبَةُ أَهْلِ الذِّمَّةِ) ۵

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَافِعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى الْمَجُوسِيِّ أَوْ إِلَى الْيَهُودِيِّ أَوْ إِلَى النَّصْرَانِيِّ أَوْ أَنْ يَكُونَ غَايِلًا أَوْ دُهْنَانًا مِنْ عِظَمَاءِ أَهْلِ أَرْضِهِ فَيَكْتُبُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ الْعَظِيمَةِ أَيْدَاءً بِالْمِلْحِ (۱) وَيَسْأَلُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ وَاسْمًا يَصْنَعُ ذَلِكَ لِكَيْ تَقْضَى حَاجَتُهُ ؟ قَالَ : أَمَا أَنْ تَبْدَأَ بِهِ وَلَا وَلَكِنْ تَسَلِّمْ عَلَيْهِ فِي كِتَابِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى كِسْرَى وَقَبَصَرٍ .

۱۔ ابو بصیر نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر مجھے یہودی نصرانی یا مجوسی سے کوئی ضرورت پیش آئے یا کوئی حاکم وقت ہوا اور اس زمین کے سرداروں میں سے ہو تو کسی خاص ضرورت میں اس کو خط لکھا جائے تو اس کا فرسے نام سے شروع کر کے اس کو سلام لکھا جائے اپنی اس ضرورت کے تحت جو اس سے پوری کرانی مقصود ہو لکھا یہ درست ہو گا حضرت نے فرمایا کہ ابتداء تو اس کے نام سے نہ کی جائے ہاں خط میں سلام لکھ دیا جائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ قیسر و کسریٰ کو لکھا کرتے تھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الرَّحْلِ يَكْتُمُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ عُظَمَاءِ الْمَجُوسِ وَيَقْدَأُ بِإِسْمِهِ قَبْلَ اسْمِهِ؟
فَقَالَ: لَا بَأْسَ إِذَا فَعَلَ لِاخْتِيَارِ الْمَنْفَعَةِ.

۲۔ عبد اللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو کسی بڑے مجوسی حاکم کو لکھے کہ آیادہ اپنے نام سے پہلے اس کا نام لکھے (فلاں من فلاں بملے من فلاں کے)۔ کیا مضائقہ ہے اگر حصول منفعت کے لئے ہو۔

تیرہواں باب چشم پوشی

(بَابُ الْإِعْضَاءِ) ۱۳

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْسُونٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عِنْدَهُ قَوْمٌ يُحَدِّثُهُمْ إِذْ كَرَّرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَجُلًا فَوَقَعَ فِيهِ وَشَكَاهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: وَأَنْتَ لَكَ بِأَخِيكَ كَلَامٌ وَأَنْتَ الرَّجُلُ خَالِ الْمُهَذَّبِ!

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ بیٹھے بائیں کر رہے تھے ایک نے دوسرے شخص کا ذکر کر کے اس کی برائیاں بیان کیں اور اس کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا دنیا میں کوئی پورا پورا دوست تمہارا ہے (جس کا کوئی فعل دوسرے قابل اعتراض نہ ہو۔ کون ہے جس کے تمام اخلاق حمیدہ ہی ہوں) لہذا برا درو من کے عیبر سے چشم پوشی کی جائے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِلَاقِ بْنِ عُبَيْسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، وَثَعْلَبَةَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَا تُفَنِّشِ النَّاسَ فَنَبْطِئُ بِكَ وَلَا صَدِيقٍ.

۲۔ مفسر یا حضرت ابو بصیر نے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے حالات کا کھوج نہ لگاؤ و فی ورنہ بغیر دوست کے نہ جاؤ گے۔

چودھواں باب

نادر

۱۴ (باب نادر)

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ الْقُسَيْبِ ، وَحَمَّادِ بْنِ عَمَّانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : انْظُرْ قَلْبَكَ فَإِذَا انْكَرَ صَاحِبَكَ فَإِنَّ أَحَدَكُمَا قَدْ أَحَدَتْ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے دل میں غور کرو اگر تمہارا دوست تم سے بیزار ہے تو ضرور تم میں سے کسی ایک نے کوئی کام کیا ہے جو بیزاری کا باعث ہوا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا يُسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : الرَّجُلُ يَقُولُ : أَوْدْتُكَ ، فَكَيْفَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُوْدُّنِي ؟ فَقَالَ : اْمُنْجِنِ قَلْبَكَ فَإِنْ كُنْتَ تُوْدُّهُ فَإِنَّهُ يُوْدُّكَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پس میں کیسے جانوں کہ وہ مجھے دوست رکھتا ہے فرمایا تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اس کو دوست رکھتے ہو تو وہ بھی تمہیں دوست رکھتا ہوگا۔

۳۔ أَبُو بَكْرٍ الْحَبَّالُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَطَّانِ الْمَذَائِنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : حَدَّثَنَا مَسْعُودَةُ بْنُ الْبَسَجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعَلَ قَلْبِي مُنْجِيًا لِقَلْبِكَ : إِنِّي وَاللَّهِ لَا حُبَّكَ فَاطْرَقَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : صَدَقْتَ يَا أَبَا بَشِيرٍ سَلْ قَلْبَكَ عَمَّا لَكَ فِي قَلْبِي مِنْ حُبِّكَ ، فَقَدْ أَغْلَقْتُ قَلْبِي عَمَّا لِي لَكَ فِي قَلْبِكَ .

۳۔ سعدہ نے بیان کیا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ کو دوست رکھتا ہوں حضرت نے سر ہکا لیا پھر سراٹھا کر کہا۔ اے ابوالبشر تم نے سچ کہا۔ اپنے دل سے پچھو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے تو میرا دل بندے کا کہ تمہارا دل میں میری کتنی محبت ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنِ الْعَسَنِ بْنِ الْحَجْمِ قَالَ :
 قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَأَتَّبِعَنِي مِنَ الدُّعَاءِ ، قَالَ : (أَوْ تَعْلَمُ أَنِّي أَسْأَلُكَ : فَتَفَكَّرْتُ فِي
 نَفْسِي وَقُلْتُ : هُوَ يَدْعُو لِشِيعَتِهِ وَأَنَا مِمَّنْ شِيعَتِهِ ، قُلْتُ : لَا ، لَأَتَّبِعَنِي قَالَ : وَكَيْفَ عِلِمْتُ ذَلِكَ ؟
 قُلْتُ : إِنِّي مِنْ شِيعَتِكَ وَإِنَّكَ لَتَدْعُو لَهُمْ ، فَقَالَ : هَلْ عَامَتَ بِشَيْءٍ غَيْرِ هَذَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ :
 إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ مَا لَكَ عِنْدِي فَأَنْظُرْ (إِلَى) مَا لِي عِنْدَكَ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ آپ دعا میں مجھے فراموش نہ کریں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں تمہیں
 بھول جاتا ہوں میں نے دل میں غور کیا اور کہا وہ اپنے شیعوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور میں ان کے شیعوں کے شیعوں میں سے
 ہوں تو میں نے کہا آپ مجھے بھولے نہیں، فرمایا۔ تم نے یہ کیسے جانا میں نے کہا میں آپ کے شیعوں میں سے ہوں اور آپ ان کے لئے
 دعا کرتے ہیں فرمایا اس کے سوا کوئی اور دلیل بھی ہے۔ میں نے کہا نہیں فرمایا اگر تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میرے دل میں تمہاری کتنی
 محبت ہے تو اس پر غور کرو کہ تمہارے دل میں میری کتنی محبت ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْفَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاجِ
 الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَنْظُرْ فَلْيَبْكِ فَإِنْ أَنْكَرَ صَاحِبَكَ فَأَعْلَمْ أَنَّ أَحَدًا كَمَا قَدْ أَحَدَتْ .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم اپنے دل میں غور کرو اگر تم اپنے ساتھی کو برا جانتے ہو تو سمجھ لو کہ تم
 دونوں میں سے کسی ایک سے کوئی امر ایسا ہوا ہے جو اس کا باعث ہے۔

پندرہواں باب چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا

(بَابُ الْعِطَاسِ وَالتَّسْبِيحِ) ۱۵

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ
 الْفَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَرَّاجِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ مِنَ الْحَبِ
 أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا قَامَ وَيَعُوذَ إِذَا مَرَضَ وَيَبْصَحَ لَهُ إِذَا غَابَ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ يَقُولُ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 الْعَالَمِينَ لِأَشْرَفِكَ لَهُ، وَيَقُولُ لَهُ : «يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَيُجِيبُهُ فَيَقُولُ لَهُ : «يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِالْكُمِّ» وَيُجِيبُ يَقُولُ
 إِذَا دَعَا وَيَبْتَغِي إِذَا مَاتَ .

۱۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ مسلمان بھائی کا یہ حق ہے کہ جب کوئی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب غائب ہو تو صاف دل سے اس کا ہمدرد رہے اور جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد للہ رب العالمین لا شریک لہ ، دوسرا کہے یرحمک اللہ۔ وہ جواب میں کہے یہدیکم اللہ ویصلیٰ بالکم ، اھ یہ بھی فرض ہے کہ جب بندہ مومن دعوت وغیرہ میں بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کی شایعت کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا عَاطَسَ الرَّجُلُ فُسَوِيَّتُهُ وَكَوْكَانُ مِنْ وَزَاءِ جَرِيرَةٍ ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : تَرَاوَمَ وَزَاءُ الْبَحْرِ .

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کئی چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہو اگرچہ جریرہ کے اس پار ہو اور اگر تم ایک کشتی میں ہو اور دوسرا دوسری کشتی میں ہو اور بیچ میں ٹاپو ہو اور دوسری روایت میں ہے اگر وہ دریا کے کنارہ پر ہو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُنْثَرٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ ، وَمُعَمَّرِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَابْنِ رِثَابٍ قَالُوا : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا عَاطَسَ رَجُلٌ فَمَارَدَ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ شَيْئًا حَتَّى ابْتَدَأَ هُوَ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَلَا تَمُتُّمْ إِنَّ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا اشْتَكَا وَأَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَا وَأَنْ يَشْهَدَهُ إِذَا مَاتَ وَأَنْ يُسَمِّيَهُ إِذَا عَاطَسَ .

۳۔ راویوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی، ان لوگوں میں سے کسی نے کچھ نہ کہا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا سبحان اللہ، تم نے یرحمک اللہ کیوں نہ کہا، مسلمانوں کا مسلمانوں پر حق ہے کہ جب مریض ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ . ثُمَّ عَاطَسَ ، فَقُلْتُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ثُمَّ عَاطَسَ فَقُلْتُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَقُلْتُ لَهُ : جُمِلْتَ فِدَاكَ إِذَا عَاطَسَ مِثْلَكَ تَقُولُ لَهُ كَمَا يَقُولُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ؟ أَوْ كَمَا تَقُولُ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ تَقُولُ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ؟ قُلْتُ : بَلَى قَالَ : اِرْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ ؛ قَالَ بَلَى وَقَدْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَحِمَهُ وَإِنَّمَا صَلَوَاتُنَا عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ لَنَا وَفَرَّةٌ .

دالتے تھے اور فرماتے تھے اس میں مضائقہ نہیں۔

تیسواں باب مکتوب کاغذ کے جلانے کی نہی

(باب) ۳۰

(التَّهْنِی عَنْ اخْرَاقِ الْقَرَّاطِیْسِ الْمَكْتُوبَةِ) *

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُبَّادَةَ : عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَأْتَنَّهُ عَنْ الْقَرَّاطِیْسِ تَجْتَمِعُ هَلْ تُحَرِّقُ بِالنَّارِ وَفِیْهَا شَیْءٌ مِنْ ذِکْرِ اللَّهِ ؟ قَالَ : لَا ، تَغْسَلُ بِالْمَاءِ أَوْ لَا قَبْلُ .

۱۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جب کسی نے ایسے کاغذوں کے جلانے کے لئے پوچھا جس میں ذکر اللہ ہو فرمایا ایسا نہ کرو۔ جلانے سے پہلے جہاں جہاں اسمائے الہیہ ہوں انہیں دھو ڈالو۔

۲۔ عَمَّ : عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَيَّانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا تُحَرِّقُوا الْقَرَّاطِیْسَ وَلَکِنْ امْحَوْهَا وَخَرِّقُوهَا .

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ کاغذات کو جلاؤ مت بلکہ جہاں جہاں ذکر خدا ہو اسے مٹا دو اور پھر انہیں پھاڑ ڈالو۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ رُذَارَةَ قَالَ : سَأَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ الْأَسْمَاءِ مِنَ الْأَسْمَاءِ اللَّهُ يَمْحُوهُ الرَّجُلُ بِالثَّقَلِ قَالَ : امْحُوهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ .

۳۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جن کاغذ پر اسمائے الہیہ ہوں انہیں تھوک سے مٹا دے فرمایا جو چیز پاک سے پاک نظر آئے اس سے مٹاؤ بیسے پانی، عرق، گلاب وغیرہ۔

۴۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ : عَنْ الشَّكُونِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : امْحُوا كِتَابَ اللَّهِ [تَعَالَى] وَذِكْرَهُ بِأَطْهَرِ مَا تَجِدُونَ . وَنَهَى أَنْ يُحَرَّقَ كِتَابُ اللَّهِ وَنَهَى أَنْ يُمَحَى بِالْأَقْلَامِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آیات قرآنی کو پاک چیز سے دھوؤ اور کتاب اللہ کے جلانے کی نہی فرمائی اور تم سے کٹ دینے کو بھی منع فرمایا۔

۵۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ نَجْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى قَاضِي الطُّهْرَانِيِّ فِيهَا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اَعْمِلْهَا .

۵۔ کسی نے حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ خطوں کی پشت پر جو ذکر خدا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا اسے دھو ڈالو۔

تَمَّ كِتَابُ الْعَشْرَةِ لِلَّهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَجْدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ .

تمام شد

مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء